سلسلۂ تصوف نمبر ۲

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ

جذب الاصفیا

الیٰ

فضائل المصطفیٰ

یعنی

جناب نبی عربی فداہ روحی اُمّی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر فضائل پر

ایک صوفیانہ قرآن و حدیثی تلخیص

جسکو

حافظ محمد امیر صاحب اندرابی مختار عدالت

نے تالیف کیا اور

ملک فضل الدین بجے، تاجر کتب قومی لاہور نے اپنے

سلسلۂ کتب تصوف میں شائع کیا

[illegible] سٹیم پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا

قیمت چار آنے ۴/

Marfat.com

۱۳ التحیات ۵۹

Marfat.com

۱۶۳ شیخ عبدالقادر جیلانی

صاحبزادہ

میاں

جمیل احمد صاحب

شرقپور شریف

Marfat.com

سلسلۂ تصوّف نمبر ۲

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ

جذب الاصفیا

الیٰ

فضائل المصطفیٰ

یعنی

جناب نبی عربی فداہ روحی اُمّی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر فضائل پر

ایک صوفیانہ قرآن و حدیث سی تلخیص

جسکو

حافظ محمد امیر صاحب اندرابی مختار عدالت

نے تالیف کیا اور

فضل الٰہی [illegible] قومی لاہور نے اپنے

[illegible] میں شائع کیا

[illegible]

Marfat.com

5264b

تصوف کی سرّ اپا حکمت کتابوں کا سلسلہ

عین الفقر

یہ کتاب لطیف پُر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باھُو قادری قدس سرہ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا آگاہی ناظرین کیلئے چند مضامین درج ذیل کرتے ہیں جو اس کتاب نایاب میں ہیں حمد نعت۔ سبب تالیف نام کتاب۔ مرشد کامل و مرشد ناقص۔ سالک مجذوب مجذوب سالک۔ علم دین و علم دنیا۔ ذکر سری کا بیان اور اسکی فضیلت۔ تعلّم اہل علم ظاہر سے علم باطن کا حصول۔ فقر کے مقامات۔ فقر آزادی سے نہیں بلکہ علم و عمل اور شریعت و طریقت کو جمع کرنے سے ہوتا ہے۔ شرح برزخ اسم اللہ و توحید فنا فی اللہ۔ ذکر اللہ کے فتوحات کا تشریح اسم اللہ۔ ہر حال ہر سانس سے اسم ھُو نکلتا ہے۔ کہ نفسی واس کی محاسبہ حصول کمال کیلئے ریاضت و مشقت۔ مرشد کامل کی مثال اور اسکی ضرورت عشق حقیقی و عشق مجازی۔ عبادت میں توجہ نہ کرنا جب نفس فنا ہو جاتا ہے تو نفسانیت کا شائبہ مطلق نہیں رہتا۔ مرشد کامل کی روگردانی ذکر اللہ کی شان۔ توحید مطلق۔ خلاف شرع گمراہی ہے۔ تجلیات و تحقیق مقامات نفس ما سوا اللہ وغیرہ۔ تجلی کے اقسام اور اسکے مقامات۔ ذکر مشاہدہ عشق الٰہی کے لوازمات۔ مرشد و طالب کی خصوصیات۔ انسان کے وجود میں اسکے مقامات۔ صاحب باطن و صاحب باطن صاحب زر و صاحب نظر تلقین کا بیان اور اسکی مثال عارف دنیا و عارف عقبےٰ و عارف مولےٰ۔ لطیفہ۔ استغراق معارف پر کشف و کرامات کا بند ہونا۔ مرشد کا مرید کیلئے آئینہ ہونا۔ مراتب علم و معرفت۔ لطیفہ نفس کی مخالفت اور اسکے زیر کرنیکا بیان معہ تمثیل۔ فقیر کی شان ظاہر ہوتی ہے نفس شیطان اور دنیا کی مثال نفسانیت اور ہوس کا نتیجہ۔ ابلیس نفس اور دنیا کی اتفاق کی مثال۔ فقر فنا و فقر بقا و فقر مستغنے۔ شریعت طریقت حقیقت کی مثال۔ زندہ دل اور مردہ دل۔ ذکر علما و فقرا علم رحمانی اور علم شیطانی۔ زہد بے علم۔ الفقر لا یحتاج کے معنی خانہ نفس۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف رغبتی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف عقل ہے۔ فقر میں کون کون مقام پیش آتے ہیں۔ ذکر مراقبہ و مشاہدہ خواب اور جواب برزخ و تعبیر غرق بوحدت۔ ذکر روحی اور ذکر سری۔ مراقبہ اور اس کی منزلیں مراقبہ کی مثال۔ مراتب مراقبہ۔ قلب کے اقسام عشق و محبت لطیفہ میں محبت کی مثال خاتمہ کتاب وغیرہ۔ جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں ان کا فرض ہے کہ اس دُر بے بہا کو خرید فرماویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے منگوائیں اور اسکے مطالعہ سے حظ اٹھائیں۔ قیمت ایک روپیہ ... ... عہ

مجالسۃ النبیؐ

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسمیں بھی حضرت نے عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان خدا اور عاشقان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ اس کتاب میں جو جو مضامین ہیں ان کو آگاہی ناظرین کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین بعد ملاحظہ مضامین مندرجہ کے اس کتاب کو خرید فرماویں۔ حمد نعت۔ کتاب لکھنے کی وجہ اور اسکی منفعت۔ اس رسالہ کے پڑھنے والے کو اس سے نفع پہنچنا۔ تزکیہ نفس مقام قلب اور روح وغیرہ کا بیان (معرفت الٰہی کا علم سے حاصل ہونا اور علم ظاہر و باطن کی مثال) مراقبہ کا تفصیلی بیان مقام فنا فی الشیخ و مقام فنا فی الرسول کی شناخت۔ انسان کے وجود میں مقامات نفس وغیرہ۔ فقیری بُری نہیں ہے نہ مذموم ہے (تصور اسم اللہ کی تاثیر) قلب سے خود بخود ذکر کا جاری ہونا ذکر قلبی کی شناخت) انسان کے وجود میں اربعہ عناصر کی مثال۔ یہ نفس کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ انسان کے وجود میں مقامات نفس اور اس کی اقسام۔ روح پاک روح ناپاک۔ شرح پیر و مرشد وغیرہ۔ قیمت چار آنے ... ... ۴؍

گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے طالبان الٰہی کی خاطر اس کا ترجمہ بھی فارسی سے اردو میں کیا گیا ہے اسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ حمد۔ نعت رسالہ کے لکھنے کا سبب رسالہ کے مقاصد طریقہ قادریہ کی فضیلت۔ طریقہ قادریہ کے اقسام۔ یاد الٰہی سے غافل رہنے کا نام دنیا اور اسکی بحث طریقہ قادریہ میں معرفت الٰہی کے خزائن (سخاوت کی منفعت اور اسمیں دنیا کی بے تعلقی کہ جو فقر کا ایک رکن اعظم ہے) مرشد کی اقسام مرشد بننا کوئی آسان کام نہیں ہے صاحب طریقہ قادریہ کے ابتدائی مراتب۔ حب دنیا سے طالب کے دل میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔ حب دنیا کے متعلق ایک حکایت۔ کل دنیا کے حق میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کا قول۔ مرشد ناقص مریدوں کی تباہی کا سبب ہے اور واقف رہتا ہے۔ فقیر کو جلال و جمال دونوں مقامات سے گذرنا چاہیے۔ فقر کے وجود میں ذکر کے اقسام تمام کا بیان۔ فقیران فنا فی اللہ کو ہوا و ہوس کچھ شر کا نہیں۔ فقر دنیا کی ہر چیز پر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد۔ طالب اللہ کو فقیر کامل کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ذکر دوام و فکر تمام کی شرح اور اسکی فضیلت۔ خاتمہ کتاب۔ قیمت چار آنے ... ... ۴؍

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباجہ

نحمدك یا من شرح صدرنا للاسلام - وزین قلوب العارفین بضیاء نور العرفان - ثم اکمل قلوب المشتاقین بکمال المودۃ والایقان وانسھم بمودۃ سید الانس والجان - الذی من لدنی فضائلہ علم ما سیکون وما کان - والصلوۃ والسلام علیہ وآلہ وصحبہ الطاہرین عن الاثم والعدوان +

امابعد

سُبحان اللہ زمانہ کبھی حالتِ واحد پر قائم نہیں رہتا - آج کچھ ہے تو کل کچھ - کسی زمانے میں اصول شرعیہ تو کجا، شعائر تصوفیہ کا وہ رواج تھا کہ بے اُن کے کسی مجلس میں رونق نہ سمجھی جاتی - مسائل شرعیہ میں جوان بوڑھوں تک مہارت کامل رکھتے تھے - جب کبھی چار مسلمان مل بیٹھتے تو کسی نہ کسی ادق مسئلہ پر طبع آزمائی ہوتی - صوفیائے کرام کے حلقے ہوتے تو اُس میں نازک صوفیانہ نکات پر خوش بیانیاں ہوتیں - پس ایسی ترکیبیں مخاطبین کے لئے

Marfat.com

رہبر کامل کا کام دیتیں۔ افسوس! اب وہ زمانہ ہے کہ مسائلِ شرعیہ میں سے موٹے موٹے ضروری مسائل سے عوام کو تو درکنار خواص کو بھی واقفیت نہیں رہی۔ صوفیانہ مجالس بھی اذکار زکیہ سے خالی نظر آنے لگیں۔ الا ماشاء اللہ۔ دوسری طرف بداعتقادی اور بالخصوص فاتح قوم کے فیشن نے اس زور سے رنگ پکڑا کہ توبہ ہی بھلی۔ جہاں نئی ایجاد و اختراع کا خیال ہمارے نوجوانوں کے حوصلے بڑھاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مذہب میں بھی ایجاد ہونے لگی۔ ہر ایک نے چار اینٹوں کی مسجد الگ تیار کی اور دوکانداری شروع کر دی۔ کسی نے نماز پر اعتراض جڑنے شروع کئے تو کسی نے روزہ پر۔ ایسے شرعی اصولوں پر بھی ترمیم کی نظر پڑنے لگی کہ جن پر دارومدار عامہ مسلمین تھا۔ غرضکہ ہر کسی نے رائے زنی شروع کر دی۔ مذہب کیا ہے گویا آج کل لوگوں نے بازیچہ اطفال خیال کر لیا۔ ایسی بگڑی حالت میں نوجوانان قوم سے یہ کہاں توقع ہو سکتی ہے کہ اُن کو اپنے مذہبی مشاغل کے علاوہ حضرت نبویہ سے محبت و اُنس ہو (ہاں جن کو خدا نے نور عرفاں عطا کیا ہے اُن کا ذکر نہیں) اور بالخصوص آنحضرت کے درجہ کو کما حقہٗ وہ سمجھتے ہوں۔ افسوس ہے کہ محبت احمدیہ تو درکنار۔ لوگ اِن کی فضائل سے ہی غیر ماہر ہیں +

لہٰذا مَیں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مختصراً قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے اپنے بھائیوں پر ظاہر کروں تاکہ کمالِ ادب احمدیہ جو قرآن نے سکھایا اُن کے دل میں گھر کرے۔ وباللہ التوفیق +

رسالہ ہٰذا مَیں نے فضائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر لکھا ہے۔ اور حصہ دوم حیات سوانح اور حصہ سوم حضرت کے علم غیب پر۔ میرا اِن ہر سہ رسالہ جات کے تالیف کرنے سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ مَیں اپنے آپ کو مصنفین یا مؤلفین کی فہرست میں داخل کروں یا اپنی لیاقت علمی کو

Marfat.com

ظاہر کروں نہیں ہرگز نہیں بلکہ صرف یہ مقصود ہے کہ اپنے اعتقاد کو معرض تحریر میں لاکر احباب کو اس سے مطلع کروں اور نیز عوام کو صورت فائدہ بھی ہو ع

چہ خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دو کار

تقریباً دو سال گذرے ہونگے کہ میں نے ان ہر سہ مضمون ہائے بالا پر **مجلس انوار قادریہ لاہور** کی ماہانہ مجالس وعظ میں چار پانچ دفعہ تقریر کی۔ سامعین کی تعداد کثیر میں علماے کرام اور صوفیاے عظام بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ اور حمداً للہ کہ میرا یہ مضمون خاص نہایت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا گیا اور انسیت سے سُنا گیا تھا۔ بعد ازاں احباب کا ہر وقت تقاضا رہا کہ ان مضمونوں کو بذریعہ طبع عام کیا جائے۔ میں ایک عدیم الفرصت شخص تھا تعمیل سے قاصر رہا بالآخر میں نے اپنے برادر خورد عزیزی **حافظ سیّد غلام علی شاہ اندرابی قادری** کے سخت اصرار سے مضمون مذکورہ کو نظر ثانی کر کے تین رسالوں میں ترتیب دیا۔ پہلا رسالہ فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موسوم بہ **جذب الاصفیا الٰے فضائل المصطفےٰ** ہے۔ دوسرا رسالہ موسوم بہ **انیس المشتاقین الٰے حیات سیّد المرسلین** صلعم ہے جس میں حیات نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل بحث کی گئی ہے کہ ہمارے نبی عربی حیات النبی تھے تیسرا رسالہ حضرت کے علم غیب پر لکھا گیا ہے اور اس میں قرآن و حدیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت کو علم غیب حاصل تھا۔ اُس کا نام **القول المقبول فی علم غیب الرّسول صلعم** ہے۔

مذکورہ بالا تینوں رسالوں کو میں اپنے معزز دوست **منشی فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی** کی نذر کرتا ہوں کہ وہ ان کو یکے بعد دیگرے اپنے سلسلۂ اشاعت کتب تصوف میں شائع کریں۔ منشی صاحب موصوف نے۔ شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں

Marfat.com

صوفیائے کرام کی ایک مہتم بالشان خدمت اپنے ذمہ لی۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ واقعی وہ اسم بامسمےٰ ہیں محبت قومی خدا نے اُن کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور بالخصوص صوفیائے کرام کی پاک صحبت نے اُنہیں ایک اور چاشنی عطا کردی۔ انہوں نے تصوف کی کتابوں کی اشاعت کے سلسلہ کو قائم کیا ہے جس میں اُمید ہے کہ وہ انشاءاللہ عمدہ ذخیرہ کتب تصوف کا اُردو میں بہم پہنچائینگے۔ واقعی بڑی ہمت کا کام صاحب موصوف نے کیا ہے۔ اللہ اُن کی مدد کرے اور اُن کا شوق اور زیادہ ہو۔ آمین +

مجھے امید غالب ہے کہ یہ میری ادنےٰ خدمت کسی حد تک ضرور قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ لیکن جن حضرات کو کہ خداوند کریم نے مذہبی معلومات میں حظ وافر دیا ہے اُن کی کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ میری اس مختصر تقریر کو عیب جوئی کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ محض خوش اعتقادی کو مدنظر فرما کر راقم کو مشورۂ اصلاح سے ممنون فرمائیں ہاں! مَیں نے جو کچھ لکھا اپنے شوق میں لکھا اگر کہیں تغلب محبت کی وجہ سے علمائے ظاہر کی نظر میں میری عبارت کسی جگہ قابل اعتراض ہو تو مجھے اس میں معذور تصور فرمائیں کیونکہ ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست

میبرد ہرجا کہ خاطر خواہِ اوست

والسلام خیر ختام

لاہور۔ ۸ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ ہجری مطابق ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ المبارک

الملتمس نیاز آئین

حافظ سید محمد امین اندرابی (مختار عدالت) ابن سید عبدالغنی صاحب اندرابی قادری

خلف الصدق حضرت قبلہ جناب سید عبدالقادر اندرابی قادری طاب اللہ ثراہ

وجعل الجنۃ مثواہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر | من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ | بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الحمد للہ الذی خلق الارض و السمٰوٰت العلیٰ۔ و زین السماء الدنیا ببدر الدجیٰ۔ وجعل الظلمات والنور۔ وخلق الارض و الجبال والطور واُصلی واسلم علیٰ من خلق نورہ وکان الاٰدم فی الماء والطین۔ افضل من کافۃ النبیین۔ ھو خاتم النبیین۔ شفیع المذنبین۔ امام المتقین اعنی احمدان المجتبیٰ۔ و محمدان المصطفیٰ وعلیٰ الہ الکرام۔ وصحبہ العظام ✤

جان برادر! حضرت کے اوصاف بیشک لا تعد ولا تحصٰے ہیں۔ زبان کو کب یارائے بیان۔ خدا جس کا خود مداح ہو بھلا اس کی صفت لکھنے کے لئے انسان عاجز کو حوصلہ کہاں۔ تمام قرآن اس کی صفت ہے۔ اور وہ موصوف۔ وہ متصف بجمیع صفات باری کہلانے کے ہر طرح سے لائق۔ اس پاک رسول کو وھو بکل شیئ علیم کے جملے سے یاد کیا جائے تو بجا ہے۔ خدا نے خود ذکر محمد کو اپنا شغل بتایا۔ اور ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون کی پکار سے لوگوں کو پیارے نبی پر درود بھیجنے کے لئے اُبھارا۔

Marfat.com

سُبحان اللہ کیا شان احمد ہے خدانے ہی حق وصف محمد ادا کیا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھئے شانِ محمد

مَیں قرآن و احادیث صحیحہ سے چند فضائل نبویہ کو اس رسالہ میں تبرکاً نقل کرتا ہوں اس لئے نہیں کہ اپنے آپ کو عالم یا مؤلف کہلانیکا مستحق ٹھہراؤں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ میرے نامۂ سیاہ میں ایک نیک کام درج ہو جائے جو میرے لئے وسیلہ نجات ہو۔ بالخصوص نوجوانان قوم کے لئے وجہ بصیرت ہو کہ قرآن مجید حضرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو کس طرح ملنے کو کہتا ہے۔

اے طالب حق سالہ ہذا کے مطالعہ کے بعد میرا التماس ہے کہ ایک گھڑی نظر سے فرزاً دلی خیال سے سوچ کہ نبی عربی فداہ امی وابی کی کیسی عالی شان ہے۔ واقعی اُن کی محبت ادب عین ایمان ہے۔ ھذا وما توفیقی الا باللہ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ پ ۱۱۔ سورہ توبہ۔

آیت نمبر ۱

ترجمہ اے مسلمانو تمہارے پاس ایسا پاک رسول آیا جو تم میں سے ہی ہے اور جس پر شاق گذرتا ہے جو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تمہارے فائدے اور بہبود و بہتری اور ایمان کا از حد حریص ہے اور مسلمانوں پر رؤف رحیم ہے یعنی از حد مہربان۔

اس آیت میں پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پروری کا خاکہ خداوند کریم نے جس خوش اسلوبی سے کھینچا وہ نہایت ہی قابل غور ہے۔ یعنی وہ رسول اس قدر خیال رکھنے والا ہے کہ تمہارے دکھ درد کی گھڑیاں کسی صورت میں بھی اُسے بیفکر رہنے نہیں دیتیں۔ وہ

Marfat.com

بھی اُمت کی تکلیف سے بیچین ہو جاتا ہے۔ قربان جاؤں ایسے نبی ؐ کے نام پر۔ میرے پنجابی قصیدہ موسوم بہ **نظم مقبول بعلم غیب الرسُول** میں سے جو تیسری حصّے میں تحریر ہو گا ایک شعر یہاں لکھنا موزوں ہو گا۔ وہو ہذا ؎

طٰہٰ تے یٰسٓ۔ مزمّل کی کجھ صفت سناواں
عزیز رؤف رحیم کہاوے میں بلہارے جاواں

لطیفہ۔ خداوند کریم نے کسی پیغمبر کو ایک ہی دفعہ دو نام سے یاد نہیں کیا۔ لیکن اس جگہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دونا موں سے یاد فرمایا ہے ✤

قرآن مجید ہائے مطبوعہ میں جہاں دیکھا جائے عَزِيْزٌ پر وقف لکھا ہوا ہو گا۔ اس سے ایک اَور لطف پیدا ہو گیا عزیز صفت رسول کی ہوئی اور الگ۔ یعنی وہ رسول عزیز ہے، رؤف ہے، رحیم ہے۔ اور اب عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے الگ معنی یوں ہوے یعنی وہ رسُول عزیز ہے۔ اُس پر ہے اور اُس کے ذمہ ہے جو تمہاری لغزشیں اور گناہ ہیں یعنی اعتذار اور بخشوانا قیامت کو اسی کا کام ہو گا۔ مطابق ہذا ہے۔ **نظم**

نماند بعصیاں کسے در گرو   کہ دارد چنیں سیّدے پیش رو
اگر فترت از گنہ پاک نیست   چو او عذر خواہت بود باک نیست

ہاں اس عذر خواہت کے لفظ سے مجھے ایک اَور آیت یاد آگئی ✤

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ

پ۴۔ رکوع ۷۔ سورہ آل عمران ✤

ترجمہ۔ بسبب اس رحمت کے جو اللہ نے عطا کی نرم ہوا تو یا نبی صلعم واسطے اُن کے۔ اگر تو

Marfat.com

تو زشت خو، سخت دل، البتہ وہ لوگ یعنی صحابہ منتشر ہو جاتے تیرے پاس سے (اے محمدؐ) پس چاہیئے کہ درگذر کرے تو اُن سے اور اُن کی معافی چاہ مجھ سے۔ اور مشورہ کر اُن سے خاص کام میں +

واستغفر لهم یعنی اُن کے گناہ بخشوا۔ جب خداوند کریم ایک خاص بات کیلئے حکم فرمائے اور وعدہ بھی دے تو تعجب ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حسب وعدہ موعودہ قیامت کے دن بخشوانے کو کھڑے ہونگے تو نہ مانا جاوے اور سوال رد کیا جاے۔ ہرگز نہیں +

آپ کے فضائل کا ایک شمہ حروف مقطعات ہیں۔ یعنی وہ حروف جو بشکل اصلی قرآن میں استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے ص والقرآن المجید۔ کھیعص۔ الم ذٰلك الكتاب۔ مذکور ہے حدیث میں عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال فی كُلِّ كِتَابٍ سِرٌّ وَسِرُّ اللّٰهِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوَائِلُ السُّوَرِ +

ترجمہ ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ہر کتاب میں بھید ہوا کرتا ہے اور اللہ کا بھید قرآن میں سورتوں کے پہلے حروف ہیں یعنی مقطعات +

دوسری حدیث میں ہے۔ عن عمر وعثمان وابن مسعود رضی اللہ عنہم انهم قالوا الحروف المقطعة من المكتوم الذی لا يفسر +

ترجمہ حضرت عمر وحضرت عثمان اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا۔ حروف مقطعات ایسے پوشیدہ راز ہیں جو بیان نہیں کئے جا سکتے +

کتاب تشریح المزیل لمغلقات مدارک التنزیل میں مقطعات کے بارے میں ارقام ہے انہ سر بین اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ورمز بینهما ولم يقصد به

Marfat.com

افھام الغیر والا لم یفد الکلام لان المقصود من الکلام فہم المخاطب؛

ترجمہ۔ حروف مقطعات ایک راز مخفی درمیان خدا و رسول کے ہے اور (کچھ خاص) اشارہ ہے دونوں میں اور اس سے غیر کو سمجھانے کا ارادہ نہیں کیا گیا (کہ غیر کو پتہ لگے کہ کیا اشارہ ہے) ورنہ ایسے حروف سے فائدہ کلام میں نہیں کیونکہ کلام سے غیر کو سمجھانا مقصود ہوا کرتا ہے کیا خوب ہے ؎

میانِ عاشق و معشوق رمزیست

کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

بعض علمائے کرام نے حروف مقطعات کے بیان میں لکھا ہے کہ اس میں ایک ایسا لطف ہے جس طرح بے معنی آواز کا کلام میں متنبہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یا جس طرح کہ متکلم مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے سیٹی بجا کر متوجہ اپنی طرف کرتا ہے تا کہ وہ دیکھ لے اور پھر مطلب کہا جاوے۔ دوسرا یہ کہ کسی کو خبر نہ ہو کہ ہم میں اور ہمارے دوست میں کیا کلام کیا ہے۔

صاحب تفسیر کبیر نے سورۂ عنکبوت میں بہت سی قوی دلیلوں سے آنحضرت کی افضلیت کو ایسی خوش اسلوبی سے ثابت کیا جو اُن کا ہی حق ہے۔ اور اُن میں سے بعض کا نقل کر دینا خالی از لطف نہ ہوگا۔ **وھو ھذا**

بیان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے کیا بلکہ تمام انبیائے سلف سے افضل ہیں۔ بدلیل ہائے ذیل:۔

پہلی دلیل۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (یعنی افضل من کل العالمین) نہیں بھیجا ہم نے تم کو یا محمدؐ مگر رحمت تمام جہانوں کے لئے۔ ذرا رحمت کے لفظ

اور لفظ تمام جہان پر غور کیا جائے۔ رحمت کا ایک ایسا وسیع لفظ ہے جو ہر ایک چیز کیلئے بولا جا سکتا ہے۔ ماں، باپ کی رحمت استعمال ہوتا ہے۔ بارش بھی ایک رحمت ہے۔ خدا کا رحم حاکم کا رحم، بادشاہ کا رحم، استاد کا رحم۔ پس اے درویش اس نکتہ باریک کو سوچ اور خوب سمجھ لے، صرف بارش کی رحمت کو مدنظر رکھ کر اس کے عجائبات کو ملاحظہ کر کہ کیا کیا عمدہ سبزیاں، پھل پھول، اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور اس کا دنیا پر کیا اثر ہے۔ پس پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جس لفظ کے ساتھ ملقب کیا گیا، قربان جاؤں وہ اسی کے موزوں ہے۔ واقعی اس کا وجود تمام عالم کے لئے اسی طرح رحمت ہے جس طرح کہ بارش دنیا کے لئے۔ زیادہ کیا لکھوں +

دوسری دلیل آیت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اے رسول اکرم) بلند کیا ہم نے تمہارا ذکر یعنی تمہارا نام روشن بلند کر دیا حضرت کے بلند نام ہونے کی ایک ادنےٰ مختصر دلیل کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے ملاحظہ ہو کہ کلمہ شریف میں اپنے نام کے ہمراہ اپنے **پیارے نبی عربی** کا نام ملا دیا یعنی کہ جب دنیا میں کلمہ توحید یاد کیا جاوے تو رسول کو بھی ہمراہ یاد کیا جاوے۔ قربان جاؤں اے عشق! تو نے دو کو ایک کیا اور ایک کو دو۔ ای جذب محبت! توحید میں شرک اور شرک میں توحید دکھلانا تیرا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے + جانِ برادر! یہ نکتہ باریک ہے سمجھنے والا سمجھ لے۔ اور صاحب قلب سلیم پا لے

تیسری دلیل (الف) خداوند کریم نے قرآن میں اپنی اطاعت کے ساتھ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقرون کیا اور کہا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ترجمہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا خدا کی اطاعت کی +

نکتہ باریک - طاعت کے معنی بندگی کے ہیں اور بندگی سوائے خدا کے کسی کو نہ چاہئیے

Marfat.com

ایک ہی لفظ خاص کو رسول کے لئے بھی اور خود اپنے لئے بھی استعمال کیا۔ اس سے جوش محبت کا اندازہ ہو جائیگا۔ فافہم وتدبر +

(ب) خدا نے اپنی بیعت کو رسول کی بیعت کے ساتھ ملایا۔ اور کہا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ ترجمہ۔ وہ لوگ جو تمہاری بیعت (اے میرے حبیب) کرتے ہیں گویا وہ میری بیعت کرتے ہیں +

(ج) خدا نے اپنی عزت اور اپنے حبیب کی عزت کو ایک خیال کیا۔ اور کہا کہ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ۔ ترجمہ۔ پس اللہ اور اُس کے رسول کی عزت ہے +

(د) اللہ نے اپنی رضا کو رسول کی رضا کے ساتھ ملایا۔ اور حکم فرمایا کہ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ۔ کیا خوب کہا ہے کسی نے ؏

خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ +

(ہ) اپنی اجابت کو اپنے محبوب کی اجابت سے ملا دیا۔ اور کہا کہ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ ترجمہ۔ مانو حکم اللہ اور اُس کے رسول کا +

چوتھی دلیل۔ تمام انبیاے کرام صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کے معجزے فانی تھے اور گذر چکے۔ ہمارے **نبی اُمّی** فداہ روحی امی وابی کا معجزہ (جو قرآن ہے) ہمیشہ رہنے والا ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا۔ اور قیامت تک اُس کی نظیر لانے سے مخالف عاجز رہینگے جیساکہ حضرت کے زمانہ میں عاجز رہے اور لا یاتون بمثلہ کے مصداق بنے +

پانچویں دلیل۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو صرف ۹ نشانیاں دی گئی تھیں ہمارے حضرت کے لئے علاوہ معجزات ظاہرہ وباہرہ کے قرآن خود ہی ۲۰۰۰ دو ہزار معجزہ بجائے خود ہے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ حضرت کو حکم ہوا کہیں کہ لاؤ ایک سورہ اِس قرآن جیسی

Marfat.com

(فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ) اور سب سے کم سورۂ قرآن مجید سورہ کوثر ہے کہ جس میں تین آیتیں ہیں۔ پس ہر تین آیتوں کو ہم ایک سورہ مقرر کر کے ایک معجزہ خیال کرتے ہیں۔ لہذا قرآن میں ۶۰۰۰ چھ ہزار آیتیں ہیں۔ اس لحاظ سے ۲۰۰۰ سورہ ہیں اور دو ہزار معجزے۔ فتامل +

چھٹی دلیل ۔ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۔

ترجمہ ۔ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے سیدھی راہ پر چلایا۔ پس اُن کی ہدایت کی پیروی کر +

اس اقتدا سے مراد اگر یہ لیجائے کہ آنحضرت کو اصول دین میں اقتدا کا حکم ہوا تو یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ تقلید ہوگئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود صاحب شریعت تھے یا یوں کہا جائے کہ مراد تقلید فی الفروع سے ہے تو یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ نبی اکرم کی شرع ناسخ تمام شریعتوں کی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ تقلید فی محاسن الاخلاق یعنی انبیاے سلف کے اچھے اخلاق کی تقلید کا حکم ہوا۔ پس اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تم کو مطلع کیا سلف کے حالات اور سیرتوں پر۔ پس انتخاب اور پسند کر ان میں سے اچھی اور عمدہ خصائل اور اُن سب کا مقتدی بن۔ اور یہ بات اس امر کی مقتضی ہے کہ آنحضرت میں وہ تمام خصائل پسندیدہ جو متفرق طور پر انبیاے سلف میں پائی جاتی تھیں سب کی سب بالاجتماع آپ میں موجود تھیں۔ پس ظاہر ہے کہ **نبی عربی** سب سے افضل تھے۔ کیونکہ مجموعہ فضائل انبیاے سلف تھے +

ساتویں دلیل ۔ آنحضرت تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور اس لئے ضروری ہوا۔ کہ آنحضرت کی مشقت براہ حق تمام انبیاے سلف کی تکالیف سے زیادہ ہو۔ مثلاً جب کہا يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یعنی اے جہان کے کافرو تو گویا سب کے سب اُن کے دشمن ہوگئے اور

Marfat.com

سے خوف کا مقام پیدا ہوگیا۔ اور اس وجہ سے آنحضرت کی تکلیف سب سے عظیم ہوگئی۔ دیکھ اے صاحبِ ذوق حضرت موسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تو وہ فرعون اور اُس کی قوم سے خوف کھاتے تھے۔ جو بمقابلہ جہان کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

آٹھویں دلیل جب حضرت خاتم الرسل ہوئے تو لازم ہوا کہ افضل بھی ہوں۔ کیونکہ فاضل کا منسوخ ہونا مفضول سے عقلاً قبیح ہے۔ کیونکہ جب کوئی اچھی چیز آتی ہے تو پرانی چیز غیر مروج ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ پُرانی سے اچھی ہوتی ہے +

نویں دلیل۔ خداوند کریم نے قرآن مجید میں جہاں کہیں کسی نبی کو پکارا۔ تو اُس کا نام لے کر مثلاً یَا اٰدَمُ اسْکُنْ۔ وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ۔ یَا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ۔ لیکن ہمارے سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی پکارا گیا۔ تو کہا گیا یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ وغیرہ وغیرہ +

دسویں دلیل۔ حضرت کا دین تمام دینوں سے افضل ہے پس ضروری ہے کہ محمدؐ افضل ہوں۔ دلیل اس امر کی کہ دین محمدی تمام دینوں سے افضل ہے اس طرح ہے کہ اسلام ناسخ تمام دینوں کا ہے اور ناسخ ہمیشہ افضل منسوخ سے ہُوا کرتا ہے +

گیارھویں دلیل حضرت کی اُمت حسب مصداق کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ تمام اُمتوں سے افضل ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ حضرت افضل الانبیا ہیں +

بارھویں دلیل۔ ہر حاکم کا تکلّف و تکلیف و اہتمام بقدر اُس کی رعیت کے ہُوا کرتا ہے۔ یعنی ایسا حاکم کہ جس کا حکم صرف ایک گاؤں پر ہی محدود ہو۔ اس کی مشقتِ اہتمام بقدر مناسب اُسی گاؤں کے ہوگی۔ اور جس حاکم کا ملک مشرق سے مغرب تک ہو۔ ایسے

Marfat.com

حاکم کی احتیاج اموال و ذخائر کی طرف اُس حاکم قریہ سے زائد ہوگی۔ اسی طرح وہ رسول جو ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہو اُس کو خزانہ ہائے توحید سے جواہر معرفت علٰے قدر ضرورت ہی ملینگے۔ اور جو رسول ایک خاص قوم کے لئے، ایک خاص ٹکڑہ زمین کے لئے مخصوص ہوکر مبعوث ہو۔ اُس کو روحانی کنوز سے اس ٹکڑہ کے قدر مناسب ہی حصہ عطا ہوگا۔ پس وہ پیغمبر فداہ روحی جو مشرق و مغرب، انس و جن کی طرف مامور ہو اُس کو چاہئے کہ معرفت کی خزائن میں سے اُسی قدر ہو۔ جو مشرق و مغرب پر تقسیم کر سکے۔ پس یہاں تک سمجھ لیا گیا تو یہ معاملہ صاف ہوگیا کہ پیارے نبی کو کنوز حکمت و علم سے وہ کچھ عطا ہُوا۔ جو پہلوں کو نصیب نہ ہوسکا۔ سچ ہے حضرت اپنے علم میں وہاں پُہنچے جہاں تک کوئی بشر نہیں پُہنچ سکتا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی +

تیرھویں دلیل خود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال سے اخذ کی جاتی ہے:۔

(الف) حدیث صحیح میں ہے۔ اٰدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ **ترجمہ** قیامت کے دن حضرت آدمؑ اور اس کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے +

(ب) فرمایا حضرت نے انا سید ولد اٰدم ولا فخر۔ **ترجمہ** میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور اُس بزرگی پر (جو خداوند کریم نے مجھ کو عطا کی) مجھے کوئی فخر نہیں ہے

(ج) لا یدخل الجنۃ احد من النبیین حتیٰ ادخلھا انا۔ **ترجمہ**۔ کوئی بھی انبیاے کرام سے جنّت میں داخل نہ ہوگا حتےٰ کہ پہلے میں داخل ہولونگا +

ولا یدخلھا احدٌ من الامم حتیٰ تدخلھا اُمتی۔ **ترجمہ**۔ کوئی اور اُمّت جنت میں داخل نہ ہوگی جب تک میری اُمت داخل نہ ہوےگی +

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی فرمودہ دلیل سبحان اللہ کس خوش اسلوبی سے حدیث ذیل میں مروی ہے :-

اُعطیتُ خمسًا لم یعطھن احد قبلی ولا فخر۔ ترجمہ۔ مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئیں جو کسی کو مجھ سے پہلے نہ ملیں لیکن میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا +

بُعثت الی الاحمر والاسود وکان النبی قبلی یبعث الی قومہ ترجمہ۔ میں سرخ وسفید قوم یعنی سب لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا اور ہر نبی قبل میرے صرف خاص اپنی قوم کے لئے مامور ہوا کرتا تھا +

وجُعلت لِی الارض مسجدًا وطھورًا۔ ترجمہ۔ اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی اور پاک

ونُصرت بالرعب امامی مسیرۃ شھر۔ ترجمہ۔ اور میں بوجہ اپنے خاص رعب وجلال کے (جو میرے آگے ایک ماہ کی مسافت پر اثر پہنچاتا ہے) فتحمند بنایا گیا ہوں +

واُحلّت لی الغنائم ولم تکن لاحد قبلی۔ ترجمہ۔ اور میرے لئے تمام مال غنیمتوں کا جو لڑائی سے حاصل ہو حلال کیا گیا۔ حالیکہ کسی کو قبل میرے حلال نہ تھا +

واُعطیت الشفاعۃ فادّخرتہا لامّتی فھی نائلۃ انشاء اللہ تعالیٰ لمن لا یشرک باللہ شیئًا۔ ترجمہ۔ اور مجھے شفاعت تمام کا خاص احسان عطا کیا گیا۔ پس میں نے اس نعمت عظمےٰ کو اپنی امت کے لئے ذخیرہ رکھ لیا اور وہ انشاء اللہ ہر اُس شخص کو جس نے خدا کو وحدہ لاشریک مان لیا ہو، ضرور ملیگی +

ایک اور حدیث صحیحہ میں مروی ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذ ابراھیم خلیلا

Marfat.com

وموسیٰ نجیا۔ واتخذنی حبیباً ثم قال وعزتی وجلالی لاؤثرن
حبیبی علیٰ خلیلی ونجیّ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق خدا نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا۔
اور حضرت موسےٰ کو نجی (بامشورہ دوست) (لیکن) خدا نے مجھ کو اپنا حبیب (پیارا دوست)
بنایا۔ (اور حبیب بناکر) پھر کہا کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی البتہ میں (ضرور یقیناً)
پسند و منتخب کرونگا خلیل و نجی پر اپنے حبیب کو۔ فتدبر +

یہ چند فضائل جس کو علمائے متقدمین و متاخرین مستند ملتے ہیں۔ منقول
کئے گئے +

بعد مطالعہ ہذا اے جان برادر! محبت بھری نگاہ سے ابتدائے **احمدیہ** کو غور سے
دیکھ تا تجھے معلوم ہو کہ حقیقت **احمد** و **احد** میں کیا فرق ہے۔ یہ مقام ایسا نہیں کہ اس میں
مجھ جیسا نادان بے حجابانہ قدم بڑھائے ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تافتن
کہ جاہا سپر باید انداختن

ہاں وہ بزرگان جنہوں نے اس دریا میں غواصی کرکے دامنِ مراد کو پُر کیا وہ اس راز
کو راز ہی رکھنا چاہتے ہیں ؎

کسے را دریں بزم ساغر دہند
کہ داروے بیہوشیش در دہند

پس بات اب اتنی ہے کہ اگر اپنا ایمان قائم دنیا سے لینا چاہتے ہو تو حب الرسول کو دل
میں جگہ دو۔ ورنہ خسر الدنیا والآخرہ ہے +

Marfat.com

بعدازیں محظوظیتِ ناظرین کی خاطر چند اور آیات قرآنیہ کو لکھے دیتا ہوں جن میں حقیقت احمدیہ کس خوش اسلوبی سے ظاہر ہوتی ہے۔ صلّوا علیہ و سلموا تسلیما ✤

آیاتِ مزید

(۱) وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِى الْاَسْوَاقِ

ترجمہ لوگوں نے کہا اس رسول کو کیا ہوا یہ تو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلا پھرتا ہے

یہ ایک معمولی بات تھی جس سے حضرت واقعی موصوف تھے یعنی کھانا بھی تناول فرمایا کرتے اور چلا پھرا بھی کرتے۔ لیکن درحقیقت یہ قول متضمن تھا ہجو بالکنایہ کو۔ اس سے خطاب معہ عتاب نازل ہوا۔ سبحان اللہ کیا شان نبوی ہے ✤

(۲) اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

ترجمہ دیکھ اے پیارے تمہارے لئے کس کس طرح مثالیں جہالت سے دیتے ہیں پس ایسا بکنے سے وہ گمراہ ہو گئے اور (سیدھی) راہ پر نہ پہنچ سکینگے ✤

سُبحان اللہ اس قدر غضب ایزدی مشتعل ہوا کہ اپنے حبیب کی اشاروں سے ہجو کرانا بھی منظور نہ ہوا ✤

ایک نکتہ باریک آیت ذیل میں ہے جس کا تدبر فکر سلیم پر مبنی ہے:۔

(۳) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ترجمہ کافر کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں۔ اے محمد (گھبراؤ نہیں) کہدو کہ میرے دعوے کی تائید میں (ایک معتبر) گواہ خدا ہے ✤

صاحبانِ فراست اب خوب سمجھ لیں کہ درمیان مدعی و گواہ مدعی کیا فرق ہوتا ہے اور کیا رشتۂ مودت۔ اِس کی وضاحت میں وہ دلچسپی نہیں جو اس کو معما رکھنے

Marfat.com

میں ہے ؏

خموشی معنی آں دارد کہ دگفتن نمے آید فتامل

کیا کروں جیتے جی احمد بیداد بیدردی صوفیانہ مذاق مجھے نہ معلوم کیا کیا کہلوانے کو ہیں۔ نہ مے محتسب کا خوف دامنگیر ہے۔ اس لئے اکثر اوقات جذب خاموشی سے کام لیتا ہوں۔ درحقیقت اس مضمون کو صوفیائے کرام جس محبت کی نگاہ سے دیکھینگے وہ خارج از حد بیان ہے۔ اصحاب خشک اس کوچہ سے نابلد ہیں۔ سو رہیں۔ ہم کو اپنے کام سے کام واقعی دنیا میں اگر کوئی گروہ ہے تو وہ گروہ ہے جو زمین و آسمان و مریخ کے حصول والا گروہ ہے جس کے اوصاف میں قرآن نے کئی جگہ شہادت دی ہے۔ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ انہی کی شان میں ہے ✣

ہاں ایک اور نکتہ باریک آیت ذیل میں ہے جس کا مزہ صاحبانِ ذوق ہی کو حاصل ہوگا ✣

(۴) وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ۔ ترجمہ۔ وہ لوگ عناد نہیں کرتے مگر ہاں صرف اس لئے کہ غنی و دولتمند کر دیا اُن کو اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل سے ✣ نکتہ نمبر ۳

اس آیت میں دو جملے قابل غور ہیں "غنی کر دیا اللہ اور اُس کے رسول نے" اور "اپنے فضل سے" مُغنی صفاتِ ذاتِ الٰہیہ میں سے ہے اور اس صفت میں رسول کو ملایا گیا۔ اس پر ملاحظہ ہو "اپنا فضل" ✣

برادرانِ صوفی مشرب سے التماس ہے کہ بار بار اس آیت کو دل میں دُہرائیں

Marfat.com

اور محبت وعشق کے مزے لیں تشریح سے لطف جاتا رہیگا +

اور ملاحظہ ہو آیت فرقانیہ :-

(۵) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ترجمہ نہیں قدر کی اُنہوں نے اللہ کی حق اس کے قدر کرنے کا جب کہ اُنہوں نے کہا کہ وحی نازل نہیں ہوتی - یعنی انکار نبوت سے خدا کی بیقدری ہے +

علامہ رازی نے ما قدروا اللہ کے معنی ما عرفوا اللہ حق معرفتہ کئے ہیں اب اور لطف ہو گیا کہ انکار نبوت عدم عرفان الٰہی ہے +

واقعی عام لوگوں نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں جیسا کہ اُن کا حق تھا کچھ سمجھا تو با خدا لوگوں نے ، علماء قدیم کی محبت احمدیہ کا نمونہ دیکھنا ہو تو مولنا جامیؒ کی نعتوں کو ملاحظہ کرو تاکہ آج کل کے خشکیہ حضرات سے مقابلہ ہو سکے - ان کی ایک غزل کے آخری چار مصرعہ نقل کرتا ہوں سبحان اللہ کیا عشق احمدی ہے ؎

جامی از انجا کہ ہوا دارِ تست   [illegible] تو تا دیدہ گرفتست ازتست

گر لبِ جاں بخش تو فرمان دہد   بر قدمت سر نہد و جان دہد

ایک اللہ والے کی پیاری صدا (کہ جس کو تمام افراد صوفی مشرب مجوبی جانتے ہیں - اور جس نے رسول کا عرفان تو درکنار رسول نما ہونے کا لقب حاصل کیا تھا) مصرعہ ذیل میں کیا بہار دے رہی ہے اور حق محبت ادا کر رہی ہے ع

سجدہ مسکین ما ہر حسن لب یاد است [illegible]

مجھے مولنا حالی کی [illegible] [illegible]

عشق محمدی میں اسی طرح [illegible]

کیا خوب فرمایا ہے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا ۔ مرادیں غریبوں کی برلانے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ۔ مُصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا

الغرض کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب ظہور نور محمدیہ ہے اور وہی نور باعث عالم ہے ۔ چند آیات اور دلچسپی کے لئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ۔

(۶) فرمایا خداوند تبارک نے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ترجمہ جن لوگوں نے مخالفت خدا اور اُس کے رسُول کی کی وہ ذلیل ہیں ۔ ایک ادنیٰ دلیل فضائل کی آیہ :۔

(۷) وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ یعنی حضرت کی بیبیاں تمام مسلمانوں کی مائیں بوجہ احترام حضرت ہیں ۔

ایک اور نکتہ باریک تراکیت ہذا میں ہے :۔

(۸) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے مسلمانوں سے بلکہ اُن کی جانوں سے ۔

برادرہم مشرب اس آیت میں آنحضرت کو تمام مسلمانوں کی جانوں سے ترجیح دیگئی ہے نہ صرف جسد مسلمانوں سے یعنی حضرت کا مقابلہ بہترین مسلمانوں کی روح سے کیا ۔ اب روح جس لطیف اور اعلےٰ شے کا نام ہے وہ صوفیا پر مخفی نہیں اور جو بسیط بحثیں روح کے بیان پر ہیں ۔ وہ اس مختصر رسالہ میں لکھنے کے قابل نہیں ہیں ۔ اور جو راز قل الروح من امر ربی میں ہے ۔ برادران ہم مشرب اس کا مزہ خود اُٹھالیں اس جگہ اس کے افشا کا محل نہیں ۔ اس بحث کے بعد میرا مطلب یہ ہے کہ تمام عالم کے ارواح

Marfat.com

سے جو لطیف و اعلیٰ فی الوجود ہیں، نبی کو ترجیح دیگئی نہ رُوح نبی کو یعنی حضرت کی جسد مع الروح کو بالجمعہ ترجیح دیگئی ایک لطیف شے پر جو روح ہے۔ اور صرف ایک روح پر نہیں بلکہ تمام ارواح عالم پر، فافہم +

بیان نمبر ۱۴

(۹) لا اقسم بھذا البلد وانت حلٌّ بھذا البلد ترجمہ قسم ہے مجھے اس شہر کی (یعنی مکہ کی اے پیارے محمدؐ) حالانکہ تو اُترا ہوا ہے اس شہر میں +

خداوند کریم نے مکہ کی قسم کھائی اور اس قسم سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی اس لئے قسم کھائی گئی کہ اس میں تمام مناسک شرعیہ ادا ہوتے ہیں۔ اور اس کی عزت بوجہ حرم ہے خانہ کعبہ اس کی شوکت ہے۔ مگر درحقیقت مذکورہ باتیں خدا کی قسم کھانے کا باعث نہیں۔ خدا کی نظروں میں مکہ کی قسم کھانا وجوہات مذکورہ کے لئے نہ تھا بلکہ اس کو پیارے حبیب کا قیام بخیال زینت المکان بالمکین سوہانا معلوم ہوا اور پیار سے قسم کھائی اور کھانے کی بعد خود ہی اس قسم کے راز کو بھی ظاہر فردیا اور کہا وانت حلٌّ بھذا البلد یعنی ہم مکہ کی قسم صرف اس لئے کھاتے ہیں کہ تو اے میرے پیارے حبیب اس شہر میں مقیم ہے ؎

اے کعبہ را ز یمن قدوم توصد شرف — وے مروہ را ز مقدم پاک توصد صفا
بطحا ز نور طلعت تو یافتہ فروغ — یثرب ز خاک پائے تو بارونق و بہا

خداوند کریم نے اپنے پیارے کا عشق اس آیت میں جس خوش اسلوبی سے بیان کیا وہ خارج از حد بیان ہے +

یہ طریق قسم اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو تقریباً اُس سرگشتہ بادیہ جنون یعنی قیس مجنوں کی حالت سے کم نہیں جس نے اپنی پیاری لیلےٰ کے فراق میں رباعی ذیل کو الایا۔ پیارے ناظر رباعی مذکورہ کو ذیل میں درج کرتا ہوں اسکو مطالعے کے بعد لا اقسم بھذا البلد

Marfat.com

کے مضمون پر غور کر اور دل میں عشق و محبت کی باتوں کے مزے لے۔ **رباعی**

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیلٰی ‏ ‏ اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَ ذَا الْجِدَارَا

فَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ‏ ‏ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَا

ترجمہ میں جب اپنی (پیاری) لیلیٰ کے مکانوں پر جاتا ہوں تو دیوار اور کبھی اس دیوار کو اور کبھی اُس دیوار کو چومتا ہوں۔ مجھے گھروں کی محبت نے اس قدر شیفتہ نہیں کر دیا بلکہ اس پیاری کی محبت نے جو اُن گھروں میں رہتی ہے ✤

سُبحان اللہ کیا شان نبوی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ✤

(۱۰) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ **ترجمہ** البتہ قرآن کلام ہے ایک ایسے رسول کی جو کریم ہے صاحب قوت ہے (طاعت میں) اور خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہے مستجاب الدعوات ہے اور امین ہے اسرار غیب پر۔ اس آیت میں پانچ صفات سے نبی کو موصوف کیا گیا صرف پہلی ہی صفت یعنی کریم کو ملاحظہ کیا جائے تو حقیقت احمدیہ کا راز ہویدا ہو جاویگا ✤ تکویر ع ۱

(۱۱) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا **ترجمہ** اے پیارے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تم کو (صفات ذیل سے متصف کر کے یعنی) شاہد یعنی گواہ (امت کی تصدیق و تکذیب کا) خوشخبری دینے والا (ہماری رحمت کا) اور ڈرانے والا (ہمارے عذاب سے) اور بلانے والا اللہ کی طرف۔ اور چراغ روشن ✤ احزاب ع ۱۵

پہلی صفت شاہد کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگی۔ چوتھی صفت پر بحث حصہ حیاتِ نبوی میں تحت ذیل وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس کے ہوگی

Marfat.com

پس ملاحظہ ہو رسالہ حیات سیّد المرسلین ÷ باقی تین صفات ظاہر ہیں۔ آخری پانچویں صفت ایک عجیب لطف سے بھری ہوئی ہے کہ جس سے کمال شان نبوی کا راز ظاہر ہوتا ہے۔
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چراغ روشن سے ملقب کیا۔ اوّل تو اس لئے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو دُور کرتی ہے۔ اسی طرح حضرت کے وجود باجُود نے کفر کی ظلمت کو جہان سے دُور کیا ؎

چراغ روشن از نور خدائی
جہاں را دادہ از ظلمت رہائی

دوم۔ ایک اندھیرا گھر صرف اس دمڑی کے الّ کی وجہ سے سب روشن اور جگمگانی لگجاتاہے اور جو کچھ گم ہو گیا ہو وہ گھروالا سب پالیتا ہے۔ اسی طرح لے درویش حضرت کے نور کی وجہ سے وہ حقائق ودقائق معرفت الٰہی جو مخلوق سے مخفی تھے ان پر ظاہر ہوگئے اور اُنھوں نے بوسیلہ اس نور کے اُن دقائق کو پا لیا۔ **نظم**

ازو جاں را بدانش آشنائی است | وزو چشم جہاں را روشنائی است
درِ گنج معانی بر کشادہ | وزاں ما صدلاں را مایہ دادہ

تیسرے یہ کہ چراغ صاحب خانہ کے لئے باعث امن اور راحت کا ہوتا ہے اور چور کے لئے باعث خجلت اور عذاب۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوستوں کے لئے وسیلہ سلامت وکرامت ہیں اور منکروں کے لئے موجب حسرت وندامت ÷

ایک اور لطف اس آیت میں لفظ مُنیر سے بڑھایا گیا اور سراجاً مُنیرا فرمایا کہ تو ایسا چراغ نہیں کہ جو کبھی روشن ہو اور کبھی نہ ہو تو ہمیشہ روشن ہے۔ بلکہ اور چراغوں کو روشن کرنے والا ہے تجھ سے اور بہت سے چراغ

Marfat.com

روشن ہوئے ہ

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند

اے حبیب تو ایسا چراغ ہے کہ تو اول سے آخر تک روشن رہیگا۔ دنیا کے چراغ ہوا سے بجھ جاتے ہیں لیکن تیرے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ اور دنیا کے چراغ صبح کو نہیں جلتے رات کو روشن ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اے محمد تو نے دنیا کی شب ظلمت کو نور دعوت سے روشن کیا ہے اور روز قیامت کو شعل شفاعت سے روشن کریگا

رباعی

شد بہ دنیا رخش چراغ افروز | شب ما گشت زانعکاش روز
باز فردا چراغ افروزد | کہ ازاں جرم عاصیاں سوزد

اس جگہ مختصر نظم ایک صاحب دل کی نقل کرتا ہوں۔ جو برمحل ہونے کے علاوہ انشاء اللہ حظ روح ہو گی

غزل

اے جان تو کس جان کا دل خواہ نہیں ہے | دل کونسا ہے جس میں تیری راہ نہیں ہے
اے ماہ عرب تیرے سوا دونوں جہاں میں | اللہ کا پیارا کوئی واللہ نہیں ہے
صورت پہ تیری کیا نہیں یعقوب ہی شیدا | کیا یوسف مصری کو تیری چاہ نہیں ہے
کونین کا مالک ہے تو اور سب تیرے مملوک | وہ کون ہے جو بندۂ درگاہ نہیں ہے
جس راز کو اللہ نے فرمایا ہے تجھ سے | اس راز سے جبریل بھی آگاہ نہیں ہے
کیا رنج ہے اس کا کہ میرا ہاتھ ہے کوتاہ | اس شاہ کا داماں تو کوتاہ نہیں ہے
دنیا میں کوئی مجھ کو نہ پوچھے تو نہ پوچھے | کیا پوچھنے والا وہ میرا شاہ نہیں ہے

Marfat.com

لوگوں نے کہا اب ہے شہید آپ کا مضطر

فرمایا کہ کیا وہ میرے ہمراہ نہیں ہے

پارہ نمبر ۲۶ (۱۲) یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ۔ ترجمہ اے مسلمانوں بڑھ بڑھ کر باتیں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ❖

پارہ نمبر ۲۶ (۱۳) یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُکُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ ترجمہ اے مومنو اپنی آوازوں کو نبی اکرم کی آواز پر بلند نہ کرو۔ اور اسکے سامنے اس طرح آواز بلند نہ کرو جیسے آپس میں ایکدوسرے کے سامنے کیا کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال باطل ہو جاویں اور تم کو اس کا علم بھی نہ رہے ❖

پارہ نمبر ۲۶ (۱۴) إِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ أُولٰئِکَ الَّذِینَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِیمٌ۔ ترجمہ وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو جناب رسول کریم کی سامنے پست کر کے نکالتے ہیں وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں کو خدا نے پرکھ لیا (اور کھرا پایا) اُن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ❖

پارہ نمبر ۲۶ (۱۵) إِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُونَ ترجمہ تحقیق وہ لوگ جو پکارتے ہیں آپ کو یا محمد حجرات کے پیچھے سے اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے (کہ اس طرح بے ادبی سے آپ کو پکارتے ہیں) ❖

پارہ نمبر ۲۶ (۱۶) وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰی تَخْرُجَ إِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَهُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِیمٌ۔ ترجمہ اگر وہ صبر کرتے حتےٰ کہ آپ نکلتے اُن کی طرف تو البتہ یہ امر بہتر ہوتا

Marfat.com

اُن کے لئے اور اللہ غفور و رحیم ہے +

یہ پانچ آیتیں سورہ حجرات کا ابتدائی حصہ ہے۔ سُبحان اللہ اس میں خداوند کریم نے اپنے پیارے حبیب کا ادب بطریق احسن خود سکھلایا کہ اس طرح دربار احمدیہ میں آؤ، اس طرح بیٹھو اور اس طرح گفتگو کرو۔ خدا کو اپنے پاک حبیب کی عظمت کا خیال تھا اس لئے اس ترکیب کی ہدایت ہو کر ادب آموزی ہوئی +

سُبحان اللہ قابل غور یہ امر ہے کہ بڑھ کر بیٹھنے والے یا بڑھ کے بات کرنیوالے مجلس احمدی میں سوائے صحابہ کے اور کون ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسے پاک اجساد کی اس طرح کی حرکات بھی دربار احمدیہ میں خدا کو بوجہ پاس خاطر اپنے حبیب کے گوارا نہ ہوئیں اور اس پر تاکید اس لفظ سے فرمائی کہ واتقوا اللہ ڈرو اللہ سے اور متقی بنو۔ گویا ایسے صحابہ کرام کے اتقا کا دار و مدار ادب احمدی پر محمول کیا گیا۔ فرد

نگاہدار ادب در طریقِ عشق و نیاز
کہ گفتہ اند طریقت تمام او ادب است

یہاں اُستاد مرحوم حضرت قبلہ مولنا مولوی فیض الحسن صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور کی ایک نعتیہ غزل یاد آئی واقعی قابل داد ہے۔ اس سے معلوم ہو گا۔ کہ حضرت اُستاد مرحوم حضرت صلعم کے فضائل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہو ہذا۔ غزل

تیرا رتبہ ہے یا احمد مقام اللہ اکبر کا — تیری رتبہ شناسی رتبہ ہی بیچون داور کا
وہ طوبےٰ جسکی شہرت ہے ستوں ہے تیری مسجد کا — وہ جنت جسکی چرچا ہے وہ نقشہ ہے تیرے در کا
تمنا ہی تیرے صحرا کے کانٹوں پر میں جا لوٹوں — رگ مجنوں کو پھر سودا ہوا ہے نوکِ نشتر کا
تمنا ہے کہ اِک اِک بال کی سو سو بلائیں لے — دلِ صد چاک شانہ بنکے گیسوے پیمبر کا

Marfat.com

بھلا ہوں یا بُرا ہوں خیر جیسا ہوں تمہارا ہوں طریقہ ہے کریموں کا نبھانا اپنے چاکر کا
ہمیں رونے سے کیا نسبت مگر جب تیرا نام آوے تو کچھ نقشہ بدل جاتا ہے اپنے دیدۂ تر کا

یہ ضعفِ ناتوانی ہے کہ مرغ نیم بسمل بھی
یہ کہتا ہے چلو دیکھیں تماشا فیض مضطر کا

پھر اگلی آیت پر ادب احمدیہ کے سکھلانے پر اور زور دیا گیا۔ کہ تمہاری سب کی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ ہوں۔ یعنی یہاں تک ادب حضرت ملحوظ ہوا کہ آواز جو ہوا میں ملے تو تمہاری آواز ہوا میں بھی زیادتی آوازِ نبی پر نہ پکڑے ۔

لطیفہ۔ اے طالبِ حق ایک نکتۂ باریک اس آیت میں اور بھی ہے جس کا بیان خالی از لطف نہ ہوگا۔ خدا نے قرآن میں فرمایا لا یکلف اللّٰہ نفسا الّا وسعہا یعنی انسان کو اللہ نے عبادات وادائے فرائض میں ایسی چیز کے لئے مجبور نہیں کیا جو وہ نہ کرسکے اور جس کی طاقت اُس میں نہ ہو۔ لیکن اس آیت میں باریک نظر سے دیکھا جاوے تو ایک عجیب حکم ہے۔ اللہ کو حب احمدی یہاں تک ملحوظ ہے کہ حکم دیا کہ تم سب لوگوں کی آوازیں ملکر رسُول کی آواز سے بڑھ نہ جائیں۔ اب جائے غور یہ امر ہے کہ اگر ۔۔ مسلمانوں کے مجمع میں حضرت موجود ہوں اور وہ سب آہستہ آہستہ بھی آوازیں نکال کر باتیں آپس میں کریں تو ضروری ہے کہ اُن کی سب آوازوں کا مجموعہ آنحضرت کی ایک اکیلی صدا پر غالب آتا ہوگا۔ یہ ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے مجمعے میں معمولی لوگوں کی باہمی آہستہ گفتگو بھی پورا ایک غوغا کا رنگ پکڑ لیتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ بہت ہی مشکل امر تھا جس کے لئے حکم نص ہوا۔ اور جس کی بجاآوری واقعی ذرا مشکل کام ہے۔ مگر ہو جو کچھ ہو۔ اپنے پیارے نبی کی خاطر تھا جو کچھ تھا۔ فافہم وتفکر ۔

Marfat.com

قبیلہ بنی تمیم کے سرداروں نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (جب کہ حضرت دوپہر کو استراحت فرما رہے تھے) عقب حجرات سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ کہ یاحضرت باہر تشریف لائیں۔ خدا کو اپنے حبیبؐ کا ادب ملحوظ خاطر تھا۔ یہ امر بہت ناگوارا ہوا۔ اور نص قرآنی یہ عتاب ہوا کہ اے بے عقلو اپنے آقا کے پاس ملاقات کا تم نے یہ عجیب طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں یہ روش پسند نہیں۔ شاہانہ طریق سے ہمارے رسُول کی انتظار کرو عام دہقانیوں کی طرح گھر پر جا کر آوازیں نہ دو۔ اس کی درگاہ میں ایسے جاؤ جس طرح بادشاہ کے دربار میں جایا کرتے ہو۔ اس طرح کی روش اچھی نہیں اور ہم کو ہرگز منظور نہیں ہے۔ پھر اپنے اس جذب محبت کو ایک کامل جوش سے یوں فرمایا کہ اگر وہ صبر اور انتظار کرتے حتےٰ کہ خود بخود حضرت اپنے وقت پر باہر تشریف لاتے تو یہ بہت بہتر بات تھی۔ قربان جاؤں ایسے نبی کے نام پر ؎

ہزار بار بشویم دہن زعطر و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و مودت کا ایک عجیب انداز آیت ذیل سے ظاہر ہوگا:۔

نمبر ۱۷

(۱۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّؕ سورہ احزاب رکوع ۷ پارہ ۲۲۔ ترجمہ اے مسلمانو نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں مت جاؤ

Marfat.com

سوائے اس صورت کے کہ جب تم کو بلایا جاوے اور حکم دیا جاوے دعوت کا (ایسی حالت میں کہ انتظار نہ کھینچو اُس طعام کے وقت کا (یعنی دیکھا کہ طعام کا وقت ہی تو جھٹ مکان حضرت کو چلے گئے) لیکن جب تمہاری دعوت ہو تو جاؤ پس جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو چلے آؤ۔ وہاں بیٹھے بیٹھے باتیں نہ کرو تحقیق یہ باتیں رنج میں ڈالتی تھیں نبی اکرم کو لیکن بوجہ (اپنے خلق کریم کے) حیا کرتے تھے تم سے ولیکن خدا کو سچ کہتے میں کوئی شرم نہیں +

اس آیت میں ادب دعوت محمدّیہ سکھلایا گیا کہ اس طرح جاؤ اور اس طرح جلدی واپس آجاؤ۔ مگر سُبحان اللہ عشق محمد کے کیا کرشمے اس آخری پُرزور کلمہ سے ظاہر ہوتے ہیں کہ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ کہ اے لوگو حضرت تو تم سے حیا کی وجہ سے اس تکلیف کو ظاہر نہ کر سکے مگر ہم سے رہا نہیں جاتا اور ہم نہیں چھپاتے۔ سچ تو یوں ہے ہمیں ایسی حرکت ہرگز پسند نہیں سُبحان اللہ نبی ہو تو ایسا ہو۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ +

ایک اور آیت حضرت کے ادب سکھانے کے لئے قرآن میں مذکور ہے کہ :-

بیان نمبر ۳۲

(۱۸) لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ ترجمہ اے مسلمانو حضرت کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو نام لیکر بلایا کرتے ہو۔ خداوند کریم کو حضرت کا نام لیکر پکارنا بھی سخت ناگوار گذرا اور کہا کہ میرے محبوب کا نام لینا بے ادبی ہے۔ جب پکارو یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا رحمۃ للعالمین، کہکر پکارو اس پیارے کو نام لیکر پکارنا ہمیں ہرگز نہیں بھاتا +

بیان نمبر ۳۳

(۱۹) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ ترجمہ اللہ عذاب اُن کو

Marfat.com

نہیں دیگا جب تک آپ کا وجود اُن میں ہے ✤ حضرت کے وجود باجود کا لحاظ یہاں تک ہوا
کہ عذاب کو دُور کیا۔ اور رحمت کے بادل اُمّت پر برسائے۔ سابقہ اُمتوں کو ملاحظہ کرو
کہ ذرا ذرا سی نافرمانی کی وجہ سے مسخ ہوئے، بندر بنائے گئے، پتھروں کی بارشیں اُن
پر ہوئیں۔ اور حضرت کی اُمّت کی فروگذاشت اور تقصیر پر دنیا میں اُس پر عذاب کوئی
نازل نہ ہوا۔ کسی کی صورت مسخ نہ ہوئی۔ محض کس لئے صرف اسی نبی اُمّی کے لئے۔
اُسی کے لحاظ سے، ورنہ کیا ہم اور کیا ہمارا مُنہ۔ یہ اس نبی کی برکت ہے کہ اُمّت اس قدر
نافرمانیوں کا ارتکاب کرتی ہے اور دنیا میں اس پر صریح عذاب آسمانی نہیں اُترتا ✤

آخر میں ایک آیت کو لکھتا ہوں جس پر تمام ایمان کا دارومدار ہے اور صافی دل
اصحاب کے لئے باعث حظ روح ہے۔ **وھو ھذا:۔**

(۲۰) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ ترجمہ تحقیق اللہ اور اسکے تمام فرشتے درود و رحمت بھیجتے
ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر (پس) اے مسلمانو (تم بھی) درود بھیجو اس نبی پاک پر
اور سلام۔ سورۂ احزاب۔ رکوع ۶۔ پارہ ۲۲ ✤

اس پیاری آیت میں دنیا کے لوگوں کو خداوند کریم نے ظاہر فرمایا کہ ای میرے
بندو کہ تم کو جس طرح دنیا میں کوئی نہ کوئی کام کرنا ہوتا ہے اُسی طرح مجھے بھی ایک کام رہتا
ہے جس کو میں کرتا رہتا ہوں اور جس طرح تم میں سے ہر ایک کو دنیا میں کوئی خاص کام
سپرد ہے اسی طرح مجھ کو بھی ایک کام ہے۔ اور وہ کام مجھے ایسا پیارا اور بھلا معلوم ہوتا
ہے کہ اس میں اپنے فرشتوں کو بھی شامل کر کے کرتا ہوں تاکہ وہ زیادہ ہو اور اُس کام کی
رونق دوبالا ہو۔ وہ کام کیا ہے اپنے پیارے دُلارے نبی اکرم کا نام لینا اور اس پر

Marfat.com

رحمت کی نچھاور کرنا۔ پس میرا تو یہ کام ہے سُبحان اللہ اے طالبانِ راہ محمدی یہ درجہ حبیبِ پاک ہے کہ خداوند کریم مع اپنے فرشتوں کے ہر روز اپنے پیارے پر درُود بھیجتا ہے۔ بعد ازیں خداوند تبارک وتعالےٰ نے حکم فرمایا کہ اے لوگو۔ اے مسلمانو جب میں اور میرے فرشتے رسُول پر درود اور سلام بھیجتے ہیں تو تم بھی میرے حبیب پر درود بھیجنے میں بخل نہ کرو۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا تم پر فرض ہے۔ اے برادر جب کسی مجلس یا مقام میں حضرت کا نام آجاوے تو بموجب نص صریح تم پر واجب ہے کہ حضرت پر درود وسلام بھیجئے۔ درحقیقت حضرات اہل تصوّف کے نزدیک سوائے درود شریف کے اعلےٰ واکمل کوئی شغل نہیں صیقل قلب کے لئے بغیر اس کے اور کوئی درماں نہیں ہے۔ اور اس کے بغیر تقرب الی الرسول صاحبان دل کے نزدیک محال ہی فافہم ⁂

واقعی اس آیت شریف کو پڑھ کر دل میں پایۂ حضرت کا ایک عجیب سماں بندھ جاتا ہے۔ اس راز کو وہ سمجھے جس کو خدا نے بصیرت کامل عطا کی ہو۔ کور باطن اور ظاہر بین کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آیت مذکورہ کے قریب قریب چند بند تضمین ذیل کے درج کرتا ہوں جو نہایت ہی دلکش ہیں ؎

نقاب چہرہ سے خورشید جب اُٹھاوے ہے — فلک ہر ایک کو ہر کام میں لگاوے ہے
کوئی حرم کو کوئی بُتکدہ کو جاوے ہے — کوئی تلاش معیشت میں سر کھپاوے ہے
جو پوچھوں دل سے میں تو بھی کہیں کو جاوے ہے — تو بھر کے آنکھوں میں آنسو یہ کہہ سناوے ہے

علے الصّباح کہ مردم بکار و بار روند
بلا کشانِ محبت بکوے یار روند

شاعر بالا نے اپنے روزانہ کام کا جس طرح اظہار کیا ویسے ہی جلال الٰہیہ نے عشق احمدیہ

Marfat.com

میں اپنے درودِ محبت کو اُمّتِ احمدیہ پر ظاہر فرما کر حکم دیا کہ اس طرح تم بھی کرو اور اس میں کوتاہی نہ ہو۔ دیکھو میں اور میرے فرشتے برابر اس کام کو کرتے رہتے ہیں ؎

یا سید الانام درودِ جناب تو ۔۔۔ وردِ زبانِ ماست بہ سول صبح و شام

نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دُور ۔۔۔ در دستِ ما ہمیں صلوٰات است والسّلام

اللھم صل علیٰ محمد عبدك ورسولك النبی الامّی وعلیٰ ال محمد وازواجہ وذرّیّتہ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید وسلم تسلیمًا کثیرا کثیرا +

اے طالب ذوقِ احمدیّہ میں نے اس حصہ اول کو بفضلہ پورا کر دیا فضائل احمدیہ تو بمصداق قل لوکان البحر مدا دا لفضائل النبی لنفد البحر کسی صورت میں ختم نہیں ہوسکتیں۔ میں نے اپنی بساط بھر مختصرًا عرض کیا۔ میں اس لکھنے سے نہ تو عالم کہلوانا چاہتا ہوں نہ صوفی صرف اپنی عقیدت کے ظاہر کرنے کے لئے اور اپنے برادر خورد حافظ سیّد غلام علی شاہ اندرابی اطال اللہ عمرہ کی پاس خاطر اس رسالہ کو لکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس مبارک رسالہ کے باعث بارگاہ احمدیہ میں مجھے باریابی ہوگی اور مجھ کو محروم نہ کیا جاویگا۔ خدا حب احمدی کو دل میں جگہ دے۔ جس دل میں نہ یہ ہو وہ اُجاڑ بہتر ع

بے حُبّ احمد جینا حرام ہے

پیارے ناظرین محبّت احمدی کا بیج دل میں بوؤ۔ اور اس پودے سے اپنے دل کی کیاری کو سرسبز کرو۔ افسوس ہے کہ اگر یہ عشق تم میں نہ ہو تو تم جمادات اور نباتات سے بدتر ہو رہو گے حضرت کا عشق پہاڑوں میں درختوں میں پتھروں میں جلوہ گر ہوا اور اس نے آپ کی زمانہ

Marfat.com

رسالت میں کیا کیا کرشمے دکھلائے۔ اس کا ادنےٰ کرشمہ قصہ ستون حنّانہ کا ہے۔ جو محض بوجہ
حظ خاطر ناظرین ذیل میں نقل کرتا ہوں :-

قصّۂ ستونِ حنّانہ

روایت ہے کہ حضرت رسالتمآب نے سنہ ہجری المقدس میں بعض کہتے ہیں سنہ ہجری میں ممبر بغرض خطبہ مقرر فرمایا۔ پیشتر ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ اور وعظ فرمایا کرتے۔ اب اس قدر مدت کے بعد آپ نے ممبر استعمال فرمایا اور ایک دن جمعہ کے روز آپ ممبر پر تشریف آور ہوئے اور وعظ فرمانے لگے۔ تو اتنے میں مختلف رونے کی صداؤں کا غوغا بلند ہوا بعض نے روایت کی ہے کہ اس طرح کی آواز اس ستون سے نکلتی تھی کہ جس طرح کسی اونٹنی کا بچہ گم ہو گیا ہوتا ہے اور چلاّتی ہے۔ اور بعض نے روایت کی کہ ستون پھٹ گیا۔ القصہ حضرت نے صحابہ کو متوجہ ستون کی طرف کیا۔ بعض صحابہ یہ حالت دیکھکر خود بھی بیقرار ہو گئے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے اُتر آئے اور اُس کو گلے لگایا۔ اور فرمایا۔ اے ستون! اگر تو کہے تو تجھے تیری جگہ لگا دوں یا اگر کہے تو تجھے بہشت میں گاڑ دوں کہ تو سرسبز ہو۔ اور میری اُمت کے اولیا تم سے ثمرہ کھائیں۔ ستون نے آخرت کو پسند کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت نے پھر اس ستون کو گلے سے لگایا اور کہا کہ نعم قد فعلتُ پھر ممبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ اگر میں اس کو تسکین نہ دیتا تو تمام زمان قیامت تک نالہ وفغاں کرتا رہتا۔ چند شعر اس کے حال کے مولنا مولوی معنوی علیہ الرحمہ —

Marfat.com

بغرض حفظ خاطر نقل کرتا ہوں **مثنوی معنوی**

اُستنِ حنّانہ از ہجرِ رسُول　　نالہ مے زد ہمچو اربابِ عقول

درمیانِ مجلسِ وعظ آنچناں　　کزوے آگہ گشت ہم پیر و جواں

در تحیر ماند اصحابِ رسول　　کز چہ مے نالد ستوں با عرض و طول

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستول　　گفت جانم از فراقت گشت خول

از فراقِ تو مرا چوں سوخت جاں　　چوں ننالم بر تو اے جانِ جہاں

مسندت من بودہ از من تافتی　　بر سرِ ممبر تو مسند ساختی

القصہ اس ستون کو دفن کیا گیا۔ اور اس حال کو مولنا علیہ الرحمۃ حسب ذیل ارقام فرماتے ہیں ؎

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں　　تا چو مردم حشر گردد یوم دیں

تا بدانی ہر کہ را ایزد بخواند　　از ہمہ کارِ جہاں بے کار ماند

پس اے طالب صراط مستقیم **دامن احمدیہ** کو ہاتھ میں لے اور جذب مصطفویہ سے اپنے دلی شوق کو ہر دم بڑھا تب مراد حاصل ہو گی ورنہ محال۔ دیکھ حنانہ ستون کو **محض محبت نبی** کی وجہ سے کیا مرتبہ حاصل ہوا ؎

بنواخت نورِ مصطفٰے از آستیں حنّانہ را
کمتر زچوبے نیستی حنانہ شو حنانہ شو

Marfat.com

خاتمہ

یہاں میں حصۂ اول کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور آپ سب کا خداوند کریم محبت احمدیہ میں خاتمہ کرے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی وسیلہ نجات ہم لوگوں کیلئے نہیں +

میری آخری مؤدبانہ التجا ہے کہ میں نے اس کتاب کو بخشا بخشی کے بازار میں ڈالنے کے لئے پیش نہیں کیا۔ یہ صرف اپنی عرض حال ہے۔ کوئی مانے نہ مانے سُنے نہ سُنے اُسے اختیار۔ یہ ایک مجنونانہ تحریر ہے۔ اپنے سی مذاق جو رکھتے ہیں اس مختصر سی تحریر میں بہت کچھ پالینگے زیادہ کیا کہوں +

یہ صرف عرض حال ہے، جو صاحب حال ہے، اس کے لئے معاملہ صاف ہی، میں نے کہدیا۔ امید ہے پانے والے پالینگے۔ والسلام خیر ختام +

تمت و باللہ التوفیق

Marfat.com

هو الکریم

یا رسول اللہ انظر حالنا
یا حبیب اللہ اسمع قالنا
اننی فی بحر ہم مغرق
خذ یدی سہل لنا اشکالنا

سنہ ۱۳۴۳ھ

Marfat.com

حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہُو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف سے ہے جس کا نہایت عمدہ ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے اسمیں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ حمد۔ نعت۔ انسان کامل کا بیان۔ معرفت الٰہی کا ذکر اور اُسکے شروط۔ بدن ذکر کے ہر ایک مرد ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا بندہ سے نزدیک ہونا۔ علم کا راہ اور مرشد کا راہبر ہونا۔ خدا تعالےٰ کی معصیت میں اطاعت نہیں۔ اہل علم اور اہل فقر کا بیان۔ کامل و ناقص فقیر۔ خدا تعالےٰ کی نشانوں میں غور کرو اور اُسکی ذات میں غور نہ کرو۔ جب بندہ خدا کو پکارتا ہے تو وہ اُس کا جواب دیتا ہے شیطان جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت نہیں بن سکتا۔ طالب کسی اور کا محتاج نہیں ہوتا۔ اہل دیدار و طالب دیدار و طالب وصال کا بیان۔ فقر جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر تھا۔ حضرت خضر و حضرت موسےٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ خدا تعالےٰ نے سب کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اہل علم اور اہل فقر کی مثال وسیلہ کی فضیلت۔ فقیر کامل کو کوئی خلاف شرع کے کام کرنا۔ ذکر قلبی اور مومن کی فراست کا ذکر۔ ذکر اللہ کا تمام وجود میں جاری ہونا۔ ذکر روحی کا بیان اور اسکی مثال۔ فقیر ہمہ تن شریعت پر ثابت قدم رہتا ہے۔ نفس کے اقسام اور اُسکی تفصیل۔ خدا تعالےٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اعمال کو نہیں دیکھتا۔ مرشد کامل کا صاحب حضور ہونا۔ عمل کیلئے ایک فقر ہی بس ہے۔ علم لدنی کی اصلیت اور اسکا حصول۔ اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل فقر کی نظر مسبب پر ہوتی ہے۔ مراقبہ کا بیان۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی سر پر مٹی ڈالی اور انہوں نے آپ کو نہ دیکھا۔ علم ظاہری اور اسم اعظم کا بیان۔ فقیر مادر زاد کی حکایت۔ نفس امارہ کی مخالفت۔ فقرا کی اقسام۔ خاتمہ کتاب۔ قیمت پانچ آنے ۔۔ ۔۔ ۵ر

کلید التوحید

یہ رسالہ سراپا برکت از تصنیف لطیف حضرت سلطان باہُو قدس سرہٗ العزیز سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعوےٰ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس رسالہ پارحمت کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اگر بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے۔ اگر فقیر ہو تو غنی بنے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینۂ اسرار الٰہی بحکم خدا (الہام) اور منظورئے جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا۔ اس میں جو جو عالی مضامین ہیں اُن کی فہرست ملاحظہ ناظرین کیلئے درج ذیل کیجاتی ہے۔ حمد۔ نعت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب۔ اس کا نام اور اسکے مقاصد ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنا۔ دوسرے کو نصیحت کرنے اور اپنے نفس کو بھولجانے کی مذمت۔ مرشد ناقص و مرشد کامل کا بیان۔ نفس امارہ کی سرکشی اور اُس کا علاج۔ انسان کے وجود میں مقامات نفس و مقامات روح و سر وغیرہ کیونکر پہچانے جاسکتے ہیں نفس مطمئنہ اور نفس امارہ کا بیان۔ مرشد کامل میں آٹھ باتوں کا ضروری ہونا طریقہ قادریہ کا پہلا سبب۔ کن فیکون کی شرح اور کل ارواح کی پیدائش کا حال۔ سب سے پہلے نفس امارہ کی شیطان نے پیروی کی۔ مقام جمعیت کی شرح۔ مراتب درویش و مراتب فقیر۔ اسم اللہ کی تاثیر انسان کے وجود میں کب ہوا کرتی ہے۔ سالک کے دل میں خطرات بد کا پیدا ہونا۔ نفس و ارواح کی مثال۔ توبہ کر کے گناہ سے پاک ہونا (درحقیقت ہدایت کرنا خدا کا کام ہے۔ مگر انسان کو کوشش کرنی ضروری ہے) معرفت الٰہی میں حوصلہ وسیع رکھنا چاہیئے۔ مجلس محمدی میں پہنچنے سے طالب پر خلفا کی توجہ (مجلس محمدی میں پہنچکر آنجناب سے تلقین پاکر مراتب مرشدی حاصل کرنا اور رجعت سے محفوظ رہنا) طالب کو جب کوئی ضرورت دینی دنیوی درپیش ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ مراقبہ کا بیان اور اُس کی اقسام۔ اسم ہُو سے چار ذکروں کا حاصل ہونا۔ نور ہدایت کیونکر حاصل ہوتا ہے کن کن لوگوں پر شیطان کو قدرت نہیں اور کن کن پر وہ غالب رہتا ہے۔ خاتمہ کتاب۔ قیمت چھ آنے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶ر

مثنوی تحفۃ العاشقین معہ تحفۃ العارفین

یہ دونوں کتابیں سالک حق پرست مسننا و الثنا مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبدالصمد قدس سرہٗ نقشبندی مجددی کی تصنیف لطیف میں سے ہے اردو زبان میں سراپا برکت اور رحمت ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت مصنف کو ان کتب کی تصنیف کیلئے خواب میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا تھا۔ اور یہی وجہ انکی مقبول عام اور فائدہ مند ہونے کی ہے۔ یہ دونوں کتابیں نہایت اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہیں۔ قیمت بارہ آنے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱۲ر

تحفہ قادریہ بزبان اُردو

اس بابرکت میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبدالقادر جیلانی کے ہیں۔ جناب غوث پاک کی مناقب و کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پر اثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے اور تحریر عبارت میں جناب علیہ الرحمۃ نے اپنے سچے عشق اور بیتابی کا نہایت پردرد الفاظ میں ثبوت دیا ہے جس کے مطالعہ سے انسان پر فوری اثر نمودار ہوتا ہے۔ اس کتاب کو طالبان مولا کی خاطر نہایت عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اور بہت بڑی کوشش سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت چھ آنے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶ر

Marfat.com

جذب الاصفیا

الی

فضائل المصطفےٰ صلے اللہ علیہ

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی اُمّی و ابی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر فضائل [illegible]
کے فضائل کو قرآن و احادیث صحیحہ و اقوال بزرگانِ عظام سے ثابت کیا ہے عاشقان رسول کریم کے لئے ایک [illegible]
صوفیانِ صفاکیش اس کو حرز جان بنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔ قیمت چار آنے

مثنوی تحفۃ العاشقین معہ تحفۃ العارفین

یہ دونوں کتابیں سالکِ حق پرست بادہ اُلفت مقبول بارگاہ احدیت حضرت شاہ عبدالصمد قدس سرہٗ نقشبندی مجددی کی تصنیف لطیف میں [illegible]
اور رحمت ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت مصنف کو ان کتب کی تصنیف کے لئے خواب میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد [illegible]
کہ مقبول عام و مفاد مند ہونے کی ہے یہ دونوں کتابیں نہایت خوشخط اعلے درجہ کاغذ بہت صحت سے چھاپی گئی ہیں۔ قیمت بارہ آنے

حیاتِ جاودانی

یعنی

مناقب و حالات حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان اُردو

کتاب نایاب جو حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین سید شیخ عبدالقادر گیلانی کے حالات و کرامات و مناقب میں جامع ہے۔ عربی کتاب قلائد الجواہر
فی مناقب شیخ عبدالقادر مطبوعہ مصر کا نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ہے اس کتاب میں حضرت موصوف کی بچپن سے [illegible] کے
کل حالات معہ کرامات عالیہ نہایت تفصیل کے درج ہیں۔ آپکے علم و فضل کے حالات آپکے مدرسہ کی کیفیت آپکے بیان و صحبت و سماع [illegible]
کے حالات جو آپکے زمانہ میں اولیائے کرام میں سے تھے۔ نیز آپ کے شاگردوں کے حالات اور اُن لوگوں کا ذکر جن کو جناب عالیمقام سے فیض باطنی نصیب
ہوا ہے۔ آپکے فرزندان عالیمقام کے حالات اور شجرہ انساب اسکے علاوہ دیا گیا ہے۔ اسسے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی جامع کتاب نہیں لہذا
بہ پاس خاطر عاشقان جناب غوث اعظم و طالبان جمال محبوب ربانی غوث الثقلین سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بیش بہا کتاب کو عربی سے
اردو میں بصرف زر کثیر ترجمہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی کتابت کی عمدگی چھپائی کی صفائی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۔ عہ

تحفۂ قادریّہ بزبان اردو

اس بابرکت کتاب میں حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبدالقادر گیلانی [illegible]
اور کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پراثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے اور تحریر [illegible]
پُرزور الفاظ میں ثبوت دیا ہے جسکے مطالعہ سے انسان پر فوری اثر نمودار ہوتا ہے۔ اس کتاب کو [illegible]
ترجمہ کیا گیا ہے اور بہت بڑی کوشش سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت چھ آنے

المشتہر

کتب خانہ نیاز امین فضل الدین کلکٹری تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

سلسلہ تصوف نمبر ۵۹

اربعین انور

یعنی

چہل حدیث نبوی کا اخلاقی با محاورہ اردو ترجمہ

جسے

محرم راز خفی و جلی جناب حافظ محمد انور علی صاحب رح صدیقی نقشبندی
رہتکی پنشنر ڈسٹرکٹ جج نے نہایت محبت اور اخلاص سے منظوم فرمایا

حسب فرمائش

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین کے کے زئی

تاجران کتب قومی بازار کشمیری کوچہ ککے زئیاں لاہور نے

نولکشور پریس لاہور میں منیجر کے اہتمام سے چھپوایا

قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱ر

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

ترجمہ نہیں مومن کوئی نہیں ہوتا	جب تک حال یہ نہ ہو جائے
جو کچھ اپنے لیئے وہ چاہتا ہے	اپنے بھائی کے واسطے چاہے

من اعطی للہ ومنع للہ واحب للہ وابغض للہ فقد استکمل ایمانہ

جس کسی کا کہ ہووے منع وعطا	حب اور بغض خالصاً للہ
اُس کا ایمان ہوگیا کامل	وہی مومن ہے عارف آگاہ

یعنی جناب
کے فضائل
صوفیان

یہ دونوں
اور رحمت
کی مقبول عا

مناظ

یہ کتاب
فی مذ
کا حال
کے حا
ہوا
یہ پارہ
اردو میں

اس با
اور کرا
پُرورد
ترجمہ

المس

کتیرین نیاز آمین فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

اُس کو ہی جان لیجئے مسلم
گرچہ عامی ہو یا کہ ہو عالم
جس کے ہر قول و فعل سے ہر دم
ہر مسلمان بھائی ہو سالم

خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

جس میں ایمان ہو سخاوت ہو
خُلق اچھا ہو اور نکو خوئی
کیونکہ مومن میں جو کہ ہے کامل
جمع ہوتیں نہ بخل و بد خوئی

يَشِيْبُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ فِيْهِ خَصْلَتَانِ اَلْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ

پیری خورد ۱۲ — جوان شوند ۱۲

آدمی جس قدر کہ بوڑھا ہو
عمر میں اُس کے جتنا آئے خلل
اُس قدر ہوں جوان دو صفتیں
حرص تحصیل مال و طول امل

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

جذب الاصفیا

۴۸

مَن لَم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللّٰہَ صَدَقَ	
جس کو دے کوئی مال دنیا و دیں اُس کو چاہے کہ ہو شاکرِ نعمت	اور وہ اُس کا کرے نہ شکر ادا کب کریگا وہ دل سے شکرِ خدا
مَن لَا یَرحَمُ النَّاسَ لَا یَرحَمُہُ اللّٰہُ صَدَقَ	
جس کو دیکھے تو عاجز و لاچار جو نہ لوگوں پہ رحم کرتا ہے	رحم کر اُس پہ اور لطف و عطا رحم کرتا نہیں ہے اُس پہ خدا
اَلدُّنیَا مَلعُونَۃٌ مَا فِیہَا اِلَّا ذِکرُ اللّٰہِ تَعَالٰے	
جو کہ دنیا ہے اور مافیہا لیکن اس لعن سے ہے مستثنے	ہے وہ ملعونہ یعنی حق سے دُور ذکرِ حق جس سے ہووے قربِ حضور

یعنی جناب
کے فضائل
صوفیانِ

یہ دونوں
اور رحمت
کی مقبول

مثنا
یہ کتاب
فی مذ
کا حال
کے حا
ہوا
بہ پا
اردو

اس با
اور کرا
پُر در
ترجمہ

المس

کتب خانہ ... فضل الدین ... تاجر کتب ... بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْہَمِ

گرچہ ہے آفتابِ رحمتِ حق
شاملِ ذرّہ ذرّۂ عالم

دُور ہے اُس سے بندۂ دینار
دور ہے اُس سے بندۂ درہم

دُمْ عَلَی الطَّہَارَۃِ یُوَسَّعْ عَلَیْکَ الرِّزْقُ

پایندہ باش ۱۲ — کشادہ شود ۱۲

تو جو رہتا ہے رات دن ناپاک
فقر و فاقہ سے ہوگیا برباد

رکھ طہارت[۱] ہمیشہ و ہردم
تاکہ ہو بابِ رزق غنچہ کشاد

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ

لدغ گزیدن ۱۲ — سوراخ ۱۲

جو کرے بیوفائی مومن[۲] سے
اُس سے رہتا ہے وہ بہت ہشیار

کیونکہ کاٹے نہ سانپ مومن کو
ایک سوراخ سے کبھی دوبار

[۱] طہارت ظاہری و باطنی۔ ظاہری غسل و وضو۔ باطنی اخلاق ذمیمہ نفسانیہ سے دور رہنا [۲] کیونکہ مومن نورِ ایمان سے مکر و فریب کو معلوم کرلیتا ہے پھر وہ مکار اور فریبی کے دم میں نہیں آتا +

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

جذب الاصفیا

۸

وَمِن کَلَامِہٖ عَلَیْہِ السَّلَام اَلصُّبْحَۃُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ

خواب سحری

اے عزیز سعید جان لے ہے	صبح خیزی دلیل فیروزی
صبح کے وقت تو نہ سو ہرگز	ایسا سونا ہے مانعِ روزی

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ آفَۃُ السَّمَاحِ الْمَنُّ

بخشش ۱۲

جو کسی کو دے اور رکھے منّت	ایسا دینا نہیں ہے ہمدردی
جان لے خوب ہے یہ منت ہی	آفتِ روضۂ جواں مردی

وَمِن کَلَامِہٖ صَدَقَ السَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ

کون ہے نیک بخت و نیکو کار	جو کہ اوروں سے ہو نصیحت گیر
دیکھ اوروں کی سختی حالت	ہووے متنبہ اور پند پذیر

یعنی جناب
کے فضائل
صوفیان

یہ دونوں
اور رحمت
کی متبعرا

منا
یہ کتا
فی من
کا حالا
کے حا
ہوا
بہ پابز
اردو

اس
اور کرا
پرور
ترجمہ
الم

کمترین نیاز آمین فضل الدین ککّے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

کونسی بات ہے بُری اس سے	جو سُنے بات اُس کو ہی کہدے
جو کہ کہنی ہے وہ نہ کہنی ہے	جو نہ کہنی ہے اُس کو بھی کہدے

وَمِنْ كَلَامِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا

کون ناصح بڑا ہے اور واعظ	کون کرتا ہے تم کو وعظ اور پند
موت ہے موت موت ہمسایہ	نالۂ نوحہ گر بیانگ بلند

وَمِنْ كَلَامِهٖ خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

زیادہ نفع رسانندہ ۱۲

جان اچھا ہے سب سے وہ ہی شخص	جو کہ اوروں کو فائدہ پہنچائے
جان اور مال سے کرے نہ دریغ	خلق پر اپنا جان و مال لٹائے

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ السَّہْلَ الطَّلِقَ صدق

تو ہو پیارا خدا کا خلق سے تو شاد طبع و شگفتہ خاطر جی	یک دل و یک زبان یک رو رہ نرم خوی و کشادہ ابرو رہ

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ تَہَادُوْا تَحَابُّوْا

باہم تحفہ دو ہدیہ ۱۲

اے محبو سنو یہ مغز کی بات [illegible] اور تحفہ دو تم آپس میں	دوستی مغز دشمنی ہے پوست اس سے ہو ایک دوسرے کا دوست

اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ

خوبرویان ۱۲

دیکھو جب خوبروے[ف] معنے کو ہے نظر اُس کی دولتِ عظمےٰ	اُس سے تم مانگو خیر و نور جمال ایک عالم ہو جس سے مالا مال

ف ہر شخص جو کچھ عطا کرتا ہے وہ خوبروے معنے ہوتا ہے گو ظاہر میں خوبرو ہو جیسے ترک یا بدرو ہو جیسے حبشی سخی اس لئے یہاں لفظ خوبروے معنے لکھا گیا ہے ۱۲

کمترین نیاز آگین فضل الدین ککّے زئی تاجر کتب قومی ملک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

وَمِنْ کَلَامِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

گر ملے روز روز دوستوں سے
کبھی ملنے کو آ کبھی مت آ

شوق گھٹ جائے اور بڑھے کلفت
شوق اُس سے بڑھے بڑھے اُلفت

طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ

مشغول داشت او را ۱۲

کیا ہی اچھا ہے مرد وہ مومن
عیب بینی میں اپنے ہو مشغول

اپنے عیبوں کی جس کو ہووے خبر
عیب اوروں کے کچھ نہ آئیں نظر

اَلْغِنٰی اَلْیَاسُ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ

ناامیدی ۱۲

ہے غنا یہ کہ دل غنی رکھے
دل نہ مائل ہو اُس طرف ہرگز

اُس سے اوروں کے پاس ہے جو مال
اُس کا دل میں کبھی نہ آئے خیال

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

مِن حُسنِ اِسلامِ المرءِ ترکُہٗ مالا یعنیہ

جو کہ لایعنی[1] باتیں ہیں اور کام	اُن کے کرنے سے بہ تحسین باز آ
تا کہ ہو عالمِ شہادت میں	شاہد دین ترا جمال افزا

لَیسَ الشَّدِیدُ بِالصُّرعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیدُ الَّذِی یَملِکُ نَفسَہٗ عِندَ الغَضَبِ

کشتی ۱۲ — پہلوان

وہ نہیں پہلوان ہے کشتی میں	مارے دنیا کے پہلوان سارے
پہلواں وہ ہے جو بوقتِ غضب	نفس سے پہلوان کو مارے

مانند ۱۲

لَیسَ الغِنٰی عَن کَثرَةِ العَرَضِ اِنَّمَا الغِنٰی عَن النَّفسِ

وہ توانگر نہیں ہے مال سے جو	کارپرداز و چارہ ساز ہے وہ
وہ توانگر ہے جو بفضلِ خُدا	مال اور زر سے بے نیاز ہے وہ

[1] لایعنی وہ باتیں اور کام ہیں جو بلا ضرورت ہوں اگر کرے تو کچھ فائدہ نہ ہو نہ کرے تو کچھ نقصان نہ ہو اس سے نہ کرنا بہتر ہے ۱۲

کمترین نیاز آمین فضل الدین گکھڑ تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

وَمِنْ کَلَامِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ

حزم ہے سب سے بدگماں رہنا ‎ ‎ تا کسی کے نہ دم میں وہ آئے
جو کرے احتیاط سے ہر کام ‎ ‎ مکر اور کید سے اماں پائے

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْعِلْمُ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ

اے گراں مایہ مرد دانشور ‎ ‎ تجھ کو جو علم دین ہے معلوم
مستعد کو نہ اُس سے ہو مانع ‎ ‎ مستحق کو نہ اُس سے رکھ محروم

وَمِنْ کَلَامِہٖ قَالَ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ

اچھی اور میٹھی بات صدقہ ہے ‎ ‎ سائلوں کے لئے ہے قند و نبات
گر نہ دے مال و زر تو سایل کو ‎ ‎ میٹھی باتوں ہی کے تو دے صدقات

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

جذب الاصفیا

وَقَالَ کَثْرَۃُ الضَّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ

خندہ ۱۲

ہنسنا اور قہقہہ نہیں اچھا	دل پریشاں ہو اور افسردہ
جو بہت ہنستا زہر قاتل ہے	سو دل زندہ اس سے ہو مردہ

لِلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ

مادرہا جمع ام ۱۲

والدہ ماجدہ کی کر خدمت	نیک خصلت ہے اور نیک سرشت
تو لگا اُن کے پاؤں آنکھوں کو	اُنکے پاؤں کے نیچے جان بہشت

وَمِنْ کَلَامِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

جو ہر ایک بات میں کرے بڑ بڑ	جان لو یہ کہ اُس پہ آئی بلا
بے ضرورت نہ کہہ تو کوئی بات	سوچ کر بات اپنی لب کو ہلا

کتب خانہ مَلِک الدین کا ڈیپو نیاز آئین فضل الدین کلکتہ ی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

النظر سهم مسموم من سهام ابليس

...ہنا زلف وخال نامحرم
...ظر ہے خدنگ زہرآلود

دام کید اور دانۂ تلبیس
مارتا ہے کماں سے جو ابلیس

ومن کلامه قال لایشبع المؤمن دون جاره

...ن ایسا کوئی نہیں ہوتا
...نو خوب پیٹ بھر کھائے

نقددیں سے ہے جو گراں مایہ
اور رہے بھوکا اُس کا ہمسایہ

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

جذب الاصفیا

اُردو ترجمہ مقاصد السالکین

یہ کتاب لاجواب سالکین کے لئے بے نظیر رہنما ہے حضرت ضیاء اللہ علیہ الرحمۃ نقشبندی کی تصنیف لطیف میں سے ہے اس کا ایک ایک لفظ اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت کی تابعداری سے پُر ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں عجیب دلکش پیرایہ میں عبارت مقفّٰے لکھی ہوئی ہے اور یہی کتاب ہے جس کو جناب خواجہ خواجگان حضرت خواجہ نور محمد صاحب تیراہی نقشبندی مہاروی علیہ الرحمۃ ہر وقت اپنے مطالعہ میں رکھتے تھے۔ بلکہ یہاں تک جناب کو اس کتاب سے محبت تھی کہ حضور علیہ الرحمۃ رات کو اپنے سینۂ مبارک پر رکھ کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ نیازمند کو حضور علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں دعوئے غلامی ہے۔ اور یہ نعمت عظمےٰ نہایت تلاش و تجسس سے ملی۔ لہذا فائدہ عام کے لئے اس کو عام فہم اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں پانچ مقصد مقرر کئے ہیں جن کو نمبروار ملاحظہ ناظرین کے لئے درج کر کے یہ دکھانا ہے۔ کہ اس کتاب کے کیسے عالی مضامین ہیں +

مقصد اول شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقیم رہنا حضرت رسول مقبول کی تابعداری۔ نماز کی حقیقت حضرت رسالت پناہ کے اخلاق۔ درود شریف کی بزرگیاں۔ کئی ایک اور فائدے +

مقصد دوم نفس کشی۔ نفس سے لڑائی۔ اپنی صحبت کو بچانا۔ تقسیم اوقات۔ قرآن مجید پڑھنے کے فضائل۔ تہذیب اخلاق۔ نفس کشی اور اس کے ساتھ لڑائی کے علاوہ کئی ایک اور فائدے +

مقصد سوم ذکر کے فضائل۔ حق سبحانہ تعالےٰ کو یاد کرنا دنیا کی حقیقت۔ کلمہ طیبہ نفی و اثبات +

مقصد چہارم۔ خدا کی درگاہ کا حضور۔ عمر کی حقیقت۔ اولیاء اللہ کی صحبت کے فائدے۔ آداب مراقبہ کی حقیقت کشف و کرامات کے علامات۔ خداوند تعالےٰ کی درگاہ میں گریہ و زاری کرنے اور اپنی ہستی کو نیست کرنے کی فضیلت اولیاء اللہ کے پہچاننے اور دوسروں میں تمیز کرنے کے علاوہ اور بہت سی مفید باتیں +

مقصد پنجم۔ حق سبحانہ تعالےٰ کا عشق و محبت۔ مناجات بدرگاہ باری تعالےٰ چند اور کار آمد باتیں و رسالہ کا خاتمہ۔ یہ بے نظیر کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر بڑی صفائی سے چھاپی گئی ہے۔ بہت بڑا حجم قیمت ۲/ عہ

درخواست بنام ملک فضل الدین ملک چنن دین ملک تاج الدین تاجران کتب قومی کوچہ ریلیاں والا بازار کشمیری لاہور

یعنی
کرا
صوا
ٹیڈ
اور
کی
مر
یا
فی
کا
ی
ہو
یہ
ار
ا
او
پ
ت

ا۔

کمترین نیاز آگین فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

چند کتاب مستطاب ہادی راہ حق و یقین مجموعہ اوراد و دعوات ماثورہ از سید المرسلین یعنی

حزب منزل

ترجمہ اردو

حصن حصین

بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام از اہتمام احقر الانام محمد عبدالاحد عفا اللہ الصمد سنہ ۱۳۱۱ھ

مطبع مجتبائی واقع دہلی میں مطبوع ہوئی

جملہ حقوق اس کتاب کے بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

Marfat.com

(اساس التوحید)

فن عقائد مین یہ ایسی مختصر اور جامع کتاب ہے کہ اس میں عقائد کے متعلق کل ضروری باتین جمع ہین جنکا جاننا۔ معلوم کرنا ہیتانا مسلمان [illegible] اہل اسلام اور اُنکے بچون کے لئے نہایت ضروری بلکہ فرض ہے جس کے بغیر چارہ نہیں لہذا احقر العباد محمد عبدالاحد نے جملہ اہل اسلام کے لئے عموماً اور مدارس اسلامیہ کی فارسی جماعت کے طلبہ کے لئے خصوصاً مولوی ابوالاحد محمد عبدالعلیم صاحب سے زبان فارسی بڑی بڑی معتبر کتابون سے اخذ کراکر مرتب کرایا اور نہایت وضاحت اور خوشخطی سے ساتھہ اپنے مطبع مجتبائی دہلی مین چھاپا۔

(جواہر القرآن مترجم)

مع دعای حاشورہ مرتبہ مولوی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی واضح ہو کہ اس سے قبل جس قدر جواہر القرآن طبع ہوئے ہیں سب میں آیات تحمید و استغفار و تسبیح و توکل و سلام و تہلیل و دعا وغیرہ نہایت کم و بیش و بے ترتیب ہیں جو لوگ جواہر القرآن کو ورد بنانا چاہتے ہیں چاہیئے کہ اس جواہر القرآن کو اپنے پاس رکھین جو کہ [illegible] مجتبائی دہلی میں صحت کیساتھہ چھاپا گیا۔

(قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ شائقین دین متین و طالبان اہل الیقین کو مژدہ ہو کہ اندنون ایک کتاب نادر الوجود کمیاب تصنیف منیف حضرت قدوۃ اہل اللہ زبدۂ عارفان حق آگاہ شیخ الشیوخ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز افضال ایزدی سے احقر کو ہاتھہ آئی چونکہ اس زمانہ میں مذاہب اہل بدعت کی کثرت ہو گئی اور عقائد باطلہ نے لوگون کے دلون مین راہ پائی اسلئے ایسی کتاب کا شائع ہونا نہایت ضروری سمجھکر کتاب مذکور کے تین نسخہ قلمی صحت کے لئے نہایت تلاش سے اور بھی بہم پہنچائے گئے اور خدمت مین جناب وحید زمن مولانا محمد احسن صاحب کی بھیجکر استدعا اُسکی تصحیح اور بقدر ضرورت تحشیہ کی کی گئی اگرچہ یہ تینون نسخے بھی غلطی سے پاک نہ تھے لیکن حضرت مصحح نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ازالہ اخفا اور دوسری کتابون کو جنکے حوالے شاہ صاحب نے دیئے تھے مقابلہ کرکے اسکی عبارت کو درست کیا اور مضامین مشکلہ پر کسیقدر تحشیہ بھی فرمایا۔ اس کتاب کے

[illegible]

آنحضرت صلعم کی [illegible]

تحقیقی سند ہے مین یہ مطالعہ [illegible]

پیہودہ اسرار بیان میں کرنیکا [illegible]

مقامات کو اقوال ارباب کشف [illegible]

کیا ہے کہ تہوڑی استعداد والے بہی [illegible]

صاحب ترجمہ نے انکا شعبہ بیان فرمایا ہے کہ [illegible]

ہین پایا اور دوسرے اصحاب کی ارواح کو [illegible]

اِس مضمون پر کیا کہ اسکا سوال روحانی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی روح پر فتوح سے کیا تو وہان سے ہمارے دلپر یہ القا ہوا [illegible] حق

ہے **غرضکہ** یہ کتاب لاجواب پاکیزہ کاغذ پر خوشخط اور نہایت صحت

کے ساتھہ چھاپی گئی ہے جو شایق اس گوہر بے بہا اور در یتیم کو نقد جان

سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے تشریف لائین اور [illegible]

سے مالا مال فرمائین

(الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم)

یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے کہ جس میں پیغمبر خدا [illegible]

[illegible] محدثین اور صحابہ کرام و عشرہ مبشرہ اور تابعین [illegible]

کے اقوال ہر طرح کے ساتھہ جو [illegible]

وسلم اور آپکے حسب و نسب اور [illegible]

مندرج ہیں کہ جس کے ہر بیان کے [illegible]

باندھا ہے اور اسکو متعدد فصلون مین [illegible]

اسکے بعد علمائے [illegible]

بحث کی ہیں اور علمائے [illegible]

علماء دین اور مفتیان شرع متین [illegible]

بہی آخر کتاب میں مرقوم ہیں [illegible]

و شبہات کو [illegible]

[illegible]

Marfat.com

الله یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

جنداکتاب مستطاب ہادی راہ حق دیقین مجموعہ اوراد دعوات ماثورہ از سید المرسلین علیہ

حبل متین

۱۳۱۱ھ

ترجمہ اردوے

حصن حصین

۱۳۱۱

بتصحیح تام وتنقیح مالاکلام از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا اللہ الصمد سنہ ۱۳۱۱ھ

دہلی مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

Marfat.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کے احقر زمن محمد حسن صدیقی نانوتوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ التماس کرتا ہے کہ عرصہ ستاون برس کا ہوا کہ جناب مولنا نواب محمد قطب الدین خان صاحب مغفور دہلوی نے ترجمہ کتاب حصن حصین کا جسکا نام ظفر جلیل ہے معہ فوائد شرح اور حواشی معتبرے اردو تحت لفظ مین کیا تھا چونکہ اُس وقت مین اس زبان کا شیوع تحریرات مین نہایت کم تھا حتی کہ اخبار و مراسلات مین بالکل رائج نتھی نہ علوم معقول اور منقول اس مین تھے نہ دفترون مین اس کا ذکر نہ اسکے قواعد اور محاسن منضبط نہ علوم فلسفہ اور ریاضی کا اُس مین نشان نہ لوگون کو اس زبان کا چسکا اسلیئے ایسے وقت مین وہ ترجمہ نہایت غنیمت گنا گیا اور اللہ تعالے نے مترجم کی سعی کو مشکور فرمایا کہ لوگون نے کئی بار کے چھپنے سے اس سے فائدہ اُٹھایا اب حکام وقت کے اس زبان کے شیوع مین توجہ کرنے سے یہہ نوبت ہوئی کہ تمام دفترون مین اسنے رواج پایا اخبار اور مراسلات سب اسی مین ہونے لگے کوئی فن اور علم ایسا نہین جو اس زبان مین نہو اور کوئی قصبہ اور شہر اس کے مدارس سے خالی نرہا اس کے قواعد منضبط ہوے اور اس کی فصاحت اور بلاغت سے اکثر لوگون کو واقفیت ہوئی اور امتداد زمانہ کے باعث سے محاورات مین بھی تبدل وتغیر واقع ہوا تو اب وہی ترجمہ جسکو لوگ ہزار جان سے عزیز رکھتے تھے نظرون سے گرنے لگا اور لوگون کی زبان اُسکی بے محاورگی پر کہلنے لگے اور اُسکے مطالب عام فہم نرہے لہذا فرزند عزیز مولوی عبد الاحد نے مجھے درخواست کی

Marfat.com

کہ اس ترجمہ کو محاورہ حال کے موافق کردون مین نے اُن کی درخواست کو رفاہ عام کے لیئے منظور کیا اور مترجم کے ترجمہ مین بموجب تفصیل ذیل تصرف کیا اوّل تقدیم و تاخیر الفاظ کی بموجب محاورہ حال کے دوم جہان مترجم سے لغزش قلم یا سہو ہوا اُسکو درست کرنا اور کہین کہین اُس غلطی یا سہو کا اظہار بھی کر دیا گیا ہے سوم بعض مشکل عبارتون کی ترکیب اور الفاظ دقیق کے معانی بقید اعراب بیان کر دیے چہارم اگر کسی حدیث کا مضمون مترجم کی تحریر مین مجمل رہا یا ترجمہ سے واضح نہ ہوا تو اُسکو شرح نسخے دیکھکر واضح بیان کر دیا پنجم بعض اعمال مجرب جو مجکو پہونچے ہوئے تھے اُن کو اُن کے موقع پر اضافہ کر دیا اور جس جگہہ مین نے کچہہ لکھا ہے اپنے قول سے پہلے یہ جملہ لکھدیا ہے۔ فقیر کہتا ہے ششم خاتمہ کتاب جو مترجم نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے اُس مین قطع نظر ترجمہ لفظی کے ایک بڑی دقت یہ تھی کہ ترجمہ کی عبارت پوری پوری الفاظ حدیث کے الفاظ کے مقابل بین السطور مین نہ سمائی ایک حدیث کا ترجمہ دوسری حدیث کے نیچے جا پہونچا اور کاتب نے دونون حدیثون کے ترجمہ مین کچہہ فاصلہ نکیا تو ناظرین کو کچہہ پتہ نہ لگتا تھا کہ حدیث گذشتہ کا ترجمہ کہان تک ہو چکا ہے مینے اس ترجمہ کا ڈھنگ بدل ڈالا اور حدیث کو جدا لکھکر اُس کا ترجمہ اور فائدہ جیسے اصل کتاب مین لکھا ہوا تھا کر دیا ہفتم مترجم نے اس کتاب کی وہ منزلین لکھی جو وظیفہ یومیہ مین ہر روز پڑھی جاتی ہین اور وہ منزلین نہ لکھی جنکو مہمات مین پڑھتے ہین حالانکہ کوئی مہم یا بڑی حاجت ایسی نہین جسکے لیئے اس کتاب کا پڑھنا اکسیر اعظم نہو ہم اُسکی ترکیب اس جگہہ لکھتے ہین کہ اگر کسی کو کوئی سخت مہم پیش آوے تو چاہیئے کہ اس کتاب کو چار راتون مین ختم کرے اور سات ہفتہ تک اسی طرح ختم کرتا رہے کیسی ہی مصیبت ہو خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے آسان کر دیتا ہے یا خواب مین اُس سے نجات کی صورت دکھا دیتا ہے اس کی ہر منزل کے اول و آخر مین ایک خاص درود شریف پچیس پچیس مرتبہ پڑھا جاتا ہے الحمد للہ رب العالمین الحل الحمد علی کل حال والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون اللہم صل علیہ وآلہ وسائر النبیین وآل کل وسائر الصالحین نہایۃ ماینبغی ان یسألہ السائلون اور منزلین اس کتاب کی اسطرح ہین کہ اول منزل شب پنجشنبہ کی لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ سے لیکر التحیات کے صیغوا کے خاتمہ تک ہے دوسری منزل جمعہ کی شب کو وکیفیۃ الصلوٰۃ سے لیکر بازار کے دعاؤن تک ہے اور تیسری منزل شنبہ کی شب کو واذا رای باکورۃ ثمر سے لیکر زیارت قبور کی دعاؤن تک ہے اور چوتھی منزل الذکر الذی ورد فضلہ سے لیکر آخر کتاب تک ہے شب یکشنبہ کو چنانچہ ہمنے حاشیہ پر ان چارون منزلون کا نشان لکھدیا ہے اور پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑھے یا عشا کے بعد یا اور کسی وقت شب مین پڑھا کرے اور اس کے پڑھنے مین جو رمزین کہ مولف نے کتابون کے نام کی لکھی ہین وہ بھی پڑہی جاتی ہین اور اُن کے پڑھنے کی ترکیب مولف کے دیباچہ مین ہمنے لکھی ہے وہان سے معلوم کرینی چاہیئے تو شروع منزل کے وقت باوضو قبلہ رو ہوکر اول پچیس بار وہ درود خاص جسکا اوپر ذکر ہوا پڑھے پھر بسم اللہ پڑھکر تمام منزل پڑھے اُسکے بعد پھر وہی درود پچیس بار پڑھکر اپنی مراد مانگے سات ہفتہ اسی طرح کرے اب ایک بات اور قابل گذارش ہے کہ میری اس تصحیح اور ترمیم کو لوگ یہہ نسمجھین کہ مین نے مترجم کو اصلاح دی ہے یہہ تو چھوٹا مونہہ بڑی

Marfat.com

بات کے قبیل سے ہے بلکہ یون تصور کرنا چاہئے اگر پدر نتواند پسر تمام کند کیونکہ جس خاندان سے مترجم کو فیض ہوا ہے اُسی خاندان کا یہہ فقیر بھی زلہ ربا ہے میری سند اس کتاب کی یہ ہے کہ مجکو اسکی اجازت تین شخصون سے حاصل ہوئی اول مولنا احمد علی صاحب سہارنپوری دوم مرشدی شاہ عبد الغنی صاحب مجددی مہاجر سوم مولوی سبحان بخش صاحب شکارپوری اور ان تینون حضرات کو اجازت یگانۂ آفاق مولنا محمد اسحٰق صاحب دہلوی سے ہے اور اُن کی سند مترجم نے اپنے دیباچہ مین لکھی ہے تو حضرت مترجم کو مولنا محمد اسحٰق صاحب سے سند بلا واسطہ اور فقیر کو بواسطہ اور مین نے اس ترجمہ کا نام بھی نہین بدلا لیکن چونکہ ظفر جلیل تاریخی نام تھا اور اس ترجمہ کی ترمیم سنہ تیرہ سو نو ہجری مین شروع ہوئی اور نئے ڈھنگ پر ہو گئی اسلیے ظفر جلیل ۱۳۰۹ھ نو تاریخی نام قرار پایا اور اس کا انجام سنہ تیرہ سو دس مین ہوا چنانچہ قطعہ تاریخ اتمام ہدیۂ ناظرین ہے

قطعہ

یہہ مجموعہ عجب حسن حصین ہے
بیان قول ختم المرسلین ہے
ارادہ تھا لکھون تاریخ اتمام
کہا ہاتف نے کہا خیر متین ہے ۱۳۱۰ھ

اور بااین ہمہ مین اپنی بے بضاعتی کا معترف ہو کر ناظرین سے ملتجی ہون کہ جب اس کتاب سے حظ اُٹھاوین تو فقیر کو دعاء خیر سے محروم نفرماوین اور خداے کریم سے یہہ امید ہے کہ اسکو قبول فرماوے بمنہ وکرمہ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فقط

Marfat.com

دیباچہ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار اُس پروردگار کو لائق ہے جس نے ہم کو اپنے ذکر کی توفیق دی اور اپنے فکر کی راہ بتائی یا آلہی درود سلام بے حد نازل فرما خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اُن کی سب اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور اس عاجز کو دنیا مین اُن کا اتباع نصیب کر اور حشر مین اُن کے خادمون مین منسوب کر آمین آمین یا اله العالمین بعد حمد وثنا اضعف العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ کتاب حصن حصین جس مین حدیثین اور دعائین فرمائی ہوی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین اس لائق ہے کہ اگر اُسکو تعویذ جان کرین تو بجا ہے اور آب زر سے لکہین تو زیبا کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب اُن دعاؤن وغیرہ مین ہوگی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ دوسری دعاؤن مین ہو پس ہر مومن کو چاہیے کہ اس کتاب کو اپنی نجات دارین کا وسیلہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر یعنے البتہ تمہارے لئے افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین پیروی اچہی ہے اُس کے حق مین کہ امید رکہتا ہے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی اسی لئے اس عاجز نے بہائی مسلمانون کے نفع کے واسطے اور اپنی مغفرت کا وسیلہ کرنیکو اُس کا ترجمہ اردو شرحون کے موافق لکہا اور اُس کے فوائد مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہم اللہ سے جو حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد مین سے ہین لکہے یعنے بعد ترجمہ دعا وغیرہ کے فضیلت اور حل مطلب لکہکر دوسری دعائین جو تہین اُس مین درج کین اور فائدہ کی علامت کے لیئے ف لکہی اور فائدہ کے تمام ہونیکے بعد ملا علی کی شرح کی علامت ع اور شیخ فخر الدین کی شرح کی علامت لفظ فخر لکہا اور بعض جگہہ کذا ذکر الفخر یا کذا ذکر علی لکہا اور سوا ان

Marfat.com

شرحون کے جو فائدہ کسی کتاب یا کسی بزرگ سے لکہا ہے اُسکا نام آخر مین لکھدیا ہے اور کتاب کے آخر مین ایک خاتمہ اضافہ کیا جس مین حدیثین خوش مضمون اور بکار آمدنی مشکوٰۃ وغیرہ سے چنکر جو اسیطرح ترجمہ اور فائدہ کے ساتھہ مذکور ہین لکھین اور وجہ اُنکے لکھنے کی یہہ ہے کہ پرہیزگاری اور نفس کی آراستگی ہر کسی کو لازم ہے تاکہ عبادت اچھی طرح مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ منہاج العابدین مین لکہا ہے کہ عبادت مین تین چیزین اصل ہین اوّل توفیق اور مدد اللہ تعالےٰ کی کہ پرہیزگارون کو ہوتی ہے جیسے خود فرماتا ہے ان اللہ مع المتقین یعنے مدد اور حفاظت اللہ کی پرہیزگارون کے ساتھہ ہے دوم سنوارنا عمل کا وہ بھی پرہیزگارون کے لئے مخصوص ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم یعنے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کرو اور بات استوار کہو کہ خدا تمہارے عمل تمہارے لیے سنوارے اور تمہارے گناہ بخشے سوم مقبول ہونا عمل کا وہ بھی پرہیزگارون کے لیے خاص ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالیٰ قبول نہین فرماتا ہے عمل کو مگر پرہیزگارون سے غرض کہ مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول توفیق چاہیئے تاکہ بندہ عمل کرے بعد اسکے عمل کو سنوارنا چاہیئے تاکہ عمل بے نقصان ہو بعد اس کے قبول چاہیئے تاکہ عبادت کا ثمرہ حاصل ہو اور انھین تین چیزون کے واسطے سب عابدون کا تضرع اور سوال ہوتا ہے وہ یہی سوال کرتے ہین ربنا وفقنا لطاعتک واتمم تقصیرنا وتقبل اعمالنا یعنے اے رب ہمارے ہمکو توفیق دے اپنی طاعت کی اور ہمارے قصور دور کر اور ہمارے عمل قبول فرما اور یہہ تینون باتین تقوی سے میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی رح کا اور یہی مضمون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سے بھی سمجھا جاتا ہے اور مصنف رح نے بھی آداب دعا مین اس کی طرف اشارہ کیا ہے اسی لیئے عاجز نے آخر مین ایسی حدیثین لاحق کین کہ اُن کی تاثیر سے آدمی خواب غفلت سے بیدار اور متقی و پرہیزگار ہو جاوے تو جس کسی کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی دعائین پڑھنے کی توفیق دے اُس کو لازم ہے کہ بعد وظیفہ پورا کرنے کے جس قدر ہو سکے اُن کا مطالعہ بھی ضرور کیا کرے اور علما اس بات کا خیال نہ کرین کہ اردو عبارت کو دیکھکر کیا کرینگے بلکہ دیکھنے کے بعد جب عجائب وغرائب اس کے معلوم کرینگے کہ ہر طرح کا مطلب اور ہر امر کی حاجت براری اس مین موجود ہے خود بخود اپنے ہزارون کام چھوڑ کر اس مین اپنے مشغول ہونیکو غنیمت اور بہبودی سمجھینگے کیونکہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اس مین اُس کی عقدہ کشائی نہو اور ایک بڑی خوبی یہہ ہے کہ بہت سی کتابین دیکھنے پر اتنے مطالب معلوم کر سکتے ہین اور اس مین بلا مشقت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نے جو عاجز کے احبا سے ہین اس شرح کے اتمام کی تاریخ ظفر جلیل کہی اور یہی اس کا نام رکھا گیا کہ اس پر عمل کرنے سے آدمی کامیاب و فتحیاب دارین مین ہوتا ہے اور بعد تیار ہونے کے اول سے آخر تک مخدومی مکرمی اُستادی مولوی محمد اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفا کی خدمت مین پیش کی اور اُنھون نے ازراہ کرم عمیم باوجود میری بے استعدادی کے پسند فرمائی اس پر بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرمائین شرحون سے تحقیق کر کے بنا دین کہ بندہ بہرحال

Marfat.com

قصور وار ہے ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین آمین یارب العالمین اور جس کو اللہ تعالی توفیق دے اس کے رواج دینے مین قصور نہ کرے کہ حدیث شریف مین آیا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو شخص اچھی بات کا رستہ بتاتا ہے اُس کو بھی ثواب اچھی بات کرنیوالے کی مثل ہوتا ہے یا اللہ تو اس عاجز کو اور میرے والدین کو اور سب مسلمانون کو اس سے بھرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سے ہم کو بخشدے اور ہمارے گناہون پر خیال نہ فرما اور اس کتاب کو مقبول اور اپنی خوشنودی کے لیے خالص کر اور ہم سے وہ کام لے جسمین تو راضی ہو آمین یا معبود العالمین

سند کتاب حصن حصین سند اس کی اس طرح پر ہے کہ یہہ کتاب پڑھی فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احراری دہلوی غفر اللہ لہم نے حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور اُن کو سند ہے حضرت مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور اُن کو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور اُن کو شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اُن کو شیخ ابراہیم کردی سے اور اُن کو شیخ احمد قشاشی سے اور اُن کو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور اُن کو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سے اور اُن کو شیخ زین الدین ذکریا انصاری سے اور اُن کو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی سے اور اُن کو مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن جزری شافعی سے **احوال کتاب کے مؤلف کا** مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ نام اُن کا قاضی القضات شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہے اور اُن کی کنیت ابو الخیر اصل مین دمشقی ہین پھر شیرازی اور ابن الجزری سے مشہور ہین اُنکا باپ سوداگر تھا مدت دراز تک اُن کے اولاد نہوئی جب حج کو گئے آب زمزم پیکر اولاد کے لیے دعا کی حق تعالے نے اُن کو ایسا فرزند بزرگوار عطا فرمایا ۲۵ رمضان المبارک کو شنبہ کی شب مین بعد نماز تراویح ۷۵۱ھ مقدسہ مین شہر دمشق مین پیدا ہوئے اور اُسی جگہہ نشو و نما پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرارت مین مہارت کلی پیدا کی اور مصر مین ایک مدرسہ بنایا جسکا نام دار القران رکہا بعد اس کے روم کے شہرون مین داخل ہوئے اور اُس ملک وسیع مین علم قرارت اور حدیث کو پھیلایا اور لوگون کو اُن سے بہت نفع پونہچا خصوصاً ممالک اسلامیہ مین علم قرارت کی ریاست اُن کو مسلم ہوئی اور ملک روم مین اُن کو امام اعظم کا لقب دیا گیا یہہ حضرت خوش شکل اور خوش لباس اور خوش تقریر اور فصیح و بلیغ تھے بارہا کعبہ کے طواف سے مشرف ہوئے اور آخر کو شیراز مین طرح اقامت ڈالی اُن کے سب اوقات ان تین شغلون سے معمور تھے قرآن کا پڑھنا یا حدیثون کا سُنانا یا عبادت کرنا اور باوجودیکہ لوگ ان دونون علم شریف یعنی قرارت و حدیث کی طلب کے لیے اُن پر ہجوم رکھتے تھے تاہم اُن کی اوقات مین ایک برکت پائی جاتی تھی اور با این ہمہ دوسرے اوراد و عبادات بھی کرتے اور اس قدر تصنیف کرتے کہ ایک کاتب جلد زود نویس لکھ سکے اور سفر و حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتے اور کبھی دوشنبہ و جمعرات کا روزہ ناغہ نہ کرتے اور ہر مہینہ کے تین روزے

Marfat.com

بھی ایام بعض کے رکھتے اور اُن کی کتابین سب نافع ہین جنمین النشر فی القراءۃ العشر بہت شہرت رکھتی ہے اس کے سوا اور بہت کتابین تصنیف کین جو بعضون نے اونتالیس شمار کی ہین اور آخر کار سنہ ۸۳۳ آٹھ سو تینتیس ہجری مین وفات پائی الحمد للہ اولاً واخراً وظاہراً وباطناً کہ دیباچہ اس کتاب کا تمام ہوا اب متن اور اس کی شرح شروع ہوتی ہے منہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتہ وہو ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِّلِقَآئِہٖ لا الہ الا اللہ یعنے کلمہ توحید سامان ہے خدا کے دیدار کا **ف** یہہ اشارہ ہے حدیث قدسی کے مضمون کی طرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِی فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِی اَمِنَ مِنْ عَذَابِی یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کلمہ توحید میرا قلعہ ہے جو کوئی داخل ہوا میرے قلعہ مین امن مین ہوا میرے عذاب سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ یا اللہ رحمت خاص بہیج خلق کے سردار پر کہ اُنکا نام پاک محمد ہے اور اُن کی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بہیج **فقیر کہتا ہے** کہ حرز ثمین شرح حصن حصین مین درود شریف کو کلمہ توحید سے پہلے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ مصنف نے مغربیون کا طور اختیار کیا کہ بسم اللہ کے بعد درود شریف لکھا اور یہہ بھی بیان کیا کہ بعض صحیح نسخون مین درود شریف کلمہ توحید کے بعد واقع ہوا ہے انتہی مین کہتا ہون کہ اس صورت مین کلمہ توحید بجائے حمد کے ہے اور درود شریف قائم مقام نعت کے ہے شاید اسی وجہ سے شارح نے بھی اُسی نسخہ کو ترجیح دی جسمین کلمہ توحید مقدم ہے قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّنَجِّیَہٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِیِّ الشَّافِعِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فِیْ مِحْنَتِہٖ کہتا ہے بندہ محتاج ضعیف مسکین لوگون کو چھوڑکر اللہ کی طرف رجوع ہونیوالا اور اُس کے کرم سے اس بات کی امید رکھنے والا کہ بچاوے اُس کو ظالمون کی قوم سے محمد بن محمد بن محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہے نرمی کرے اللہ تعالے اُس پر اُس کی سختی مین **ف** مصنف نے اپنے آپ کو فقیر کہا اس آیت کے مضمون کے موافق واللہ الغنی وانتم الفقرا یعنی اللہ توانگر ہے اور تم محتاج اور ضعیف کہا بموجب اس آیت کے خلق الانسان ضعیفا یعنے پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا اس حدیث کے مطابق اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنے یا اللہ زندہ رکھہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین اور جزری نسبت ہے جزیرۂ ابن عمر کی طرف جس مین مصنف رہتا تھا اور دعا مین اشارہ کیا اپنے حال کا کہ ایک ظالم نے گھیر رکھا تھا ع

Marfat.com

فقیر کہتا ہے کہ شارح نے لطف اللہ بہ کے معنے یہہ لکھے ہین کہ مہربانی کرے اللہ بلند بسبب اس کتاب کے یعنی ضمیر بہ کو سہواً کتاب کی طرف راجع کیا حالانکہ کتاب کا کہین اوپر ذکر نہین ہوا بلکہ ضمیر عبد کی طرف ہے اور باء موحدہ فعل کا صلہ ہے اور محاورہ مین لطف بہ اور لطف لہ دونون بولتے ہین اور فقیر اور مسکین من یہہ فرق ہے کہ فقیر وہ ہے جسکے پاس بقدر کفایت فی الحال موجود ہو اور مسکین وہ ہے جو سردست مقدور کافی نرکہتا ہو أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الدُّعَاءَ لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْأَتْقِيَاءِ الْأَصْفِيَاءِ فَإِنَّ هٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِينَ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَسِلَاحِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ خِزَانَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَالْهَيْكَلَ الْعَظِيمَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ وَالْحِرْزَ الْمَكْنُونَ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُومِ الْمَامُونِ بَذَلْتُ فِيهِ النَّصِيحَةَ بعد تعریف اُس خدا کے جس نے دعا کو تقدیر کے ہٹانے کے لیے مقرر کیا اور بیجہے نیبھیجنے رحمت خاص اور سلام کے سالار انبیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد اور اصحاب پر کہ پرہیزگار اور برگزیدہ ہین معلوم کرنا چاہیے کہ یہہ کتاب قلعۂ محکم ہے رسولون کے سردار کے کلام سے اور مومنون کا ہتہیار ہے پیغمبر امین کے خزانہ سے اور بڑا تعویذ ہے رسول کریم کے قول سے اور محفوظ تعویذ ہے اُس شخص کی کلام سے جو گناہون سے بچائے ہوئے اور مامون ہین مین نے خرچ کی اسمین نصیحت

ف تقدیرین دو ہین ایک معلق یعنے کسی شرط سے لگی ہوئی دوسری مُبرم یعنی قطعی تقدیر معلق دعا اور دوا سے بدلجاتی ہے اور تقدیر مُبرم کسی چیز سے نہین بدلتی یہان معلق ہی مراد ہے اور مامون کے الفاظ سے مراد آنحضرت صلعم کا کلام پاک ہے کہ وہ امن مین تھے گناہون سے اور نصیحت خرچ کی اس کے یہہ معنے کہ اس کتاب کی تصنیف کرنے مین مسلمانون کی خیرخواہی ہے کہ سب کو فائدہ دیگی ع فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ ہوسکتا ہے کہ تقدیر سے مراد تقدیر مُبرم ہو اس صورت مین اُس کے ہٹانے کے یہہ معنے ہونگے کہ دعا سے وہ حکم بندہ پر آسان ہو جاوے وَأَخْرَجْتُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ أَبْرَزْتُهُ عُدَّةً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَجَرَّدْتُهُ جُنَّةً تَقِي مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ اور نکالا مینے اُسکو صحیح حدیثون سے مین نے اُس کو سامان ظاہر کیا ہر سختی کے وقت مین اور خالص کیا اُسکو سپر کہ بچاوے آدمیون اور جنون کی بُرائی سے ف مقصود یہہ ہے کہ اس کتاب کی حدیثون کو بلاون سے بچنے کے لیے دوسری حدیثون مین سے ڈہونڈ مین دعائین نہین ہین چہانٹ لیا ع تَحَصَّنْتُ بِهِ فِيمَا دَهَمَ مِنَ الْمُصِيبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظَالِمٍ نَاحَرَهُ مِنَ السِّهَامِ الْمُصِيبَةِ مین نے اس سے رکاوٹ کیا اُس مصیبت مین کہ پیش آئی اور بچاو کیا ہر ظالم سے بسبب اُس مضمون کے جسکو یہہ کتاب حاوی ہے یعنے تیر نشانہ پر لگنے والے ف تیرون سے مراد دعائین اس کتاب کی ہین یعنے جیسا تیر نشانہ پر کام کرتا ہے ویسے ہی یہہ دعائین حاجات کے کارگر ہین کیونکہ رسول مقبول کے فرمانے مین ہرگز احتمال خطا کا نہین پس آپ کا ارشاد تاثیر کیون نہ کرے ع وَلِلّٰهِ دَرُّ الشِّعْرِ الْأَفْوَهِ لَوِ الشَّخْصُ فِيهِ تَقُومُ عَلٰى ضَعْفِهِ وَكَمْ يَخْشٰى رَقِيبُهُ خُبَاتُ لَهُ سِهَامًا فِي اللَّيَالِي وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ مُصِيبَةٌ

اور مینے یہہ قطعہ کہا خبردار ہو کہو اُس شخص سے جسنے

Marfat.com

زور دکھایا میری ناتوانی پر اور نہ ڈرا اپنے نگاہبان سے کہ چھپا رکھے ہین مین نے اس کے لیے تیر راتون مین اور مین امید رکھتا ہون کہ یہہ تیر اُس کو لگین ف رقیب اُس نگاہبان کو کہتے ہین جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہو اور یہہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہے بموجب اس ارشاد خداوندی کے ولا تحسبن الله غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرهم لیوم تشخص فیه الابصار یعنے الله تعالے کو غافل نجان ظالمون کے کامون سے لیکن تاخیر دیتا ہے اُن کو اُس دن کے لیے جس مین آنکھین پتھرا وینگے کہ وہ قیامت کا دن ہے اور تیرون سے مراد پچھلی رات کی دعائین ہین کہ بہت مقبول ہوتی ہین مقصود یہہ ہے کہ مین نے دفع دشمن کے لیے راتون مین دعائین کی ہین جو بمنزلہ تیرون کے ہین ع فقیر کہتا ہے کہ قطعہ عربیہ کا ترجمہ نظم اردو مین اس طرح سے

قطعہ

کھو اُس شخص سے جس نے کیا خوف خدا
ناتوانی پہ مری زور دکھایا اپنا
خفیہ اُس کے لیے راتون مین ہین تیر رکھے
اور توقع ہے خدا سے کہ لگین اُس کو فنا

اسأل الله العظيم ان يتقبله وان ينفع به ... مع انتصاره وانكساره ولم يكن حديثا صحيحا ... والى ... الله ... سے یہہ سوال کرتا ہون کہ اس کے نفع دے یعنے سب مسلمانون کو ہر حال مین اور یہہ کہ دور کرے غم کو اس کے سبب سے ہر مسلمان سے یہہ سوال اس بنا پر ہے کہ اس کتاب نے ادجود کوتاہی اور چھوٹے ہونے کے کوئی حدیث صحیح اپنے باب مین یعنی دعا وغیرہ کے بارہ مین ایسی نہین چھوڑی جسکو جمع اور بیان نکیا ہو ف انتصار اُس کو کہتے ہین کہ الفاظ و معنے دونون تھوڑے ہون اور اختصار اُس کو کہتے ہین کہ لفظ تھوڑے ہون اور معنے بہت ع ولما کملت ترتیبه وتهذیبه طلبنی عدو لا یمکن ان یدفعه الا الله تعالى فخرجت منه مختفیا وتحصنت بهذا الحصن الحصین فرایت سید المرسلین صلی الله علیه واله وسلم وانا جالس على یساره وكان صلى الله عليه واله وسلم يقول ما تريد فقلت له يا رسول الله ادع الله لي وللمسلمين فرفع صلى الله عليه واله وسلم يديه الكريمتين وانا انظر اليهما ثم دعا ثم مسح بهما وجهه الكريم اور جبکہ مینے اس کتاب کی ترتیب اصلاح پوری کی مجکو ایک دشمن نے طلب کیا کہ اُسکا دفع کرنا سوائے خدائتعالی کے کسی سے ممکن نہ تھا اسی لیے مین اُس سے چھپکر بھاگا اور اس قلعہ محکم سے اپنی محافظت کی یعنے اسکو پڑھا اور ہمیشہ وظیفہ کیا پس مین نے سالار انبیا صلے الله علیه وسلم کو خواب مین دیکھا ایسی حالت سے کہ مین آپ کے بائین طرف بیٹھا ہون اور گویا کہ آپ فرماتے ہین کہ تو کیا چاہتا ہے مین نے آپ کی خدمت مین عرض کیا یارسول الله آپ الله تعالے سے میرے لیے اور سب مسلمانون کے واسطے دعا فرمائین پیغمبر صلے الله علیه وسلم نے اپنے دونو ہاتھ مبارک اُٹھائے یعنے جیسے ادب دعا کا ہے اور مین دونو ہاتھونکو دیکھہ رہا ہون پھر آپ نے دعا فرمائی کہ دونو ہاتھون کو چہرہ مبارک پر پھیر لیا ف بیٹھنا بائین طرف اس لیے تھا کہ وہ دل کی جانب ہے اور لفظ یسار سے اشارہ ہے

Marfat.com

یسر یعنے آسانی کی طرف اور دع اللہ لے والمسلمین سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا سب پر ظلم کرنیوالا

ع وکان ذلک لیلۃ الخمیس فھرب العدو لیلۃ الاحد وفرج اللہ عنی وعن المسلمین ببرکۃ ما فی ھذا الکتاب عنہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم وقد رمزت للکتب التی خرجت منہا ھذہ الاحادیث بحروف تدل علی ذلک سلکت فیہا اخصر المسالک اور

یہہ خواب جمعرات کی شب مین ہوا تو دشمن مذکور اتوار کی رات کو بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھہ سے اور مسلمانون سے بوجہ برکت اس

کتاب کے مضمون کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے غم کو دور کیا اور مین نے جن کتابون سے

یہہ حدیثین روایت کی ہین اُن کی طرف حرفون سے اشارہ کیا ہے کہ اُن کتابون پر دلالت کرین ان علامات مین

بہت مختصر طریق مین نے اختیار کیا ہے فقیر کہتا ہے کہ جو طریق بڑی مہمات مین چار راتون مین حصن حصین کے

پڑھنے کا ہم نے اپنے دیباچہ مین لکھا ہے اُس کی اصل یہی ہے کہ مصنف نے شب پنجشنبہ کو خواب دیکھا اور اُس کا

دشمن یکشنبہ کی شب مین بھاگ گیا فجعلت علامۃ صحیح البخاری خ ومسلم م وسنن ابی داؤد د والترمذی ت

والنسائی س وابن ماجۃ القزوینی ق وللاربعۃ عہ ولھذہ الستۃ ع وصحیح ابن حبان حب وصحیح المستدرک

للحاکم مس وابی عوانۃ عو وابن خزیمۃ مہ والموطا طا وسنن الدارقطنی قط ومصنف ابن ابی شیبۃ

مص ومسند الامام احمد ا والبزار ر وابی یعلی الموصلی ص والدارمی می ومعجم الطبرانی

الکبیر ط والاوسط طس والصغیر صط والدعاء لہ طب ولابن مردویہ مر وللبیہقی ق والسنن الکبری لہ

سنی وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ی پس نشان صحیح بخاری کا مین نے خ مقرر کیا اور مسلم کا م اور سنن ابی داؤد کا د

اور ترمذی کا ت اور نسائی کا س اور ابن ماجہ قزوینی کا ق اور ان چارون یعنے ابو داؤد و ترمذی و نسائی و

ابن ماجہ کا عہ اور ان چھون یعنے بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کا [illegible]

اور صحیح ابن حبان کا حب اور صحیح مستدرک حاکم کا مس اور صحیح ابو عوانہ کا عو اور ابن خزیمہ کا مہ اور موطا

کا طا اور سنن دارقطنی کا قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کا مص اور مسند امام احمد کا ا اور بزار کا ر [illegible]

کا ص اور مسند دارمی کا می اور معجم کبیر طبرانی کا ط اور معجم اوسط طبرانی کا طس اور [illegible]

اور کتاب دعاے طبرانی کا طب اور [illegible] ابن مردویہ کا مر اور کتاب [illegible]

سنن کبیر بیہقی کا سنی اور کتاب عمل الیوم واللیلہ ابن سنی کا ی فقیر کہتا ہے حصن حصین کو مہمات کے [illegible]

مین علامتین مذکورہ بالا بھی پڑہی جاتی [illegible] حرکات [illegible] الفاظ مین [illegible]

ہے تو پڑھنے مین خ کو فتحہ سے پڑہا جائیگا اور مسلم [illegible] ضمہ سے اور ترمذی کی ت کو [illegible]

ہین جنمین سے بارہ یک حرفی ہین اور چودہ دو حرفی اور [illegible] حرفی یک حرفی مین صرف میم کو ضمہ سے پڑھتے ہین اور ت

اور ص کو کسرہ سے باقی سب فتحہ سے پڑھی جاتی ہین اور دو حرفی علامتون مین تین علامتین بجز اول و سکون ثانی ہین

Marfat.com

حب اور مي اور في اور تين بضم اول وسکون ثانی ہین مس اور قط اور مص اور باقی بفتح اول وسکون ہین اور سہ حرفی سُنّی ہے بضم مہملہ وتشدید نون مکسورہ وسکون تحتانیہ یہہ تفصیل حرکات کی حصن حصین کی شرح حرز ثمین مین ہے اور فقیر کو جو سند پونہچی ہے اس مین مي اور قي بکسر اول وتشدید تحتیہ مفتوحہ ہے وَاُقَدِّمُ رَمْزَ مَنْ لَہُ اللَّفْظُ اور مین پہلے لاؤنگا علامت اُس شخص کی کتاب کی جسکی عبارت ہوگی ف یعنے جہان الفاظ کتابونکے مختلف ہون گے تو علامت اُس کتاب کی پہلے ہوگی جسکے الفاظ حدیث اس کتاب مین روایت کیے ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو مثلاً ایک حدیث بخاری مین بھی آئی ہے اور ترمذی مین بھی اور لفظون مین فرق ہے اور مصنف نے ترمذی کے الفاظ روایت کیے تو ت پہلے لاویگا اور اگر الفاظ مین اتفاق ہے تو ترتیب مذکور سے لاویگا وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِہٖ مو لِیُعْلَمَ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَہٗ مِنَ الْکُتُبِ وَذٰلِکَ قَلِیْلٌ حَیْثُ عَدِمَ الْمُتَّصِلَ اَوِ اخْتُلِفَ فِیْہِ عَلٰی اَنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ ھٰذِہٖ وَالرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ یَرْبَأُ بِنَفْسِہٖ عَنِ التَّقْلِیْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ یَتَعَرَّفُ صَحِیْحَ الْکُتُبِ وَالْمَسَانِیْدِ اور اگر حدیث موقوف ہوگی تو اسکی علامت سے پہلے لفظ مو لکھدونگا تاکہ جانا جاوے کہ یہہ حدیث موقوف ہے اُن کتابون مین جنکی علامت بعد لفظ مو کے مذکور ہے اگرچہ دوسری کتابون مین مرفوع ہو لیکن اُن مین موقوف ہے اور حدیث موقوف کا ذکر اس کتاب مین کم ہے صرف اُس جگہہ ہے کہ حدیث متصل نہ ملی ہون یا یہہ کہ اُس مین اختلاف ہو علاوہ ازین مین نے یہہ علامتین صرف اُس عالم کے لیے مقرر کی ہین جو اپنے نفس کو تقلید سے برتر رکھتا ہے یعنی تقلید سے بے پرواہے یا اُس طالب علم کے لیے ٹھیرائی ہین کہ صحیح کتابون اور مسندون کو پہچانتا ہے ف حدیث موقوف سے مراد یہہ ہے کہ وہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک نہ پونہچی ہو بلکہ صحابی یا تابعی تک پونہچی ہو مثلاً فلان صحابی یا تابعی نے یون کہا ہے اور حدیث متصل سے مراد یہان حدیث مرفوع ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پونہچی ہوئی اور جملہ حیث عدم المتصل کے یہہ معنی کہ جہان حدیث مرفوع نہین ملی یا ملی مگر اُس مین اختلاف ہے کہ مرفوع ہے یا نہین تو ایسی حدیث کے پہلے لفظ مو لکھا ہے اور مسند ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہین جس مین سندین صحابیون کی ہون بدون بابون کی ترتیب کے مثلاً مسند امام احمد بخلاف بخاری وغیرہ کے اسی لیے ان کو صحاح کہتے ہین ع وَاِلَّا فَفِی الْحَقِیْقَۃِ لَا احْتِیَاجَ اِلَیْھَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ ورنہ درحقیقت عام لوگون کو ان علامات کی کچھ حاجت نہین فقیر کہتا ہے کہ عامیون کو اس وجہ سے ضرورت نہین کہ اُن کے حق مین کسی عالم کی تقلید کرلینی جائز ہے کذا فی الحرز فَلْیُعْلَمْ کَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْہِ صَحِیْحًا فَزَالَ الْاِلْتِبَاسُ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ مجکو توقع ہے کہ سب مضمون جو اس کتاب مین ہے صحیح ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو دور ہوا شبہہ اس سے یہہ غرض ہے کہ عام لوگون کے حق مین شبہہ نہ رہا کیونکہ اس مین حدیث موضوع نہین ہے جو آنحضرت صلعم سے ثابت نہو وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِیْفُ کَلِمَ تَجْمَعُہٗ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ التَّوَالِیْفِ وَاِذَا انْتَھٰی نَرْجُوْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَصْلًا یَفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ لَفْظٍ مَا فِیْہِ قَدْ اُشْکِلَ اور خدا کا شکر ہے کہ یہہ مختصر لطیف ایسی

حدیثون کی جامع ہے کہ تالیف سابقہ ہین سے بڑی بڑی جلدین اُن کو حاوی نہین اور جب یہہ کتاب تمام ہو چکے تو ہم خدا تعالےٰ سے امید رکھتے ہین کہ اس کے آخر مین ایک فصل ایسی لکھین جو کھولدے مقفل مضامین کو یعنی الفاظ مشکلہ کتاب کو ف اس سے یہہ غرض ہے کہ حدیث کے الفاظ جو مشکل ہون اُن کے معنے واضح کر دین چنانچہ مصنف نے وعدہ کے موافق منہیہ لکھا اُس کا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰی اَحَادِيْثَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَاَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ وَاَحْوَالُهَا وَاَمَاكِنُهَا ثُمَّ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ وَاَسْمَاؤُهُ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ اِلَى الْمَسَاءِ وَفِيْ طُوْلِ الْحَيَاةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرُ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارُ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ ثُمَّ الدُّعَاءُ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اور یہہ رسالہ ایک مقدمہ ہے جس مین حدیثین دعا اور ذکر کی فضیلت کی مذکور ہین پھر دعا اور ذکر کے آداب کا بیان اور دعا کے قبول ہونے کے اوقات اور حالات اور مکانات کا ذکر پھر اسم اعظم اور اسماے حسنے کا بیان پھر اُن دعاؤن کا ذکر جو صبح سے شام تک پڑھی جائین اور زندگی بھر مین مرنے تک سب مطالب کی دعائین جنکی انسان کو حاجت پڑتی ہے اور اُن کی نقل صریح آنحضرت صلعم سے پایۂ صحت کو پہونچی ہے مرقوم ہین پھر اُس ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیث مین وارد ہے اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہین پھر استغفار کا بیان ہے جو گناہون کو نابود کرتا ہے پھر قرآن مجید کی فضیلت اور اُس کی چند سورتون اور آیتون کی فضیلت مسطور ہے پھر اُن دعاؤن کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح صحیح ہوئی ہین ف یعنے کسی وقت سے مخصوص نہین اس صورت مین لفظ کذلک کا صرف دعا سے متعلق ہے مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری نے شبہہ کیا ہے اور کہا کہ یہہ لفظ استغفار اور قرارت اور دعائینون سے متعلق ہے کیونکہ ان مین سے ہر ایک کا کوئی وقت خاص نہین تو طالب کو لائق ہے کہ سب حالات اور مقامون مین ان پر مواظبت کرے، اسلیے کہ ذکر کا ہمیشہ کرنا اس آیہ سے ثابت ہے یاایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سا یاد کرنا اور قرارت قرآن کا کسی وقت خاص مین مقید نہونا اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب یعنی پڑھ وہ مضمون کہ تیری طرف وحی کیا گیا یعنی قران مجید اور اسیطرح استغفار کا مقید نہونا کسی وقت سے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا یعنے خوشوقتی ہے اُس شخص کو جو اپنے نامہ اعمال مین بہت استغفار پاوے ثُمَّ خَتَمْتُهٗ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ بِهٖ مِنَ الْعَمٰى فَاَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ يَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ پھر مین نے اس کتاب کو تمام کیا درود بھیجنے کی فضیلت پر اس

Marfat.com

خلق کے سردار اور رسول برحق ہین جنکے سبب اللہ تعالے نے گمراہی سے بچایا اور نابینائی سے بینا کیا جنہون نے سیدھا رستہ روشن کیا اور کسی کے لیے حجت نہ چھوڑی اللہ تعالی اُن پر رحمت خاص اور سلام بھیجے جب کبھی اُن کو یاد کرنیوالے یاد کرین اور جب کبھی اُن کے ذکر سے غفلت کرنیوالے غافل ہون **ف** مراد یہہ ہے کہ ہر وقت درود و سلام بھیجے کیونکہ کوئی وقت غفلت و ذکر سے خالی نہین اور بعض محدثین نے اس درود شریف کو سب درودون سے افضل لکھا ہے **فخز** فَضْلُ الدُّعَاءِ یعنی دعا کی فضیلت ہے بین **ف** دعا کے معنے ہین ادنی شخص کا کسی چیز کو طلب کرنا اعلی شخص سے عاجزی اور مسکینی کے طور پر اور دعا کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور اُس مین بہت ثواب ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بہت جگہہ دعا کرنے کی رغبت دلائی ہے اور بہت سی حدیثون مین اُسکی بزرگی آئی اور صحیح حدیثون اور معتبر عالمون کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا مانگنا مستحب ہے عَنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ **حب مس ا** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا کرنا ہی عبادت ہے پھر آپ نے یہہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی آخر آیت تک نقل کی یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون اصحاب سنن یعنے ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ابن حبان اور حاکم اور احمد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے سوا کوئی چیز عبادت نہین لیکن یہہ حصر مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے مقصود یہہ ہے کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہے جیسے دوسری حدیث مین فرمایا الحج عرفۃ کہ اس سے یہہ غرض ہے کہ حج کا بڑا رکن عرفات پر ٹھیرنا ہے اور ساری آیت اس طرح ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی اور فرمایا تمہارے رب نے کہ دعا مانگو مجھ سے کہ مین تمہاری دعا قبول کرون جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے یعنے مجھ سے دعا مانگنے سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اجر اور ثواب کا باعث ہوتا ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ عبادت ہے **فخز فقیر کہتا ہے** کہ مصنف نے اپنے منہیہ مین لکھا کہ آنحضرت صلعم نے اس آیۃ کو استشہاد کے طور پر پڑھا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان الذین یستکبرون عن عبادتی یہان عبادت سے مراد دعا ہے یعنے اس لیے کہ مطابق ادعونی کے ہوجاوے مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ **مص** جسکے لیے تم مین سے دعا کے بارہ مین دروازہ کھولا جاوے یعنے جس کسی کو دعا کی توفیق دیجاوے اُس کے لیے قبولیت کے دروازے کھولے جاتے ہین نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی دعا کرنیکی توفیق دعا کے مقبول ہونیکی علامت ہے کذا ذکر الحرز فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ **مس** کھولے جاتے ہین اُس کے لیے دروازے بہشت کے نقل کیا اس کو حاکم نے **ف** اس روایت مین ابواب الاجابۃ کے بدلے ابواب الجنۃ آیا ہے اور مختلف روایتون کے ذکر کرنے مین ایک لطیف اشارہ ہے کہ دعا بہر حال خالی فائدہ سے نہین یا سبب قبولیت کا ہوتی ہے تو مانگی مراد ملتی ہے یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہے

تو جزا ہاتھہ سے نہین جاتی کیونکہ جنت کے دروازون کے کھلنے کا سبب ہوتی ہے اور آخرت مین ذخیرہ رہتی ہے اور
آخرت دنیا سے بہتر ہے چنانچہ قران مجید مین ہے والاخرۃ خیر وابقی اور اسی لیے اخبار مین وارد ہے کہ بعض آدمی جنکی
دعا دنیا مین مقبول نہوئی ہوگی جب اُس نعمت کو دیکھینگے جو آخرت مین اُن کے لیے ذخیرہ ہوگی کہینگے کاش کوئی دعا ہماری
دنیا مین مقبول نہوتی تاکہ آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ع فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ ت کہولے جاتے ہین اُس کے لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی
جاتی اللہ تعالے سے کوئی چیز جو بہت پیاری ہو اُس کو بہ نسبت عافیت کے مانگے جانے کے نقل کیا اس کو ترمذی نے
ف عافیت کے سوال سے یہہ مراد ہے کہ سلامتی کی دعا کرے سب آفتون اور بیماریون اور ظاہری اور باطنی بلاؤن
سے دین اور دنیا مین کذا ذکرالفرح لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ف
حب مس نہین ہٹاتی تقدیر معلق کو کوئی چیز سواے دعا کے اور نہین بڑھاتی عمر کو کوئی چیز سواے نیکی کے نقل کیا
اُس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف تقدیر سے مراد یہان بُری چیز ہے کہ جب کہ آنیکو اُس کا ارادہ ہو جاتا ہے تو جب
دعا کی توفیق اُسکو دیجاتی ہے اللہ تعالی اُس بُرائی کو دور کر دیتا ہے یا ایسا آسان کر دیتا ہے کہ گویا وہ دور ہو گئی
ہو جاتی ہے اور بر کے معنے بظاہر طاعت کے ہین جو سب عبادتون کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ولکن البر
من آمن آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہے کہ ایمان لاوے پس حدیث کے معنے دو طرح ہین اول یہہ کہ عمر کی زیادتی
مجاز الیجاوے یعنی جب کہ طاعت مین بسر ہوئی تو ضائع اور تلف نہوئی پس گویا زیادہ ہوئی دوسرے یہہ کہ عمر کی زیادتی حقیقتا
مراد ہو چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت یعنی اللہ تعالی محو کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے رزق وغیرہ
جو چاہتا ہے اور کمی زیادتی عمر کی کشاف مین یہہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ مین لکھدیا گیا ہے کہ فلان شخص اگر حج کریگا اسکی عمر
چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھہ برس کی ہوگی پس اگر دونون کیے اور عمر ساٹھہ برس کی ہوئی تو یہہ زیادہ عمر
ہوئی اور اگر ایک کیا اور چالیس برس کی ہوئی تو یہہ کمی ہوئی ع لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ
وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مس رطس
ڈرنا فائدہ نہین کرتا تقدیر سے یعنی ڈرنے سے جس بلا کا اُترنا مقدر ہے دفع نہین ہوتی اور دعا نفع کرتی ہے اُس بلا سے
کہ نازل ہوی یعنی دفع ہوتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور نیز اُس بلا سے کہ نازل نہین ہوئی یعنے اوترنے کا ارادہ رکہتی ہے
تو ایسی بلا کو بھی دعا ہٹا دیتی ہے یا آسان کر دیتی ہے اور بلا آمادہ اُترنے کا کرتی ہے تو دعا اُس سے ملتی ہے پھر دونون قیامت
تک لڑتی ہین نقل کیا اُسکو حاکم اور بزار نے اور نیز طبرانی نے اوسط مین ف لڑتی ہین یعنی کشتی لڑتی ہین اور دعا بلا کو اُترنے
نہین دیتی غرض کہ دعا بلا کے ہٹانیکا سبب ہوتی ہے اور مصیبت سے بچاتی ہے جیسے لڑائی مین سپر تیر کو روکتی ہے ع
لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ت ف حب مس کوئی چیز بزرگ قدر خدای تعالی کے نزدیک دعا کی

Marfat.com

نسبت نہین یعنے قولی عبادتون مین سے دعا سے بڑھکر کوئی نہین تو نماز اور روزہ جو بدنی عبادات ہین دعا سے افضل
رہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبْ عَلَيْهِ ت مس
جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالٰے سے یعنے زبان حال یا قال سے بے پروائی کے طور پر تو اللہ تعالی اُس پر غصہ ہوتا ہے نقل کیا
اسکو ترمذی اور حاکم نے ف غصہ اسلیئے کرتا ہے کہ دعا اُس کی محبوب چیز تھی تو جس نے دعا نہ مانگی وہ متکبرون مین
گنا گیا ع مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ مص جو کوئی اللہ تعالی سے دعا نکرے تو وہ اُس پر غصہ ہوتا ہے
نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ حب
مس عاجز مت ہو یعنے قصور نکرو دعا مین کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی ہرگز ہلاک نہ ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان
اور حاکم نے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ جسکو یہہ خوش معلوم
ہو کہ اللہ تعالٰے اُس کی دعا سختیون اور غمون کے وقت قبول کرے تو اُس کو چاہیے کہ فراخی کے حالت مین دعا بہت
کرے نقل کیا اس کو ترمذی نے ف اس لیے کہ مومن کی شان یہہ ہے کہ اللہ تعالٰے سے التجا کرے اضطرار سے
پہلے بخلاف کفار فجار کے کہ اُن کو جب سختی اور غم پہونچتا ہے اُس وقت دعا کرتے ہین اور فراخی مین دعا چھوڑ دیتے
ہین جیسے اللہ تعالٰے فرماتا ہے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ واذا مسہ الشر فذو دعاء عریض یعنے جب ہم انعام
کرتے ہین آدمی پر تو مونہہ پھیر لیتا ہے اور اپنی گردن دور کرلیتا ہے اور جب اُسکو برائی پہونچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہوتا
ہے یعنے دعا بہت کرتا ہے ع اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس صح
دعا مومن کا ہتیار ہے یعنے دور کرتا ہے اُس سے بلا کو اپنی اُوپر سے اور غیر پر سے اور ستون دین کا ہے اور آسمانون
اور زمین کی روشنی یعنے اُس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان وزمین والون کی جاتی رہتی ہین نقل کیا اسکو حاکم نے ف
نماز کو بھی دوسری جگہہ ستون دین کا فرمایا ہے تو کچہہ منافات نہین اس لیئے کہ ایک چہت کے کی ستون ہوتے ہین علاوہ
اس کے نماز کے اندر دعا بھی تو ہے ع مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰٓؤُلَاءِ يَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گذری کہ کسی بلا مین گرفتار تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہہ لوگ چین کے حالت مین خدا
تعالٰے سے عافیت وائی نمانگتے تھے نقل کیا اسکو بزار نے ف اس مین اشارہ ہے اس طرف کہ جس نے التزام
کیا دعا کا زمی کی حالت مین وہ بلا سے محفوظ رہا اور جس نے دعا کو ترک کیا اور رب العالمین کی جناب مین تضرع کرنے سے
غفلت کی تو اُس کی سزا بلا مین مبتلا ہوتا ہے کذا ذکر علی ع مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ
اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَهَا لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ ۔ ا ۔ جو مسلمان کہ اپنا مونہہ اُٹھاوے خدا ے تعالی کے سامنے
کسی سوال مین تو اللہ تعالٰے اُسکو اُس کا سوال عنایت فرماتا ہے خواہ اُسکو وہ سوال جلد دیتا ہے یعنے دنیا مین اُس کی
مراد پوری ہوتی ہے یا یہہ کہ اُسکو ذخیرہ کرتا ہے اُس کے لیئے آخرت مین نقل کیا اسکو احمد نے ف یعنے آخرت مین

Marfat.com

اسکا ثواب بہت دیگا یا اس کے کچھ گناہ معاف کرے گا غوض کہ اللہ تعالے نیکو نکا اجر ضائع نہین کرتا تو تاخیر کی صورت
مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اس لیئے کہ کلام مجید مین ہے عسیٰ ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وہو شر لکم
واللہ یعلم وانتم لاتعلمون یعنے بعض چیز تم مکروہ جانتے ہو اور واقع مین وہ تمہارے لیئے بہتر ہوتی ہے اور بعض چیز محبوب
جانتے ہو اور وہ تمہارے حق مین بُری ہوتی ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے بس آدمی اپنی بھلائی بُرائی
نہین جانتا اسیلیے بندہ کو لازم ہے کہ بندگی کی بجا آوری مین لگا رہے اور اُسی کو حکم پروردگار سمجھے یہہ حدیث دلیل ہے
اس بات کی کہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ ایک مومن کو قیامت مین بلاویگا اور
سامنے کھڑا کر کے پوچھیگا کہ اے میرے بندہ مین نے حکم کیا تھا کہ تو مجھسے دعا کرے اور مین نے وعدہ کیا تھا کہ مین دعا
قبول کرونگا آیا تو نے دعا کی تھی وہ کہیگا کہ ہان اے پروردگار پھر اللہ فرمائیگا کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہین کی کہ مین نے
قبول نہ کی ہو کیا فلانے دن تو نے دعا نہین کی تھی کہ تیرا وہ غم کہ تجھپر اوترا تھا دور کر دون اور مین نے وہ غم تجھسے دور کر دیا
وہ عوض کرے گا سچ ہے اے پروردگار پھر فرمائیگا کہ جو دعا تو مین نے دنیا مین جلد قبول کی تھی اور فلان روز پھر تو نے
دعا کی تھی دوسرے غم کے اُوترنے پر کہ اُسکو دور کر دون تو تو نے اُس غم کا دور ہونا دیکھا وہ عرض کرے گا ہان اے
پروردگار تو فرماے گا کہ مین نے تیرے لیئے اُس دعا کے بدلہ مین جنت کی ایسی نعمتین ذخیرہ کر رکھی ہین اسی طرح اور
حاجتون کو پوچھکر یہی فرمائیگا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نے کوئی دعا مانگی ہوگی کہ اللہ تعالے اُسکا
جلد قبول کرنا یا ذخیرہ رکھنا بیان نفرمائے مومن اُسوقت یہہ کہے گا کہ کاش میری کوئی دعا دنیا مین جلد قبول نہ ہوتی یہہ
حدیث اختصار سے ایک بڑی حدیث کا ذکر کیا اُسکو ملا علی قاری نے اور شیخ فخرالدین نے لکھا ہے کہ دعا بندہ کی اللہ
خدا کے نزدیک دنیا مین بیشک مقبول ہوتی ہے لیکن مصلحت کے لیئے کبھی اُسکو دنیا ہی مین دیتا ہے اور کبھی آخرت مین
اس کے لیئے ذخیرہ کرتا ہے حاصل یہہ کہ دعا وہ بندگی ہے کہ بلا کے اوترنے یا اوترنیکے خوف کے وقت بندہ کو اُسکا

نظم

حکم ہوا ہے جیسے نمازون کے لیئے اُن کے وقت آنے پر حکم ہوا ہے +
از دعا نبود مراد عاشقان + جز سخن گفتن بآن شیرین دہان + ای اخی دست از دعا کردن مدار + با قبول و بارداو چہ کار
گر اجابت کردشان فہوالمراد + ورنہ با دیدار نقد آیند شاد + ورکند رد لذت آن بیشتر + پھر تقریب سخن باز دگر

الذکر یہہ بیان ہے ذکر کی فضیلت کا **ف** ذکر کی فضیلت قرآن مجید کی آیتون سے ثابت ہے مثل اس آیہ کی
فاذکرونی اذکرکم یعنے تم یاد کرو مجکو مین یاد کرونگا تم کو اور سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ مجھے حدیث قدسی یہہ پہونچی ہے کہ
حق سبحانہ وتعالے نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندون کو ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبرئیل و میکائیل کو دیتا تو اُن کو بڑی نعمت
دیتا وہ یہہ آیہ ہے فاذکرونی اذکرکم اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سے نقل کیا ہے کہ اُنھون نے کہا کہ مین جانتا ہون
جسوقت کہ پروردگار مجکو یاد کرتا ہے یارون نے تعجب کیا اور پوچھا کہ کیونکر جانتے ہو اُنھون نے کہا کہ جب مین اُس کو

Marfat.com

یاد کرتا ہون تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے اور شیخ علی متقی نے لکہا ہے کہ ذکر یہہ ہے کہ غفلت و نسیان سے نجات ہو اور حضور قلب ہمیشہ حق کے ساتھ خدا تعالے کا نام زبان و دل سے لیتا رہے اور افضل یہہ ہے کہ ذکر دل اور زبان دونوسے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے ذکر کرنا افضل ہے ایسا ہی کہا ہے نووی نے شرح مسلم مین برابر ہے کہ ذکر اسم ذات کا ہو یا کسی صفت کا صفات آلہی یا کسی حکم کا اُس کے احکام سے یا کسی فعل کا اُس کے افعال سے اس صورت مین علم کلام اور فقہ کا تقریر کرنے والا اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور اللہ تعالے کی عظمت اور جلال کو سوچنے والا بھی ذاکر ہے نحو یقول اللہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ الحدیث خ م ت س ق اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین اپنے بندہ کے اس گمان کے ساتھ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اور مین اُس کے ہمراہ ہون یعنے توفیق اور رحمت اور مدد سے جب وہ مجکو یاد کرتا ہے تو وہ اگر مجکو یاد کرتا ہے اپنے جی مین تو مین اُسکو یاد کرتا ہون اپنے جی مین اور اگر وہ یاد کرتا ہے مجکو جماعت مین یعنے آدمیونکی تو مین یاد کرتا ہون اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُس کی جماعت سے یعنے فرشتون کی جماعت مین آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** مین بندہ کے اُس گمان کے ساتھ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اس کا یہہ مطلب ہے کہ بندہ سے اُس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہون اور اُس سے وہ ہی کرتا ہون جو مجھسے توقع رکھتا ہے اور غرض اس سے رغبت دلانی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالے کے خوف پر امید کو غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ وہ مجکو معاف کرے گا چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالے ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم فرمائیگا جب وہ دوزخ کے کنارہ پر پہونچے گا تو ٹہر رہیگا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا اللہ تعالی فرمائیگا کہ اُس کو ہٹا لاؤ انا عند ظن عبدی بی اور امید کی حقیقت یہہ ہے کہ عمل کرے اور بخشش کا امیدوار رہے بدون عمل کے امید رکہنا بے فائدہ ہے اور ذکر نفس سے مراد دل سے ذکر کرنا یا زبان سے آہستہ پڑھنا ہے اور اللہ تعالے کے جی مین یاد کرنے سے یہہ مقصود ہے کہ اُس کی حال کی اطلاع کسی مخلوق کو نہ ہو یا یہہ کہ ثواب اُسکو خفیہ اپنے آپ ہی عنایت فرمائے کسی دوسرے کے حوالہ نکرے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ ذکر قلبی افضل ہے پہر زبان سے آہستہ ذکر کرنا کیونکہ وارد ہوا ہے کہ وہ ذکر خفی کہ جسکو فرشتہ اعمال لکھنے والے نہ سنین ستر درجہ افضل ہے اور یہہ بھی وارد ہوا ہے کہ ذکر مین سے بہتر ذکر خفی ہے اور جماعت بہتر سے مراد ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی جماعت ہے تو یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی دلیل نہین ہوسکتی جو کہتے ہن کہ فرشتہ افضل ہین سب انبیا اور بشر سے اور اس حدیث کا آخر یہہ ہے کہ اگر کوئی نزدیکی ڈھونڈے اور میری طرف ایک بالشت آوے تو مین نزدیکی ڈھونڈون اور اُس کی طرف ایک ہاتھ آؤن اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ نزدیک ہو تو مین اُس کی طرف ایک پرس یعنے چار ہاتھ نزدیک ہون اور اگر میرے پاس میانی چال سے آوے تو مین اُس کی طرف تیز چال سے آؤن حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑا سا رجوع خدا کیطرف کرتا ہے تو وہان سے توجہ اور التفات

Marfat.com

اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہے ع وفخر الا اخبرکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیرلکم من انفاق الذھب والورق وخیرلکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلے قال ذکر اللہ ت ق مس ا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتاؤن ایسی بات کہ تمہارے اعمال مین سب سے بہتر ہو اور تمہارے بادشاہ یعنے پروردگار کے نزدیک بہت ستھری ہو اور تمہارے درجون مین سب سے زیادہ بلند ہو یعنی جنت مین اور بہتر ہو تمہارے حق مین سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور نیز تمہارے لیے بہتر ہو اس بات سے کہ تم اپنے دشمنون یعنے کافرون سے جہاد مین ملو اور تم اُن کو مار ڈالو اور وہ تمکو مار ڈالین اصحاب نے عرض کیا کہ ہان خبر دیجیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات اللہ کا ذکر ہے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے ف اچھا ہونا ذکر کا اور اُس کا بلند درجہ ہونا اس لیئے ہے کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ مثل سونے اور چاندی کے خرچ کرنے اور کفار سے لڑنے کے وسیلہ ہین خدا تعالے کے تقرب کے اور ذکر اُن مین سے مقصود اعلی ہے کیونکہ حدیث قدسی مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ انا جلیس من ذکرنی یعنے مین اُس کا ہمنشین ہون جو مجکو یاد کرتا ہے پس ذکر خلاصہ عبادات وطاعات کا ہوا اور ذکر کے اقسام مین سے تلاوت قرآن شریف افضل ہے چنانچہ اُس کی فضیلت آخر کتاب مین آویگی اور صرف ذکر کی نسبت پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے جیسے کہ اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہہ ذکر بامعنی ہے اور عمل کا سبب ہے اور مشہور یہہ ہے کہ عبادت متعدی جس کا نفع غیر کو پہونچے عبادت لازم سے جس کا نفع خاص کرنے والے کو ہو افضل ہے لیکن یہہ حکم ذکر کے سوا اور عبادتون سے مخصوص ہے اور ذکر اُن سے مستثنی ہے ولذکر اللہ اکبر ع وفخر ما صدقۃ افضل من ذکر اللہ طس کوئی صدقہ بہتر خدا کے ذکر سے نہین نقل کیا اس کو طبرانی نے اوسط مین ف صدقہ اُس مال کو کہتے ہین جسکے دینے مین اللہ تعالے سے ثواب کا امیدوار ہو اس حدیث مین فقراء صابرین کی تسلی ہے ع ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ عزوجل تنادوا ھلموا الی حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا الحدیث خ م ت اللہ تعالی کے کچھہ فرشتے ہین یعنے سوائے حفظہ کے کہ اُن کا مقصود ذکر کے حلقے ہین راہون مین پھرتے ہین ذکر کرنے والون کو تلاش کرتے ہین تاکہ اُن سے ملین اور اُن کے لیئے دعا کرین تو جب اُن مین سے بعض ایک جماعت ایسی پاتے ہین جو اللہ تعالی کو یاد کرتے ہین تو آپس مین ایک دوسرے کو پکارتے ہین کہ آؤ اپنی حاجت کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے گھیر لیتے ہین ذاکرون کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے ف باقی حدیث یہہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری مین جاتے ہین تو پروردگار عالم اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ اُنکی نسبت وہ زیادہ جانتا ہے کیا کہتے ہین میرے بندے ملائکہ جواب مین عرض کرتے ہین کہ تجکو پاکی اور بڑائی سے

Marfat.com

یاد کرتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین اور تجکو بزرگی سے یاد کرتے ہین تو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کیا انھون نے مجکو دیکہا ہے فرشتہ عرض کرتے ہین کہ قسم اللہ کی انھون نے تجکو نہین دیکہا رب العزت فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر ون مجکو دیکہین فرشتہ کہتے ہین کہ اگر وہ تجکو دیکہین تو تیری عبادت بہت کرین اور تیری بزرگی اور تسبیح زیادہ کرین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پھر مجھسے کیا مانگتے ہین فرشتہ عرض کرتے ہین کہ تجھسے بہشت مانگتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کیا انھون نے بہشت دیکھی ہے عرض کرتے ہین کہ قسم اللہ کی اے ہمارے رب انھون نے بہشت نہین دیکھی فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر ون بہشت دیکھین عرض کرتے ہین کہ اگر دیکھین تو اُس کی زیادہ حریص ہون اور اُس کی طلب اور رغبت زیادہ کرین پھر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ون لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرشتہ عرض کرتے ہین کہ ون دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے کیا انھون نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتہ کہتے ہین کہ اے رب قسم ہے اللہ کی انھون نے اُس کو نہین دیکھا فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ اُس کو دیکھین عرض کرتے ہین کہ اگر وہ اُس کو دیکھین تو اُس سے بہت بھاگین اور اُس سے نہایت درجہ کو ڈرین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُن کے گناہ بخشدیئے ایک فرشتہ اُن فرشتون مین سے عرض کرتا ہے کہ فلان شخص ذکر کرنے والون مین آبیٹھا تھا وہ خود ذکر کرنے والا نہ تھا بلکہ کسی کام کو آیا تھا اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہین ہوتا کذا فی المشکوۃ مَثَلُ الَّذِی یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِی لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ خ - م -

مثال اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد نہین کرتا یعنی مطلق یا کبھی کبھی مثال زندہ اور مردہ کی ہے نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہہ ہے کہ ذکر ذاکر کے دل کی حیات ہے اور غفلت ذکر سی دل کی موت ہے تو جیسے زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذاکر اپنے ذکر سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا جسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مردہ کی مانند ہے جسکو زندگی سے کچھ فائدہ نہین ہوتا

شعر زندگانی نتوان گفت حیاتیکہ مراست ۔۔۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

ع وعنہ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْہُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ م ت ق نہین بیٹھتی ایک قوم کہ یاد کرے اللہ تعالی کو مگر اُن کو فرشتہ گھیر لیتے ہین یعنی وہ جو ذکر والون کو ڈھونڈتے پھرتے ہین اور اُن کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پر خاطر کی تسکین اوترتی ہے اور اللہ تعالی اُن کو اُن لوگون مین یاد کرتا ہے جو اُس کے پاس ہین نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے ف سکینہ سے مراد دلجمعی ہے جس کے سبب سے دنیا کی لذتون کی خواہش اور ماسوی اللہ کی لذت دل سے نکل جاتی ہے اور اللہ کے ساتھ حضور حاصل ہوتا ہے اور مراد ان لوگون سے کہ اللہ تعالے کے پاس ہین مقرب فرشتہ ہین جنہون نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کے وقت جناب باری مین عرض کیا تھا کہ تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے کہ زمین مین فساد اور خونریزی کرے اللہ تعالی اُن سے بطور فخر کے ذاکرون کا ذکر فرماتا ہے کہ باوجود موانع نفس اور شیطان اور دوسرے علائق کے ہمارے ذکر سے غافل نہین رہتے ع یا رسول

Marfat.com

أنّ شرائع الإسلام قد كثرت عليّ فأنبئني بشيءٍ أتشبّث به قال لا يزال لسانك رطبًا من ذكر الله ت ق حب مس
مص ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسلام کے احکام مجھپر بہت ہو گئے مجکو ایسی چیز بتاؤ جسکو دستاویز بناؤں
آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ تر رہے اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف شرائع اسلام سے مراد اسلام کی علامتیں ہیں مثل نوافل کے جو مسلم کے صدق اسلام پر دلالت کرتی ہیں اور کثرت
کے یہہ معنے کہ تعداد میں اس حد کو پہونچیں کہ میں سب کے کرنے سے عاجز ہوں اور بعض کردں تو یہہ حیرانی ہے کہ کونسی افضل ہے
جسکو اختیار کروں اور تر زبان رہنے سے کنایہ ہے سہولت اور آسانی اور زبان کی روانی کا جیسے زبان کی خشکی سے کنایہ
اُس کے رکنے کا ہوتا ہے پھر زبان سے مراد یا دل کی زبان ہے کیونکہ موںہہ کی زبان ہمیشہ ذکر سے تر نہیں رہسکتی یا مبالغہ کے
طور سے موںہہ کی زبان کو فرمایا ہو یا اس سے یہہ غرض ہے کہ طاقت کے موافق تر رکھنی چاہیئے یا یہہ مقصود ہے کہ دل اور
زبان دونوں متفق رہیں تو یہہ صورت نور علی نور ہے ع آخر کلام فارقت علیه رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلّم أن قلت أيّ الأعمال أحبّ إلى الله قال أن تموت ولسانك رطب من ذكر الله حب بز ط
معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ آخر کلام جسپر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا یعنی میں کو رخصت ہونیکے وقت یہہ
تھا کہ میں نے عرض کیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک بہت پیارا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عمل یہہ ہے
کہ تو اُس حال میں مرے کہ تیری زبان تر ہو اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ابن حبان بزار طبرانی نے ف آخر یعنی مرتے وقت
تیری زبان پر ذکر جاری ہو اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ اعمال کا خلاصہ ذکر آلہی ہے اور اُس کا مدار حسن خاتمہ پر ہے
جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے اور اسی کلمہ پر مرے وہ بہشت میں داخل ہوگا اور نیز اشارہ ہے اس بات کا کہ
ذکر کا لازم کرنا حالت حیات میں مرنیکے وقت ذکر کرنے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کما تعیشون تموتون
وکما تموتون تحشرون یعنے جس طرح جیتے رہو گے اُسی طرح مرو گے اور جسطرح مرو گے اُسی طرح اُٹھائے جاؤ گے قلت
یا رسول الله أوصني قال عليك بتقوى الله ما استطعت واذكر الله عند كلّ حجرٍ وشجرٍ وما عملت من سوءٍ فأحدث
لله فيه توبة السرّ بالسرّ والعلانية بالعلانية ط معاذ ابن جبل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجکو کچھہ نصیحت کرو آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ تعالی کا تقوی لازم کر جب تک تو طاقت رکھے اور اللہ کو
یاد کر ہر پتھر اور درخت کے پاس اور جو کچھہ تو نے برائی یعنے گناہ یا غفلت کی ہو تو خالص اللہ کے واسطے اُس برائی سے
میں توبہ پیدا کر پوشیدہ توبہ پوشیدہ گناہ میں اور ظاہر توبہ ظاہر گناہ میں نقل کیا اسکو طبرانی نے ف معاذ بن جبل نے یمن
کو جاتے وقت ہی یہہ عرض کیا تھا مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ امر حدیث سابق سے پیشتر عرض کیا ہو اور تقوی
کے معنے ہیں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا اور متابعت ہوا اور ارتکاب فواحش سے بچنا اور حقیقت میں تقوی یہہ ہے کہ
حدود آلہی کی محافظت کرے اور اُس کے عہدوں کو وفا کرے اور یہہ کئی قسم پر ہے عوام کا تقوی تو یہی ہے کہ احکام

Marfat.com

الٰہی کی فرمان برداری کرے اور منع کی ہوئی چیزون سے بچا رہے اور خواص کا تقویٰ یہہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے ساتھ اُس چیز مین کہ اُسکے حق مین مقدر ہے موافق رہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ متقی وہ ہے جو اپنے حق مین کسی سے سواے خدا کے نیکی کی امید نرکھے اور یاد کرتا نزدیک ہر درخت اور پتھر کے اشارہ ہے مقام مشاہدہ کیطرف کہ ہر چیز دلیل ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یعنے جو چیز دیکھی جائے کہ اُس کی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہے اور اُس کا بنانیوالا ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور حدیث کے جملہ اخیر سے یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہے ویسے ہی توبہ کرے اگر گناہ پوشیدہ کیا تھا تو توبہ بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر کیا تھا توبہ بھی ظاہر کرے مستحب یون ہی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بمجرد گناہ کے صادر ہونیکے توبہ کرنی واجب ہے چنانچہ نووی سے منقول ہے کہ بعد گناہ کے توبہ کرنی بغیر ڈھیل کے واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اگر توبہ مین تاخیر کرے گا تو ایک دوسرا گناہ ترک واجب کا اُسکے ذمہ ہوگا ع **وفخر** مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ **طا مص** کسی آدمی نے کوئی عمل نہین کیا کہ اُسکو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو بہ نسبت ذکر الٰہی کے نقل کیا اسکو طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنے ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانے کا تو اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سب سے افضل ہے قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **طمص طس صط** صحابہ نے عرض کیا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین یعنی کیا جہاد بھی زیادہ چھٹکارا کرانے مین ذکر کی برابر نہین آپ نے فرمایا کہ نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر اس طرح کہ اپنی تلوار سے مارے یہان تک کہ تلوار ٹوٹ جاوے فرمایا اسکو یعنی ولا الجہاد کو حتی ینقطع تک تین بار نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر مین **ف** اور نہ جہاد یعنی جو جہاد ذکر سے خالی ہو اور جس جہاد مین ذکر بھی ہو تو وہ نرے ذکر سے افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہے دوسرے نری عبادت سے جو ذکر سے خالی ہو لیکن جب ذکر کسی عمل کے ساتھ ہوگا تو بیشک وہ عمل نرے ذکر سے افضل ہوگا کذا ذکر علی او بیہقی نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس طرح روایت کیا ہے ولا ان یضرب بسیفہ یعنی بجای الا کے ولا روایت کیا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچے کہ تلوار ٹوٹ جائے تب بھی ذکر سے افضل نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی حنفی نے کہا کہ ترجیح ایک حدیث کی دوسرے پر ضروری ہوئی یا کہین کسی راوی کو وہم ہوا اور کوہستانی نے آسان توجیہ نقل کی ہے وہ یہہ ہے کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہے جہاد سے اور لفظ الا زائد ہے اس صورت مین یہہ حدیث ابن عمرؓ کے اس حدیث کے مخالف نہین کہ بیہقی نے روایت کی ہے اور نہ حدیث الا اخبرکم بخیر اعمالکم کے اور نہ باقی اُن حدیثون کے جو دلالت رکھتی ہین ذکر کی فضیلت پر جہاد خاص سے **فخر فقیر کہتا ہے** کہ حرز ثمین مین ہے کہ ضمیر ینقطع کی سیف کی طرف ہے اور حنفی نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر راجع ہو جہاد کرنے والے یا کافر کی طرف یعنے تلوار سے مارے یہان تک کہ خود فنا ہو یا دشمن مرجاوے انتہے لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِيْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ اَفْضَلَ **ط**

52646

Marfat.com

اگر ایک ہو کہ اُس کی گود مین درم ہون وہ اُن کو بانٹتا ہو یعنے اور ذکر نکرتا ہو اور دوسرا آدمی ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنے اور درم نہ بانٹتا ہو
تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا یعنے درم بانٹنے والے سے نقل کیا اُس کو طبرانی نے ف اس لیئے کہ جو اللہ کو یاد کرتا ہے
اللہ بھی اُسکو یاد کرتا ہے اور اللہ کا یاد کرنا اپنے بندہ کو ہر چیز سے افضل ہے ع اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ جب تم گذرو جنت کے باغون مین تو میوہ کہاؤ صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ ذکر کے حلقہ نقل کیا اس کو ترمذی نے ف معنے یہہ ہین کہ جب گذرو تم
ایسے لوگون پر کہ یاد کرتے ہون اللہ کو ایک مکان مین تم بھی اُن کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو یا اُن کے ذکر سنو اس لیئے کہ وہ جنت
کے باغون مین ہین اب بھی اور آیندہ کو بھی اللہ تعالی نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنی جو شخص کہ اپنے پروردگار کے
پاس کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لیئے دو جنت ہین بعضون نے دو جنت کے معنے یہہ بھی کہے ہین کہ ایک جنت دنیا
مین یعنے ذکر کے حلقہ اور دوسرے عقبے مین اور میوہ کہاؤ کے یہہ معنے کہ ایسی چیز کرو کہ جنت کے باغون کا میوہ حاصل ہو
سبب ہو مثل تسبیح اور تحمید اور تہلیل کے اور بعضے شارحین حدیث نے لکہا ہے کہ ذکر کے حلقون سے مراد مسجدین ہین اس
دلیل سے کہ دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغون مین
گذرو تو تم اُن مین چرو ابوہریرہ رضہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ مسجدین ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اُن کا چرنا کیا ہے آپ نے
فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مگر ملا علی قاری نے لکہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ یہان مطلق حلقہ مراد ہین اور
مسجد کے حلقہ افضل ہوتے ہین اور نووی نے کہا کہ اس حدیث مین اس کا اشارہ ہے کہ جیسے ذکر کرنا مستحب ہے ذکر کے لیئے
بیٹھنا بھی مستحب ہے ع وَعَنْهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ فَقِيْلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ
ص اللہ تعالی فرماتا ہے قریب ہے کہ جانین گے جمع والے یعنے قیامت والے اُس دن کہ کون ہین لایق اکرام کے یعنے جن پر اللہ تعالی
انعام اور بخشش کریگا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین اکرام والے آپ نے فرمایا کہ ذکر کی مجلسون یعنی مسجدون والے
نقل کیا اس کو ابن حبان طبرانی ابویعلی نے ف من المساجد بیان ہے مجالس کا اور بعض نسخون مین فی ہے بجائے من کے
یعنے وہ مجلس والے ذکر کے کہ مسجد مین واقع ہے مقصود یہہ کہ دنیا اور بازار دنیا کو ترک کر کے مسجدون مین ذکر الہی مین مشغول
ہوئے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا مسجدون مین غیر مسجدون کی نسبت افضل ہے ع مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا
لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ
مِنْقَارَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ وَوَسْوَسَ لَهٗ مص - کوئی آدمی ایسا نہین جسکے دل مین دو مکان نہ
ہون اُن مین سے ایک مین فرشتہ ہوتا ہے یعنے جو اچھی باتین اور خدا کا ذکر الہام کرتا ہے اور دوسرے مین شیطان
ہوتا ہے کہ وسوسون اور غفلت کا پردہ ڈالتا ہے تو جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے یعنی فرشتہ کی الہام کی وجہ سے تو شیطان
پیچھے کو کھسک جاتا ہے اور جب اللہ کو یاد نہین کرتا یعنی الہام کے فرشتہ کی روگردانی سے تو شیطان اپنی چونچ اُس کے

Marfat.com

دل مین رہتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف وسوسہ ڈالتا ہے کہ غفلت کے سبب ہون
اور جب تک آدمی ذکر نہین کرتا اُس کے ساتھ شیطان کا یہی حال رہتا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ مرقات مین ہے کہ
بعض عارفون نے اللہ تعالی سے التجا کی کہ کیفیت شیطان کے وسوسہ کی مجکو دکہلا دے تو اُس بزرگ نے شیطان کو دیکہا کہ
بائین شانہ کی ہڈی کے پیچے مچہر کی سی سونڈ لیے بیٹہا ہے اور اُسی سونڈ کو دل مین رکہکر آدمی کو وسوسہ مین ڈالتا ہے انتہے ۔
مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ
وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ۔ ط ۔ جو کوئی فجر کی نماز پڑہے جماعت مین پہر بیٹہا ہوا یاد کرتا رہے
اللہ کو یہان تک کہ آفتاب نکلے یعنی نیزہ کی مقدار اونچا ہو جائے کہ نماز کی کراہت نرہے اُس وقت وہ شخص دو رکعت نماز
پڑہے تو اُس کو ثواب مثل حج کے ثواب کے ہوتا ہے یعنی بوجہ جماعت مین فرض کے ادا کرنیکے اور مثل ثواب پوری پوری
پوری عمرہ کے یعنی بوجہ اس سنت کے ادا کرنیکے نقل کیا اس کو ترمذی نے اور طبرانی کی روایت مین کانت لہ الی آخرہ کی
عوض یون آیا ہے انقلب الخ یعنے پہرتا ہے وہ شخص حج اور عمرہ کا ثواب لیکر ف بیٹہا ہوا یاد کرتا رہے یعنی برابر ذکر کی
حالت مین رہے خواہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹہے رہنا افضل ہے ہان جس صورت مین کوئی دوسری عبادت پیش
آوے مثلا طواف کے لیے یا نماز جنازہ کے واسطے یا مثل درس مین حاضر ہونیکو کہڑا ہو تو ایسی صورتون مین بیٹہے رہنے
کی فضیلت رہے گی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اس حدیث مین اشارہ ہے اس بات کا کہ لازم نہین کہ جہان
نماز پڑہے وہین بیٹہا رہے بلکہ جائز ہے کہ صف مین سے جگہہ بدل کر جہان چاہے ذکر کے لیئے بیٹہے کیونکہ مقصود اصلی
تو ذکر مین مشغول رہنا ہے اگرچہ گہر مین ہو یا دوکان مین ہان افضل یہی ہے کہ مسجد مین جہان نماز پڑہی ہے وہین
بیٹہا رہے ۔ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّينَ ۔ ر طس ۔ اللہ کا یاد
کرنیوالا غافلون مین یعنی جو لوگ بازارون کی بیع و شرا مین مشغول ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہون بجائے صابر یعنی نمازی
جہاد کی ہے سے بہاگنے والون مین یعنی کفار کی لڑائی سے نقل کیا اس کو بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین ف اگرچہ
بازارون مین ٹہیرنا بہی صبر کرنے کا بڑا درجہ ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ تعالے صبر
کرنیوالون کے ساتھ ہے ۔ ع ۔ مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا كَأَنَّمَا
تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ م د ت حب ا س ۔ جو لوگ بیٹہین کسی مجلس
مین اور اُس سے علحدہ ہون اور اُس مین خدا کا ذکر نکرین تو وہ گویا جدا ہون گے گدہے کے لاش سے اور یہہ مجلس اُن پر
حسرت ہوگی قیامت کے دن نقل کیا اُس کو حاکم ابو داود ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے ف اس حدیث مین غفلت سے
نفرت دلانی اور ذکر کی رغبت دلانی ہے تو ذکر کرنے والے حلال کہانے والون کے مشابہ ہون گے اور گدہے کے
تخصیص اسلیئے ہے کہ حیوانات مین سے بڑا ہے خلاصہ یہہ کہ غفلت کی مجلس گدہے مردار کی مانند ہے اور اُس سے

Marfat.com

علحدہ ہونا ایسا ہے جیسے مردار سے جدا ہونا۔ ع - وَمَا مِنْ اَحَدٍ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا اَوَى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً حب ۔ اور جو کوئی چلا کسی راہ مین کہ اُسمین اللہ کو یاد نکیا تو یہہ ذکر نکرنا اُسپر حسرت کا موجب ہوگا نقل کیا اسکو نسائی احمد ابن حبان نے ف اسی لئے حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے تھے کہ کاش مین گونگا ہوتا غیر ذکر خدا سے ع فقیر کہتا ہے کہ ترۃ بکسر فوقیہ وتخفیف اس کے معنے حسرت یا نقصان کے ہین مصنف نے اپنے حاشیہ مین بمعنی نقصان لکھا ہے اور ایک نسخہ مین بجای ترہ کی تبعۃ بفتح فوقیہ وسکون موحدہ ہے جسکے معنے انجام بد کے ہین کذا فی الحرز۔ اِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَيْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْحَدِيْثَ ط۔ ایک پہاڑ پکارتا ہے دوسرے پہاڑ کو اُس کے نام سے یعنی جس نام سے مشہور ہو جیسے جبل احد وغیرہ اے فلان یعنے اُس کا نام لیکر کہتا ہے کہ کیا گذرا تجھپر کوئی شخص جسنے اللہ کو یاد کیا ہو تو جب دوسرا پہاڑ کہتا ہے کہ ہان گذرا ہے تو پوچھنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اس کو طبرانی نے ف انس رضؓ سے روایت ہے کہ اسی طرح ہر صبح وشام زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے پوچھتا ہے کہ آیا تجھپر کسی نے نماز پڑھی ہے یا ذکر کیا ہے جب دوسرا ٹکڑا کہتا ہے کہ ہان تو پوچھنے والا ٹکڑا اُس کو اپنے آپ سے بزرگ جانتا ہے اور جو بندہ کسی زمین کے ٹکڑے پر نماز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے تو وہ ٹکڑا اُس کے حق مین اُس کے پروردگار کے سامنے اُس کی نماز یا ذکر کی گواہی دیگا اور جس دن وہ بندہ مرتا ہے وہ ٹکڑا اُس پر روتا ہے ع اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ مس۔ اللہ کے اچھے بندے وہ ہین جو سورج اور چاند اور ستارون اور سایون یعنی درختون اور دیوارون وغیرہ کے سایون کی یاد الٰہی کے واسطے محافظت کرتے ہین نقل کیا اس کو حاکم نے ف یعنے ستارون کے چلنے اور نکلنے اور ڈوبنے کا انتظار کرتے ہین حاصل یہہ کہ اچھے بندے وہ ہین کہ اکثر اوقات ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول رہتے ہین اور اوقات کے پہچاننے کیواسطے ان چیزون کو دیکھتے رہتی ہین فخر لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا طی۔ جنت والے حسرت نکرینگے مگر اُس ساعت پر کہ اُن پر گذری ہو جس مین اُنھون نے اللہ تعالیٰ کو یاد نکیا نقل کیا اس کو طبرانی اور ابن سنی نے ف یہہ حسرت قیامت مین جنت مین داخل ہونیسے پہلے ہوگی اس لئے کہ بعد دخول جنت کے کچھہ حسرت نہوگی اُس مین چین وفراغت کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا اور نہ یاد کیا ہو اللہ کو یعنی اگرچہ بیچ کا رہا ہو تو کیا حال ہوگا اُن کا جو اُس ساعت مین بیہودہ اور گناہ کی باتون مین مشغول رہین مقصود یہہ ہے کہ دنیا ایک ساعت ہے اس مین طاعت کر تاکہ روز قیامت ندامت نہ ہو ع اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ حب ايصے۔ اللہ کی یاد بہت کرو یہان تک کہ لوگ کہین ذاکر کو کہ دیوانہ ہین نقل کیا اس کو ابن حبان، احمد، ابو یعلی، ابن سنی نے ف یعنی بعض جاہل اور غافل ذاکر کے حق مین کہین کہ دیوانہ ہے اسی لیئے امام غزالی رحؒ نے کہا ہے کہ اگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمانہ مین ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور وہ لوگون کو یہہ کہتے کہ یہہ لوگ قیامت پر ایمان نہین لائے ہین

Marfat.com

پس ذاکر کو لائق ہے کہ لوگون کے کہنے پر خیال نکرے اور ذکر بہت کرتا رہے اور حقیقت مین بڑی بزرگی ہے کہ انبیا
علیہم الصلوٰۃ کا خطاب جو بفضل بشر مین ذاکر کو ملتا ہے کیونکہ بعض احمق انبیا کو بھی دیوانہ کہتے تھے ۔ ع کَانَ یَاْمُرُہُنَّ
بِمُرَاعَۃِ التَّکْبِیْرِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّہْلِیْلِ وَاَنْ یَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ۔ د ۔ ت ۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے کہ اللہ اکبر اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کی نگہبانی کیجائے
اور یہہ کہ ہر ایک ان کلمات سے اونگلیون پر گنے جاوین اس کی وجہ یون فرمائی کہ اونگلیان پوچھی جاٰئنگی اور اُن کو بلوایا جاٰیگا
یعنے اللہ تعالے اونگلیون مین گویائی پیدا کریگا تاکہ اونگلیون والیکے عمل پر گواہی دین نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نے ف
نگہبانی کیجاوین یعنی گنتی کے ساتھ پڑہے جائین چنانچہ حدیثون مین تعداد دسوا اور تینتیس وغیرہ نماز کے بعد بعض کلمات کے لیئے
آئی ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شمار کرنا تسبیحات وغیرہ کا اونگلیون سے مستحب ہے ع وفخر فقیر کہتا ہے
کہ اونگلیون پر شمار کرنے کو عقد انامل کہتے ہین ہر عدد کے لیئے اونگلیون کو ایک وضع خاص پر رکہنا ہوتا ہے اکثر لوگ اس کی
کیفیت سے واقف ہین اور دونون ہاتون کی اونگلیون پر ایک لم دس ہزار شمار ہو سکتے ہین ۔ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ
وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّہْلِیْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ ۔ مص اے عورتو لازم کرو اپنے اوپر سبحان اللہ اور
سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کہنا اور ذکر سے غافل نہو ورنہ رحمت سے بہولائی جاؤ گی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
ف نقطان الفاظ پر غبت دلانی مقصود نہین بلکہ ہر طرح کا ذکر اور ہر وقت غفلت کا دور ہونا مراد ہے اور معنی یہہ ہین کہ اگر
تم ذکر کو چہوڑ دوگی تو رحمت سے باز رہوگی اور ثواب سے محروم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم تم مجکو یاد کرو مین تمکو
یاد کرون گا اور نیز فرمایا کذلک اتتک ایاتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی یعنی اسیطرح تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو ان کو
بہولا اور اسیطرح آج تو بہلایا جاویگا یعنے رحمت سے بوجہ ذکر کے بہولنے کے ۔ ع ۔ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِہٖ ۔ س ۔ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ سبحان اللہ کہنے کو اپنی دہنے
ہاتھ پر گنتے تھے نقل کیا اس کو نسائی نے ۔ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ
الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ
اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً ۔ د ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بیٹھنا اُن لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو
یاد کرتے ہین فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب کے نکلنے تک مجکو اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مین آزاد کرون چار شخص اسمعیل
علیہ السلام کی اولاد سے اور میرا بیٹھنا اُن لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو یاد کرتے ہین عصر کی نماز سے لیکر آفتاب کے غروب تک
مجکو بہتر ہے اس بات سے کہ آزاد کرون چار شخصون کو روایت کیا ابوداؤد نے ف حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کو
اسلیئے فرمایا کہ وہ عرب سے افضل اور حسب ونسب مین آپ کے شریک ہین اور ان دونون وقتون کی تخصیص اسلیئے فرمائی کہ فرشتے
اعمال لکہنے والے جمع ہوتے ہین اور آدمیون کے آرام اور خرید و فروخت کا وقت ہوتا ہے کذا ذکر علی ۔ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ

Marfat.com

قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرتْ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ مُ وَقَالَ الْمُسْتَھْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْھُمْ اَثْقَالَھُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِفَافًا ت آگے بڑھ گئے مفردون یعنی تنہا چلنے والی سبکبار صحابہ نے عرض کیا کہ کون ہن مفردون یارسول اللہ نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے یعنی سوال کے روایت کرنے مین دونون متفق ہین اور جواب مین مختلف آپ نے فرمایا کہ مفردون و مرد ہین کہ خدا کو بہت یاد کرین اور وہ عورتین ہین کہ خدا کو بہت یاد کرین نقل کیا اس جواب کو مسلم نے اور ترمذی نے یہہ جواب نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مفردون وہ لوگ ہین کہ شیفتہ و فریفتہ ہون اسکی یاد مین کہ ذکر دور کرے گا اُن سے اُن کی بوجھ یعنے گناہ تو وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آوینگے **ف** المفردون صفت کا سوال ہے یعنے کیا صفت ہے مفردون کی آپ نے جواب مین فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کے لائق وہ ہے جو نفس کے تنہائی اللہ کے ذکر کے لئے ہو اور یہہ ارشاد اُس وقت تھا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوہ جمدان پر کہ مدینہ سے ایک منزل ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے چھڑے ہو کر اوروں سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو آپ نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعض چھڑے ہو کر آگے پہونچ گئے صحابہ نے صفت چھڑون کی پوچھی آپ نے ارشاد فرمایا جسکا حاصل یہہ ہے کہ معنے ان مفردون کے ظاہرین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ نیکیون کے سبقت کرنے والون کو پوچھو اور یہہ وہ لوگ ہین جنہون نے اللہ کے ذکر کے لیے اپنے نفس کو خالص اور تنہا کیا اور کثرت ذکر سے مراد مواظبت اور ہمیشگی ذکر کی ہے بدون غفلت کے اور اگر غفلت ہو بھی جاوے تو جلد اس سے ہوشیار ہو کر ذکر مین مشغول ہو اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ ذکر کی کثرت حاصل ہوتی ہے نمازون کے بعد اور صبح و شام سوتے بیٹھتے ذکر کرنے سے چنانچہ حدیث شریف مین منقول ہے۔ **سیل و ع**

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ کَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ت حب مس اللہ تعالےٰ نے یحیی ابن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتون کا حکم کیا یعنے توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کا کہ ان پر عمل کرے اُن پر اور بنی اسرائیل کو حکم کرے کہ وہ بھی اُن پر عمل کرین اور بیان فرمایا حضرت نے حدیث کو یعنی حدیث طویل ہے ساری بیان فرمائی یہان تک کہ یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون کہ اللہ کو یاد کرو کیونکہ یاد کرنے والے کی مثال اس شخص کے مانند ہے کہ دشمن اُس کے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یعنی تاکہ اُس کو پکڑ لے یہان تک کہ جب وہ آیا ایک مضبوط قلعہ پر تو اپنی جان کو اُس دشمن سے بچا لیا اسیطرح بندہ اپنے نفس کو شیطان سے نہین بچاتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترمذی ابن حبان حاکم نے **ف** میرک شاہ نے کہا کہ باقی حدیث یحیی علیہ السلام کی ان یعملوا بہا کے بعد یون ہے وانہ کان یبطئ بہا الی آخرہ ہم ختصار کے

لیئے فقط معنے بیان کرتے ہین یعنی یحیی علیہ السلام ان باتون کے بجالانے مین تاخیر کرتے تھے اُن کو عیسے علیہ السلام نے
کہا کہ تمکو خداتعالے نے پانچ باتونکا حکم دیا ہے کہ ان پر خود عمل کرو اور بنی اسرائیل سے کہو کہ عمل کرین تو اب تم یا خود ان کو حکم
کردیا یہہ کہ مین حکم کرون یحیی علیہ السلام نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر تم مجھپر سبقت کروگے ان باتون پر عمل نہین تو مین زمین مین
دھنسایا جاؤن یا کوئی اور عذاب مجھپر آوے غرضکہ یحیی علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین جمع کیا اور خود کھڑی ہوئی
اور لوگ بلندی پر بیٹھ گیئے پھر آپ نے لوگون سے کہا کہ اللہ تعالے نے مجکو حکم کیا ہے پانچ باتونکا کہ اُن پر خود عمل کرون اور
تمکو اُن پر عمل کرنے کا حکم دون اول اُن پانچ باتون کی یہہ ہے کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور اُس کی ساتھ کسی چیز کو شریک
نکرو جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مال خاص سے سونے چاندی
کے بدلے ایک غلام خرید کر اُس سے کہے کہ یہہ میرا گھر ہے اور یہہ میرا کام ہے تو تو کام کر اور کمائی میرے حوالہ کر غلام
نے عمل کیا اور کمائی مالک کے سوا دوسرے کو دی تو بتاؤ کہ تم مین سے کون خوش ہوگا اگر اُس کا غلام ایسا ہو دوسرے
بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا نماز کا تو جب تم نماز پڑھو تو دوسرے طرف التفات نکرو کیونکہ اللہ تعالی اپنے
بندہ کی نماز مین اپنا مونہہ اُس کی مونہہ کے مقابل رکھتا ہے جب تک کہ وہ دوسری طرف التفات نکرے تیسرے بات
یہہ کہ تمکو حکم کیا روزہ رکھنے کا اور روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی جماعت مین مشک کی تھیلی رکھتا ہو تو جماعت
کے سب آدمی اُس سے خوش ہوتے ہین یا مشک کی خوشبو اُن کو خوش کرتی ہے اسی طرح روزہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک
زیادہ خوشبودار ہے بہ نسبت مشک کے اور چوتھی بات یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمکو صدقہ دینے کا حکم کیا اور اس کی
مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو اُس کی دشمنون نے قید کیا اور اُسکے مشکین باندھکر آگے کر لیا تاکہ اُس کی گردن مارے
اُسنے کہا کہ مین تمکو اپنا سارا مال عوض دیتا ہون اور اپنے نفس کے بچانے کو سب مال دیدیا اور پانچوین بات یہہ ہے کہ
تمکو اللہ تعالے نے حکم کیا کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنے جیسے متن مین مذکور ہے بعد اُس کے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمکو اُن پانچ باتونکا حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالے نے مجکو اُنکا حکم کیا ہے یعنے حاکم کے حکم کا سننا اور
اُس کی اطاعت اور جہاد کرنا اور ہجرت کرنا اور جماعت مین رہنا کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت علحدہ ہوا اُسنے
اسلام کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا مگر اس صورت مین کہ پھر آوے اور جو شخص جاہلیت کی پکار پکارے تو وہ دوزخیون
مین سے ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز روزہ ادا کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو
پس تم پکارو اللہ تعالے کے پکارنے پر کیونکہ اے بندگان خدا تمہارا نام اللہ نے مسلمان مومن رکھا ہے یہہ روایت
ترمذی مین ہے اور نسائی نے روایت کیا کہ یہہ جو فرمایا کہ جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے کفار مین رسم تھی کہ جب
کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی اپنی قوم کو پکارتا تو وہ لوگ اُس کی مدد کو دوڑ آتے خواہ پکارنے والا ظالم
ہوتا یا مظلوم تو آپ نے اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور دوسرے کی اُس مین مدد بھی نکرو بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاؤ

Marfat.com

ع وَلَيَذْكُرَنَّ اللّٰهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰى ص
قسم ہے اللہ کی کہ یاد کرینگے اللہ کو دنیا مین کچھہ لوگ بچھے ہوے فرشون پر اللہ اُن کو بلند بہشتون مین دخل کرے گا
نقل کیا اس کو ابو یعلی نے **ف** مصنف نے کہا کہ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بادشاہون اور امیرون اور
آسایش والون کو اُن کی رفاہیت وحشمت اللہ کی ذکر سے مانع نہین اُن کو بھی ذکر کا ثواب دیا جایگا اور اللہ تعالے ذکر کے
عوض مین اُن کو خلد برین مین دخل کرے گا اِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ مو مص - جو لوگ ہمیشہ تر زبان رہین گے اللہ کی یاد سے وہ بہشت مین داخل
ہون گے ہنستے ہوے نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفا **اٰدَابُ الدُّعَاءِ** یہہ آداب دعا کے ہین **ف** آداب
جمع ادب کی ہے ادب اُس کو کہتے ہین کہ اُس کا کرنا قول مین اور فعل مین اچھا ہو - ع مِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُوْنَ
رُكْنًا وَاَنْ يَكُوْنَ شَرْطًا وَاَنْ يَكُوْنَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَامُوْرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا بعض اُن مین سے
وہ ہین کہ رکن کے درجہ کو پہونچتے ہین اور بعض آداب شرط ہین اور بعض ان دونون کے سوا یعنے حکم کی ہوی چیزین
جیسے مستحبات اور منع کی ہوی چیزین جیسے مکروہات اور اس کے سوا جنکا کرنا بہتر ہو نکرنے سے **ف** رکن اُس کو کہتے ہین
کہ جس پر چیز موقوف ہو اور وہ چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر تحریمہ اور قیام اور قرأت کہ نماز کے رکن ہین اور شرط اُس کو
کہتے ہین جو چیز کہ باہر ہو اور چیز اُس پر موقوف ہو جیسے نماز مین طہارت اور ستر عورت اور قبلہ رو ہونا شرط ہین ع
وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَاٰكِلِ وَالْمَشَارِبِ وَالْمَلَابِسِ وَالْمَكَاسِبِ م ت - اور آداب دعا کے یہہ ہین حرام سے بچنا کہانے مین
اور پینے مین اور پہننے مین اور کمائی مین نقل کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے **ف** یہہ آداب دعا کی شرطین ہین اور حدیث
کے الفاظ کو رتہین ہوے بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ حرام سے پرہیز کرو کیونکہ
جس پیٹ مین حرام کا لقمہ ہوگا چالیس دن تک اُس کی دعا قبول نہ ہوگی فخر وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مس
اور خالص اللہ تعالے کے واسطے دعا کرنا نقل کیا اس کو حاکم نے **ف** دعا مین اخلاص کے یہہ معنی کہ دوسرے کو
اللہ کا شریک نکرے اور دکھلاوا نہ ہو اخلاص دعا کا رکن ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین
له الدین یعنی جب کشتی مین سوار ہوتے ہین تو اللہ سے دعا کرتے ہین درحالیکہ اللہ کے لیئے دین کو یعنی دعا کو خالص کرنے
والے ہوتے ہین ع وَتَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ م ت د اور اچھے عمل کا پہلے کرنا یعنی دعا سے پہلے کچھ
نیک کام کرے مثلا نماز پڑھے یا صدقہ دے یا اور کوئی نیکی کرے اور اچھے عمل کا یاد کرنا سختی کے وقت یعنی کچھ اپنی نیکی
یاد کرکے دعا کرے جیسے قصہ غار والون کا مشہور ہے اور اس کتاب کے خاتمہ مین مذکور نقل کیا اسکو مسلم ترمذی اور
ابو داؤد نے فقیر کہتا ہے کہ غار والون کے قصہ سے وہ قصہ مراد ہے جو حدیث مین مذکور ہے نہ قصہ اصحاب کہف اور
غار والون کا قصہ مختصر یون ہے کہ تین شخص کسی پہاڑ کی کہو مین تھے کہ اُس کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر آگرا اُن مین سے

دعا کے آداب کے بیان مین

Marfat.com

ایک نے والدین کی خدمت یاد کرکے دعا کی تو آسمان سوجھنے لگا دوسرے نے زنا سے اپنے محفوظ رہنے کا حال یاد کرکے دعا کی تو پتھر زیادہ سرک گیا تیسرے نے ایک مزدور کی مزدوری نہین دی تہی اُسکو تجارت سے بڑہا کر بہت مال اُسکے حوالہ کیا یہہ حال یاد کرکے دعا کی کہو کا مونہہ بالکل کہل گیا۔ وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ ع حب مس و اور صفائی یعنی میل کچیل سے اور پاک ہونا یعنی نجاست سے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور حاکم نے۔ وَالْوُضُوءُ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ ع حب مس۔ اور دعا کے آداب مین سے ہے وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین ہے اور قبلہ کیطرف مونہہ کرنا یہہ بھی صحاح ستہ مین ہے اور نماز پڑہنی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان و حاکم نے ف مراد یہہ ہے کہ دعا مانگنا بعد نماز کے واقع ہو کیونکہ نماز کا پہلے پڑہنا عمل صالح کے پیشتر کرنیکی قبیل سے ہے وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ عو اور دوزانو بیٹہنا نقل کیا اس کو ابوعوانہ نے وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَاٰخِرًا ع۔ اور دعا کے اول و آخر مین خدا تعالے کی تعریف کرنی نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ د ت ر حب مس اور درود بہیجنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح یعنی دعا کے اول و آخر مین نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ت مس اور کہولنا دونون ہاتون کا یعنی مٹھیان بند نرکہے نقل کیا اس کو ترمذی حاکم نے ف منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ اگر ہاتھ کہلے نہین رکھ سکتا تو ایسا کرے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر رکہے فجر وَرَفْعُهُمَا ع وَاَنْ يَكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ د مس اور اٹھانا دونون ہاتونکا آسمان کے طرف نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین اور یہہ اُٹھانا دونون ہاتونکا مونڈہون کے برابر ہو نقل کیا اسکو ابوداؤد احمد حاکم نے ف ہاتونکا اُٹھانا سینہ کے برابر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے اور مستحب ہے کہ ہاتھ اُٹھانے مین مبالغہ کرے اگر کوئی امر مشکل پیش آوے کذا ذکر الفجر اور مطلق ہاتونکا اُٹھانا مستحب نہین کیونکہ مستحب اُسی صورت مین ہے جس مین سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی وارد ہوئی ہو اسی لیئے مثل حالت طواف اُٹھانا مستحب نہین ع وَكَشْفُهُمَا مو اور کھلار کہنا دونون ہاتونکا یعنی آستین وغیرہ سے نہ ڈہانکے یہہ حدیث موقوف ہے ش خطابی پر موقوف ہے کہ شارحین حدیث سے ہے اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ صحابی پر موقوف ہے نہ تابعی پر اس کی سائتھہ کوئی رمز خالی مصنف کے تساہل سے نہین فجر وَالتَّاَدُّبُ م د ت س اور آداب پکڑنا یعنی ... رہنا نقل کیا اس کو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل سچ بولنے اور امانت ... وغیرہ کے ظاہر اور باطن اور قول و فعل مین یا یہہ کہ لحاظ ادب کرے اگرچہ تکلف ہو فجر ع وَالْخُشُوعُ مو ... اور فروتنی کرنا دل سے نقل کیا اس کو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف مراد خشوع سے باطن کا سکون ہے ظاہر کا سکون لازم ہے ع وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ع ت اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا تمام اعضا کی فروتنی کے ... نقل کیا اس کو ترمذی نے وَاَنْ لَّا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ م س اور یہہ کہ دعا کرنے والا اپنی آنکھ آسمان کیطرف

Marfat.com

نہ اُٹھاوے نقل کیا اس کو مسلم اور نسائی نے **ف** مصنف نے کہا کہ آنکھ کا آسمان کو نہ اُٹھانا نماز کی حالت مین مراد ہے
اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ کسی دعا مین نہ اُٹھاوے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز کے وَاَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہُ تَعَالٰے
بِاَسْمَائِہِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہِ الْعُلٰی حب مس اور یہہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے بوسیلہ اُس کے اچھے نامون کے
اور بطفیل اُس کی بڑی صفتون کے نقل کیا اس کو ابن حبان حاکم نے **ف** وصفاتہ عطف تفسیری ہے اس لیئے کہ اسماء
حسنیٰ شامل ہین صفات کو با سماء حسنیٰ سے مراد وہ اسم ہین جو علم ہین اور صفات سے مراد اسماء مشتق ہین ع وَاَنْ یَّجْتَنِبَ السَّجْعَ
وَتَکَلُّفَہٗ خ اور یہہ اجتناب کرے قافیہ بندی سے اور بہ تکلف قافیہ لانیسے نقل کیا اس کو بخاری نے **ف** وتکلفہ بھی
عطف تفسیر ہے سجع پر حاصل یہہ کہ تکلف کر کے قافیہ بندی منع ہے اس لیئے کہ یہہ امر حضور قلب سے باز رکھتا ہے اور اگر
خوبخود بہ مقتضای طبیعت شگفتہ قافیہ ظاہر ہو تو مضایقہ نہین بلکہ اچھا ہے جیسے دعاء سرور عالم مین ہے اللھم انی اعوذبک
من علم لاینفع وقلب لایخشع ودعاء لایسمع ونفس لاتشبع ع وَاَنْ لَّا یَتَکَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَنْغَامِ مو اور یہہ کہ تکلف نکرے
دعا کے گانے کا خوش آوازیون سے یعنی موسیقی کی طور پر نقل کیا اس کو موقوفا **ف** یہہ بھی خالی تسامح سے نہین فخر
فقیر کہتا ہے کہ حزر ثمین مین ہے کہ اس روایت کا ابتک پتا نہین لگا کہ کس صحابی پر موقوف ہے اور کونسی کتاب مین مذکور
ہے وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَائِہٖ خ رمس اور یہہ کہ دعا مین وسیلہ پکڑے اللہ تعالیٰ کیطرف اُسکے
پیغمبرون کا نقل کیا اس کو بخاری بزار حاکم نے **ف** وسیلہ پکڑنا عمر فاروق رضی کی حدیث سے دعاء طلب بارش مین ثابت
ہے یعنی اُنھون نے اس طرح دعا مانگی اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا
فاسقنا فیسقون اور نیز حدیث عثمان بن حنیف سے کہ اندھے کے باب مین ہے وسیلہ ثابت ہوتا ہے اور ایسا ہی دعاء
آدم علیہ السلام سے کہ اُنھون نے یہہ کہا تھا یارب اسالک بحق محمد ان تغفرلی مؤلف نے کہا کہ وسیلہ پکڑنا مستحبات مین سے
ہے فخر و ح فقیر کہتا ہے کہ عثمان بن حنیف کی حدیث ترمذی مین ہے جس کا مختصر مضمون یہہ ہے کہ ایک اندھے نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ میری بینا ہونے کے لیئے دعا فرمائے آپ نے خود دعا نہین
فرمائی بلکہ اُس کو یہہ ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یون دعا کرے کہ الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون او تیری بارگاہ مین
تیرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سفارشی پیش کرتا ہون آخر حدیث تک وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ خ اور وسیلہ پکڑے
نیکون کا یعنی انبیاء کے سوا صدیقون اور علما اور صلحا کا وسیلہ پکڑے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** صالح وہ ہے جو اللہ
تعالےٰ کے حق کو پورا ادا کرنے پر قائم ہو جیسے بندون کے حق ادا کرنیکو قائم ہوتا ہے ع وَاَنْ یَّخْفِضَ الصَّوْتَ ح
اور آواز کا پست کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین **ف** یہہ کمال ادب ہے کہ اپنے مولیٰ کے سامنے آہستہ کلام کرے
کیونکہ وہ جانتا ہے چپکے سے دعا کرنیکو اور آیہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے اسکی

لے یعنے الٰہی ہم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تیرے سامنے کیا کرتے تھے تو ہمکو مینہ دیتا تھا اور اب ہم تیرے سامنے ذریعہ کرتے ہین اپنے پیغمبر کے
چچا یعنے حضرت عباس کو تو ہمکو مینہ عنایت کر تو اس دعا سے اُن پر مینہ برستا تھا ۱۲

Marfat.com

مضمون پر دلالت کرتی ہے اور بعض سلف سے منقول ہے کہ آہستہ سے دعا کرنا ستر درجہ فضیلت رکہتا ہے پکار کر دعا کرنے
ع فخر وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع اور اپنے گناہ کا اقرار کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین ۔ وَاخْتِيَارُ الْاَدْعِيَةِ
الصَّحِيحَةِ الْمَاثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَدَعْ حَاجَةً اِلٰى غَيْرِهٖ ديس ۔ اور اختیار کرنا ان صحیح دعاؤنکا جو
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کیونکہ انہون نے کوئی حاجت نہین چہوڑی اپنے سوا دوسرے کی طرف یعنی حا
اور غیر دعا کے باب مین آپ کے سوا دوسرے کی احتیاج نہین ہے نقل کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے ف
اولے یہہ ہے کہ وہ دعائین پڑہے ہر حال مین جو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہین ملا علی قاری نے
کہا کہ مین نے وہ دعائین جمع کی ہین جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین اور کسی وقت اور حالت سے مخصوص نہین
ہین نے اُس مجموعہ کا نام حزب اعظم اور ورد افخم رکہا ہے وہ بلاشک اُن دعاؤن سے بہتر ہے کہ بعض مشائخ کبار نے
جمع کی ہین مثلاً حزب البحر اور چہل اسما اور اوراد کبریہ اور زینیہ دوسرے دعاؤن کا تو کیا ذکر ہے مثل دعا سیفی اور اقدح
وغیرہ کے کہ اُن کی اصل ہی معلوم نہین وَتَخَيُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ د اور اختیار کرنا جمع کرنے والی دعاؤنکا نقل کیا
اس کو ابو داؤد نے ف جامع دعائین وہ ہین جنکے لفظ تہوڑے ہون اور معنی بہت اور دین و دنیا کے مطالب کو
شامل ہون مثلاً ربنا اٰتنا فی الدنیا آخر آیہ تک ع ۔ وَاَنْ يَبْدَاَ بِنَفْسِهٖ وَاَنْ يَدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ م
اور یہہ کہ شروع کرے اپنے نفس سے اور دعا کرے اپنے ماباپ کے واسطے اور اپنے مومنین بہائیون کے لیے نقل کیا
اس کو مسلم نے ف اپنے نفس سے شروع کرے یعنی اول اپنے لیے دعا مانگے پہر جس کے لیے چاہے مثلاً یون
کہے اللہم اغفرلی ولوالدی وَاَنْ لَا يَخُصَّ بِالدُّعَاءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا د ت اور یہہ کہ اپنے نفس کو خاص نکرے
دعا سے اگر امام ہو نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف یہہ ادب منہیات سے ہے یعنی یہہ ہین کہ اگر
لوگون کا امام دعا مین ہو مثلاً قنوت وغیرہ پڑہے اور وہ دعا کرتا رہے اور مقتدی آمین کہتے رہین جیسے مذہب امام شافعی ح
کا ہے تو اس صورت مین اگر اپنے نفس کو دعا مین خاص کرے تو خیانت ہے لیکن جب سجدہ مین یا التحیات یا ان کے
سوا مین امام اپنے نفس کے لیے دعا کرے تو خیانت نہین چنانچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کذا فی المنہیہ
اور اگر امام نے اپنے لیے بہی دعا کی اور پیچہے مقتدیون کو بہی شریک کر لیا تو اپنے نفس کا خاص کرنا نہ ہوا بلکہ اگر ساری
دعا مین اپنے لیے ہی دعا کرتا رہے تو یہہ صورت تخصیص کی ہے اور یہی ممنوع ہے کذا قال استاذی وَاَنْ يَسْاَلَ بِعَزْمٍ
ع اور یہہ کہ سوال کرے پختہ قصد سے یہہ صحاح ستہ مین ہے ف یعنی مثلاً یون دعا کرے اغفرلی واعطنی یعنے
مجہکو بخش اور مجہکو دے یون نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے اور نچاہے تو مت دے ع ۔ وَاَنْ يَدْعُوَ بِرَغْبَةٍ حب عو
اور یہہ کہ دعا کرے رغبت یعنی نہایت خواہش سے نہ بے پروائی سے نقل کیا اس کو ابن حبان ابو عوانہ نے وَاَنْ يَجْزِمَ بِهَا
من قلبہ ویعظم الرجاء وَاَنْ يُخْلِصَ قَلْبَهٗ وَيُحْسِنَ رَجَاءَهٗ مس ۔ اور یہہ کہ دعا کو تہ دل سے نکالے

Marfat.com

ف الفاظ حدیث کے نقل کیا اسکو حاکم نے کوشش اور محنت سے اور اپنے دل کو حاضر کرے اور اپنی اچھی امید رکھے
یہہ ہین ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ یعنے اللہ سے دعا کرو پذیرا ہونیکے یقین کیسا تہہ
اسلیئے کہ اللہ تعالی دعا قبول نہین کرتا غافل اور کہیلنے والے دل سے اور دعا کے قبول ہونے مین اپنے گناہون پر
نظر نکرے بلکہ پروردگار کے رحمت اور کرم پر نظر کرے شیطان نے اپنی زندگی قیامت تک مانگی اُس کی دعا قبول کی
پہر تمکو کیسے محروم کرے گا ع وَاَنْ یُکَرِّرَ الدُّعَاءَ خ م ۔ اور یہہ کہ دعا کئی دفعہ کرے یعنی ایک ہی مجلس مین یا کئی مجلسو مین
نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے وَاَقَلُّهُ التَّثْلِیْثُ د سے اور کم سے کم تکرار دعا کو تین بار کہنا ہے نقل کیا اسکو
ابو داؤد اور ابن سنی نے ف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے
تھے کہ کم سے کم دعا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُلِحَّ فِیْهِ س مس عو اور یہہ کہ دعا مین
مبالغہ کرے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابو عوانہ نے ف مقصود یہہ ہے کہ دعا پر مداومت کرے ایک دو بار پر اکتفا نکرے
کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحب الملحین فے الدعاء یعنی اللہ تعالی دوست رکہتا ہے دعا مین
مبالغہ کرنے والون کو مخر وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَةِ رَحِمٍ م ت اور یہہ کہ دعا نکرے گناہ کے لئے اور
ناتے کے کاٹنے کے واسطے نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے ف گناہ کی دعا سے یہہ مراد ہے کہ ایسی چیز کی
دعا کرے جسکے سبب سے گناہ مین پڑے مثلا یون دعا کرے کہ آلہی مجکو بہت مال دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون یا
اسی طرح کی اور کوئی دعا کری کہ بڑی بے ادبی ہے اور ناتے کے کاٹنی کی دعا اس طرح ہے کہ آلہی فلانے رشتہ دار
سے مجہسے جدائی ہو جاوے اور مین اُس سے سلوک نکرون تو یہہ صورت تخصیص بعد تعمیم ہوی کیونکہ قطع رحم گناہ مین
داخل ہے تو پہر اُس کو زیادتی اہتمام کے سبب سے جدا بیان کر دیا ع وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ س
اور یہہ کہ دعا نکرے اُس بات کی جس سے کہ فراغت ہو چکی ہو نقل کیا اس کو نسائی نے ف یعنی مثلاً [illegible]
وہ یون دعا نکرے کہ ٹہنگنا ہو جاؤن اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزین بہت ہین ع وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ
بِاَنْ یَدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ مَا فِیْ مَعْنَاهُ خ ۔ اور یہہ کہ حد سے تجاوز نکرے دعا مین اس طرح کہ محال بات کی
دعا مانگے مثلاً نبوت طلب کرے یا ایسی دعا کہ محال کے معنے مین ہو نقل کیا اس کو بخاری نے ف محال کے معنی مین
جیسے یون دعا کرے کہ آسمان نیچے اُتر آوے اور زمین اوپر چڑہجاوے اور زندہ جاوید رہنے اور جوانی [illegible]
کی دعا بھی محال یا معنے محال مین سے ہے کیونکہ ہر امر مقدر کا بدلنا محال ہے ع وَاَنْ لَّا یُحَجِّرَ خ د س ق
اور یہہ کہ تنگ نکرے خدا کی رحمت کو نقل کیا اس کو بخاری ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف یعنے یون نکہے کہ یا اللہ
مجکو بخش میری سوا کسی کو نہ بخش کیونکہ ایسا کہنا اللہ کی رحمت کو تنگ کرتا ہے ع وَاَنْ یَّسْاَلَ الْحَاجَاتِ کُلَّهَا ت حب
اور یہہ کہ خدا سے اپنی سب حاجتین مانگے نقل کیا اس کو ترمذی ابن حبان نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ چاہیے

Marfat.com

کہ تم مین سے ایک اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجتین مانگے یہان تک کہ اگر تسمہ جوتی کا ٹوٹ جاوے اور ہانڈیکے
نمک کے حاجت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگے **مخ** - وَتَأْمِينُ الدَّاعِي وَالْمُسْتَمِعِ **خ م د س** اور آداب دعا
مین سے ہے دعا کرنے والے اور سننے والے کا آمین کہنا یعنی بعد دعا کے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے
ف حدیث مین مروی ہے کہ جو لوگ جمع ہون اور بعض دعا کرین اور بعض آمین کہین اللہ تعالےٰ اُن کی دعا قبول
کرتا ہے **مخ** وَمَسْحُ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ **د حب ق مس** اور اپنے دونون ہاتھ دعا سے فراغت پانیکے
بعد مونہہ پر پہیرنا یعنی ایک ہاتھ متکبرون کی طرح نہ پہیرے نقل کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نے
ف مونہہ پر ہاتھ اس لیئے پہیرتے ہین کہ قبول ہونیکے برکت کہ ہاتھ پر پہونچتی ہے مونہہ پر پہونچ جاے جو اشرف
اعضا ہے وَاَنْ لَا يَسْتَعْجِلَ بِاَنْ يَسْتَبْطِئَ الْاِجَابَةَ اَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ **خ م د س ق**
اور یہہ کہ جلدی نکرے اس طرح کہ قبول ہونے مین دیر سمجھے یا یون کہے کہ مین نے دعا کی تھی میرے واسطے مقبول
نہوی نقل کیا اس کو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونون باتون مین یہہ فرق ہے کہ اول صورت
امید کے مقام مین ہوتی ہے اور دوسرا قول ناامیدی کے مقام مین **ع** **اٰدَابُ الذِّكْرِ** یہہ ذکر کے ادب ہین
کہ اُن کی رعایت ذکر کے وقت لازم اور مستحب ہے قَالَ الْعُلَمَاءُ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ
نَظِيْفًا خَالِيًا حدیث کے علما نے بیان کیا ہے کہ لائق یون ہے کہ جس جگہہ مین اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے وہ
پاکیزہ اور خالی ہو **ف** یعنے پاکیزہ کوڑے کرکٹ میل کچیل سے تو نجاست سے بطریق اولی پاک ہونا چاہیئے کیونکہ اس مین
اللہ تعالےٰ کی تعظیم ہے اسی لیئے مستحسن ہے کہ ذکر بزرگ مکانون مین مانند مساجد وغیرہ کے کرے بلکہ چاہیئے کہ ذکر کی
مجلس کو خوشبو سے معطر رکہے کہ حضور ملائکہ کی جگہہ ہے اور خالی ہو ایسی چیزون سے کہ وسوسہ ڈالین غرضکہ یہہ تنبیہہ ہے
اسپر کہ دل جو رب کا گہر ہے دنیا کی محبت کی نجاست سے پاک ہو اور غیرون کے رہنے سے خالی یعنے دل مین خطرہ
ماسوی اللہ کا نہ آوے **ع** **مخ** وَاَنْ يَكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰى اَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ اور یہہ کہ ذکر کرنے والا
بیشتر کی کامل صفات سے متصف ہو **ف** یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثلاً حرام سے بچنا اور طہارت
اور اخلاص کرنا اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹہنا وغیرہ سب ذکر کے بھی مناسب ہین اور کامل تر اس لیئے کہا کہ ذکر کا مرتبہ
افضل ہے کیونکہ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے منصوص ہے **ع** وَاَنْ يَكُوْنَ فَمُهٗ نَظِيْفًا اور یہہ کہ اس کا مونہہ پاک ہو
ف یعنی حقیقی نجاست سے اور حکمی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور دوسرے بُری باتون کے **ع** وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَغَيُّرٌ
اَزَالَهٗ بِالسِّوَاكِ اور اگر مونہہ مین کچھ تغیر ہو یعنی چپ رہنے یا کہانے یا سونے کے باعث تو اسکو مسواک سے دور
کرے **ف** اور اگر دل مین تغیر ہو تو اسکو توبہ سے دور کرے **ع** وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فِيْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور اگر کسی جگہہ مین
بیٹہا ہو تو قبلہ کو مونہہ کرلے **ف** اس مین اشارہ ہے کہ چلنے والے کو قبلہ رو ہونا شرط نہین اور چاہیئے کہ ذکر کو

آداب ذکر

Marfat.com

بیٹھنے کے حالت پر موقوف نہ کہے اور خدا کی یاد سے غافل نہ رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا اور اگر کھڑا ہو یا کروٹ سے لیٹا
یا چت لیٹا ہو تب ہی قبلہ رو ہو جاوے کہ وارد ہوا ہے خیر المجالس ما استقبل بہ القبلۃ یعنے بہترین مجلس وہ ہے
جس مین قبلہ کو مونہہ کیا گیا ہو ع متخشعا متذللا بسکینۃ ووقار ۔ فروتنی کرنے والا ہو یعنی دل مین
ذلیل جاننے والا ہو یعنی ظاہر مین فروتنی اور ذلت اگرچہ بتکلف حاصل ہون تسکین اور خاطر جمعی کے ساتھ ف آنکھ
بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکھتی ہے کیونکہ اس فعل سے ظاہر کے حواس رک جاتے ہین اور باطن کے حواس کھلنے کا
باعث ہوتا ہے شعر چشم بند و لب بہ بند و گوش بند + گر نہ بینی نور حق بر ما بخند + وفی حضور قلب اور حضور دل کے
ساتھ ف حضور دل سے ذکر کرنا ذکر کے اقسام مین افضل ہے کیونکہ ذکر سے مقصود حضور قلب ہی ہے پروردگار کے
ساتھ اگرچہ غافل ذکر کرنے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے مگر مرتبہ مین بہت فرق ہوتا ہے یتدبر ما یذکر ویتعقل
تامل کرے اُن الفاظ مین جن سے ذکر کرتا ہے اور اُن کے معنی سمجھے فان جہل شیئا تبین معناہ تو اگر کسی چیز کو یعنی
جو متعلق لغت اور اعراب سے ہے نجانے تو اُس کے معنی تحقیق کرے ف اس مین تنبیہہ ہے اس بات کی کہ حضور کے
ساتھ تھوڑا سا ذکر کرنا بہتر ہے بہت سے ذکر سے جس مین جہالت اور سستی ہو ع ولا یحرص علی تحصیل الکثرۃ بالعجلۃ
اور حرص نہ کرے بہت سا ذکر حاصل کرنیکی جلد پڑھنے کے سبب سے ف اس لیئے کہ جلد بازی باعث ہوتی ہے ذکر
مین غفلت کرنیکی اور یہہ بات مطلوب کے خلاف ہے اسلیئے کہ مقصود حضور ہے محبوب کے ساتھ ع فلذلک یستحبون
ان یمدوا صوتہ بقولہ لا الہ الا اللہ ۔ تو اسی واسطے یعنی تامل اور سمجھنے اور حرص نکرنے کے واسطے علمانے
یہہ بات پسند کی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر اپنی آواز لمبی کرے ف آواز لمبی کرے یعنی جہان مد ہے مثلاً الف لفظ
لا پر اور اُسکو بھی پانچ الف کی مقدار سے زیادہ نکرے اور لفظ اللہ پر ٹھہرنا جائز نہین کہ اُس سے کفر کا خوف ہے پھر معلوم
کرنا چاہیئے کہ آواز کے طول کرنے سے چلانا نہین سمجھا جاتا کیونکہ چلانا ممنوع ہے اور ہمارے بعض علمانے تصریح
کی ہے کہ مسجد مین آواز کا بلند کرنا اگرچہ ذکر مین ہو حرام ہے ع وکل ذکر مشروع واجبا کان او مستحبا لا یعتد
بشیء منہ حتی یتلفظ بہ ویسمع نفسہ ۔ اور جو ذکر کہ شریعت مین اُس کا حکم ہے فرض ہے یا مستحب
اس مین سے کچھ معتبر نہین یہان تک کہ اگر اُسکو زبان سے بولے اور اپنے نفس کو سناوے ف یہہ حکم اس ذکر کا ہے
جسکو شارع نے زبان سے ادا کرنیکا حکم دیا ہے جیسے نماز مین قراءت اور التحیات وغیرہما کا پڑھنا تو اُسکے یہہ معنی نہین
کہ جو کوئی اللہ کو اپنے دل مین بدون زبان سے بولنے کے یاد کرے وہ شرع مین معتبر نہین اسلیئے کہ ذکر کی بہتری بدون
ذکر قلبی کے متصور نہین ہوتی بلکہ دل کا ذکر افضل قسم ہے کہ وارد ہوا ہے خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی یعنی بہتر ذکر خفی ہے
اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے ع وافضل الذکر القرآن الا فیما شرع بغیرہ ۔
اور بہترین ذکر کا قرآن پڑھنا ہے مگر ایسی جگہہ مین کہ قرآن کے سوا دوسرا ذکر مشروع ہے ف مثلا رکوع اور سجدہ مین

Marfat.com

تسبیحات شروع ہین تو اس جگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہے ع وَلٰکِنَّ فَضْلَ الذِّکْرِ مُنْحَصِرًا فِی التَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ بَلْ کُلُّ مُطِیْعٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ عَمَلٍ فَھُوَ ذَاکِرٌ اور فضیلت ذکر کی لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے مین منحصر نہین بلکہ جو کوئی کسی کام مین اللہ تعالے کی فرمان برداری کرنے والا ہے تو وہ ذکر کرنے والا ہے یعنے حکما **ف** یہی مضمون سعید بن جبیر رح نے اس شعر مین لکھا ہے **شعر** ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ + ذکر آنست کہ رو یاد کنی وقت گناہ + **فخر** فقیر کہتا ہے کہ عمل سے مراد مطلق کام ہے مثلاً چلنا اور بیٹھنا اور سونا اور خرید و فروخت اور کہانا اور پینا وغیرہ اور حکما اس لئے کہا کہ اسنے خدا تعالے کا حکم اپنے فعل مین ملحوظ رکہا تو گویا اُسنے خدا کو یاد رکہا اور اس کے حکم سے غافل نہین ہوا کذا فی الحرز قَالُوْا وَاِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَی الْاَذْکَارِ الْمَاثُوْرَۃِ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً وَّفِی الْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَۃِ لَیْلًا وَّنَہَارًا کَانَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ علما نے کہا کہ جب بندہ مداومت کرتا ہے اُن ذکرون پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین صبح مین اور شام مین اور مختلف احوال اور وقتون مین رات کو اور دن کو تو ایسا شخص اُن لوگون مین سے ہوتا ہے جو اللہ تعالی کا بہت ذکر کرین مرد ہون یا عورت **ف** یعنی جس مرد و عورت نے منقول ذکرونکی مداومت کی تو وہ اللہ کے بہت ذکر کرنے والے مردون اور عورتون سے متصور ہونگے جن کی فضیلت پہلے مذکور ہوئی اور ان کے حق مین اللہ نے فرمایا اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اللہ نے اُن کے لیئے گناہون کی بخشش اور بڑا ثواب مہیا کیا ہے ع وَیَنْبَغِیْ لِمَنْ کَانَ لَہٗ وِرْدٌ فِیْ وَقْتٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ اَوْ عَقِیْبَ صَلٰوۃٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَفَاتَہٗ اَنْ یَّتَدَارَکَہٗ وَیَاْتِیَ بِہٖ اِذَا اَمْکَنَہٗ اور جس شخص کا کوئی وظیفہ کسی وقت مین رات یا دن سے یا نماز کے بعد یا اس کے سوا یعنے ہفتہ مین یا مہینہ مین یا سال مین مقرر ہو اور وہ اُس سے فوت ہو جاوے یعنے عذر سے یا بلا عذر تو اس کو لائق ہے کہ اسکا تدارک کرے اور جب اُس سے ہو سکے وظیفہ مذکور پڑھ لے **ف** یعنے جس وقت قادر ہو وظیفہ ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا رات کا وظیفہ فوت ہو جاوے اور وہ اُسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کرے تو لکہا جاتا ہے کہ گویا اسنے رات ہی کو پڑہا تہا ع وَلَا یُھْمِلُہٗ لِیَعْتَادَ الْمُلَازَمَۃَ عَلَیْہِ وَلَا یَتَسَاھَلَ فِیْ قَضَائِہٖ اور اُسکو بالکل نہ چھوڑے تاکہ ملازمت کے عادت پڑی رہے یعنی وظیفہ کی مداومت اور محافظت کی عادت رہے اور اُس کے قضا پڑھنے مین سستی نکرے اَوْقَاتُ الْاِجَابَۃِ دعا کے قبول ہونے کے اوقات کا بیان یعنی ایسے وقت جن مین دعا بہت قبول ہوتی ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ت س ق مس ان اوقات مین سے ایک شب قدر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** طبرانی نے بہت سے علما سے نقل کیا ہے کہ شب قدر مین درخت سجدہ کرتے ہین اور اُس شب مین بیدار رہنے کا بڑا ثواب آیا ہے اور مختار یہ ہے کہ اکثر رات یعنے آدہی سے زیادہ جاگتے رہنا معتبر ہے اور اگر ساری رات جاگے اور ملال او خلل کا

Marfat.com

موجب فرائض اور سنتون موکدہ کے ادا کرنے مین نہ ہو تو افضل ہے ورنہ جس قدر قیام کی توفیق پاوے مقصود حاصل ہے
فخ فقیر کہتا ہے کہ شب قدر کی بیداری مین بہت سی حدیثین ہین اُن مین سے ایک یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی
ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے شب قدر کو جاگے اور طاعت آلہی مین بسر کرے اُس کے پیشتر کے گناہ سب معاف ہو جاتے
ہین اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ کونسی شب ہے زیادہ مشہور یہہ قول ہے کہ رمضان مبارک کی ستائیسوین شب ہے
اور شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے تفسیر عزیزی مین اسی کو ترجیح دی ہے اس دلیل سے کہ سورہ قدر مین لفظ لیلۃ القدر جس مین
نو حرف ہین تین جگہہ واقع ہوا ہے جن کا مجموعہ ستائیس ہوا اور ہزار مہینون سے بہتر ہونا اس رات کا خود منصوص قرآنی ہے اور
احادیث مین ارشاد ہے کہ اس رات کو رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتون مین ڈھونڈو۔ وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت ما اور
عرفہ کا دن یعنی نوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی دعا کی قبول ہونے کا وقت ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ کہ اور
رمضان مبارک کا مہینہ نقل کیا اسکو بزار نے وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس د اور جمعہ کی رات نقل کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س ف حب مس
اور جمعہ کا دن نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط اور آدھی رات نقل کیا اسکو طبرانی نے الثانی اص آدھی رات اخیر نقل کیا
اسکو احمد اور ابویعلی نے ف روایت اول کی بموجب ٹہیک آدہی رات قبولیت کا وقت ہے اور دوسرے روایت کے موافق تمام نصف اخیر فخ وَثُلُثُ
اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أصـ اور پہلی تہائی رات نقل کیا اسکو احمد اور ابویعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أ اور اخیر تہائی رات نقل کیا اسکو احمد نے ف حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ہر شب جب تہائی رات رہتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنے رحمت اور فضل سے تجلی فرماتا ہے
اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے کہ مجھسے سوال کرے تو مین اُسکو دون اور کوئی ہے کہ مجھسے بخشش چاہے تو مین اُسکو
بخشون اسی طرح صبح تک فرماتا ہے فخ وَجَوْفُهُ د ت س مس ط ر ا ترجمہ
اور تہائی رات آخر کا درمیان یعنے رات کے چھٹے حصہ کا شروع نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی
بزار نے وَوَقْتُ السَّحَرِ ع اور سحر کے کا وقت نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف بعضون نے کہا کہ سحر اُس وقت کا نام ہے
جو صبح سے پہلے ہو اور بعضون نے رات کے اخیر چھٹے حصہ کو کہا ہے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی نعمتون کا نمونہ
جو اللہ تعالےٰ نے دنیا مین رکہا ہے وہ یہی وقت ہے یعنے اہل اللہ اس وقت مین عجیب لذت پاتے ہین شعر ہر گنج سعادت
کہ خداداد بحافظ + ازیمن دعا شب و ورد سحری بود فخ وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ أَرْجٰى ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ
الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ م د۔ اور جمعہ کے ساعت ان وقتون مین بہت امید
والی ہے یعنی سب وقتون مین جمعہ کی ساعت مین قبول دعا کی امید قوی ہے اور ساعت جمعہ کا وقت امام کے خطبہ کے لیے
منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے پورا ہونے تک ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نے ف ظاہر یہہ ہے کہ امام کے
بیٹھنے سے شروع خطبہ کے پیشتر کا بیٹھنا مراد ہے اور یہہ وہی وقت ہے جس مین امام کے غیر کو بولنا حرام ہے کذا قال علی
اور طیبی نے بیٹھنے سے دونون خطبون کے درمیان کا بیٹھنا مراد رکہا ہے اور ایک روایت مین جمعہ کی ساعت یون

Marfat.com

مذکور ہے وَمِنْ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوۃُ اِلَی السَّلَامِ مِنْہَاتِ ق اور جس وقت سے کہ نماز قائم کی جاوے نماز سے سلام پہیرنے
تک نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے وَالدَّاعِیْ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ خ م س ق اور حال یہہ کہ دعا کرنے والا کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہو
نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسای ابن ماجہ نے ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اُس حال مین کہ کہڑا نماز پڑہتا ہو اللہ سے کچھ خیر مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو عنایت
فرماتا ہے اور آپ اپنے دست مبارک سے اُس ساعت کے کم ہونے کا اشارہ فرماتے تھے ع وَقِیْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی
غُرُوْبِ الشَّمْسِ مو ت اور بعض نے کہا کہ وہ ساعت عصر سے پیچھے آفتاب کے غروب تک ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے موقوفا
وَقِیْلَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ د س مو طا د ت س مس اور بعض نے کہا کہ جمعہ کی دن کی آخری ساعت ہے نقل کیا
ابو داؤد نسائی نے مرفوعا اور مالک ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نے موقوفا وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اور بعضون نے کہا کہ طلوع صبح صادق کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے جمعہ کے
دن ہے اور بعضون نے کہا کہ آفتاب کے نکلنے کے پیچہے ہے وَذَھَبَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِیُّ اِلٰی اَنَّھَا بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ
بِیَسِیْرٍ اِلٰی ذِرَاعٍ ابو ذر غفاری صحابی رض اس طرف گئے ہین کہ وہ ساعت آفتاب کے تہوڑا سا ڈہلنے سے ایک ہاتھ ڈہلنے
تک ہے قُلْتُ وَالَّذِیْ اَعْتَقِدُہٗ اَنَّھَا وَقْتُ قِرَاءَۃِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ اِلٰی اَنْ یَّقُوْلَ اٰمِیْنَ جَمْعًا
بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا بَیَّنْتُہٗ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَوْضِعِ
مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ جس بات کا مین اعتقاد کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ ساعت جمعہ امام کے نماز جمعہ مین الحمد پڑہنے
سے اُس کی آمین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہونچی ہین مطابق ہو جائین جیسا مین نے
اُسکو اس جگہہ کے سوا دوسری جگہہ لکہا ہے ف فخر الدین رح نے کہا کہ مصنف نے اپنے منبہہ مین تین حدیثین روایت
کین اور اُن سے یہہ وقت ثابت کیا اور کہا کہ مین نے اور میرے سوا دوسرون نے جو میرے قول سے واقف ہوے
تجربہ کیا ہے کہ اس وقت مین دعا قبول ہوتی ہے پہر مصنف قول اول کے ترجیح کے لیئے امام نووی کے قول کی تائید لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالصَّحِیْحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ غَیْرُہٗ مَا ثَبَتَ
فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ مِّنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ۔ اور نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے
کہ صحیح بلکہ بہتر اور انسب کہ سوا اُس کی دوسرا قول درست نہین وہ ہی ہے جو صحیح مسلم مین بروایت ابو موسی اشعری رض ثابت
ہوا ہے ف یعنی ابو موسی اشعری رض نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ساعت جمعہ امام کے خطبہ کے لیئے
منبر پر بیٹہنے سے لیکر نماز کے آخر تک ہے اور صحیح یہان ضعیف کے مقابل ہے اور صواب خطا کے مقابل کذا ذکر علی
اور روز جمعہ کے یہہ اعمال ہین کہ اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا اور لبین اور ناخن کترا دے اور نہائے اور خوشبو لگاوے اور
بالون مین تیل ڈالے اور کنگہی کرے اور جو کچہہ میسر ہو للہ دے اور دن ڈہلنے کے بعد اپنے لوگون کی مجلس مین حاضر ہو

Marfat.com

اور آفتاب ڈوبنے تک ذکر اور دعا مین مشغول رہے کہ صحیح قول کے بموجب دعا کے قبول ہونیکی ساعت غروب سے
پہلے ہے اور جمعہ کے نماز کے بعد بھائی مسلمانون سے ملاقات کرے اور بیمارون کی عیادت کرے اور جنازہ پر
حاضر ہو اور قبور کی زیارت کرے اور نکاح کی مجلس مین شریک ہو اور علم کی طلب کرے اور حلال کمائی سے روزی پیدا
کرے اور جمعہ کے دن اور رات مین سات بار یہہ دعا پڑھے[1] اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک
وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عهدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر
ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت اور جو کوئی بدون ضرورت کے جمعہ چھوڑنیکی عادت کرے منافق لکھا جاتا ہے اُس
کتاب مین کہ نہ مٹای جاوے نہ بدلی جاوے یعنی لوح محفوظ مین اور اللہ تعالے اُس کے دل پر مہر کر دیتا ہے اور
اُس کی طاعت اور عبادت مقبول نہین ہوتی اسی طرح ثابت ہوا ہے احادیث صحاح سے کذا فی وظائف النبی
اَحْوَالُ الْاِجَابَةِ یہہ بیان ہے دعا کے قبول ہونیکی حالتونکا **ف** حال دعا کرنے والے کا وصف ہے
اور وقت اُس کے لئے ظرف ہے تو اس سے فرق اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ کے درمیان معلوم ہوا **ع**
عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ د مس - ایک حال یہہ ہے کہ نماز کے لئے اذان ہونے پر دعا کرے
نقل کیا اس کو ابو داؤد حاکم نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین درگاہ عزت وکبریا سے رد نہین
ہوتین ایک اُن مین سے دعا کرنا ہے اذان ہونے پر **فخ** فقیر کہتا ہے کہ دوسرے بات دعا کرنا ہے صف جنگ کے
ملاقات کی حالت مین کذا فی الحرز **وَبَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ د ت س حب** اور اذان اور
تکبیر کے بیچ مین نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی نسای ابن حبان نے **ف** میرک شاہ رح نے کہا کہ ترمذی نے اتنا اور
زیادہ کیا کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا کہین یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان مین آپ نے فرمایا سلوا اللہ العافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ یعنی اللہ سے مانگو تندرستی دنیا اور آخرت مین اور عام ہے کہ دعا اذان سے متصل کرے یا کچھ فاصلہ سے
مگر بہتر یہی ہے کہ متصل کرے **ع فخ وَبَعْدَ الْحَيْعَلَتَيْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ مس ب**
اور حی علے الصلوۃ اور حی علے الفلاح کے بعد اس شخص کی دعا مقبول ہے جس پر غم یا سختی نازل ہو نقل کیا اسکو حاکم
ف کرب کہتے ہین فکر اور سخت غم کو اور شدت کہتے ہین عذاب اور محنت کو اور ہوسکتا ہے کہ لفظ او [illegible]
یعنے حضرت نے لفظ کرب ارشاد فرمایا یا لفظ شدت **ع وَعِنْدَ الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حب ط مو حا**
اور حالت صف باندھنے جنگ کے جہاد مین نقل کیا اس کو حبان اور طبرانی نے مرفوعا اور مالک نے موقوفا [illegible]

[1] یعنے یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا [illegible]
ہون اور میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ مین ہین مین نے تیرے عہد اور وعدہ پر جتنا مجسے ہو سکا شام کی تیری پناہ [illegible]
جو مین نے کیا تیری نعمت کا اقرار کرتا ہون اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو میرے گناہ بخش کہ کوئی گناہون کو تیرے سوا نہین بخشتا ١٢

وَعِندَ اِلتِحَامِ الحَربِ بَعضُهُم بَعضًا د اور لڑائی کرنے والون کے ملنے کی حالت مین ایک دوسرے
نقل کیا اس کو ابو داؤد نے ف یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کر کے ملجائین اور زخم پر زخم لگنے لگین ع فقیر کہتا ہے
کہ بعضہم مرفوع ہے اس لئے کہ فاعل مصدر التحام کا ہے اور ہوسکتا ہے کہ مجرور ہو بوجہ بدل ہونے کے حرب سے کذا فی الحرز
وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكتُوبَاتِ ت س اور فرض نمازون کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے ف کیونکہ
یہہ وقت افضل ہے اس مین دعا کے قبول ہونیکی زیادہ امید ہے اور یہہ وقت فرض سے متصل سلام کے بعد ہے اور
اگر معمولی سنتون اور ذکر ماثور کے بعد مراد لین تب بھی یہی توقع ہے کہ یہی حکم ہو فحرز ع وَفِي السُّجُودِ م د س
اور سجدہ کی حالت مین نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد نسائی نے ف اس لئے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سجدہ کی حالت مین بندہ اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو اس وقت مین بہت دعا کرو فحرز فقیر کہتا ہے
کہ مراد سجدہ سے نماز کا سجدہ ہے نہ یہہ کہ اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب کے طور پر کیا جائے امام اعظم رح کے نزدیک
اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب نہین جیسے قیام اور رکوع اکیلا تقرب نہین ہوتا اور علما مین اختلاف ہے کہ تنہا سجدہ
کرنا بلا کراہت جائز ہے یا نہین حرز ثمین مین اسکو بڑی بحث کے ساتھ لکھا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو اس مین دیکھہ لے
وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ القُرآنِ ت اور قرآن پڑھنے کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی نے وَلَاسِيَّمَا الخَتمِ ط
مو ص اور خاص ختم قرآن کے پیچھے یعنی اس وقت مین قبولیت کی بہت امید ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے مرفوعا اور
ابن ابی شیبہ نے موقوفا خُصُوصًا مِنَ القَارِئِ ط خاص کر پڑھنے والیکی طرف سے یعنے اس کی
دعا بہت قبولیت رکھتی ہے بہ نسبت سننے والیکے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے وَعِندَ شُربِ مَاءِ زَمزَمَ مس
اور چاہ زمزم کے پانی پینے کے حالت مین نقل کیا اسکو حاکم نے وَالحُضُورِ عِندَ المَيِّتِ م عه اور شخص قریب المرگ کے یا
مردہ کے پاس حاضر ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے ف اسلئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین اور لفظ حضور کو اگر
پیش پڑہین تو ترجمہ یہہ ہوگا کہ جملہ احوال اجابت سے حضور کی حالت ہے اور یہی روایت قوی ہے لیکن اگر زیر سے پڑہین تو یہہ
معنی ہونگے کہ مردہ کے پاس حاضر ہونیکے وقت ع اور اسی طرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہین وَصِيَاحِ الدِّيَكَةِ
خ م ت س اور مرغون کے آواز کے نزدیک نقل کیا بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم سنو مرغ کی آواز تو اللہ تعالیٰ سے اُسکے کرم کی زیادتی مانگو کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو ع وَاجتِمَاعِ المُسلِمِينَ
ع - اور مسلمانون کے جمع ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنی جہان اجتماع زیادہ ہو مثلاً جمعہ اور عیدین
اور عرفات مین تو وہان قبولیت کی امید زیادہ ہے ع وَفِي مَجَالِسِ الذِّكرِ خ م ت اور ذکر کی مجلسون مین نقل کیا اس کو
بخاری مسلم ترمذی نے ف اس مین علم اور تلاوت قرآن کی مجلسین بھی داخل ہین ع وَعِندَ قَولِ الإمَامِ وَلَا الضَّالِّينَ
م د س ق اور امام نماز کے لفظ ولا الضالین کہنے کیوقت یعنی اسوقت بھی فرشتے آمین کہتے ہین نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے وَعِندَ تَغمِيضِ

Marfat.com

دس ق اور میت کی آنکھہ بند کرنیکی حالت مین یعنی جان نکلنے کے بعد نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسای ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ط مر اور نماز کی تکبیر ہونیکے وقت نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن مردویہ نے وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ د
ط مر ۔ اور مینہ برسنے کی حالت مین نقل کیا اسکو ابو داؤد طبرانی ابن مردویہ نے رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُمِّ مُرْسَلًا
وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَهٗ امام شافعی نے اس کو روایت کیا اپنی کتاب ام مین ارسال کے طور پر
اور کہا کہ مین بہت سے علماء متقدمین سے یاد رکہتا ہون مینہ برسنے کی حالت مین قبولیت کا پانا فقیر کہتا ہے کہ محدثین
کے اصطلاح مین ارسال اسکو کہتے ہین کہ تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرے اور بیچ مین صحابی کا
نام نہ لے قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ ط مصنف رحمہ اللہ نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ کعبہ کے دیکھنے کی حالت مین
دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے ف کعبہ کے نظر آنے پر جو دعا چاہے سو کرے اور بعضون نے کہا
کہ یہہ آیۃ پڑہے ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار کہ یہہ دعا جامع ہے ع وَبَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ فِي
الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِيُّ
فِي تَفْسِيْرِهٖ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِيِّ اور سورہ انعام مین دو لفظ مبارک اللہ کے بیچ مین
ہم اسکو مجرب یاد رکہتے ہین بہت علماء سے اور اس مضمون کو کہ دعا جلالتین مین مقبول ہوتی ہے حافظ عبد الرزاق رسعنی نے
اپنے تفسیر مین شیخ عماد مقدسی سے مصرح بیان کیا ہے ف لفظ اللہ کا مکرر سورہ انعام مین ایک جگہہ آیا ہے اس
آیہ مین مثل ہذا دتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ پس رسل اللہ کے بعد محل قبولیت ہے اور حافظ سے مراد حافظ حدیث
ہے اور اصطلاح مین حافظ حدیث وہ ہے جو لاکہہ حدیثین معہ متن وسند کے جانتا ہو فحز اَمَاكِنُ الْاِجَابَةِ فَكَا
لْمَوَاضِعِ الشَّرِيْفَةِ دعا کے قبول ہونیکے مکان بزرگ جگہین ہین یعنے مثل مساجد وغیرہ کے ف کاف فکالمواضع کا
وارد ہے یعنے جن مکانات مین دعا کی قبولیت مروی ہے وہ بزرگ مکان ہین تو مصنف کو چاہیئے تہا یون کہتا ہی الموضع الشریفۃ
ع قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح فِي رِسَالَتِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ هُنَالِكَ فِي
خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا حسن بصری رح نے اپنے نامہ مین کہ مکہ والون کو بہیجا تہا یہہ کہا ہے کہ دعا اس جگہہ پندرہ
مکانون مین قبول کی جاتی ہے ف جب حضرت حسن بصری رح مکہ سے بصرہ کو جانے لگے تو اہل مکہ کو نامہ لکہا اسمین
وہ حدیثین لکہین جنمین وہان کی اقامت کی فضیلت وارد ہے اور یہہ بہی لکہا ان الدعاء الخ اور پندرہ پر حصر نہین کیا بلکہ تہوڑے سے
ذکر کئے ہین ان کے سوا اور بہی ہین جیسے رکن یمانی کے پاس اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور سوا سے انکے
ع فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ طواف کی جگہہ مین یعنی جس کو مطاف کہتے ہین طواف کے وقت وہان دعا قبول ہوتی ہے
اور ملتزم کے پاس ف ملتزم اس جگہہ کو کہتے ہین کہ دروازہ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہے لوگ وہان تبرک کے لئے
چمٹتے ہین اس وجہ سے ملتزم نام رکہا گیا اس کی مقدار اتنی ہے کہ اگر ایک ہاتھ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتھ پہیلا کر

Marfat.com

کعبہ کے دروازہ پر پہونچے فحر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ وَعِنْدَ زَمْزَمَ ھ اور کعبہ کے پرنالہ کے نیچے اور خانہ کعبہ
کے اندر اور چاہ زمزم کے پاس ف یعنے چاہ زمزم کے قریب جس وقت کھڑے ہوکر اُس کا پانی پیوین ع
وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعٰى وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى
وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ اور صفا اور مروہ پر اور اُن دونون کے بیچین دوڑنے کی جگہہ اور مقام
ابراہیم کے پیچھے یعنے دوگانہ طواف کے پڑھنے کے بعد اور عرفات مین یعنے عرفہ کے دن احرام کیحالت مین زوال کے
بعد سے صبح تک اور مزدلفہ مین یعنی ذیحجہ کی دسوین شب مین طلوع آفتاب سے پہلے تک اور منے مین اور تینون جمرات
کے پاس یعنی کنکرین مارنے کے وقت ف ظاہر یہہ ہے کہ تمام منے محل قبولیت کا ہے اس لئے کہ یہہ حاجیون کا
مکان ہے خصوصا مسجد خیف مین عبادت کے وقت دعا مقبول ہے اور ملتزم مین یون دعا کرے کہ طواف کے بعد کعبہ کا
غلاف پکڑے اور اپنا مونہہ اور رخسارہ اُسپر رکھے اور تمام بدن اُس سے لگاوے اور یہہ دعا پڑھے اللّٰهم انی وقفت ببابک
والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی من عذابک اللّٰهم حرم شعری وجسدی علی النار ع وَقُلْتُ وَاِنْ لَمْ يُجِبِ اللّٰهُ الدُّعَاءَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي اَيِّ مَوْضِعٍ يُسْتَجَابُ عَلٰى اَنَّا قَدْ رُوِّيْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ
فِي الْمُلْتَزَمِ حَدِيْثًا مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِيْقِ اَهْلِ مَكَّةَ مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ اگر دعا قبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
قبول نکیجاوے تو پھر کس جگہہ مقبول ہوگی یعنی اس لئے کہ قبر شریف زمین کی جگہون مین سے افضل ہے علاوہ ازین ہمکو روایت
کی گئی ہے ملتزم مین دعا کے مقبول ہونیکے باب مین ایک حدیث مسلسل مکہ والونکی روایت سے ف حدیث مسلسل اُس
حدیث کو کہتے ہین کہ اُس کے راوی روایت کے وقت ایک حالت پر رہون مثلا روایت کے وقت سب نے قسم کہائی ہو
یا اسی طرح کوئی اور فعل کیا ہو کذا ذکر علی اور مضمون حدیث کا یہہ ہے کہ ابن عباس رضہ نے کہا کہ مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ وہ فرماتے تھے کہ ملتزم ایسی جگہہ ہے جس مین دعا مقبول ہوتی ہے کوئی بندہ اُس مین جو دعا کرتا ہے اللہ تعالے
اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور اس حدیث کے ہر ایک راوی نے مصنف تک روایت کے وقت اس طرح کہا ہے کہ
قسم ہے خدا کی کہ مین نے کبہی اللہ تعالی سے اس مقام پر ایسی دعا نہین کی کہ اللہ تعالے نے میری دعا قبول نکی ہو فقط
فحر اَلَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ یہہ اُن لوگون کا بیان ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے یعنے اکثر مقبول ہی ہوتی ہے اَلْمُضْطَرُّ
خ م د اُن مین سے ایک بیچارہ ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نے ف مضطر غمزدہ اور مصیبت رسیدہ کو کہتے
ہین جسکو کوئی وسیلہ اللہ تعالے کے سوا نہو شیخ داود دیمانی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئے جسکو اپنی زندگی کی مطلق امید
نہ تھی اُسنے کہا اے شیخ میری شفا کے لئے دعا کرو شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ تو مضطر ہے اور مضطر کی دعا کے لئے قبولیت کا
دروازہ کہلے ہین کیونکہ اُس کی نیاز زیادہ ہے اور اللہ تعالی بیچارون کی نیاز کو پسند فرماتا ہے فحر وَالْمَظْلُوْمُ ع
اور ایک ستم رسیدہ ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ تین آدمی ہین جنکی دعا رد

Marfat.com

نہین ہوتی اُن مین سے ایک ستم رسیدہ ہے اللہ تعالےٰ اُسکی دعا ابر پر اُٹھاتا ہے اور قبول کرتا ہے اور آسمان کے دروازہ
اُسکے لئے کہولے جاتے ہین اور فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی بزرگی کی کہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد
ہو **فخ** اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ تم مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ آسمان کو شعلہ کی طرح چڑھتی ہے **ع** فقیر کہتا ہے
کہ اسی مضمون کے قریب کسی نے یہہ شعر کہا ہے **شعر** بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ✦ اجابت از در حق بہر استقبال
می آید ✦ اور مترجم نے ابوہریرہ کی حدیث مین سے ایک شخص مستجاب الدعا کو لکھا دوسرا شخص روزہ دار ہے جو افطار کے
وقت دعا کرے اور تیسرا شخص بادشاہ عدل گستر ہے **وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا مص** اگرچہ ستم رسیدہ گنہگار ہو یعنی تب
بھی اُسکی دعا مقبول ہے نقل کیا اسکو احمد بزار ابن ابی شیبہ نے **وَلَوْ كَانَ كَافِرًا حب** اگرچہ وہ مظلوم کافر ہو نقل کیا اسکو
ابن حبان احمد نے **ف** علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہین فتویٰ اسپر ہے کہ قبول
ہوتی ہے چنانچہ برجندی نے ذکر کیا ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ اضطرار کی حالت مین کفار کی دعا دنیا مین قبول ہوتی ہے
اور اللہ تعالےٰ کا یہہ ارشاد وما دعاء الکافرین الا فی ضلال آخرت کی دعا کا بیان ہے کہ وہان بہت کچھہ چلائینگے کوئی نہین
سنے گا **ع** **وَالْوَالِدُ ت ق** اور باپ کی دعا نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے **ف** یعنے باپ اپنے بیٹے کے
حق مین جو دعا کرے بُری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہے اور مان کی دعا کا بھی یہی حکم ہے دیلمی نے مسند فردوس مین یہہ
حدیث روایت کی ہے کہ باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اپنی امت کے لئے لفظ حدیث
کے یہہ ہین دعاء الوالد لولدہ کدعاء النبی لامتہ **ع** **وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب** اور بادشاہ عادل کی دعا یعنی جو
بادشاہ اللہ تعالےٰ اور بندونکا حق ادا کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ خ م ق**
اور مرد نیک بخت کی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ماجہ نے **ف** بندہ صالح وہ ہے جو بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا
اسکو حکم ہوا ہے اور مستقیم رہے **فخ** **وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ م** اور بیٹے کی دعا جو اپنے ماباپ سے سلوک کرنیوالا ہو
نقل کیا اس کو مسلم نے **ف** بر کے یہہ معنے کہ اُن سے سلوک کرے اور اُنکا حق ادا کرے اور اُن کی رضا کا طالب ہو
فخ **وَالْمُسَافِرُ د ت ق** اور مسافر کی نقل کیا اس کو ابوداؤد بزار ابن ماجہ نے **ف** مسافر سے مراد اللہ کی راہ کا مسافر ہے
مثلاً حج اور جہاد اور طلب علم کا سفر کرنے والا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو **ع** **وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ ت**
ق حب اور روزہ دار کی دعا جب افطار کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** یعنی افطار سے پہلے
کہ تضرع اور انکسار کا وقت ہے اور اگر افطار کے بعد مرادین تب بھی جائز ہے **ع** **وَالْمُسْلِمُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ م د**
مص اور مسلمان کی دعا جو اپنے بھائی مسلمان کے لئے اُسکی پیٹھ پیچھے مانگے نقل کیا اس کو مسلم ابوداؤد ابن ابی شیبہ نے
ف اسلئے کہ پیٹھ پیچھے کی دعا ریا سے خالص ہوتی ہے اور اگر اُس کے سامنے بھی دعا کرے اس طرح کہ اُس کو
خبر نہ ہو غائبانہ مین داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لئے غائبانہ مقبول

Marfat.com

ہوتی ہے دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعاء خیر کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا گو کے لئے کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مانند خیر ہو نچی **فحز** فقیر کہتا ہے بظہر الغیب مین لفظ ظہر زائد ہے مقصود بالغیب ہے وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ **مص** اور مسلمان کی دعا جب تک کہ کسی پر ارادہ ظلم کی دعا نکرے یا ناتے کے کاٹنے کی یا جبتک یون نہ کہے کہ مین نے دعا کی تو میری دعا پذیرا نہ ہوی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی مسلمان کی دعا مقبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کے لئے اور قطع رحم کے لئے دعا نکرے یا جب تک یون نہ کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہ ہوی جب یہہ کہتا ہے تو قبول نہین ہوتی **ع** اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ **ا** اللہ غالب اور بزرگ کے کچھہ بندہ آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سے کہ ہر دن اور رات مین اُن مین سے ہر بندہ کی ایک دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو احمد نے ایک نسخہ مین بعد لفظ مستجابہ کے یہہ عبارت زیادہ آئی ہے وَفِيْ جَامِعِ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ اَلدُّعَاءُ الصَّحِيْحُ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ یعنی جامع ابو منصور مین منقول ہے کہ صحیح دعا حاجی کی دعا ہے جب تک کہ حج سے مراجعت کرے صحیح مقبول دعا ہے وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ **مس** اور اللہ برتر کا بہت بڑا نام کہ جب اُس کے ذریعے سے اُس سے دعا کیجاے تو قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے یا جسوقت دعا کی شرطین پائی جاوین اور اگر اُس کے وسیلے سے اُس سے کچھہ مانگا جاوے تو عنایت فرماتا ہے وہ اسم اعظم اس آیت مین ہے لا الہ الا انت الآیہ یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تیری پاکی بیان کرتا ہون بے شک مین ہون ظلم کرنے والون مین سے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اس آیہ کی بیان فرمائی تو یہہ بھی فرمایا کہ یونس علیہ السلام کی دعا یہی آیہ تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا یونس علیہ السلام ہی کے لئے خاص تھی یا سب مسلمانون کے لئے آپ نے فرمایا کہ آیا تم نہین سنتے اللہ تعالے کا یہہ ارشاد فنجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنے ہمنے یونس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو غرض کہ سب مسلمانون کے لئے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل شب قدر کی لیکن جمہور کہتے ہین کہ اسم اعظم اللہ ہے اور قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہہ اسم ذات اس شرط سے اسم اعظم ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے دل مین اُس کے سوا کوئی نہ ہو اس صورت مین اُس کی تاثیر ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضنے رب العزت سے سوال کیا کہ مجکو اسم اعظم تعلیم فرما اللہ تعالے نے اُن کو خواب مین دکھایا کہ اسم اعظم یہہ ہے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم اور اسم اعظم کے باب مین اولیاء اللہ کے بہت سے قول وارد ہین جلال الدین سیوطی نے ایک علحدہ رسالہ اس کی تحقیق مین تصنیف کیا ہے کتاب کے بڑھجانے کے خوف سے مین اس عبارت پر کفایت کرتا ہون کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ یہہ دعا جامع

Marfat.com

سب اقوال کی ہے یعنے دعا ذیل مین جتنے اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین سب آجاتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ بِاَنَّ
لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ
یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُغْنِیُ یَا مُعْطِیُ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیُ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا اَحْمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ع واسمُ اللّٰہِ تعالی الاعظمُ مصن
اَلَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عہ حب مس ا ے اور اللہ تعالی کا اسم اعظم
کہ جب اُس کے ذریعہ سے اُس سے کچھ مانگا جاے تو عنایت کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اُس سے کچھ دعا
کیجاے تو قبول کرے وہ اس دعا مین ہے اللہم انی اسالک الخ یعنے اللہ مین تجھسے اپنا مطلب اور مقصود مانگتا ہون
اس ذریعہ سے کہ مین گواہی دیتا ہون یعنے یقین کرتا ہون کہ بیشک تو ہی اللہ ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو ایک ہے
ایسا بے پروا کہ نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُسکا ہمسر نہین نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ مصن یا اسم اعظم یون آیا ہے اللہم انی اسالک الی اخرہ یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اس وسیلہ سے
کہ تو ہی تنہا اللہ ہے بے پروا آخر تک یعنے باقی الفاظ مثل پہلے روایت کے ہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے - و
اسمُ اللّٰہِ تعالی العظیمُ عہ حب مس الاعظم امص اَلَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ق وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ حب الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عہ حب مس امص اور اللہ برتر کا بڑا نام بہت بڑا کہ جب اس کے ذریعہ سے
کچھ اس سے دعا کیجاے تو قبول کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اس سے کچھ مانگا جاے تو عنایت کرے اس دعا مین ہے
اللہم انی اسالک الی اخرہ یعنی اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اس وسیلہ سے کہ تعریف تیرے ہی لئے ہے کوئی معبود برحق

لہ الہی مین تجھسے سوال کرتا ہون اس وجہ سے کہ تجھی کو تعریف ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین اے شفقت کرنے والے احسان کرنے والے آسمان زمین
کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور توقیر والے اے سب وارثون کے بہتر اے سب مہربانون سے زیادہ رحیم اے دعا کے سننے والے اے
اللہ تین بار اے جاننے والے اے سننے والے اے بہت جاننے والے اے بردبار اے ملک کے مالک اے بادشاہ اے عیبون سے بری اے
سچے اے ہمیشہ رہنے والے اے موجود اے غنی اے گھیرنے والے اے حکمت والے اے برتر اے غالب اے نہایت مہربان اے رحم والے اے
گنہگارون کے جلد پکڑنے والے اے کرم والے اے چھپانے والے اے دینے والے اے روکنے والے اے زندہ کرنے والے اے عدل کرنے والے
اے زندہ اے منتظم اے یکتا اے زیادہ لائق تعریف کے اے تعریف یارب پانچ بار اے نعمت دینے والے اے گناہ بخشنے والے اے نزدیک اے وہ شخص کہ کوئی معبود سوا تیرے نہین تو پاک ہے

Marfat.com

تیرے سوا نہین تو ایک ہے کوئی تیرا شریک نہین تو مہربان ہے بہت دینے والا اسمانون اور زمین کا پیدا کرنے والا اے بزرگی اور بخشش والے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لاشریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہے اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لئے رموزان کے اوپر لکھنے چاہئین اور ایک روایت مین اس دعا مین یہہ زیادہ آیا ہے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ عه حب مس ا اے زندہ اے جہان کے انتظام کرنے والے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ د ت ق مص اور اللہ برتر کا اسم اعظم ان دونون آیتون مین ہے اول والہکم الہ واحد الآیہ یعنے تمہارا معبود ایک معبود ہے کوئی معبود نہین اُس کے سوا وہ بخشنے والا ہے مہربان اور دوسری آیہ سورہ آل عمران کی ابتدا ہے الم اللہ لا الہ الا ہو یعنے کوئی معبود نہین سوا اُس کے وہ زندہ ہے جہان کی خبر گیری کرنے والا نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ـ وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ مس اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتون مین ہے سورہ بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین نقل کیا اس کو حاکم نے ـ قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُھَا فَوَجَدْتُّھَا اَنَّہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّہُ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ جَمْعًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ قاسم اس حدیث کے راوی نے کہا کہ مین نے ان سورتون کو ڈھونڈا تو پایا کہ اُن سورتون مین اسم اعظم الحی القیوم ہے مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے واسطے مطابقت دونون حدیثون کے ف یعنی اسماکی حدیث سے جو متن مین مذکور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور دوسرے حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم تین سورتون یعنی بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین ہے اور ان سورتون مین اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آیا ہے بقرہ اور آل عمران مین تو بعینہ اسی ترتیب سے مذکور ہے لیکن سورہ طہٰ مین یہہ سارا جملہ دو بار کرکے آیا ہے اول اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ ہے اور یہہ وعنت الوجوہ للحی القیوم مذکور ہے تو مصنف نے دونون حدیثون کی مطابقت کے لئے یہہ نکالا کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے فخ ـ وَلِمَا رُوِّیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِیِّ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اور میرے نزدیک اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کا اسم اعظم ہونا اُس حدیث کی رو سے بھی ہے جو ہمکو کتاب الدعا تصنیف واحدی مین یونس بن عبد الاعلی سے پہونچی اور اللہ تعالےٰ بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے وَالْقَاسِمُ ھٰذَا ھُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ صَدُوْقٌ اور یہہ قاسم جو مذکور ہوا عبد الرحمن کا بیٹا اور شام کا رہنے والا تابعی شاگرد ابو امامہ باہلی صحابی کا سچا آدمی ہے وَاَسْمَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْحُسْنٰی الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِھَا تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ

Marfat.com

احصاها دخل الجنۃ تخ م ت س ق مس حب ۵ لا یحفظہا الا دخل الجنۃ اور اللہ برتر کے اچھے نام جنکے ساتھ اللہ
تعالے کے پکارنیکا ہمکو حکم ہے ننانوی نام ہین جو کوئی اُن کو یاد کرے بہشت مین داخل ہو نقل کیا اس کو بخاری مسلم
ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے اور بخاری نے اخیر جملہ اس طرح روایت کیا کہ کوئی اُن کو یاد نکریگا کہ جنت مین
داخل نہ ہو **ف** ہمکو اُن سے پکارنیکا حکم ہوا یعنی اس آیہ مین وللہ الاسماء الحسنے فادعوہ بہا یعنے اللہ کے لئے ہین
اچھے نام تو اُس کو اُن ناموں سے پکارو مصنف نے کہا کہ علما نے احصاہا کے معنون مین اختلاف کیا ہے بخاری
وغیرہ نے کہا اور یہی قول صحیح ہے کہ اُس کے معنی ہین اُن کو یاد کیا کیونکہ بعض روایت مین حفظہا آیا ہے اور بعض نے
کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ اُن کو پڑہا یا ایمان لایا یا اُن کے معانی جانے اور اُن کے معانی پر عمل کیا اور بعض نے کہا کہ یہہ
معنے ہین کہ قرآن یاد کیا اس لئے کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث مین اسماء حسنے کا حصر ننانوی پر
نہین بلکہ یہہ مقصود ہے کہ جو خاصیت ان کی مذکور ہوئی ہے وہ انھین ناموں سے مخصوص ہے لوامع النجوم مین
لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے ایک ہزار نام ہین کہ اُس کے سوا اُن کو کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام اور ہین کہ اُن کو فرشتے
جانتے ہین اُن کے سوا کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام مسلمانوں کی زبان پر جاری ہین اُن مین سے تین سو توریت
مین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین ہین جنمین سے ننانوی لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ
وہ اسم اعظم ہے اور ابو عبید اللہ سے منقول ہے کہ مین نے اسماء باری تعالی کو قرآن مین ڈھونڈا تو ایک سو تیرہ پائے
لیکن بعض مکرر تھے مثلاً غافر اور غفور اور غفار اور مانند ان کے تو مکرر کے دور کرنے کے بعد ننانوی باقی رہے
ع وفخر هو الله الذي لا اله الا هو وہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود برحق نہین اُس کے سوا **ف** اللہ نام ہے
ذات واجب الوجود کا کہ معبود برحق ہے اور یہہ نام خدا تعالے کے سوا دوسرے پر نہین بول سکتے نہ حقیقۃ نہ مجازاً دوسرے
اور ون پر بولتے ہین گو مجاز کے طور پر ہون اس وجہ سے یہہ نام سب ناموں سے بڑا ہوا اور بندہ کو چاہیئے کہ سب
ناموں کے معانی سے متصف ہو یعنے اپنے آپ مین وہ خصلتین پیدا کرے ہم ناموں کی شرح مین اس با[ت] کو نصیب لفظ
بندہ سے تعبیر کرینگے اور لفظ اللہ تعلق کے لئے ہے تخلق یعنی خلق پکڑنے کے لئے اور بندہ کا نصیب اس نام سے
یہہ ہے کہ اُس سے لگاؤ کرے چنانچہ مان سے لگاؤ کرتا ہے یعنے اپنا دل اُس کی یاد مین مستغرق رکھے اور اُسکے
سوا دوسرے کی طرف التفات نکرے اور نہ اُس کے غیر سے کچھ امید رکھے نہ اُس کے غیر سے ڈرے خاصیت
جو کوئی اس نام کو ہزار بار پڑہے یقین والا ہو اور اگر اس نام کو نماز کے بعد سو بار پڑہے تو اُس کا باطن کشادہ ہو
اور کشف ہونے لگے الرحمن الرحیم بخشنے والا مہربان **ف** ان دونوں ناموں سے بندہ کا نصیب یہہ ہے
کہ خلق پر مہربان ہو اور سب کو نظر رحمت سے دیکھے اور اپنے سب کام خدا کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور
اُس کے غیر سے مدد نہ چاہے اور بری چیز کے دفع کرنے مین سعی کرے اور حتی المقدور محتاجوں کی حاجت بغرضانہ

امیدون غرض کے پوری کرے **خاصیت** جو کوئی نماز کے بعد الرحمن الرحیم کہے حق تعالی غفلت اور بھول اور سختی اُس کے دل سے دور کرے اور جو کوئی ہر روز سو بار رحیم کہے تمام خلق اُسپر مہربان ہو **المَلِکُ** بادشاہ حقیقی کہ دو جہان کا کام اُسی کے قبضہ قدرت مین ہے اور وہ سب سے بے نیاز اور سب اُس کے محتاج **ف** تو جب بندہ نے بہ جان اپنا فقرون کی درگاہ کا غلام اور اُس کی گلی کا گدا بنے اور اُس کی خدمت اور اطاعت سے اپنی عزت کا طالب ہو اور جانب سے بہ نہ اُس کی جناب قدرت اور تصرف سے پیوند حاصل کرے اور سب سے بالکل بے نیاز ہو اور اُن سے اپنی حاجت ظاہر نکرے اور نہ بیم و رجا رکھے اور اپنے دل اور قالب کی مملکت مین اپنا تصرف کرے اور اپنے اعضا اور قوتون کا مالک ہو کر اُن کو طاعت حق اور حکم شرع کے لئے مسخر کرے تاکہ اپنے عالم وجود کا بادشاہ ہو بعض مشائخ سے کسی نے وصیت چاہی فرمایا کہ دنیا و آخرت کا بادشاہ ہو جا یعنی اپنی حاجت اور خواہش کو دنیا سے قطع کر کیونکہ بادشاہی درحقیقت آزادی اور بے نیازی کا نام ہے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو القدوس کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑھے اگر صاحب ملک ہو حق تعالے اُسکے ملک کو قائم دوائم رکھے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اُس کا نفس اُسکا فرمان بردار ہو اور اگر عزت و حرمت کے لیے پڑھے تو مجرب ہے **القُدُّوسُ** نہایت پاک اور سب نقصانون سے منزہ **ف** نصیب بندہ کا اس سے یہ ہے اپنے علم کو برے خیالون سے اور اپنے ارادون کو بشریت کی لذتون سے پاک کرے **خاصیت** جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے اُس کا دل صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد اس نام کو سبوح کے ساتھ ملا کر روٹی کے ٹکڑہ پر لکھکر کھاوے فرشتہ صفت ہو جاوے اور دشمنون سے پناہ حاصل ہونیکو بھاگنے کے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین اس کی مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر ایک سو انیس بار شیرینی پر پڑھکر دشمن کو دے تو مہربان ہو جاوے **السَّلامُ** سلامت اور بے عیب **ف** بندہ کا نصیب اس مین یہ ہے کہ برے اخلاق اور بیکار کامون سے بے عیب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑھے حق تعالے اُسکو صحت شفا عطا کرے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو **المُؤمِنُ** امن دینے والا خلق کو دنیا اور آخرت مین آفتون سے **ف** بندہ کا نصیب اس سے یہ ہے کہ خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سے مامون رکھے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالی اُسکو شیطان کی شر سے محفوظ رکھے اور کوئی اُس پر قدرت نہ پاوے اور اُس کا ظاہر و باطن حق تعالی کی امان مین رہے اور جو کوئی اُس کو بہت پڑھے خلق اُس کی مطیع اور معتقد ہو **المُهَيمِنُ** ہر چیز کا نگہبان کمال قدرت کے ساتھ اور خلق کے کئے قولون اور عملون سے واقف **ف** بندہ کا نصیب یہ ہے کہ اپنے دل کا مراقب اور محافظ بنے اور اُس کے احوال و اسرار پر مطلع ہو اور اپنے اوصاف پر غالب **خاصیت** جو کوئی غسل کرکے اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے تو باطنون اور غیبون پر مطلع ہو اور اگر اس کی مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے **العَزِیزُ** غالب حکم مین اور بے ہمتا کہ کوئی اُس پر غلبہ نہ پاوے **ف** بندہ کا نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس اور ہوا نفسانی

Marfat.com

اور شیطان پر غالب ہوا اور طمع اور سوال اور ذلت کے سبب سے اہل دنیا کے دروازہ پر اپنی آبرو ریزی نکرے اور اپنی حاجت
سوا خدا تعالی کے اور کسی سے ظاہر نکرے اور علم اور عمل اور عرفان مین بے مثل بنے **خاصیت** جو کوئی بعد نماز فجر کے
اکتالیس بار اس اسم کو پڑہے کسی کا محتاج نہ ہو اور خواری کے بعد عزت والا ہو اور اس اسم مین عجیب و غریب خاصیتین لکہی ہے
اَلْجَبَّارُ بگڑے ہوے کامونکا درست کرنے والا اور بزرگ کہ کسی کا ادراک اُس کی بزرگی کے گرد نہین پہونچ سکتا **ف**
بندہ کا نصیب اس سے یہہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانون کو کمال وفضائل کے حاصل کرنے سے درست کرے اور
اپنے نفس سرکش پر غالب ہو کر لزوم تقوی اور دوام طاعت سے مرتبہ کمال کو پہونچے **خاصیت** جو کوئی بعد مسبعات
عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑہے ظالمون کی شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور
بدگوئی سے مامون ہو اور دولت و سلطنت والا ہو جاے اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کے پہنے تو اُس کی ہیبت و شوکت خلق کے
دلمین قائم ہو فقیر کہتا ہے کہ مسبعات عشر سے یہہ دس چیزین مراد ہین جنکو معہ بسم اللہ سات سات دفعہ پڑہا کرتے ہین
الحمد سورہ فلق سورہ ناس سورہ اخلاص سورہ کافرون آیۃ الکرسی کلمہ تمجید درود شریف اور یہہ دعا اللھم اغفرلی ولوالدی
وارحمھما کما ربیانی صغیرا اللھم اغفر لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات
یا قاضی الحاجات ویا رافع الدرجات برحمتک یا ارحم الراحمین اور یہہ دعا اللھم یا رب افعل بی وبہم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا
والآخرۃ ما انت لہ اہل ولا تفعل بنا یا مولنا ما نحن لہ اہل انک غفور حلیم جواد کریم روف رحیم **اَلْمُتَکَبِّرُ** بزرگ اور خاص و عام سے
بے نیاز اور اس سے برتر کہ عقل و وہم اُس کی قدر معلوم کرے **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اللہ تعالی کی جناب پاک
مین پہونچنے کے سوا اور پہونچنے کے سامان کے سوا دنیا کی لذت کی تمام چیزون کو بلکہ آخرت کی لذیذ چیزون کو بہی حقیر
سمجہے اور دنیا اور اہل دنیا کی چکنی چیزون اور لذتون کی طرف مائل نہ ہو اور نہ اُن کی قدر جانے اس وجہ سے کہ انسان کی شان
بڑی اور دین کا مرتبہ اونچا ہے نہ اس سبب سے کہ اپنے نفس کو بزرگ اور اپنی ذات کو بڑا جانے **خاصیت** اگر اس اسم کو
اپنی حلال منکوحہ سے صحبت کرنیسے پہلے دس بار پڑہے حق تعالی اُسکو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر
ہر کام کے ابتدا مین بہت کہے تو مراد کو پہونچے **اَلْخَالِقُ** اندازہ کرنے والا خلق کا اپنے مشیت اور حکمت کے موافق۔
اَلْبَارِئُ خلق کا پیدا کرنے والا **اَلْمُصَوِّرُ** مخلوق کا صورت اور ہیئت دینے والا **ف** بندہ کا نصیب ان تینون نامون سے
بعض نے یہہ کہا ہے کہ جب ادا روظائف سے فارغ ہو تو کچہہ کام ایسا کرے کہ اُس سے اپنی وجہ معیشت پیدا ہو خصوصاً
کام کرے جس کا اثر اُس کی موت کے بعد باقی رہے اور لوگونکو اس سے فائدہ پہونچے مثلاً کلام مجید لکہہ جاوے یا کوئی
دینی کتاب **خاصیت** جو کوئی اسم الخالق پر ملازمت کرے حق تعالی ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اُس کے لیے قیامت تک
عبادت کرتا رہے اور اُس کے چہرہ کو منور فرماتا ہے اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑہے خدا تعالی اُسکو قبر مین
نہ چہوڑے بلکہ ریاض قدس کے طرف لیجاوے اور جسکی بی بی بانجہ ہو سات روز روزہ رکہے اور افطار کے وقت اکیس بار

Marfat.com

اسم المصور پڑہے اور پانی پر دم کرکے پلاوے تو بی بی اُس کی حاملہ ہو اور فرزند نیک جنے انشاء اللہ تعالیٰ اَلْغَفَّارُ
بندون کا گناہ بخشنے والا اور اُن کے عیبونکا چھپانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ لوگون کے گناہ معاف کرے
اور ان کے عیب چھپاوے **خاصیت** جو کوئی نماز عصر کے بعد سو بار کہے یا غفار اغفرلی تو حق تعالیٰ اُسکو بخشنے ہوئے
لوگونکے زمرہ مین کر دیتا ہے اَلْقَهَّارُ غالب کہ تمام عالم اُس کے قبضہ قدرت کے نیچے عاجز اور مغلوب ہین **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون پر کہ نفس و شیطان ہین غالب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہے
حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُسکے دل سے اُٹھا دیتا ہے اور اُس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت اور شوق اُسکے دل مین پیدا
ہوجاتا ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بدون عوض کے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے جان و مال کو اللہ کے
واسطے بے غرض اور بے عوض خرچ کرے **خاصیت** جس کسی کو فقر و فاقہ کا رنج ہو وہ اس اسم پر مداومت کرے حق
تعالیٰ اسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اسکو لکھکر اپنے پاس رکھے وہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر
چاشت کی نماز کے بعد کوئی آیت سجدہ کی پڑھکر سجدہ کرے اور سجدہ مین سات بار اس اسم کو پڑہے تو خلقت سے بے پروا
ہوجاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو رات کے وقت گھر کے یا مسجد کے صحن مین تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اُٹھاوے
اور سو بار اس اسم کو پڑہے تو اُس کی حاجت روا ہوتی ہے اَلرَّزَّاقُ روزی کا پیدا کرنے والا اور مخلوقات کو اُس کا
پہونچانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ خلق کو روحانی اور جسمانی رزقون سے نفع پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی
نماز فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چارون کونون مین دس دس بار اس اسم کو کہے تو اُس گھر مین
ہرگز ضعف اور مفلسی نہو چاہیے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف رکھے اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے
دروازون کا کھولنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کی مشکلات حل کرے **خاصیت** جو کوئی فجر کی نماز کے بعد
دونون ہاتھ سینہ پر رکھے اور ستر بار یہہ اسم پڑہے اُس کے دل سے زنگ جاتا رہے اور نور اور صفائی و رحمت ہو اَلْعَلِيْمُ
پوشیدہ اور آشکارا کا جاننے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رب زدنی علما کی دعا مین مشغول ہو کر کثرت علم کا آرزومند ہو
خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالے اُس کو اپنی معرفت عنایت فرماوے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار کہے
یا عالم الغیب تو حق تعالے اُسکو کشف والہام کرے اَلْقَابِضُ بندونکی روزی یا اُن کا دل تنگ کرنے والا اور اُن کی روحکا
قبض کرنے والا **ف خاصیت** جو کوئی اسم القابض کو چالیس روز چار لقمون پر لکھکر کھالے قبر کے عذاب اور بھوک
سے محفوظ رہے اور خاصیت اسم الباسط کی جو آگے آتا ہے یہہ ہے کہ جو کوئی سحر کے وقت ہاتھ اُٹھاوے اور دل مین دس بار
پڑہے اور مونہہ پر ہاتھ پھیر لے کبھی اس کا محتاج نہو کسی سے کچھ چاہے۔ اَلْبَاسِطُ روزی یا بندونکی دل کا فراخ
کرنے والا **ف** بندہ کا نصیب ان دونون اسمون سے یہہ ہے کہ بندونکا دل خوف الٰہی سے تنگ کرے اور بیان وسعت
رحمت اور فضل نامتناہی سے اُسکو فراخ کرے اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ کافرون کا پست کرنے والا اپنے قرب سے اور مومنونکا

Marfat.com

بلند کرنے والا اپنے قرب اُنکی نیک بختی کی وجہ سے ف بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ باطل کو پست کرے اہل باطل کے
ساتھ عداوت رکھنے سے اور حق کو بلند کرے اہل حق کے محبت رکھنے سے خاصیت جو کوئی تین روزے رکھے
اور چوتھے روز ایک مجلس مین ستر بار الخافض کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی چودھوین رات کے آدھی رات مین ہر مہینہ
سو بار الرافع کہے حق تعالے اُس کو خلائق سے برگزیدہ اور توانگر اور بے احتیاج فرمائے ۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ ۔ بندونکا عزت
دینے والا دونون جہان مین اور اُن کا خوار کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ عزت کرے اُن کی جنکو اللہ تعالیٰ نے
علم اور معرفت کے سبب سے عزت دی اور خوار کرے اُن کو جنکو اللہ تعالیٰ نے کفر اور گمراہی کی وجہ سے خوار کیا خاصیت
جو کوئی اسم المعز کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات مین بعد نماز مغرب کے ایک سو چالیس بار پڑہے خلق کے نظر مین اُس کی ہیبت اور
حرمت ظاہر ہو اور کسی سے سواے خدا کے نڈرے اور جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچہتر بار اسم المذل کو پڑہے
اور سجدہ مین جا کر کہے کہ یا اللہ فلان ظالم کی شر سے امن دے حق تعالیٰ اُس کی شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ
سننے والا دیکھنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلاف شرع کے کہنے اور دیکھنے اور سننے سے احتراز کرے اور
اللہ تعالیٰ کو اپنی حرکات اور سکنات پر حاضر ناظر جانے خاصیت جو کوئی اسم السمیع کو پنجشنبہ کے دن نماز چاشت کے بعد
پانسو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑہے اور بات نکرے اور اُس کے بعد دعا کرے تو دعا اُس کی مقبول ہووے
جو کوئی اسم البصیر کو پنجشنبہ کے دن فجر کی سنتون اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑہے حق تعالیٰ اُس کو نظر
خاص سے مخصوص فرماوے اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رفع خصومت اور حکومت مین عدالت پر کاربند
ہو اور اپنے نفس سے منصف اور حاکم رہے خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات کو یہہ اسم اتنا پڑہے کہ بے خود ہو جائے تو حق تعالیٰ
اُس کے باطن کو اپنے بہیدونکی کان بناوے اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق اور حق کے
معاملات مین عدالت کرے خاصیت جو کوئی اس اسم کو جمعہ کے دن بیس لقمون پر لکھکر کہاوے حق تعالیٰ خلق کو اُس کا
مطیع کرے اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اُس کے سامنے برابر ہے اور بندون پر نیکی اور نرمی کرنے والا ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو خدا کیطرف لطف اور نرمی کے ساتھہ بلاوے خاصیت جس کے پاس معیشت کا سامان
نہو اور فقر فاقہ مین رہتا ہو یا تنہائی مین کوئی مونس نملے یا بیمار ہے کہ اُس کا غمخوار نہین یا لڑکی رکہتا ہو کہ کوئی اُس کے نکاح کا
پیغام نہین کرتا تو وہ اچہی طرح سے وضو کرے اور دوگانہ نماز پڑہکر اس اسم کو اپنے مطلب کے نیت سے سو بار پڑہے تو حق تعالیٰ
اُس کی مہم سرانجام کرے ۔ اَلْخَبِیْرُ سب چیزون سے آگاہ اور دل کی باتون سے واقف ف نصیب بندہ کا یہہ ہے
کہ دین و دنیا کے کامون مین خبردار اور باریک بین ہووے خاصیت جو کوئی نفس کے ہاتون مین گرفتار ہو اس اسم کو
بہت پڑہے تا کہ اُس بند سے چہٹکارا پاوے اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنے والا گناہونکی معاف کرنے مین ف نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ بدبختونکی ایذا دینے پر تحمل کرے اور زیر دستونکے تکلیف دینے مین بردباری کرے خاصیت جو کوئی

Marfat.com

اس اسم ایک کاغذ پر لکھکر دھووے اور اُس کا پانی اپنی کہیتی پر چھڑکے تو حق تعالیٰ اُس کی کہیتی آفت سے محفوظ رکہے اَلعَظِیمُ بزرگ اور برتر اپنی ذات و صفات مین یعنی وہمون کی حد سے برتر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی ہمت بلند رکھے اور دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور کونین کی سلطنت کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ مین حقیر سمجھے اور وہ کمالات حاصل کرے جنسے اُس کی قدر بڑہے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو بلاناغہ جسقدر ہو سکے لازم کرکے پڑہے خلق کے نظر مین عزیز اور بزرگ ہو اَلغَفُورُ بہت بخشنے والا **ف** نصیب بندہ وہی ہے جو غفار کے بیان مین گذرا **خاصیت** جس کسی کو کوئی مرض ہو مثلاً تپ اور درد سر وغیرہ یا غم والدوہ اُسپر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اُس کا نقش روٹی سے جذب کرکے کہاوے حق تعالیٰ اُس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشے اور اگر اس کو بہت پڑہے تو اُسکے دل سے سیاہی دور ہو اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ مین یارب اغفرلی تین بار کہے تو حق تعالیٰ اُسکے گناہ پہلے اور پیچھے کے معاف فرماوے اَلشَّکُورُ قدردان اور بڑا ثواب دینے والا تھوڑے عمل پر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ واجب تعالیٰ کا شکر کہے اس طرح کہ سب نعمتون کو اُسی کی طرف سے جانکر ہر عضو کو جسواسطے پیدا کیا ہے اُس مین مصروف رکہے **خاصیت** جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اُسکے دل مین کدورت پہونچے یا آنکہہ مین تاریکی واقع ہو اس اسم کو پانی پر اکتالیس بار پڑہے اور یہہ پانی اپنی آنکہہ پر ملے حق تعالیٰ اُس کو شفا و رخلاصی بخشے اَلعَلِیُّ بلند مرتبہ **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی طاقت علم او رعمل حاصل کرنیکے لیئے خرچ کرے تاکہ اپنے ہم جنس سے زائد ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑہے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بیقدر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسکو بزرگی عنایت فرمایگا اور اگر فقیر ہوگا تو اُسکو تونگر کریگا اور اگر سفر مین سرگردان ہوگا تو اُسکو وطن مالوف مین پہونچا دیگا اَلکَبِیرُ ایسا بڑا کہ اُسپر کوئی بڑا متصور نہین **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا **خاصیت** جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والیان ملک اُس پر مداومت کرین تو سب لوگ اُن سے ڈرین اور اُن کی مہین بخوبی سرانجام کو پہونچین اَلحَفِیظُ عالم کا نگاہ رکھنے والا ضائع ہونے اور آفتون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر و باطن کی مہلکات یعنے گناہون سے محفوظ رکہے **خاصیت** جسکو ڈوبنے یا جلنے یا زخمی ہونے کا خوف ہو یا پریون کا وہم اور گہبراہٹ رکھتا ہو یا حرام نگاہون سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندہے حق تعالیٰ اُسکو ان چیزون سے مامون رکہے اَلمُقِیتُ غذا دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ لوگون کو کہانا کہلا دے اور غافلون کو راہ بتاوے **خاصیت** اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُس کو غریبی پیش آوے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روے تو سات بار خالی آبخورے پر اس اسم کو پڑھکر دم کرے پھر اُس مین پانی ڈالکر خود پیوے یا دوسرے کو پلا دے اپنے مقصود کو پہونچے اور اگر روزہ دار کو روزہ سے ہلاک ہونے کا ڈر ہو تو پہول پر دم کرکے سونگہے اُس کو اتنی قوت ہو جائیگی کہ روزہ رکھہ سکے اَلحَسِیبُ کفایت کرنے والا ہر حال مین بندونسے قیامت کے دن حساب لینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ محتاجونکی حاجت کو پورا کرے اور اپنے نفس سے حساب لے **خاصیت** جو کوئی جو

Marfat.com

یا دشمن یا بُرے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرے تو آٹھ دن تک صبح اور شام ہزار بار کہے حسبی اللہ الحسیب او پنجشنبہ سے شروع کرے حق تعالےٰ اُس کو ان چیزون کی شر سے بچاوے اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس کو کمال کی صفتون سے آراستہ کرے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھکر اپنے ساتھ رکھے یا دہو کر پیوے تو تمام مخلوق اُس کی تعظیم اور توقیر کرے اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنے والا اور گناہ گارون کے گناہ بدون کسی سفارش کے بخشنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کرم اور عادت نیک حاصل کرنیکے لیئے سعی کرے **خاصیت** جو کوئی اپنے بچھونے پر لیٹ کر اس اسم کو بہت کہے یہان تک کہ کہتے کہتے سو جاوے تو فرشتہ اُس کے حق مین دعا کرین اور اکرمک اللہ کہین یعنی خدا تعالیٰ تجکو مکرم اور معزز کرے اور کہتے ہین کہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رض اس اسم کو بہت پڑہتے تھے اس سبب سے اُن کے لیئے دعا کرنے مین کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اَلرَّقِیْبُ مخلوقات کا نگاہ رکہنے والا مصیبتون اور ایذا دینے والی چیزون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے اپنے نفس کا نگہبان ہو اور دل اور نفس کے عوارض دور کرے اور اللہ تعالےٰ کو جانے کہ مجھے دیکھتا ہے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنے زن و فرزند اور مال پر پڑہے اور اُن کے گرد دم کرے سب دشمنون اور آفتون سے امن مین رہے اَلْمُجِیْبُ بیچارون کی دعا کا قبول کرنے والا اور پکارنے والونکا جواب دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی فرمان برداری اُس کے اوامر اور نواہی مین کرے اور حاجت والونکو نرمی کے ساتھ جواب دے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت کہے پھر دعا کرے تو اُس کی دعا قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس رکھے تو بلاؤن سے مامون رہے اَلْوَاسِعُ فراخ علم والا کہ اُس کی نعمت سب کو پہونچے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین سعی کرے اور سب سے ہر حال مین کشادہ پیشانی رہے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُسکو قناعت اور برکت عطا کرے اَلْحَکِیْمُ استوار کار اور دانا حقائق اسرار کا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے کام محکم کرے **خاصیت** جس کسی کو کوئی کام پیش آوے کہ اُس کی کفایت اور سرانجام نہ ہو تو اس اسم پر مداومت کرے مہم اُس کی کفایت کو پہونچے اَلْوَدُوْدُ فرمان بردارون کا دوست رکہنے والا یا اپنے اولیا کے دلون مین محبوب **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خدا کے سوا کسی چیز کو دوست نرکہے **خاصیت** اگر خاوند اور بی بی مین ناموافقت ہو اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار کہانے پر دم کرے اور جس کی طرف سے ناموافقت ہو وہ کہانا اُس کو کہلایا جاوے اُن کے بیچمین اتفاق اور الفت ہوجائیگی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف اپنی ذات اور افعال مین **ف** نصیب بندہ کا اسم اعظم مین معلوم ہوا **خاصیت** جس کسیکو آتشک یا جذام یا کوڑھ ہو تو ون تیرہوین چودہوین پندرہوین کو روزہ رکہے اور افطار کے وقت بہت دفعہ پڑہکر پانی پر دم کرکے پی لے تو خدا کی عنایت سے شفا پاوے اور جس کو اپنے ابنا جنس مین عزت و حرمت نہ ہو ہر صبح کو ننانوی ۹۹ بار پڑہکر اپنے اوپر دم کر لیا کرے عزت و حرمت حاصل ہوگی اَلْبَاعِثُ اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردونکا اُن کی قبرون مین سے اور غافلون کے دل کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والا

Marfat.com

ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مردہ دلون کو علم کے سکہلانے سے زندہ کرے کیونکہ علم حیات ابدی کا سبب ہے خاصیت جوکوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہوجاوے تو سونے کیوقت سینہ پر ہاتھ رکہکر اس اسم کو ایک سو ایک بار کہے حق تعالی اُسکے دل کو محل انوار بناوے اَلشَّهِيدُ حاضر اور مطلع بندہ کے ظاہر و باطن پر ف نصیب بندہ کا اسم خبیر اور علیم مین بیان ہوا خاصیت جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہو تو صبح کے وقت ہاتھ اُسکے ماتھے پر رکہکر مونہہ آسمان کو کرے اور اکیس بار یا شہید کہے حق تعالی اُسکو فرمان بردار اور نیک بخت کرے اَلْحَقُّ شہنشاہی پر ثابت اور خلق کے لائق ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ کو باطل جانے اور متابعت حق پر کہ شریعت نبوی ہے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت رہے اور حقانیت کے وصف سے متصف ہو خاصیت جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو کاغذ کے چارون کونون پر اس نام کو لکہے اور آدہی رات کے وقت اُس کو اپنی ہتیلی پر رکہکر آسمان کیطرف نظر کرے اور اس نام کو شفیع لاوے تو وہ چیز یا اُس سے بہتر ہاتھ لگی اور اگر قیدی آدہی رات مین سر کو ننگا کرکے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید سے رہائی پاوے اَلْوَكِيلُ بندون کا کارساز ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور اُن کی حاجت روائی مین ایسی سعی کرے کہ گویا اُن کا وکیل ہے خاصیت اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ سے خوف ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اُس سے مامون ہو اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت کہے تو امن ہوجاوے اَلْقَوِيُّ الْمَتِينُ قوت والا سب امور مین استوار ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب اور دین مین سخت اور چست رہے اور احکام شرع کے جاری کرنے مین سستی کو راہ نہ دے خاصیت جس کسی کا دشمن قوی ہو کہ اُسکے دفع کرنے سے عاجز ہو تو تہوڑا آٹا گوندہے اور اُس کی ایک ہزار گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اُٹہاکر یا قوی کہے اور دشمن کے دفع ہونیکی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالے اُسکے دشمن کو مغلوب اور پست کرے اور جس کسی کے دودہ پیتا بچہ ہو اور اُس کی مان کے دودہ نہ ہو تو اسم المتین کو لکہکر پانی مین دہوے اور وہ پانی اُس کی مان کو پلاوے دودہ بہت ہوجاوے اَلْوَلِيُّ مددگار اور دوست رکہنے والا مومنون کا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مسلمانون سے دوستی کرے اور تائید دین مین کوشش اور خلق کی حاجت روائی مین سعی بجالاوے خاصیت جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے خلقت کے بہیدون سے آگاہ ہوجاوے اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت سے ناخوش ہو تو جسوقت اُس کے سامنے جاوے اس نام کو بہت پڑہے اللہ تعالی اُسکو نیک خصلت کرے اَلْحَمِيدُ تعریف کرنے والا اپنی ذات و صفات کا یا تعریف کیا گیا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ہمیشہ حق کا تعریف کرنے والا اور کمال کی صفتون کے ساتھہ متصف رہے یا خدا تعالی اور بندون کے نزدیک تعریف کیا گیا ہو خاصیت جو کوئی اس کو بہت کہے نیکو کار ہو یعنے اُس سے اچہے فعل صادر ہون اور جسپر بدزبانی اور فحش کہنا غالب ہوجاوے اور اُس سے بچ نسکے اس نام کو پیالہ پر لکہے اور ہمیشہ اُس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش کہنے سے مامون ہوجاویگا اَلْمُحْصِي ہر چیز کو گننے والا اور گنتی سب مخلوقات کی اُسکے نزدیک ظاہر ہے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے اعمال کو شمار

Marfat.com

کرے اس سے پیشتر کہ وہ گنے جاوین اور اپنے اعمال اور احوال باطن پر مطلع ہونے کے لیئے کوشش کرے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات مین اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو اور کہتے ہین کہ جو کوئی اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نکرے **اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ** پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ پیدا کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نیکیون کے پیدا کرنے مین سعی کرے اور جو نیکی اُس سے رہگئی ہو اور اُس مین قصور رہا ہو اُسکو دوبارا کرے **خاصیت** جس کسی کی بی بی کو حمل ہو اور ڈرے کہ بچہ ناتمام گرجائیگا تو وہ اپنی انگشت شہادت اُس کے پیٹ پر پھیرے اور نوے دفعہ کہے المبدئ حق تعالے اُسکے حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھے اور جس کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آوے یا اُس کی خبر معلوم ہو جاوے تو جب گھر کے آدمی سب سوجاوین اسم المعید کو گھر کے چارون کونون مین ستر بار پڑھے اور اُس کے بعد کہے یا معید ردّ علی فلانا سات روز نگذرینگے کہ وہ پھر آویگا یا اُس کی کچھ خبر ملیگی **اَلْمُحْیِیْ** دونونکا زندہ کرنے والا نور ایمان سے اور مخلوقات کا حیات دینے والا بدنون مین **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو علم کا فائدہ دینے سے اور اپنے دل کو معرفت الٰہی سے زندہ کرے **اَلْمُمِیْتُ** بدنون کو مارنے والا اور دل کو خواب غفلت اور نادانی سے مارنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو مارے **خاصیت** جس کسی کو درد اور رنج اور اپنے اعضا مین سے کسی عضو کے ضائع ہونیکا ڈر ہو تو اسم المحیی کو سات بار پڑھے ان چیزون سے مامون ہو اور جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو اور اس کا نفس فرمان برداری نکرے تو سونیکے وقت سینہ پر ہاتھ رکھے اور اسم الممیت کو اتنا پڑھے کہ سوجاوے حق تعالے اُسکے نفس کو اُس کا تابع کرے **اَلْحَیُّ** زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ پروردگار کی یاد سے زندہ ہو اور اپنی جان اُس کی راہ مین خرچ کرے تاکہ حیات ابدی پاوے **خاصیت** اگر کوئی آدمی بیمار ہو اس اسم کو بہت کہے صحت پاوے یا ... دم کرے تو اُس کو صحت حاصل ہو **اَلْقَیُّوْمُ** قائم رہنے والا اپنی ذات وصفات مین اور مخلوقات کی خبرگیری کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ سے بے پروا ہو اور اُس کے بندون کے کام سنوارے **خاصیت** جو کوئی اسم القیوم کو سحر کے وقت بہت پڑھے خلق کے دلون مین اُس کا تصرف زیادہ ہو اور جو کوئی خلوت مین بہت پڑھے تو غنی ہو جاوے **اَلْوَاجِدُ** غنی اور بے پروا کسی چیز مین کسی کا محتاج نہین **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کمال ... حاصل کرنے مین بہت سعی کرے **خاصیت** جو کوئی اپنے کہانیکے وقت اس اسم کو کہے وہ کہانا اُس کے پیٹ مین نور ... **اَلْمَاجِدُ** بزرگ **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو پیشتر گذرا یعنے عظیم مین **خاصیت** جو کوئی خلوت مین اس اسم کو اتنا پڑھے کہ خودی سے بیخود ہو جاوے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہون **اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ** یگانہ اپنی صفات وذات مین ... بندہ کا یہہ ہے کہ خدا تعالی کی بندگی مین یگانہ ہو جیسے کہ وہ خدائی مین یگانہ ہے اور فضائل کے سات ایسا موصوف ... ہم جنس ویسے نہ ہون **خاصیت** جس کسی کا دل تنہائی سے ہراسان ہو وہ ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے خوف ...

Marfat.com

دل سے جاتا رہے اور درگاہ حق کا مقرب ہو اور طلب فرزندگی ہو تو اس اسم کو لکھکر اپنے پاس رکھے خدا تعالی فرزند عنایت کرے
اَلصَّمَدُ بے پرواکسی کا محتاج نہین اور سب اُس کے محتاج ہین نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق سے بے نیاز ہو اور
نیازمندونکی کارسازی اور حاجت مندونکی حاجت روائی مین سعی کرے **خاصیت** جو کوئی کچھہ رات رہے صبح کیوقت
قریب یا آدہی رات کے وقت سجدہ مین سر رکھکر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑہے حال اور قال مین سچا ہو اور کسی ظالم
کے ہاتھہ مین گرفتار نہ ہو اور اگر بہت کہے تو بہوکا نہ ہو اور وضو کی حالت مین کہے تو بے نیاز اور بے پروا ہو اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ
قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نفس کے باز رکھنے پر خواہشون اور لذتون سے قادر ہو
خاصیت اگر اعضا کے دہونیکے وقت ہر جوڑ پر اسم القادر کو پڑہے کسی ظالم کے ہاتھہ مین گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اُسپر
فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آوے تو اکتالیس بار پڑہے وہ کام آسان ہو جاوے گا اور اگر اسم المقتدر کو ہمیشہ
پڑہے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائیگی اور جو کوئی سونے سے اُٹھنے کے وقت المقتدر کو بیس بار کہے اُس کے
تمام کام حقانی ہون اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ دوستون کو آگے کرنے والا قرب رحمت سے اور دشمنون کو پیچھے ڈالنے والا
اپنے الطاف سے **ف** نصیب بندہ کا دونون اسم مقدس سے یہہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کرنے سے اپنے
آپ کو مقدم کرے اور اُن لوگون کو کہ درگاہ عزت کے مقرب ہین پیشوا بنائے اور اپنے نفس اور شیطان اور مردودان درگاہ
کو پیچھے ڈالے **خاصیت** جو کوئی لڑائی کے معرکہ مین اسم المقدم کو پڑہے یا اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اُسکو نہ
پہونچے اور اگر اس کی کثرت کری تو اس کا نفس طاعت آلہی مین فرمان بردار ہو اور جو کوئی اسم المؤخر کو سو بار پڑہے تو اُس کا
دل بدون حق کے آرام نہ پکڑے اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ سب سے پہلے سب سے پیچھے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے
کہ اللہ تعالی کی طاعت مین اور شریعت کے اوامر بجالانے مین جلدی کرے اور اللہ کے لیئے جان خرچ کرے تا کہ حیات
ابدی پاوے **خاصیت** اگر کسی کے یہان فرزند نہ ہو چالیس دن ہر روز چالیس بار اسم الاول کو پڑہے اُس کی مراد پوری
ہو اور جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک عمال نرکہتا ہو تو اسم الآخر کو اپنا ورد اور وظیفہ کرے حق تعالے اُس کی عاقبت بخیر کرے
اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ آشکار مصنوعات کے اعتبار سے جو دلالت کرتے ہین اُسکے صفات کمال پر پوشیدہ وہم و
خیال سے کُنہہ ذات کے لحاظ سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ انسان بشریت کے لحاظ سے سب کی نظر مین ظاہر
ہے اور چونکہ صفات ملائکہ سے متصف ہے اُسوقت لوگون کی نظر سے پوشیدہ **خاصیت** جو کوئی بعد نماز اشراق کے
اسم الظاہر کو پانسو بار پڑہے حق تعالی اُس کی آنکھہ روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تینتیس بار کہے یا باطن تو اسرار آلہی کے
جاننے والون سے ہو جاوے اَلْوَالِیُ کارساز و مالک **ف** نصیب بندہ کا مثل نصیب الوکیل کے ہے **خاصیت**
جو کوئی چاہے کہ اُس کا گھر یا دوسرے کا معمور و آباد ہو اور آندہی اور مینہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے تو الوالی کو کوسے
آبخورے پر جس سے پانی نہ نکالا ہو لکھے اور اُس آبخورے مین پانی بہرے اور اُس سے دیوارون پر پانی چھڑکے تو ون

Marfat.com

ہر سب آفتون سے سلامت رہے اور اگر کسی کے تسخیر کے نیت سے پڑہے تو چاہیئے کہ گیارہ بار پڑہے وہ شخص مطیع اور
فرمان بردار ہو جاوے گا **اَلْمُتَعَالِی** بہت بلند **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا **خاصیت** جو کوئی
اس اسم کو بہت کہے اُس کی دشواریان آسان ہون بعض نے کہا کہ جو عورت اپنے حیض کے حالت مین المتعالی کو بہت
پڑہے اُس کی آفتون سے رہائی پاوے **اَلْبَرُّ** نیکی کرنے والا کہ نیکی اور احسان کا ہونا اُسی کی ذات سے ہے **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماباپ اور اُستاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والون کے ساتھہ نیکی کرے **خاصیت**
جو کوئی ہوا و ہوس کی آفتون سے ڈرتا ہو وہ اس اسم کو پڑہے ایمن ہو جاوے گا اور جس کسی کے چھوٹا بچہ ہو اور وہ اس اسم کو
سات بار پڑہے اُس لڑکے کو حق تعالےٰ کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہے گا بعض نے
کہا کہ کوئی شراب خواری اور زنا کاری مین مبتلا ہو ہر روز اُس کو سات بار پڑہے اُس کا دل ان باتون سے سرد ہو جایگا
اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کا عذر قبول کرے اگرچہ کئی بار ہو **خاصیت**
جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھہ بار پڑہے حق تعالیٰ اُس کو توبہ نصوح عنایت فرماوے اور جو کوئی اسکی
کثرت کرے اُسکے کام درست ہون اور اُس کا نفس طاعت آلہی مین آرام پکڑے **اَلْمُنْتَقِمُ** کافرون اور سرکشون سے
بدلا لینے والا ساتھہ عذاب کے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون یعنی نفس اور شیطان سے بدلا لے **خاصیت**
جو کوئی دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور اُن سے ظلم کا بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت کرے اُس کے دشمن
خوش ہو جائین اور غیر ابوہریرہ کی روایت مین المنعم ہی آیا ہے جو کوئی المنعم کی مداومت کرے تو کبھی کسی کا محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے
کہ اسم المنعم اگرچہ بعض روایت مین آیا ہے مگر قرآن مجید مین وارد نہین ہوا **اَلْعَفُوُّ** گناہون اور تقصیرات سے درگذر کرنے والا
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو غفور مین گزرا **خاصیت** جس کسی کے گناہ بہت ہو وین وہ اس اسم کو بلا ناغہ پڑہے
حق تعالےٰ اُسکے تمام گناہ بخشدے **اَلرَّؤُفُ** مہربان **ف** نصیب بندہ کا مثل نصیب الرحیم کے ہے **خاصیت**
جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پہندے سے چھوڑاوے اس اسم کو دس بار پڑہے وہ ظالم اُس کی شفاعت قبول
کرے گا اور جو کوئی اُسکو ہمیشہ پڑہتا رہے تو اُس کا دل مہربان ہو جاوے اور تمام آدمی اُسپر مہربان ہون **مَالِکُ الْمُلْکِ**
خداوند جہان کا **ف** نصیب بندہ کا اسم الملک مین گذرا **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** بزرگی اور بخشش والا **ف** نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے بزرگی حاصل کرے اور بندگان خدا کا اکرام جیسا چاہیئے ویسا کرے **خاصیت**
جو کوئی اس نام کو یعنے مالک الملک کو ہمیشہ پڑہتا رہے تو انگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگون کی طرف نہ رہے اور
یہی خاصیت ذوالجلال والاکرام کی ہے **اَلْمُقْسِطُ** عدل کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا اسم العادل مین گذرا **خاصیت**
جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہے شیطان کی بدی اور اُسکے وسوسہ سے مامون رہے اور اگر سات سو بار پڑہے جو مقصود
رکہتا ہو وہ حاصل ہو **اَلْجَامِعُ** لوگونکا جمع کرنے والا قیامت مین **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ علم کو عمل کے ساتھہ اور

Marfat.com

کمالات جسمانی کو نفسانی کے ساتھ اور وظائف عبادت کو اوراد و اذکار کے ساتھ جمع کرے اور فکر اور تسکین دل جمعیت مع اللہ کے جمع کرنے میں سعی کرے **شعر** جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ٭ ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی ٭ **خاصیت** جس شخص کے اہل و اقارب متفرق ہوگئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کے طرف مونہہ کرکے اس اسم کو دس بار پڑہے اور ایک انگلی بند کرلے پھر اپنے ہاتھ مونہہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ میں اُن کے درمیان اجتماع ہوجاوے **اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیُ** ہر چیز سے بے پروا اور بے نیاز کرنے والا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ سوا اللہ کے سب سے بے نیازی حاصل کرے **خاصیت** جو کوئی طمع کی بلا میں گرفتار ہو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر یعنے مونہہ اور آنکہہ اور کان اور ناک اور ہاتہہ پاؤن وغیرہ پر ہاتھ رکہکر الغنی کو پڑہے پھر ہاتھ مارلے حق تعالیٰ اُسکی بلا دفع کرے اور جو ایک سو دس بار پڑہے اُسکے مال میں برکت ہو اور کسیوقت محتاج نہ ہو اور جو کوئی اسم المغنی کو دس جمعہ بلاناغہ ہمیشہ پڑہے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کبہی خلق سے بے پروا ہو فقیر کہتا ہے کہ حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اپنی بعض تصانیف میں لکہا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور یا مغنی بقدر تعداد اعداد حروف یعنے گیارہ سو بیار ہر روز وظیفہ کرنا غنائے ظاہر و باطن کے لیئے نہایت مفید ہے **اَلْمَانِعُ** باز رکہنے والا ہلاک و نقصان کا دین و دنیا میں بندون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس و طبیعت کو نفسانی خواہشون سے باز رکہے **خاصیت** جب میان بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو تو جسوقت اپنے بچھونے پر جاوے اس اسم کو بیس مرتبہ پڑہے حقتعالیٰ اس غصہ کو دفع کرے اور بعض روایتون میں المعطی بہی آیا ہے جو کوئی یا معطی السائلین بہت پڑہے کسی سوال کا محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ المعطی بہی قرآن مجید میں نہیں آیا **اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ** ضرر پہونچانے والا جسکو چاہے اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے ضرر نہ پہونچاوے اور جہانتک ہو سکے مخلوق کو فائدہ پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہونچ جاوے اور جمعہ کی راتوں میں اسم الضار کو سو بار پڑہے تو حق تعالیٰ اُس کو اس مقام میں ثابت قدمی عنایت فرماوے اور انجام کو اہل قرب کے مرتبہ پر پہونچے اور جو کوئی کشتی میں سوار ہو اور ہر روز النافع کو پڑہتا رہے کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے اور ہر کام کے شروع میں اگر اکتالیس بار النافع کہہ لیا کرے تو سب کام اُسکے خاطر خواہ سرانجام ہوں **اَلنُّوْرُ** روشن کرنے والا زمین اور آسمان کا ستارون سے اور مومنون کے دل کا نور معرفت اور طاعت سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے دل کو نور ایمان اور عرفان سے منور کرے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات میں سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑہے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کیوقت اُسکا پڑہنا لازم کرے تو اُس کا دل ہمیشہ روشن رہے **اَلْهَادِیُ** راہ دکہانے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بندگان خدا کو اُسکی راہ دکہاوے **خاصیت** جو کوئی ہاتھ اُٹھا کے اور آسمان کے طرف مونہہ کرکے اس اسم کو بہت کہے اور بعد کو ہاتھ چہرہ پر ملے معرفت والون کا

Marfat.com

مرتبہ پاوے اَلْبَدِیْعُ عالم کا پیدا کرنے والا بدون مثال کے ف نصیب بندہ کا اسم البارى مین بیان ہو چکا
خاصیت جس کسی کو کوئی غم یا مہم پیش آوے اور ستر بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض کہے تو وہ
مہم کفایت کو پہونچے اور اگر وضو سے اسقدر پڑہے کہ سو جاوے تو جو کچہ چاہے خواب مین معلوم ہو جاوے اَلْبَاقِی
ہمیشہ رہنے والا خاصیت جو کوئی جمعہ کی رات مین سو بار پڑہے اُسکے تمام عمل قبول ہوون اور کسی سے اُسکو رنج و سختی
نہ پہونچے اور دشمن کے دفع کرنیکو اور دکہہ اور رنج بیماریون کے دور ہونیکو اُس کی کثرت کرے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا
موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا ف نصیب بندہ کا دونون اسماء سے یہہ ہے کہ جو اعمال باقیات صالحات
سے ہوون اُن مین کوشش کرے جیسے پڑہنا پڑہانا اور صدقہ جاریہ اور دوسری چیزین خاصیت جو کوئی ہر روز آفتاب
کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑہے کوئی رنج و سختی اُسکو نہ پہونچے اور جب وفات پاوے تو حق سبحانہ وتعالےٰ
اُس کی مغفرت فرماوے اور کہتے ہین کہ جو کوئی اُسکی کثرت کرے اپنے زمانہ کے لوگون سے فائق ہو اَلرَّشِیْدُ عالم کا رہنما
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو ہادی مین گذرا خاصیت جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اُس اسم کو مغرب وعشا
نماز کے درمیان ہزار بار پڑہے جو کچہ صواب اور بہتر ہوگا اُسپر ظاہر ہو جاویگا اور اگر اُسپر مداومت کرے تو اُس کی مہمات
اور کار و بار بدون اسکی سعی کے بن جاوین اَلصَّبُوْرُ ت ق مس حب بردبار کہ گنہگارون کے عذاب کرنے مین شتابی نہین
کرتا نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے ف نصیب بندہ کا اسم الحلیم مین گذرا خاصیت جس کسی کو کوئی رنج یا درد
یا مشقت پیش آوے اس اسم کو ایک ہزار بیس بار پڑہے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاتا رہے اور اگر ہر روز پڑہا
کرے تو حاسدون اور دشمنون کی زبان بند ہو جاوے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ کہ بیان اسمائے حسنیٰ کا
شیخ عبد الحق اور شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کی شرحون سے تمام ہوا الٰہی تو ہم سب کو اسپر عمل نصیب کر فقیر کہتا ہے کہ ترمذی حدیث
مین گنتی اسماء حسنیٰ کی ننانوی لکہی ہے اور اسم الصبور تک پورے سو نام ہوے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسم الواحد اور الاحد
سے بعض روایتون مین الواحد آیا ہے اور بعض مین الاحد تو یہہ دونون شمار مین ایک تصور کرنے چاہئین ق طع حا
وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے یا ذو الجلال والاکرام تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لیئے قبولیت ہوئی یعنے تو دعا کے قبول
ہونیکا مستحق ہوا تو مانگ جو چاہے نقل کیا اسکو ترمذی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ مس - اللہ کا ایک فرشتہ اُس شخص کے
پاس معین رہتا ہے جو یا ارحم الراحمین کہے تو جو کوئی اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے تو وہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین
تیری طرف متوجہ ہوا تو اب مانگ جو چاہے یعنے دعا کے قبول کرنے اور نظر عنایت فرمانے کو تجہہ پر متوجہ ہو نقل کیا اسکو
حاکم نے وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مس

Marfat.com

اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ کہہ رہا تھا یا ارحم الراحمین آپ نے اسکو فرمایا کہ سوال کر اللہ تعالی نے تیری طرف رحمت وعنایت کے نظر سے دیکھا نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ ت س ق حب مس جو کوئی اللہ تعالی سے تین بار بہشت مانگے تو بہشت کہتی ہے کہ الہی اسکو بہشت مین داخل کر اور جو کوئی تین بار دوزخ کی آگ سے پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے کہ الہی اسکو آگ سے بچا نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ دَعَا بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمٰتِ الْخَمْسِ لَمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط طس ترجمہ جو کوئی دعا کرے اور یاد کرے اللہ کو ان پانچ کلمون سے تو کوئی چیز اللہ سے مانگے گا کہ وہ اسکو عنایت نفرما وے وہ پانچ کلمہ یہہ ہین لا الہ الخ یعنے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے کہ وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین لہ الملک الخ یعنے اُسیکے لیئے ہے بادشاہت اُسیکے لیے ہے سب تعریف وہو علی الخ یعنے وہ ہر چیز پر قادر ہے لا الہ الا اللہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے ولا حول الخ یعنی نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کے مدد سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین ف دوسرا کلمہ مصنف نے لہ الملک لکھا اور ملا علی قاری نے ولہ الحمد کو دوسرا کہنا بہتر کہا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِجَابَۃِ الدُّعَاءِ دعا قبول ہونے پر الحمد للہ کہنے کا بیان مَا یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَۃَ مِنْ نَفْسِہٖ فَشُفِیَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ یَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ مس ی کون چیز روکتی ہے تم مین سے کسی کو اس بات سے کہ جب وہ پہچانے اپنے دعا کا قبول ہونا یعنی مثلا بیمار کی شفا کے لئے یا سفر سے کسی کے آنیکے لیئے یا اپنے واپس آنیکو دعا کرتا تھا تو شفا دیا جاوے بیماری سے یا آجاوے سفر سے کہ وہ یون کہے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی سب تعریف اُس خدا کے لیئے ہے جسکے غلبہ اور بزرگی کے سبب سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہین یعنی اچھی حاجتین برآتی ہین نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے ف مقصود یہہ ہے کہ جس کسیکی مراد دعا کرنیکے بعد پوری ہو وہ ان کلمات کو کہنا نچھوڑے ع اَلَّذِیْ یُقَالُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِہٖ یہہ بیان ہے اُن دعاؤنکا کہ ہر روز کی صبح وشام مین پڑہی جائین بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عہ حب مس مص صبح یا شام کی ہمنے اُس خدا کے نام پر کہ اُس کے نام کے ذکر کرنے سے کوئی چیز خواہ کہانیکے قسم ہو یا دشمن وغیرہ ضرر نہین کرتی زمین مین نہ آسمان مین اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ہر چیز کا اسکو تین بار پڑہے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف صبح کے وظیفہ مین بسم اللہ کے پہلے لفظ اصبحنا مقدر ہوگا یعنے ہمنے صبح کی اور شام کے وظیفہ مین لفظ امسینا یعنے ہمنے شام کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح اور شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہے تو اُس دن

Marfat.com

اور رات مین اُسکو بلا تو کہا نی نہین پہونچی مشکوٰۃ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط مَن وفي
المساء فقط مرعه طس مى ى ثلث مرات بن سے مے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے
کلمون یعنے اسماء حسنیٰ اور اُتری ہوی کتابون سے کہ پوری ہین یعنے بے نقصان اس چیز کی برائی سے کہ اُسنے پیدا کی نقل کیا
اسکو طبرانی نے اوسط مین اور فقط شام مین نقل کیا مسلم نے اور چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور دارمی ابن سنی نے یعنے
پہلی روایت مین صبح اور شام دونون کے وظیفہ مین یہہ دعا پڑھنی آئی ہے اور ان کتاب والون نے فقط شام کے وظیفہ مین
پڑھنا روایت کیا ہے تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی ابن سنی نے **ف** معقل بن یسار صحابی رضی سے روایت
ہے کہ جنی یہہ دعا پڑھی اُسپر ستر ہزار فرشتہ مقرر ہوتے ہین کہ اُسکے لیے دعا بخشش کرین اور اگر وہ وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے
اور حدیث کے الفاظ یہہ ہین من قاله وكل به سبعون الف ملك يصلون عليه وان مات مات شهيدا اور صحیح مسلم مین مروی ہے کہ
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج رات کو ایک بچھو کے کاٹنے سے مین نے
بہت ایذا اٹھائی آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو شام کو یہہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھکو ضرر نہ پہونچاتا اور
جو کوئی منزل پر اُتر کر یہہ دعا پڑھلے تو اُسکو کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہین کرتی کذا فی المشکوٰۃ و شرح القاری اَعُوْذُ بِاللهِ
السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثلث مرات هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ من حى ى مین پناہ مانگتا ہون اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود
سے یہہ جملہ تین بار پڑھے پھر یہہ آیۃ پڑھے هو الله الذي الآیہ جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ جاننے
والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے وہ ہی ہے بخشش کرنے والا مہربان وہ خدا ہے کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے بادشاہ ہے نہایت
پاک سب عیبون سے سلامت امن مین رکھنے والا نگہبان غالب زبردست بزرگ دار پاکی ہے خدا کو اُن باتون سے کہ شامل
کرتے ہین یعنے بت وغیرہ کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہین وہ خدا پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورت بنانے والا ہے اُسی کے
لیئے ہین اچھے نام اُسکو پاکی سے یاد کرتی ہے وہ چیز کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا نقل کیا اسکو
دارمی ابن سنی نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اعوذ کو ان تین آیتون آخر سورہ حشر کے ساتھ
صبحکو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر ستر ہزار فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ اُس کے لیئے شام تک دعا بخشش کرتے ہین اور اگر وہ اُس دن
مین مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی اسکو شام کو پڑھتا ہے تو یہی درجہ پاتا ہے کذا فی المشکوٰۃ و الشرح قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ
ثلث مرات قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثلث مرات قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثلث مرات (ت) سنی قل هو
تین بار پڑھے اور قل اعوذ برب الفلق تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابن سنی نے **ف**

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑھنا ہر چیز سے کفایت کرتا ہے یعنے ہر برائی کو دفع کرتا ہے مشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ دی تو تم تسبیح کرو اللہ کی جس وقت کہ رات کرتے ہو یعنے مغرب اور عشا کی نماز پڑھو اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو یعنے فجر کی نماز پڑھو اور اُسی کے لیئے ہے سب تعریف آسمانون اور زمین مین اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنے عصر کی نماز پڑھو اور جس وقت کہ ظہر کرتے ہو یعنے ظہر کی نماز پڑھو اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے یعنے جانور کو انڈے سے اور حیوان کو نطفہ سے یا مومن کافر سے اور ذاکر کو غافل سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنے انڈے کو جانور سے اور نطفہ کو حیوان سے اور کافر کو مومن سے اور غافل کو ذاکر سے اور جلاتا ہے زمین کو یعنے سرسبز کرتا ہے اُسکے مرنیکے یعنے خشک ہونیکے پیچھے اور اس نکالنے کی طرح پر تم نکالے جاؤ گے یعنے قبرون سے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ابن سنی نے **ف** مراد تسبیح سے اللہ کی پاکی بیان کرنی بری باتون سے ہے یا نماز پڑھنی اور لفظ وعشیا عطف ہے حین پر یعنے پاکی یاد کرو عشا کے وقت اور لہ الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح کو فسبحان اللہ حین تمسون کو تخرجون تک پڑھے تو اُسکو اس نیکی اور وظیفہ کا ثواب ملتا ہے جو اس دن اُس سے فوت ہوگیا ہو اور جو کوئی اس آیۃ کو شام کے وقت پڑھتا ہے تو ثواب اس وظیفہ کا پاتا ہے جو اُس رات مین فوت ہوجاوے مشکوۃ۔ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اٰیَةُ الْكُرْسِیِّ ط یہہ آیۃ پڑھے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے ایۃ الکرسی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاٰیَةُ الْكُرْسِیِّ وَالْاٰیَةُ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ حب ت ی اور پڑھے آیت الکرسی اور شروع کی آیہ سورہ غافر کی الیہ المصیر تک نقل کیا اسکو ابن حبان ابن احمد ترمذی ابن سنی نے **ف** شروع کی ساری آیہ یون ہے[1] حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص یہہ دونون آیتین یعنے آیۃ الکرسی اور سورہ غافر کی شروع کی آیہ کو صبح کے وقت پڑھے محفوظ رہتا ہے یعنے سب بلاؤن اور شیطانون سے شام تک بوجہ ان آیتونکی برکت کے اور جو کوئی شام کو پڑھتا ہے ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ م د ت س مص ہمنے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین

(حاشیہ میں: امسینا و امسی — ہذہ اللیلۃ — ہا)

---

[1] یہہ کتاب اُتاری ہوئی اللہ کی ہے جو غالب ہے دانا گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا احسان کرنے والا ہے کوئی معبود اُس کے سوا نہین اُسی کی طرف پھرنا ہے ۱۲

Marfat.com

اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار مین تجھسے
مانگتاہون بھلائی اُس چیز کی کہ اُسدن مین ہے یعنے جو مقدر ہے کہ اسدن مین واقع ہو اور مانگتاہون بھلائی اُس چیز کی
کہ اس دن کے بعد ہے اور مین تیری پناہ مانگتاہون اُس چیز کی برائی سے کہ اسدن مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ
اُسکے پیچھے ہے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتاہون کاہلی سے یعنے جو تیری طاعت مین ہو اور بڑھاپے کی
برائی سے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتاہون اُس عذاب سے کہ آگ مین ہو اور اُس عذاب سے کہ قبر مین ہو
نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے **ف** الفاظ اصبحنا اور اصبح اور ہذا الیوم اور بعدہ پر الفاظ بالکے
امسینا اور امسی اور ہذہ اللیلۃ اور بعدہا لکھا ہوا ہے اُنسے یہہ غرض ہے کہ وہ الفاظ رات کے وظیفہ کے ہین یعنی صبح کے وظیفہ
مین اصبحنا واصبح الملک پڑہین اور شام کے وظیفہ مین امسینا وامسی الملک اور دن کے وظیفہ مین ہذا الیوم اور رات کے وظیفہ
مین ہذہ اللیلۃ اور دن کو بعدہ اور رات کو بعدہا پڑہین اور رات دن کی برائی اور اُن کے بعد کی برائی سے وہ چیز مراد ہے کہ
دین و دنیا مین ضرر کرے اور مولی کے خدمت سے روکے اور بڑھاپے کی برائی یہہ ہے کہ اُسکی وجہ سے عقل جاتی ہے
اور اللہ تعالی کی بندگی اچھی طرح نہ ہوسکے اسلیئے بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگی ورنہ خود بڑھاپے کی فضیلت آئی ہے
کہ خوش حال ہے وہ شخص جسکی عمر طویل ہو اور اُسکے عمل اچھے ہون ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ
سُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ م یا اللہ مین تیری پناہ مانگتاہون کاہلی سے اور بہت بوڑھا ہونے سے کہ بعض
اعضا کام سے بازرہین اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے یعنے دنیا کی محبت کے سبب سے فتنہ مین پڑنے
سے یا اُس فتنہ سے کہ دنیا مین ہو اور عقبے اور مولی سے بازرکھے اور پناہ مانگتاہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو
مسلم نے اَصْبَحْنَا (امسینا) وَاَصْبَحَ (وامسی) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ (ہذہ اللیلۃ) فَتْحَهٗ (فتحہا) وَنَصْرَهٗ (ہا)
وَنُوْرَهٗ (ہا) وَبَرَكَتَهٗ (ہا) وَهُدَاهُ (ہا) وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (ہا) وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (ہا) د ہمنے اور ملک نے صبح کی
اللہ کے واسطے کہ سارے جہانون کا پروردگار ہے یا اللہ مین تجھسے مانگتاہون اس دن کی بھلائی یعنی اُسکی فتح اور مدد
یعنے دشمن ظاہری اور باطنی کے دفع کرنے پر تو اسدن مین مدد کر اور مانگتاہون اُسکی روشنی اور برکت یعنے طاعت کی مداومت
اور اُس کی ہدایت اور تیری پناہ مانگتاہون اُس چیز کی برائی سے جو اس مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اس کے پیچھے ہے
نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** رات دن کی فتح یہہ ہے کہ اللہ تعالی بندہ کی مراد رات دن مین اُسکے خاطر خواہ پوری
کرے اور نور سے مقصود اللہ تعالی کا بندہ کو آگاہ کرنا ہے جس سے راہ حق دیکھے اور ہدایت سے مراد ہمیشہ کو راہ استقامت
دکھلانا ہے یہان تک کہ خاتمہ بخیر ہو ع فقیر کہتا ہے کہ اس دعا مین بھی اوپر کے الفاظ رات کے وظیفہ مین اور متن کے
الفاظ دن کے وظیفہ مین پڑھنے چاہین اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ
النُّشُوْرُ ع ہ حب ا عو یا اللہ تیری قدرت کے سبب سے ہمنے صبح کی اور تیری مدد کے سبب

پہنچنے شام کی اور تیرے ہی سبب سے ہم جیتے ہین اور تیرے ہی سبب سے ہم مرتے ہین اور تیرے ہی طرف اُٹھنا ہے
مرنیکے بعد نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نے ف شام کے وظیفہ مین اُلٹا پڑھے یعنے یون
کہے بک امسینا و بک اصبحنا اور مصنف نے کہا کہ مناسب یہہ ہے کہ صبح کے وظیفہ مین الیک النشور کہا جاے اور وظیفہ
شام مین الیک المصیر اور یہی صحیح ہوا ہے اُس حدیث مین جسکو ابو عوانہ نے روایت کیا مگر ملا علی قاری نے اس قول پر
شبہہ کرکے کہا ہے کہ اس کا عکس ہی ثابت ہوا ہے واللہ اعلم اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ر س ے ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف
اللہ کے لیے ہے کوئی اسکا شریک نہین کوئی معبود سوا اُسکے نہین اور اُسیکی طرف اُٹھنا ہے نقل کیا اس کو بزار ابن سنی نے
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت ن حب مس مص یا اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ
اور ظاہر کے جاننے والے اے ہر چیز کے پروردگار اور اُسکے مالک مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے
مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی یعنی خواہش نفس سے جو ہدایت کے خلاف ہو اور شیطان کی برائی اور اُسکے
شریک سے یعنے شرک اور کفر مین ڈالنے سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ کوئی دعا مجھے بتائے کہ
صبح و شام پڑھا کرون آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑھا کرو اور بعض روایتون مین جملہ آیندہ زیادہ آیا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ
روایت مشہور تر مین شرکہ بکسر معجمہ و سکون مہملہ ہے اور بعض روایتون مین بفتحتین ہے جسکے معنے جال اور پھندے کے ہین
یعنی تیری پناہ مانگتا ہون شیطان کے پھندون سے کذا فی المرقات وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى
مُسْلِمٍ ت اور ہم پناہ مانگتے ہین کہ اپنے نفسون پر برائی کماوین یعنی گناہ یا ظلم ہم پہونچاوین یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف کھینچین یعنی اُسکے ذمہ لگادین اور وہ اُس برائی سے پاک ہو یا یہہ کہ کسی کو ضرر پہونچاوین نقل کیا اسکو
ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (امسیت) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ طس ت یا اللہ مین نے صبح کی
اس حالت مین کہ تجکو گواہ کرتا ہون اور تیرے عرش کے اُٹھانے والون کو اور تیرے تمام فرشتون کو اور تیری تمام
مخلوق کو گواہ کرتا ہون اسبات کا کہ تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ
اور تیرے رسول ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ترمذی نے ف تجکو گواہ کرتا ہون یعنے اپنے اس اقرار
کو تو معبود اور پروردگار ہونے مین یگانہ ہے تو یون کہنا ہر صبح و شام کو گواہی کا اقرار اور تجدید اسلام ہے اور اپنے
نفس کا حال بتانا کہ مین غافلون مین سے نہین ہون اور عرش کے اُٹھانے والے آٹھ فرشتہ ہین جنکے کان اور

Marfat.com

کندہے کے بیچ میں دو ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک روایت میں سات ہزار برس کی راہ کا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے
اللہ تعالی اسکے رات دن کے گناہ بخشدیتا ہے ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (اَمْسَیْتُ) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ
مَلٰئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ
مَرَّاتٍ د ت س ی یا اللہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ تجکو گواہ کرتا ہوں اور تیرے عرش اٹھانیوالوں کو گواہ کرتا ہوں اور
تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر کہ بیشک تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہیں تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک
نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں یہہ دعا چار بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا ایک بار پڑھی تو اللہ تعالی اسکی چوتھائی آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے دو بار
پڑھی اسکا آدھا آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے تین بار پڑھی تو تین چوتھائی اور جس نے چار بار پڑھی تو سارے کو آگ سے آزاد فرماتا ہے
ذکر کیا اس کو میرک نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ
دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ
وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ د ق س حب
مس مص ح یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے سلامتی یعنی سب آفات اور بلیات ظاہر و باطن سے دنیا اور آخرت میں یعنی ان کے
امور میں یا اللہ میں تجھسے مانگتا ہوں گناہوں کا معاف ہونا اور سلامتی اپنے دین اور دنیا میں اور اپنے اہل یعنے اقارب اور خادموں میں
اور اپنے مال میں یا اللہ تو میرے عیب ڈھانک اور میرے خوف کو امن کر یعنی خوف کی چیزوں سے مجکو مامون رکھہ یا اللہ تو میری
محافظت کر میرے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور اوپر سے اور میں تیری بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ
دہنسایا جاؤں اپنے نیچے کے جانب سے یعنی زمین میں نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف پہلی عافیت سے مراد عذاب کا نہونا ہے اور دوسری سے مقصود عیبوں سے خلاص ہونا مصنف نے کہا کہ نیت کے
معنے سلامت رہنے کے ہیں تو دین میں سلامتی سے یہہ غرض ہے کہ کجی سے بچا رہے اور دنیا میں سلامتی سے یہہ مقصود ہے
کہ بیماریوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے اور عورت اسکو کہتے ہیں کہ جسکے ظاہر ہونے سے آدمی شرم کرے اور گھبرا جانے اور
ان طرفوں کو اسلئے بیان کیا کہ جو بلا آتی ہے انہیں جہتوں سے آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح و شام میں ان کلمات
کے پڑھنے کو کبھی نہ چھوڑتے تھے ع لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ د س ق مص ی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے
کوئی اسکا شریک نہیں اسیکے لئے ہے سلطنت اور اسیکے لئے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ نہیں مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور لفظ یحیی لا یموت تک فقط
ابن سنی نے روایت کیا ہے ف اس دعا کے پڑھنے کی فضیلت حدیث شریف میں بہت آئی ہے کہ جس نے اسکو صبح کو پڑھا تو

Marfat.com

پاتا ہے اُس غلام کے آزاد کرنیکے برابر جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہو اور دس نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین
لکھی جاتی ہین اور اُسکے دس درجہ بلند ہوتے ہین اور رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑہے تو یہی
ثواب پاتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص نے انحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب مین دیکھکر پوچھا یا رسول اللہ ابن عیاش آپ سے یہہ روایت کہتا ہے آپ نے فرمایا
کہ ابن عیاش سچ کہتا ہے مشکوۃ - رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَّرَسُوْلًا عہ مس اط ہم راضی ہوے اللہ سے اُسکے رب ہونے پر یعنے ہمنے اللہ کے رب ہونیکی خوب تصدیق کی
اور راضی ہوے اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور راضی ہوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن کے رسول پیغمبر ہونے پر
یعنی ہمنے اُن کی رسالت و پیغمبری کی خوب تصدیق کی نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر نسخون مین
بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا بہی ساتھ رمز احمد و طبرانی کے ہے اسلیے مستحب ہے کہ دونون کو جمع کرلے کذا قال النووی
فقیر کہتا ہے کہ مترجم سے اس فائدہ مین تسامح ہوا اصل یہہ ہے کہ بعض معتمد نسخون مین رسولا سے پہلے لفظ نبیا اط کے ساتھ اس
غرض سے آیا ہے کہ احمد و طبرانی نے نبیا روایت کیا ہے اور باقی نے رسولا اور ایک نسخہ مین رمز ترمذی بہی اط کے ساتھ
مذکور ہے اور نووی کا قول اذکار مین اسی کا مؤید ہے کہ یون کہا ہے کہ ابو داؤد وغیرہ کی روایت مین بمحمد رسولا واقع ہے
اور ترمذی کی روایت مین نبیا اسلیے دونون کا جمع کرنا مستحب ہے یعنے کہے نبیا رسولا اور ایک پر اکتفا کرے تو حدیث کا
عامل اس صورت مین بہی ہوگا انتہی اور نبیا کو مقدم اسلیے کیا کہ نبوت کا وجود رسالت کے تحقق پر مقدم ہے کذا فی الحرز الثمین
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مص ے مین راضی ہوا اللہ سے اُسکے
رب ہونے پر اور اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے نبی ہونے پر یہہ دعا تین بار پڑہے
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہے
تو اللہ تعالے پر حق ہوا کہ اُسکو قیامت کے دن راضی کرے مشکوۃ - اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ د س حب ے
یا اللہ جو کوئی نعمت صبحکو مجہپر ہوئی یا تیری مخلوق مین سے کسی پر تو وہ تیری ہی طرف سے ہے یعنی جو دین و دنیا کی نعمت مجہے
ہوئی یا کسی اور مخلوق کو وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہے تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہین تو تیرے ہی لئے تعریف ہے اور
تیرے ہی لئے شکر ہے یعنے اُس نعمت کے مقابل ہمپر شکر لازم ہے زبان اور دل اور اعضا سے نقل کیا اسکو ابو داؤد
نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کو یہہ دعا پڑہی اُس دن کا شکر
ادا کیا اور جس نے شام کو پڑہی اُس رات کا شکر ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعض روایت مین آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے
کہا کہ خداوندا تیری نعمتین مجہپر بہت ہوئین مین اُنکا شکر کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہہ معلوم کرلیا کہ جو نعمتا

Marfat.com

تیرے پاس ہے وہ میری ہی طرف سے ہے تب تو نے اس کا شکر ادا کرلیا **فجر** اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **د س مے** یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے بدن مین یعنی میرے تمام اعضا سے کوئی گناہ کی چیز نہو یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے سننے مین یعنی بہرا نہ ہوجاؤن یا ایسی چیز کے سننے سے جس کا سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹھ اور گانے بجانیکے باز رہون یا اللہ مجکو سلامتی دے میری بینائی مین کوئی معبود نہین سوا تیرے یعنی تجھی سے عافیت مانگتے ہین نہ تیرے سوا دوسرے سے اس دعا کو تین بار پڑہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر اور محتاجگی سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے کوئی معبود نہین سوا تیرے یعنی اسی لئے تجھی سے پناہ مانگی جاتی ہے اس دعا کو تین بار پڑہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن سنی نے **ف** بینائی کی سلامتی سے یہہ مقصود ہے کہ اندھا ہونے سے محفوظ رہے یا قدرت کی نشانیان نہ دیکھنے یا حرام چیزون کی طرف نظر کرنے مثلاً اجنبی عورت اور امرد کی طرف نظر ڈالنے اور میلون تماشون کے دیکھنے سے بچا رہے اور کفر سے مقصود یا کفر مشہور ہے یا کفران نعمت اور محتاجگی سے مراد دل کا محتاج ہونا ہے کہ آدمی بے صبر ہوکر تقدیر اور خدا تعالیٰ کا شاکی ہو یا خلق کی طرف محتاج ہونا یا مال کا کم ہونا ایسی طرح کہ قناعت اور صبر نہو اور حرص بہت کرے **ع** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا **د س مے** مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی تعریف سے بندہ کو قوت نہین حرکت اور سکون پر مگر اللہ کے قدرت دینے سے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو اُسنے نچاہا وہ نہ ہوا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو گھیرا ہے اپنے علم مین یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن سنی نے **ف** جو اُس نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا یعنے برابر ہی کہ بندہ چاہے یا نچاہے اور یہی معنی ہین اس آیۃ کے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنے تم نہین چاہتے ہو مگر اس صورت مین کہ خدا چاہے اور حدیث قدسی مین ہے کہ ترید وارید ولا یکون الا ما یرید فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط ویفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے اے بندہ تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور مین بھی ارادہ کرتا ہون اور ہوتا وہی ہے جو مین چاہتا ہون تو جو شخص راضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر تو اُسکے لئے میری خوشنودی ہے اور جو خفا ہوا میرے ارادہ سے اُسکے لئے میری خفگی ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تک محفوظ رہا اور جس نے شام کو پڑہی صبح تک محفوظ رہا **ع** اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ **ا ط** فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ **س** فِي الصَّبَاحِ فَقَطْ یعنے صبح کی اسلام کی اصل پیدائش اور کلمہ اخلاص یعنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اور اپنے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر کہ وہ توحید کرنے والے تابعدار تھے اور مشرکون مین سے نہ تھے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے صبح اور شام کے وظیفہ مین اور

Marfat.com

نسائی نے نقل کیا فقط صبح کے وظیفہ مین ف یعنے دعا اصبحنا علی فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صبح و شام مین پڑھنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح مین اور یا حی یا قیوم جو آگے آتا ہے جداگانہ عبارت ہے اس دعا سے کچھ علاقہ اسکو نہین ایسا ہی مصنف نے کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دعا پڑھی تا کہ لوگ سنکر سیکھین اور ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت کو بھی اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم تھا چنانچہ اذان کے جواب مین آیا ہے کہ جب موذن اشہدان لاالہ الا اللہ اشہدان محمد رسول اللہ کہتا تھا تو آپ فرماتے انا انا یعنی مین بھی گواہی دیتا ہون ع یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ مس ر اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون اور ہر چیز مین مدد چاہتا ہون میرے لئے میرا تمام حال درست کر اور مجکو میرے نفس کے حوالہ ایک پلک مارتے مت کر یعنے نعمت امداد سے مجکو محروم مت کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی مرتضےٰ رض روایت کرتے ہین کہ مین جنگ بدر مین کفار سے لڑا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کے پاس حاضر ہوا تو مین نے دیکھا کہ آپ سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہین پھر مین چلا گیا اور کفار سے لڑا پھر آکر دیکھا تو آپ بدستور سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہین اسی لئے اللہ تعالی نے اُن کو فتح عنایت فرمائی ع اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ خ مس یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو نے مجھے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر ہون یعنی تجھپر ایمان لانے کا اور خالص عبادت کرنے کا جو عہد اور وعدہ کہ تجھسے میثاق کے دن کیا ہے مستقیم ہون بقدر اپنی طاقت کے اس سے غرض اپنی عاجزی کا اقرار ہے کہ جس طرح فرض ہے ویسا ادا نہین ہوتا مین اقرار کرتا ہون تیرے لئے تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا پس تو مجکو بخشدے کیونکہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے یعنے اپنے بداعمال سے تیری پناہ مانگتا ہون کہ اُن کو معاف فرمادے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ د سے ۔ یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنے طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا تو بخشدے مجکو کہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ پہلی دعا اور یہہ دعا سیدالاستغفار کہلاتی ہے اور بیان استغفار مین مترجم انشاءاللہ تعالی ذکر کریگا ع اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ

مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِكُ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَانِدَّ لَكَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا
وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ
وَاَدْنٰی حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ وَالْقُلُوْبُ
لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِیْ
فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ط طب

ترجمہ یا اللہ تو ذکر کا مستحق تر ہے اُن سے کہ جنکا ذکر کیا جاوے یعنے تیرا ذکر ہر مذکور سے زیادہ لایق ہے اور تو لایق تر عبادت کا ہے اُن سے جنکی عبادت کیجاوے یعنے تیری عبادت کے سوا سب کی عبادت باطل ہے اور تو بہت مدد کرنے والا ہے اُن سے جنکی مدد ڈھونڈی جاوے اور تو بہت مہربان ہے اُن سے جو مالک ہوں یعنی مجازی مالکوں سے تو زیادہ مہربان ہے اور تو زیادہ سخی ہے اُن سے جنسے سوال کیا جاوے اور تو عطا میں فراخ تر ہے اُن سے جو عطا کرتے ہیں تو بادشاہ ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور تو یکتا ہے کوئی تیرا ہمسر نہیں ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے تیری ذات کے سوا تو ہرگز عبادت نہیں کیا جاتا مگر اپنی توفیق دینے سے اور تیری نافرمانی کبھی نہیں ہوتی مگر تیرے علم سے تیری اطاعت کرتے ہیں تو ثواب عنایت فرماتا ہے اور نافرمانی کرتے ہیں تو گناہ بخشتا ہے تو بہت قریب ہے ہر حاضر سے یعنی اس آیت سے شان ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے طرف اور تو زیادہ نزدیک ہے ہر نگہبان سے تو حائل ہوا نفسوں کے پاس اور تو نے پکڑے پیشانیوں کے بال یعنے سب تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور تو نے عملوں کو لکھا یعنی لوح محفوظ میں اور تو نے عمرین لکھیں محفوظ میں دل تیری تجلیات کی گنجایش رکھتے ہیں اور پوشیدہ بات تیرے نزدیک ظاہر ہے حلال وہ چیز ہے جسکو تو نے حلال کیا اور حرام وہ چیز ہے جسکو تو نے حرام کیا اور دین وہ ہے جسکو تو نے مقرر کیا اور معاملہ وہ ہے جسکو تو نے حکم کیا یعنے تمام امور کہ دنیا میں ہوتے ہیں تیرے ہی حکم اور ارادہ سے ہوتے ہیں اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہے اور سب بندے تیرے بندے ہیں اور تو ہے معبود بہت مہربان بخشنے والا میں تجھسے مانگتا ہوں بوسیلہ تیری ذات کے اُس نور سے جسکے سبب آسمان و زمین روشن ہیں اور مانگتا ہوں بوسیلہ تیرے حق کے یعنے جو مخلوق پر ہے مثل اطاعت عبادت وغیرہ کے اور بوسیلہ سائلوں کے حق کے جو تجھپر ہے یعنے تیرے کرم اور وعدہ کے سبب سے وہ تجھپر حق رکھتے ہیں ورنہ تجھپر کسی کا حق نہیں یہہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو اس دن میں یا اس رات میں معاف کرے یعنی صبح کے وظیفہ میں فی ہذہ الغداۃ کہے اور شام کے وظیفہ میں فی ہذہ العشیۃ اور یہہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو امن دے آگ سے اپنی قدرت سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر میں اور کتاب الدعا میں ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہہ دعا پڑھے اُسکے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں د...

Marfat.com

لیجاتی ہین اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکو شیطان سے پناہ دیتا ہے کذا ذکر علی آور یہہ جو کہا کہ نافرمانی نہین کیا جاتا مگر اپنے علم سے اس مین اشارہ ہے اس بات کا کہ طاعت خدا تعالیٰ کے ارادہ اور امر کے سبب ہوتی ہے او معصیت ارادہ کے سبب ہے نہ امر کے سبب اور تو حائل ہو نفسون کے پاس پاس سے یہہ مراد ہے کہ لوگون کے اور اُن کی خواہشون نفسانی کے درمیان تو حائل ہے اسلئے وہ یہہ طاقت نہین رکھتے کہ ایمان لاوین یا کفر کرین مگر اس صورت مین کہ تو ارادہ کرے حاصل یہہ ہے کہ تو لوگونکا مالک ہے اُن کو جدہر چاہتا ہے پہیر دیتا ہے **ح** حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ی** کفایت ہے مجکو اللہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا اُسی پر مین نے بھروسہ کیا یعنے نہ اُسکے غیر پر غرض کہ کسی سے سوائے اُسکے نہ امید رکھتا ہون نہ ڈر اور وہ بڑے عرش کا پروردگار ہے اس دعا کو سات بار پڑہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیۃ سات بار پڑہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے اور بعض مشائخ شاذلیہ نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کا ورد سوائے اسکے اور کچہہ نہ ہو تو اُسکو یہی بس ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے پڑہنے کا ارشاد فرمایا اس آیۃ مین فان تولوا فقل حسبی اللہ آلایۃ **ح** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ **س حب ا د ی** کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسکے لئے بادشاہت ہے اور اُسکے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کو دس بار پڑہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ **م د ت س مس حب عو ی** مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ بزرگ کی اور پاکی کہتا ہون اُسکے تعریف سے لگی ہوئی اسکو سو بار پڑہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے صبح کو سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار پڑہا تو قیامت کو اسکے عمل سے بہتر دوسرا شخص کوئی عمل نہ لائیگا لیکن وہ شخص کہ مثل اُسکے پڑہے یعنے اس صورت مین دونون کے عمل برابر ہونگے یا اس سے زیادہ پڑہے یعنے اس صورت مین زیادہ پڑہنے والا اس سے افضل ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہ کو شمار مذکور سے زیادہ بھی پڑہے گا تو یہہ ہی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا ثواب پاویگا تو شمار اس جنس کے نہین کہ اُس سے زیادہ پڑہنا منع ہو جیسے طہارت کی زیادتی کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا منع ہے کذا قال علی اور اسیطرح شیخ فخر الدین نے بسم اللہ الذی لایضر کے بیان مین مصنف کا قول نقل کیا ہے اور بعض علما اسکے برعکس کہتے ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ **ت** سبحان اللہ سو بار الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام سو سو بار سبحان اللہ پڑہے اسکو ثواب سو حج کرنیوالیکی برابر ہوگا اور جو صبح شام کو الحمد للہ سو سو بار پڑہے اُس شخص کو ثواب اُس آدمی کی برابر ہوگا کہ سو گھوڑے جہاد کے لئے دے یا یہہ

فرمایا کہ سو جہاد کئے ہون اور جو کوئی لا الہ الا اللہ صبح شام سو سو بار پڑہے تو اُسکو ثواب سو غلام آزاد کرنے والیکی برابر ہوگا
ایسے غلام کہ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اللہ اکبر صبح شام کو سو سو بار پڑہے اُس دن مین اس سے بہتر کوئی
عمل والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے کہ اُسکی برابر پڑہے یعنے وہ ثواب مین برابر ہوگا یا اُس سے زیادہ پڑہے یعنے وہ ثواب
مین زیادہ ہوگا مشکوٰۃ - وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار
درود بہیجے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام کو دس دس بار مجہپر درود
بہیجے اُسکو قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی اور فرمایا جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کے بعد بات کرنیسے پہلے درود بہیجے اللہ
تعالے اُسکی سو حاجتین پوری کرتا ہے سو مین سے تیس کو جلد عنایت فرماتا ہے اور ستر کو تاخیر سے دیتا ہے اور بعد نماز
مغرب کے بہی ایسا ہی ثواب پاتا ہے کذا ذکر المصنف فی المنہیہ اور اس مقام کے مناسب ایک درود لکہا جاتا ہے کہ اگر
اُسکو پڑہے تو بہت مناسب ہے دار قطنی نے افراد مین اور ابن بخار نے اپنی تاریخ مین حضرت ابو بکر رضہ سے روایت کیا ہے
کہ اُنہون نے کہا کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے اُسکو جواب دیا
اور خوش ہوکر اپنے پہلو مین بٹہا لیا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کرکے اُٹہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ اے
ابو بکر یہہ وہ شخص ہے کہ اسکے لئے عمل سب روے زمین والون کے عمل کی برابر بلند کئے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ
اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص جب صبح ہوتی ہے مجہپر ایک درود بہیجتا ہے جو سب خلق کے درود کی برابر
ہوتا ہے مین نے پوچہا وہ درود کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہہ ہے اللّٰهم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک
وصل علی محمد النبی کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ یعنی یا اللہ رحمت خاص نازل کر اوپر جناب محمد کے
کہ پیغمبر ہین بقدر شمار اُن لوگونکی جو تیری مخلوق مین سے اُنپر درود بہیجتے ہین اور رحمت خاص نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر پر
جیسے کہ ہمکو لایق ہے اُنپر درود بہیجین اور رحمت خاص نازل کر محمد پیغمبر پر جیسے تو نے ہمکو حکم کیا کہ اُنپر درود بہیجین کذا فی الدر المنثور
وَاِنِ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ اَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ د اور کوئی شخص غم مین یا قرض مین مبتلا ہو تو وہ یون کہے اللّٰہم انی اعوذ بک الخ
یعنے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر سے اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی سے یعنے کمال کے حاصل کرنے مین
اور کاہلی سے یعنے اعمال مین اور تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے یعنے دشمن کے ڈر سے جو جہاد سے باز رکہے اور بخیلی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون قرض کے بوجہ سے اور آدمیون کے قہر سے یعنے بادشاہون کے قہر اور ظالمون کے غلبہ اور
بدعتیون کی جفا کاری سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجکو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوے آپ نے فرمایا کہ کیا مین تجہکو نہ سکہا دون ایسی دعا
کہ جب تو اُسکو پڑہے تو اللہ تعالی تیرا غم دور کرے اور تیرا قرض تجہپر سے ادا کرے اُسنے عرض کیا کہ فرمائیے آپ نے فرمایا

Marfat.com

کہ ہر صبح شام کو یہہ دعا پڑھا کرو وہ شخص کہتا ہے کہ مین نے یہہ دعا پڑھی تو اللہ تعالی نے میرا غم دور کیا اور میرا قرض ادا کیا حدیث تمام ہوئی مصنف نے کہا کہ عجز اُس چیز کا ترک کرنا ہے جسکا کرنا اچھا ہو اور قرض کے غلبہ سے پناہ اسلئے مانگی کہ دوسری حدیث مین آیا ہے الدین شین الدین یعنی قرض دین کا عیب ہے اور فرمایا لاہم الا ہم الدین ولا وجع الا وجع العین یعنے قرض کے سوا کوئی غم نہین اور آنکھہ کے درد کے سوا کوئی درد نہین پہلی حدیث کا علاقہ تمام ہوا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن ستر بار پڑھے اللھم اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک تو اسپر دو جمعہ نگذرینگے کہ اللہ تعالے اُسکو غنی نفرماوے کذا ذکر علی عن الفردوس الی ھنا یقال فی الصباح والمساء جمیعا لکن یقال فی المساء مکان اصبح امسی ومکان ھذا الیوم ھذہ اللیلة ومکان التذکیر التانیث ومکان النشور المصیر کما کتبناہ بالحمرة فوق کل کلمة یہان تک پڑھا جاوے صبح وشام دونون کے وظیفہ مین لیکن شام کے وظیفہ مین اصبح کی جگہہ امسی اور اصبحت کے جگہہ امسیت اور اصبحنا کی جگہہ امسینا اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلة اور مذکر کی جگہہ مونث یعنے ہ کی جگہہ ہا اور نشور کے جگہہ مصیر چنانچہ ہمنے شام کے الفاظ کو سرخی سے ہر جگہہ کے اوپر لکھدیا ہے ویزاد فی المساء فقط امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ اعوذ باللہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر ما خلق وذرأ وبرأ ط۔ اور فقط شام کے وظیفہ مین زیادہ کیا جاوے یعنی صبح مین نہ پڑھے جاوے یہہ دعا امسینا وامسی الملک الخ یعنے ہمنے اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جسنے تھام رکھا ہے آسمان کو اسبات سے کہ زمین پر گر پڑے مگر اُسکے حکم سے اُس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہون جسکو اُس نے اندازہ کیا اور پھیلایا اور پیدا کیا نقل کیا اسکو طبرانی نے فقیر کہتا ہے کہ خلق سے مراد یہہ ہے کہ تقدیر کے موافق ایجاد کیا اس مین سب موجودات آگئے اور ذرء تخصیص بعد تعمیم کے ہے یعنے پھیلانا نسل کی پیدایش سے مخصوص ہے مقصود یہہ کہ ثقلین کی نسل کو پھیلایا کذا فی الحرز ویزاد فی الصباح فقط اصبحنا واصبح الملک للہ والکبریاء والعظمة والخلق والامر واللیل والنھار وما یضحی فیھما للہ وحدہ اللھم اجعل اول ھذا النھار صلاحا واوسطہ فلاحا وآخرہ نجاحا اسألک خیر الدنیا والاخرة یا ارحم الراحمین مص

اور فقط صبح مین نہ شام مین یہہ دعا زیادہ کیجاوے اصبحنا واصبح الملک الخ یعنے ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اور پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات اور دن اور جو چیز کہ رات دن مین ظاہر ہوتی ہے سب اللہ ہی کے واسطے ہے جو یکتا ہے یا اللہ اس دن کے اول کو نیکی کا سبب کر یعنے ہم اسکو طاعت مین بسر کرین اور اس دن کے درمیان کو کامیابی کا سبب فرما اور اُسکے آخر کو آفتون سے نجات کا باعث کر مین تجھسے مانگتا ہون دنیا اور آخرت کی بھلائی اے سب مہربانون سے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے لبیک اللھم لبیک

Marfat.com

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک ومنک والیک اللھم ما قلت من قول او حلفت من حلف او نذرت من نذر فمشیتک بین یدی ذلک کلہ ما شئت کان وما لم تشا لا یکون ولا حول ولا قوۃ الا بک انک علی کل شیء قدیر اللھم ما صلیت من صلوۃ فعلی من صلیت وما لعنت من لعن فعلی من لعنت انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ی مس اط

مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین پھر حاضر ہون اور تیری طاعت مین مستعد ہون اور بھلائی تیری ہاتون مین یعنی تیری تصرف اور قدرت مین ہے اور ہمکو بھلائی تجھسے ہی پہونچنے والی ہے اور تیری ہی طرف ہمارا حال اور مآل رجوع کرنے والا ہے یا اللہ جو کچھ مین نے بات کہی یا قسم کہائی یا نذر مانی تو ان سب سے پہلے تیری خواہش ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو تو نچاہے گا نہ ہوگا اور پھر ناگناہون سے اور قوت عبادت پر نہین ہے بجز تیری مدد کے تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جو کچھہ مین نے دعا کی تو اُسکے حق مین ہو جسکے لئے تو نے دعا کی اور اُس کو دعا کے لائق کیا اور جو کچھہ مین نے لعنت کی تو یہہ اُسپر کر جسکو تو نے لعنت کی تو میرا مالک ہے دنیا اور آخرت مین مجکو وفات دے اسلام پر اور مجکو ملا نیک بختون سے یعنے نبیون اور رسولون سے نقل کیا اسکو ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے ف مروی ہے کہ مرتے دم اخیر کلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا یہہ تھا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ع اللھم انی اسألک الرضا بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجھک وشوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اپنا راضی رہنا تقدیر کے بعد یعنے جو تقدیر مصیبت وبلا کی مجھپر جاری ہو اُسپر راضی رہون اور مانگتا ہون عیش کی ٹھنڈک مرنے کے بعد اور تیری ذات دیکھنے کا مزا اور تیرے ملنے کا شوق کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو اور بدون فتنہ گمراہ کرنے والیکے ف عیش کے معنے زندگی کے ہین تو مرنیکے بعد عیش کے ٹھنڈک سے یہہ مراد ہے کہ بعد مرنیکے اچھی زندگانی کہ یہان کی زندگانی فانی ہے اور وہان کی باقی تو اصل وہان ہی کا آرام وچین ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان کا آرام مانگا۔ اور مراد اس عبارت سے کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو یہہ ہے کہ ایسا شوق مانگتا ہون جو میرے سلوک مین نقصان نکرے اور نہ میری استقامت مین ادب اور احکام کی راہ پر کیونکہ شوق مین کبھی سکر کی حالت ہو کر باتین خلاف ادب ہو جاتی ہین اور یہی مراد ہے الفاظ لا فتنۃ مضلۃ سے یعنے کوئی ایسی بلا لاحق نہ ہو کہ میری گمراہی یا دوسرے کی گمراہی کا سبب ہو ع واعوذ بک ان اظلم او اظلم او اعتدی او یعتدی علی او اکسب خطیئۃ او ذنبا لا تغفرہ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ ذا الجلال والاکرام فانی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ الدنیا واشھدک وکفی بک شھیدا انی اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک لک الملک ولک الحمد وانت علی کل شیء قدیر واشھد ان محمدا

Marfat.com

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ **مس ا ط** اور مین تیری کہ مین ظلم کرون کسی پر یا کوئی مجھپر ظلم کرے یا تعدی کرون یعنے اپنے نفس پر یا غیر پر زیادتی کرون یا مجھپر کوئی زیادتی کرے یا مین کوئی گناہ خطا کرون یا قصداً ایسا گناہ کرون کہ تو اسکو نہ بخشے یعنے شرک یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر چیز کے اے بزرگی اور بخشش والے مین عہد کرتا ہون تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی مین اور مین تجکو گواہ کرتا ہون اور تو ہی گواہ کافی ہے وہ عہد یہہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا ملنا یعنے تیرے سامنے حاضر ہونا یا تجکو دیکھنا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے اُس مین شک نہین اور تو اُٹھائیگا اُن لوگون کو جو قبرون مین ہین اور مین یہہ گواہی دیتا ہون کہ تو اگر مجکو میرے نفس کے سپرد کرے گا تو مجکو ناتوانی اور عیب اور قصداً گناہ کے اور خطا کے حوالہ کرے گا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین اعتماد نہین کرتا سوا تیری رحمت یعنے انعام واحسان کے پس تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے کہ تیرے سوا گناہون کو کوئی نہین بخشتا اور تو میری توبہ قبول کر یا مجکو توبہ کی توفیق عنایت کر تو البتہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے **نقل** کیا اسکو حاکم احمد طبرانی نے **ف** زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بلاکر یہہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسکو ہمیشہ پڑہا کرو اور نفس کے حوالہ کرنیسے یہان یہہ غرض ہے کہ نظر عنایت رب کی بندہ پر نرہے غرضکہ بالکل سونپنا مراد نہین کیونکہ اگر بندہ کے سب عمل اُسکے نفس کے حوالہ ہون تو سب تباہ اور موجود سے معدوم ہو جائین **ع** فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا **م و م** جب آفتاب نکلے تو یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی الخ یعنے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے گناہ ہمارے اسدن مین معاف کئے اور ہمکو ہمارے گناہون کے سبب سے ہلاک نہ کیا نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم نے فقیر کہتا ہے کہ لم یہلکنا علت ہے پہلے جملہ کی یعنے چونکہ ہمکو گناہون کے باعث سزا ندی اسلئے معلوم ہوا کہ ہمارے گناہ معاف فرمائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ **مو ط ی** سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمکو یہہ دن بخشا اور اُس مین ہماری لغزشین یعنے چوک اور برائی معاف کی اور ہمکو آگ سے عذاب ندیا نقل کیا اسکو موقوفاً طبرانی ابن سنی نے۔ فقیر کہتا ہے کہ لم یعذبنا [illegible] دنیا مین اُن لغزشون کے باعث ہمکو عذاب ندیا تو ہمکو یہہ توقع ہے کہ آخرت مین بھی آتش دوزخ

Marfat.com

سے ہمکو اندیشہ ہے کذا فی الحزر ثم یصلی رکعتین ط پھر دو رکعت نماز پڑہے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے ف
صبح کی نماز پڑہکر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول رہے پھر دو رکعت پڑہکر اُٹھے اس نماز کو اشراق کہتے ہین جو کوئی
اسطرح نماز پڑہے حج کا اور پوری عمرہ کا ثواب پاوے گا یہہ مضمون ایک حدیث کا ہے جو مشکوۃ مین ہے عن اللہ تعالی
یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات اول النہار اکفک آخرہ ت دس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
خدا تعالے کی طرف سے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اے آدم کے بیٹے میرے لئے چار رکعتین دن کے اول مین پڑہ
مین تجکو کفایت کرونگا اُس دن کے آخر تک نقل کیا اسکو ترمذی ابوداؤد نسائی نے ف مقصود کفایت کرونگا سے
یہہ ہے کہ تیری سب حاجتین برلاؤنگا اور تیرا دل جمعیت کرونگا اسلئے کہ جو کوئی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالے اُسپر انعام
فرماتا ہے اور اس حدیث مین اشارہ اس بات کا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اللہ کی بندگی مین صرف کی اللہ تعالی اُسکی حاجتین
ضعیفی اور آخر عمر مین روا کرے گا اور ایسا ہی جو شخص اُسکے بندگی مین دنیا کی زندگی مین قائم رہے گا اللہ تعالی اُسکی مہمات کو
عقبے مین کفایت کرے گا اور یہہ چار رکعتین بہی اشراق کی نماز ہے یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہے کہ ان رکعتین مین
سورہ شمس اور والضحے اور آیت الکرسی اور سورہ اخلاص پڑہے کذا فی وظائف النبی ما یقال فی النہار بیان اُن دعاؤنکا
جو دن مین پڑہی جایئن یعنے صبح کی قید نہین سارے دن مین جب چاہے پڑہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر مائۃ مرۃ خ م ت س ق مص مائتی مرۃ کوئی معبود نہین سوا
اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے اسکو سو بار پڑہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے یعنے سو بار پڑہنا اور ابن ابی شیبہ نے
دو سو بار پڑہنا روایت کیا ہے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی دن کو یہہ کلمہ
سو بار پڑہے اُسکو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور سو نیکیان اُسکے لئے لکہی جاتی ہین اور اُسکے سو گناہ دور
کیے جاتے ہین اور تمام دن تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کو کوئی عمل بہتر اس سے کوئی شخص
مگر وہ شخص کہ اس سے زیادہ پڑہے۔ کذا فی المشکوۃ سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ خ م ت س ... بار
پڑہے سو بار یعنے مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی واسطے اُسکی تعریف سے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی ...
من استعاذ باللہ فی الیوم عشر مرات من الشیطان وکل اللہ بہ ملکا یرد عنہ الشیاطین
ص جو کوئی دن مین دس بار اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے اللہ تعالی اُسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو دور
کرتا ہے اُس سے شیطانون کو یعنے شیطانون کے وسوسہ کو نقل کیا اسکو ابو یعلی نے ف اللہ کی پناہ مانگنے سے
یہہ مراد ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان کہے یا اعوذ باللہ کے جگہہ استعیذ باللہ یا التجئ الی اللہ یا الوذ باللہ کہے کہ سب کے
معنے یہی ہین کہ مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی مگر اعوذ باللہ افضل ہے اور کلام اللہ کے پڑہنے سے پہلے اعوذ کے لفظ مین

Marfat.com

اختلاف ہے جمہور کے نزدیک اعوذ باللہ کہنا اولی ہے اور بعض علماء حنفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہے ع فقیر کہتا ہے
کہ وجہ اُنکے اختیار کرنیکی یہہ ہے استعیذ مشتق استعاذہ سے ہے اور قرآن مجید مین استعاذہ کے لیے حکم ہے اس آیۃ مین
واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ مِنَ ا ستغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعًا
وعشرين مرة او خمسًا وعشرين مرة احد العددين كان من
الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض ط - جو کوئی بخشش چاہے
[illegible] مسلمان عورتون کے لیے ہر روز ستائیس بار یا پچیس بار دونون عددون مین سے آپ نے ایک فرمایا
[illegible] ہوتا ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے اور اُنکی برکت کے سبب سے زمین والون کو رزق دیا جاتا ہے
[illegible] بزرگون مین سے ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ لفظا او راوی کا شک ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس فرمایا یا پچیس اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی مومن مردون اور
عورتون کے لیے استغفار کرتا ہے اللہ تعالی لیے ہر مومن مرد اور عورت کے عوض ایک ایک نیکی اُسکے نامہ اعمال مین
[illegible] ايعجز احدكم ان يكسب كل يوم الف حسنة يسبح مائة تسبيحة فيكتب له الف حسنة او
يحط عنه الف خطيئة م ت س حب
ترجمہ کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے یعنے کیا اُس کو طاقت نہین کہ حاصل کرلے ہر دن مین ہزار نیکیان پھر آپ نے فرمایا
کہ وہ صورت یہہ ہے کہ سبحان اللہ کو سو بار کہے اسکے کہنے سے اُسکے لیے ہزار نیکیان لکھی جاینگی یا دور کی جاینگی یہہ
مسلم کی روایت ہے اور دور کی جاینگی ترمذی نسائی ابن حبان کی روایت ہے اُسکے ذمہ سے ہزار خطائین نقل کیا اس تمام
روایت کو اختلاف مذکور کے ساتھ مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نے ف او یحط مین لفظ او یا تنویع کے لیے ہے
یعنے متقیون کے لیے حسنات لکھی جاتی ہین اور گنہگار کے ذمہ سے خطائین دور ہوتی ہین یا او جمع کے واو کے معنے
مین ہے یعنے دونون باتین ہوتی ہین چنانچہ روایت ویحط کے واو کے ساتھ اُسپر دلالت کرتی ہے مخ ويقول
عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفر لي د ت مس اور چاہیے کہ
اذان مغرب کے وقت یہہ دعا پڑھے اللہم ہذا الخ یعنے یا اللہ یہہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیری دن کے
پیٹھ پھیرنے کا اور تیری پکارنے والونکی آوازونکا یعنے موذنونکی اذان کا تو تو مجکو بخش نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی حاکم نے
ما يقال في الليل آمن الرسول الآيتين او آخر البقرة ع وہ دعا کہ رات مین پڑہی جاے یعنے خواہ
اول شب مین یا اوسط مین یا آخر مین غرض کہ کچھ قید نہین شب مین جسوقت چاہے پڑھے آمن الرسول یعنی دو آیتین
سورہ بقرہ کے آخر کی مین نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے دو آیتین اخیر سورہ
بقرہ کی رات میں پڑہین اُسکو کفایت کرینگی یعنے تہجد سے کافی ہونگی یا ہر بری چیز سے بچاینگے شکوہ قل هو الله احد خ م س

Marfat.com

قل ہواللہ احد یعنے سورہ اخلاص کا پڑہنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَقِرَاءَۃُ مِائَۃِ اٰیَۃٍ مس
وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ مس اور پڑھنا سو آیتونکا نقل کیا حاکم نے اور پڑھنا دس آیتونکا بہی نقل کیا حاکم نے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین وہ غافلون مین نہ لکھا جائیگا اور یہی ثواب دس آیتونکا
حاکم کی روایت مین آیا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین اسکے لیے ثواب قربان دائیکا
لکھا جاے گا ع وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ اَرْبَعٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَیْنِ بَعْدَھَا وَخَوَاتِیْمِھَا مو ط
اور پڑھنا دس آیتونکا کہ چار آیتین شروع سورہ بقرہ سے یعنے مفلحون تک اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتین آیت الکرسی کے
بعد یعنے خالدون تک اور تین آیتین سورہ بقرہ کے آخر کی یعنے للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک نقل کیا اسکو موقوفا
طبرانی نے ف طبرانی کی حدیث کا مضمون ابن مسعود رض سے یہہ ہے کہ جس نے یہ دس آیتین پڑہین شیطان اُس کے
گھر مین صبح تک داخل نہ ہوگا ع وَقِرَاءَۃُ یٰسٓ حب اور سورہ یٰس کا پڑھنا نقل کیا اسکو ابن حبان نے ف
جوکوئی سورہ کہف کی آخر کی آیتین یعنی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے لیکر آخر سورہ تک سوتے وقت پڑھے
تو جسوقت چاہے گا اسی وقت جاگے گا کذا فی الجامع الصغیر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَھَا
مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ خ س
وہ دعائین کہ رات دن دونون مین پڑھی جائین اُن مین سے ایک سید الاستغفار ہے وہ اللھم انت ربی سے دوسرے
الا انت تک ہے جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ الٰہی تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور
مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتوت کی برائی
سے مین اقرار کرتا ہون تیرے لیے اُس تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہونکا تو تو میرے گناہونکی
مغفرت کر کیونکہ گناہون کو سوا تیرے اور کوئی نہین بخشتا جو شخص اس دعاء استغفار کو دن مین پڑھے اور یقین کرتا ہو
اسکے مضمون پر پھر مرجاے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جوکوئی اُسکو رات مین پڑھے اور اسکے مضمون کا یقین کرتا
پھر مرجاے تو وہ اہل بہشت سے ہوگا نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف لفظ موقنا مین اشارہ اس بات کا ہے
کہ مدار اس ثواب کا معانی کے سمجھنے اور یقین کرنے پر ہے اگرچہ صرف لفظ بہی ثواب سے خالی نہین فخر مَنْ قَالَ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَۃٍ اَوْ فِیْ شَھْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ
اَوْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَوْ فِیْ ذٰلِکَ الشَّھْرِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ خ س جوکوئی یہہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک مین

Marfat.com

رات مین یا مہینہ مین پھر اُس دن یا اُس رات یا اُس مہینہ مین مرجاے تو اُسکے گناہ بخشے جاینگے ترجمہ دعا کا یہہ ہے
کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ یگانہ ہے کوئی معبود نہین
سوا اللہ کے اور کوئی اُس کا شریک نہین کوئی معبود نہین سوا خدا کے اُسیکے لیے بادشاہت ہے اور اُسیکے لیے
تعریف کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور نہین پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو
بخاری نسائی نے دعا صلے اللہ علیہ وسلم سلمان فقال ان نبی اللہ یرید ان یمنحک کلمات من الرحمن
ترغب الیہ فیھن وتدعو بھن فی اللیل والنہار اللھم انی اسئلک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق
نجاۃ یتبعھا فلاح ورحمۃ منک وعافیۃ ومغفرۃ منک ورضوانا طس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی صحابی کو بلایا اور
فرمایا کہ اللہ کا پیغمبر یہہ چاہتا ہے کہ تجکو عنایت کرے یعنے سکہاوے چند کلمہ کہ خدا کی طرف سے اترے ہین تا کہ
تو رغبت کرے اللہ کی طرف اُن کی مواظبت مین یعنی اگر تو ان کلمات پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالے کی محبت
اور شوق تیرے دل مین پیدا ہوگا اور تاکہ تو دعا کرے ان سے رات اور دن مین وہ کلمات یہہ ہین اللھم انی اسالک الخ
یعنے یا اللہ مین تجہسے مانگتا ہون صحت ایمان مین یعنی ایمان کامل اور تصدیق کہ جس مین شبہ نہ ہو اور مانگتا ہون ایمان
عبادت مین یعنے ایسا کامل ایمان کہ حسن خلق کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین جسکے پیچھے کامیابی
ہووے یعنے عقبے مین چھٹکارا ہو اور مانگتا ہون تیری رحمت اور سلامتی یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور مانگتا ہون
تیری بخشش اور تیری رضامندی یعنے طاعت کے سبب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف واسطی نے
نقل کیا ہے کہ حسن خلق یہہ ہے کہ خلق سے خصومت نرکہے اور محنت اور راحت مین ان کو راضی رکہے فح واذا
دخل بیتہ فلیقل اللھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا
توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ د۔ اور جب اپنے گھر مین آوے تو چاہیے کہ یہہ دعا اللھم سے توکلنا تک
پڑھے کہ یہہ معنے ہین کہ الٰہی مین تجہسے مانگتا ہون گھر مین آنیکی بھلائی اور گھر سے نکلنے کی بھلائی یعنے داخل ہونا اور نکلنا
دونون اچھے اور بھلائی کے سبب ہون اللہ کے نام سے ہم داخل ہوے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اللہ ہی پر
جو ہمارا پروردگار ہے ہمنے بھروسہ کیا یعنے آنے اور نکلنے اور سب معاملون مین پھر اپنے گھر والون پر سلام کہے
نقل کیا اس کو ابوداود نے ف اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ جب تم گھر مین آؤ اپنے گھر والون پر سلام
کرو اور جب گھر سے نکلو تو گھر والون سے سلام کے ساتھ رخصت ہوا و ربعض علما نے کہا ہے کہ اگر گھر مین کوئی نہ ہو
تو السلام علیکم اسطرح کہے السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین اور فرشتونکی نیت کرے کذا ذکر علی اور سہل ابن سعدؓ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر شکوہ اپنی محتاجی اور تنگدستی کا کیا آپنے
اسکو فرمایا کہ جب تو اپنے گھر مین داخل ہو سلام علیک کر گھر مین کوئی ہو یا نہ ہو بعد اسکے مجہپر سلام بہیج اور ایک بار قل ھو اللہ

Marfat.com

اس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالےٰ نے اُسکو بہت رزق دیا یہان تک کہ اُسنے اپنے ہمسایون اور اقارب کو تقسیم کیا
لہذا ذکر المصنف فی المنیۃ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ
لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ فَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ
طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ی اور جب آدمی اپنے
گھر مین آوے یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ اصلی گھر ہو یا عارضی اور گھر مین داخل ہونیکے وقت اور اپنا کھانا کھانیکے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان
کہتا ہے یعنی اپنے تابعین کہ تم کو نہ رات کے رہنے کی جگہہ ہے نہ رات کا کھانا یعنی تمہارا حصہ ان گھر والون کے یہان کچھ نہین اور اگر گھر مین داخل ہوا اور
گھر مین آنیکے وقت خدا کو یاد نکری تو شیطان کہتا ہی کہ تم نے رات کے رہنے کی جگہہ پائی اور جب اپنا کھانا کھانیکے وقت بھی خدا کو یاد نکری
تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کے رہنے کی جگہہ اور رات کا کھانا پایا یعنے اس گھر سے جدا نہ ہونا اور گھر مین
اور کھانے مین گھر والون کے شریک ہونیکے امیدوار رہنا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے اِذَا
کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ
وَاَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ
وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْہِ شَیْئًا - ع - جب سر شام ہو تو تم اپنے لڑکون کو باہر نکلنے یعنے
گھر سے باہر جانے اور کوچون مین پھرنے سے منع کرو کیونکہ اس وقت مین شیطان پھیلتے ہین اور جب رات کی ایک
ساعت گذر جاے تو اُن کو چھوڑ دو اور اپنا دروازہ بند کر اور خدا کا نام یاد کر یعنے بند کرنیکے وقت بسم اللہ کہے اور اپنا چراغ
بجھا اور اللہ کا نام یاد کر اور اپنی مشک کا مونہہ باندھ اور خدا کا نام یاد کر اور اپنا برتن ڈہانک اور اللہ کا نام یاد کر اگرچہ برتن پر
کچھہ چوڑا ہی مین رکھدے یعنے اگر سرپوش نہ ہو تو برتن کے مونہہ پر کوئی لکڑی وغیرہ رکھدے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین
ف ایک روایت مین آیا ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہین کہولتا اور یہی پر اور چیزون کو قیاس کرنا چاہیے اور چراغ
بجھانا اس غرض سے کہ نیند آوے اور اسراف نہ ہو اور نیز اس سے احتیاط ہے کہ چوہا جلتی بتی لیجاوے اور گھر جلاوے
ع وَفِیْ عِنْدَ النَّوْمِ اُن دعاؤن کا بیان کہ سونیکے وقت پڑھی جائین اِذَا اَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَ طَاھِرٌ جب کوئی آدمی
بستر پر آنے کا ارادہ کرے اُس حال مین کہ وہ پاک ہو تو دعاء ذیل پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف یہہ
کا ٹکڑا ہے باقی حدیث جس مین دعا تھی رہگئی مصنف کی غرض اتنا جملہ لکھنے سے طہارت کا ثابت کرنا ہے اور ایک روایت
مین لفظ فرشہ کے بعد یون آیا ہے اَوْ فَلْیَتَطَھَّرْ طس یا چاہیے کہ پاک ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَوْ فَلْیَتَوَضَّأْ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ
ع یا چاہیے کہ وضو کرے مثل اپنے وضو کے نماز کے لیے یعنی وضوء کامل یہہ روایت صحاح ستہ مین ہے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو شخص رات کو اپنے بدن کی طہارت کرتا ہے تو اُسکے ساتھہ رات بھر فرشتہ رہتا ہے جب یہہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ یعنی خدایا اسکو بخشدے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہے اور اُس رات مین وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے

Marfat.com

اور لفظ او مصنف کے کلام سے ہے تنویع کے لئے یعنے بعض روایت مین یون آیا ہے اور بعض مین یون ع ثُمَّ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنْفُضُهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ع مص پھر اپنے بستر پر آئے اور اُسکو تین بار اپنے کپڑے کے پلے سے جھاڑے پھر یہہ دعا پڑھے باسمک ربی الخ جسکے یہہ معنے ہین کہ اے میرے پروردگار مین نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اسکو اٹھاونگا یعنے بستر پر سے اگر تو میری جان بند کرے یعنے روح کو قبض فرماوے تو اسکو بخشدے اور اگر اسکو چھوڑے تو اسکی حفاظت کر ایسی بات سے جس سے تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندونکی نقل کیا اسکو صحاح ستہ نے اور ابن ابی شیبہ نے ف یعنے جیسے تو نیک [illegible] کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکھہ اور اُسکے [illegible] اور اچھی توفیق دے اور یہہ جو فرمایا کہ پھر یہہ دعا پڑھے یعنے پہلو رکھنے کے بعد یا پہلو رکھنے سے پہلے اس [illegible] وضعت جنبی کے یہہ معنے ہونگے کہ مین نے پہلو رکھنے کا ارادہ کیا ع وَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ع اور چاہئے کہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے نقل کیا اسکو مسلم نے اور صحاح ستہ مین ف نیند [illegible] طرح کے لیٹنے سے موت کا وقت یاد آتا ہے ع وَيَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ د اي يَضَعُهَا تَحْتَ [illegible] اپنے داہنے ہاتھ سے نقل کیا اسکو ابو داود نے یعنے ہاتھ کو اپنے گال کے نیچے رکھے [illegible] ابو داود و ترمذی و نسائی نے ثم يقول بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى د مس پھر کہے یعنے بعد لیٹنے کے بسم الله وضعت الی آخر یعنے مین نے الله کے نام سے اپنا پہلو رکھا یا الله تو میرے گناہ بخش اور میرے شیطان کو دور کر اور میری گردن کو چھوڑا اور میرے عملون کی ترازو بھاری کر اور مجکو بلند مجلس مین کر یعنی مقرب فرشتون اور انبیا کی مجلس مین نقل کیا اسکو ابو داود و حاکم نے ف گردن سے مراد آدمی کا نفس ہے جو عمل کے عوض گرو ہے معنے یہہ ہین کہ میرے نفس کو اپنے حق اور بندونکے حق اور گناہون سے رہائی دے ع اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ز مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د س ت یا الله مجکو اپنے عذاب سے بچا اُسدن کہ تو اپنے بندون کو اُٹھاویگا نقل کیا اسکو بزار اور ابن ابی شیبہ نے یہہ دعا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ رَبِّي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي ا اے میرے پروردگار مین نے تیرے نام سے یعنے پہلو رکھا تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے نقل کیا اسکو احمد نے بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي مص تیرے نام سے مین نے اپنا پہلو رکھا تو تو مجکو بخشدے نقل کیا ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا خ م د ت س ی یا الله مین تیرے نام کے ساتھ مرتا ہون یعنی جیتا ہون سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم ابو داود و ترمذی و نسائی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ

Marfat.com

ثلثا وثلثين والحمد لله ثلثا وثلثين والله اكبر اربعا وثلثين خ م د ت س حب سبحان اللہ تینتیس بار و الحمد للہ تینتیس بار
و اللہ اکبر چونتیس بار پڑہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف** کتاب ابو داود مین لکہا ہے
کہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا کہ مین تیرے روبرو ایک بات اپنی اور فاطمہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی
بیان کرتا ہون اور فاطمہ حضرت کو سب گہر والون مین سے بہت پیاری تہین اور میرے نکاح مین تہین چکی یہان تک پیستی تہین
کہ اُنکے ہاتون مین گٹے پڑ گئے تہے اور مشک مین پانی لاتین یہان تک کہ اُنکے سینہ مین نشان ہو گیا اور گہر مین جہاڑو دیتین
یہان تک کہ کپڑے خاک آلودہ ہوتے اور ہانڈی پکاتین یہان تک کہ اُنکے کپڑے میلے ہو گئے تہے اور ان چیزون کے سبب سے
اُن کو بہت مشقت اور محنت تہی مین نے سنا کہ کسی جہاد مین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہین مین نے
فاطمہ زہرا سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور اُن سے ایک خادم مانگو جو تم کو ان کامون سے راحت دے فاطمہ زہرا حضرت
کے پاس آئین اور آپ کے پاس چند نوجوانون کو بیٹہے پایا تو حیا کے مارے واپس آئین لیکن حضرت عائشہ نے یہہ قصہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین بیان کیا آپ یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہؓ کے گہر تشریف لائے حضرت علی مرتضےٰ کہتے ہین
کہ جب آپ ہمارے پاس آئے تو ہم اپنے بستر پر کپڑے اوڑہے لیٹے ہوئے تہے ہمنے ارادہ کیا کہ کہڑے ہون آپ نے فرمایا
کہ اسیطرح لیٹے رہو غرضکہ آپ تشریف لاکر میرے اور فاطمہ کے بیچ مین بیٹہ گئے یہان تک کہ مین نے آپ کے دونون قدم
مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینہ مین پائی پھر آپ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیا حاجت لائین تہین وہ چپکی ہو رہین
دو بار مارے حیا کے کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی مرتضےٰؓ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین آپ کے سامنے ان کی حاجت بیان کرونگا
یا رسول اللہ یہہ میرے پاس چکی پیستی ہین کہ انکے ہاتون مین گٹے پڑ گئے اور پانی کی مشکین ڈہوتی ہین کہ انکے سینہ مین نشان
ہو گیا اور گہر مین جہاڑو دیتی ہین کہ ان کے کپڑے خاکی ہو جاتے ہین اور کہانا پکاتی ہین کہ اُن کے کپڑے میلے ہو جاتے ہین
اور ہمکو خبر ملی تہی کہ آپ کے پاس لونڈی غلام آئے ہین اسلئے مین نے اُن سے کہا تہا کہ تم ایک خادم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے مانگو آپ نے فرمایا کہ مین تمکو تمہاری مانگی چیز سے بہتر بتائے دیتا ہون وہ یہہ ہے کہ جب سونیکا ارادہ کرو اور اپنے بستر پر
لیٹو تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہہ کہنا تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے دوسرے روایت
مین آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضےٰ کبھی اُسکو نہ چھوڑتے تہے تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ جو کوئی اُنپر محافظت کرے جنت مین داخل ہو ایک یہہ ہے کہ
دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کے پیچہے پڑہے تو سارے کلمات پانچون نماز کے ڈیڑہ سو ہونگے اور میزان اعمال مین
ڈیڑہ ہزار نیکیان ان کے عوض ملینگی اور دوسری خصلت یہہ ہے کہ سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار و الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہے یہہ سب ملکر سو ہوئے اور میزان مین ہزار ہونگے مشکوۃ و یجمع کفیہ ثم ینفث فیہما فیقرأ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا

Marfat.com

عَلٰی رَاسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ـہ اور اپنی دونون ہتیلیا ن
جمع کرے یعنے جب بچھونے پر جگہہ لے پہر ہتیلیون مین دم کرے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑہے پہر دونون ہاتون کو جہان تک ہو سکے اپنے بدن پر پہیرے یعنے جہان تک ہاتہ پہونچے ہاتون کا پہیرنا اپنے
سر اور موہنہ اور بدن کی اگلی جانب سے شروع کرے یعنے پہر پیچہے کی جانب پر پہیر کر غسل مسنون کی طرح تمام کرے
ان سب امور کو یعنے ہاتون کے جمع کرنے اور دم کرنے اور ہاتہ پہیرنے کو تین بار کرے نقل کیا اسکو بخاری اور
چارون نے ف پہلے دم کرنا پہر پڑہنا اسلئے ہے کہ ساحرون کے ساتھ مشابہت نہو یا یہہ معنی ہین کہ دونون ہتیلیکو
جمع کرے پہر دم کرنے کا ارادہ کرے پہر پڑہکر دم کرے اس صورت مین دم کرنا پڑہنے کے بعد ہوگا ع فقیر کہتا ہے
کہ عبارت سے پہلے دم کرنے کا کوئی قائل نہین تو معنے ثم نفث کے یہی ہین کہ دم کرنیکے ارادہ سے یہہ تینون صورتین
پڑہکر دم کرے کذا فی الحرز وَیَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ خ س مص اور آیت الکرسی پڑہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی
ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے جس کا حاصل یہہ ہے کہ جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی
اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اُس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے پاس نہین آتا اور جو کوئی اسکو
بستر پر جگہہ لیکر پڑہے اللہ تعالیٰ اُسکے گہر کو اور اُس کے ہمسایہ کے گہر کو اور اُس کے گرد کے چند گہرون کو محفوظ رکہتا ہے
مشکوٰۃ ۔۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ م د ت س سب تعریف
خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو کہانا کہلایا اور پانی پلایا اور ہمارے سب مہمات کو کفایت کیا اور برائی اور نقصان سے محفوظ
رکہا اور ہمکو جگہہ دی بہت ایسے لوگ ہین کہ نہ کوئی اُنکا کافی ہے اور نہ جگہہ دینے والا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی
نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حب
مس عو سب تعریف خدا کے لئے ہے جو مجکو کافی ہوا اور جس نے مجکو جگہہ دی اور جس نے مجکو کہلایا اور پلایا اور
جس نے مجہپر احسان کیا یعنے اُن چیزون کے دینے سے جنکی حاجت تہی اور زیادہ دیا یعنے حاجت سے اور جس نے
مجکو عطا کیا اور بہت دیا شکر اللہ ہی کے لئے ہے بہر حال یا اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے معبود مین تیری
پناہ مانگتا ہون دوزخ کی آگ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نے فقیر کہتا ہے کہ بعض
روایات مین اس دعا مین اتنا اور زیادہ آیا ہے ونعوذ باللہ من حال اہل النار کذا فی الحرز اَللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْہَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ
سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ۔ا ۔ ط یا اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اور اے جاننے والے

Marfat.com

پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہر چیز کا پروردگار ہے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے
کوئی تیرا شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین اور فرشتہ بھی گواہی
دیتے ہین یعنی ان باتون کی جو اوپر گذرین مین پناہ پکڑتا ہون تیری شیطان سے یعنے اُسکے وسوسون سے اور اُس کے
شرک سے یعنے شرک مین ڈالنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ اپنے نفس پر برائی کماؤن یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف لگاؤن یعنی کسی پر ظلم یا بہتان کرون نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت
ر حب مس مص اے اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے
اے ہر چیز کے پروردگار اور مالک مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی سے یعنی اس سے کہ اُس کے مقابلہ مین
عاجز ہون اور مین پناہ مانگتا ہون شیطان کی برائی اور اُس کے شرک سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا
وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ م س یا اللہ تو نے میری جان کو
پیدا کیا اور تو ہی اُسکو مارے گا اُس کی موت اور زندگی تیرے ہی لئے ہے اگر تو اُسکو جلاوے یعنے جگاوے تو
اُس کی حفاظت کر اور برائیون مین مبتلا ہونیسے مامون رکھ اور اگر تو اسکو مارے تو اُسکو بخشدے یا اللہ مین مانگتا ہون
تجھسے سلامتی یعنی دنیا اور آخرت مین سوتے اور جاگتے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے ف مماتها ومحیاها اشارہ ہے
اس آیۃ کی طرف محیای ومماتی للہ رب العالمین یا یہہ معنے ہین کہ اس کا مارنا اور جلانا تیرے ہی لئے ہے یعنی تیری قدرت
مین نہ تیرے سوا دوسرے کی قدرت مین ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ
مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ د س مص یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ذات کریم کی اور تیرے
پورے کلمون کی یعنی تیری کتابون اور اسماکی اُس چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنے جو تیرے
قبضہ قدرت مین ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو الٰہی نہین شکست دیا جاتا تیرا لشکر اور نہین خلاف ہوتا تیرا وعدہ
اور نفع نہین دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولت مندی مین تیری پاکی بیان کرتا ہون واسطے تیری تعریف
کے نقل کیا اسکو ابو داؤد ونسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت مین بخشش مانگتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے کہ زندہ ہے تدبیر کرنے والا
اور مین اُسکی طرف رجوع کرتا ہون یہہ استغفار تین بار پڑھے ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو کوئی اس استغفار کو تین بار بچھونے پر جگہ لینے کے وقت پڑھتا ہے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کے جھاگ

Marfat.com

یا درختون کے پتون یا عالج جنگل کے ریت یا دنیا کے دنون کی برابر ہون کذا فی المشکوٰۃ عالج ایک جنگل کا نام ہے زمین مغرب مین
کہ وہان ریت بہت ہے اور توبہ کے معنے لغت مین پہرنے کے ہین اور شرع مین اسکو کہتے ہین کہ گناہ سے پہرے اور صدق ارادت
کے ساتھ اُس سے پشیمان ہو اور حضرت جنید بغدادی رح سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا چیز ہے اُنھون نے فرمایا کہ گناہ کا بھول
جانا یعنی گناہ کی حلاوت دل سے ایسی نکلے کہ گویا اسکو جانتا ہی نہین **فحز** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ **حب د مو س** کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اُسیکے لئے ہے بادشاہت
اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین ہے پھرنا گناہون سے ورنہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے اللہ
پاک ہے اور اللہ کے لئے ہے تعریف اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور موقوفا
نسائی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے اس دعا کو بچھونے پر جگہ لینے کے وقت پڑھا اُس کے گناہ اور خطائین
بخشی جاتی ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہون **ع** وَیَقُوْلُ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ
شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ **م عه مص ص** اور پڑھے یہہ دعا جسوقت کہ وہ کروٹ سے لیٹا ہو اللھم رب السموات الخ یعنی اے اللہ
آسمانون کے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور بڑے عرش کے پروردگار اور ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار اور اے
دانہ اور گٹھلی کے چیرنے والے یعنے اوگانے کے لئے اور اے اوتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے مین تیری
پناہ مانگتا ہون ہر چیز کی برائی سے جسکے پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنے تیرے قبضہ قدرت مین ہے الٰہی تو سب سے
پہلے ہے کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو سب سے پیچھے ہے کہ کوئی چیز تیرے پیچھے نہین اور توہی ظاہر ہے یعنی باعتبار
صفات کے یا غالب ہے تو کوئی چیز تجھسے اوپر نہین اور توہی پوشیدہ ہے یعنے باعتبار ذات کے کہ خلق کی نظر اور وہمون سے
چھپا ہوا ہے تو نہین ہے کوئی تجھسے نیچے یعنے تو سب سے زیادہ پوشیدہ ہے ادا کر ہمارا قرض اور ہمکو محتاجی سے بے پروا کر
نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے **ف** احتمال ہے کہ قرض سے مراد اللہ کے اور بندون کے
حقوق ہون اور محتاجگی سے مراد خلق کیطرف حاجت مند ہونا ہے یا یہہ معنے کہ دل کی حاجت سے بے نیاز کر مخلوقات سے
بے پروائی کے جہت سے اور ذخائر عقبے مین حضرت ابوہریرہ رض سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئین تھین آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑھا کرو اللھم رب السموات الخ **ع** فقیر کہتا ہے
کہ لفظ دون کئی معنون مین آتا ہے ایک معنی غیر اس صورت مین یہہ معنے ہین کہ تیرے سوا باطن چیزون مین زیادہ باطن
کوئی نہین اور ایک قریب کے معنے تو اب یہہ معنے ہوئے کہ کوئی چیز پوشیدگی مین تیرے قریب نہین کذا فی المرقات اور

Marfat.com

شرح شیخ عبد الحق مین مذکور ہے کہ دو ن یہان فوق کے ضد ہے بِسْمِ اللّٰہِ س خداکے نام سے مین لیٹتا ہون نقل کیا
اسکو نسائی نے ف یعنے نسائی کی روایت مین ذیل کی دعا بسم اللہ کے ساتھ ہے اور اورون کی روایت مین اللھم
سے شروع ہوتی ہے ع اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً
اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ
وَیَجْعَلُھُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ ع یا اللہ مین نے اپنی ذات کو منقاد کیا تیری طرف یعنی تیرے حکم کا مطیع
اور تیری قضا پر راضی اور تیری تقدیر پر قانع اور مین نے اپنے دین و دنیا کا کام سب تجھے سونپا اور مین نے تجھپر بہروسہ کیا تیرے
ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی پناہ اور نجات تیرے عذاب سے نہین سوائے تیرے مین ایمان لایا تیری
کتاب پر جو تو نے اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بہیجا اور چاہیے کہ ان کلمات کو آخر اپنی ساری کلمات کا کرے یعنے اس
دعا کے بعد کوئی کلام نکرے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنے سب دعاؤن کے پیچھے اس دعا کو پڑھے اور بعد اسکے اور
کلام دنیاوی نکرے لیکن اگر کوئی آیت قرآنی مثل سورہ کافرون وغیرہ کے پڑھے تو کچھ مضائقہ نہین کذا قال الفخر اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جب تو بستر پر آوے تو وضو نماز کی طرح وضو کر پہر دہنی کروٹ پر لیٹ پہر یہہ دعا پڑھ اللھم اسلمت سے ارسلت
تک تو اگر اُس رات مین مرے گا تو دین اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کریگا تو بہلائی کو پہونچیگا مشکوۃ - وَلْیَقْرَاْ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
اور چاہیے کہ سورہ کافرون پڑھے یعنے سونیکے ارادہ کے وقت نقل کیا اسکو طبرانی نے ثُمَّ لِیَنَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا دت
س حب مس مص پہر چاہیے کہ سووے سورہ کافرون کے ختم پر نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی
ف حدیث شریف مین یہہ مضمون آیا ہے کہ آدمی اسکے پڑھنے سے شرک سے پاک ہوتا ہے مشکوۃ - وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ
دت س اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ مسبحات پڑہتے تھے یعنی جن سورتون کے سرے پر سبحان یا سبح یا یسبح
یا سبح آیا ہے سونے سے پہلے پڑہتے اور فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہے ہزار آیتون سے بہتر نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی
نے ف وہ آیت لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی مانند معلوم نہین جب سب سورتین پڑہے تو اسکا ثواب ملیگا کذا ذکرہ العلی
وَھُنَّ الْحَدِیْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَةُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی مو س اور وہ مسبحات سورہ حدید اور سورہ حشر
اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ سبح اسم ربک الاعلی ہین نقل کیا اسکو موقوفا نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ
مسبحات سات سورتین ہین چھ یہان مذکور ہین اور ساتوین سبحان الذی اسری اور متن کا قول موقوف ہے معاویہ بن صالح پر
کہ راویان حدیث مین سے ہے تو شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انھین چھون پر اکتفا کرتے ہونگے کذا فی المرقات وَحَتّٰی یَقْرَاَ
الٓمّٓ السَّجْدَةَ وَتَبَارَکَ الْمُلْکُ س ت مص مس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورہ الم سجدہ
اور سورہ ملک کو نہ پڑھلین نقل کیا اسکو نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے ف خالد جہنی رضی صحابی سے روایت ہے کہ تم سورہ نجات

Marfat.com

دیئے والیکو پڑھو یعنے جو عذاب دنیا اور آخرت سے بچاوے وہ سورہ الم تنزیل السجدہ ہے مین نے سنا ہے کہ ایک شخص نے اُسکو اپنا ورد کیا تھا اُسکے سوا دوسرا ورد نہین پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مرا تو اس سورہ نے اُس کو اپنی پناہ مین کرلیا اور جناب باری مین عرض کیا کہ اے میرے رب اس شخص کو بخشدے کہ یہہ مجھے بہت پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسکی شفاعت قبول کی اور فرشتون کو فرمایا کہ اُسکے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھو اور اُسکا درجہ بلند کرو اور خالد رض نے یہہ بھی کہا کہ یہہ سورہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قبر مین جھگڑتی ہے عرض کرتی ہے کہ خدایا اگر مین تیری کتاب سے ہون تو میری شفاعت اُسکے حق مین قبول فرما اور اگر تیری کتاب مین سے نہین ہون مجکو کتاب مین سے مٹا ڈال اور یہہ سورہ پرند کی مانند پڑھنے والے پر اپنے بازو پھیلاتی ہے اور اُسکی شفاعت کرتی ہے اور اُسکو عذاب قبر سے بچاتی ہے اور سورہ ملک کی بھی یہی فضیلت بیان کی اور خالد رض خود نہ سوتے جب تک کہ ان دونون کو نہ پڑھ لیتے اور طاؤس تابعی نے کہا ہے کہ یہہ دونون سورتین سب سورتون پر فضیلت دی گئی ہین ساٹھ نیکیونکی مشکوٰۃ وَحَتّٰى يَقْرَأَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ ت س مس اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَأَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مو صح حضرت علی مرتضیٰ رض فرماتے ہین کہ مین کسی عاقل کو نہین دیکھتا تھا کہ سوجاوے پہلے اس سے کہ تین آیتین آخر سورہ بقرہ کی پڑھے یعنے للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی مجکو عرش کے خزانہ سے ملی ہین یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو تم اُن کو سیکھو اور اپنی عورتون کو سکھاؤ کہ یہہ بخشش کی طلب ہے اور اللہ کا تقرب اور دعا اور کسی نبی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا یہہ آیتین نہین ملین جو کوئی انمین سے دعا کی آیتین پڑھتا ہے مقبول ہوتی ہین کذا فی المشکوٰۃ فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے یہان اپنے وعدہ کے خلاف کیا دیباچہ مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ حدیث موقوف کے بعد اُس کی رمز لکھونگا جس نے اُسکو موقوفاً روایت کیا ہو یہان رمز مو کے بعد فقط صح لکھا اور یہہ نہ لکھا کہ کس کتاب مین کس صحابی پر موقوف ہے بلکہ یہہ لکھا کہ اسکی اسناد صحیح ہے امام نووی رح نے اذکار مین اس عقدہ کو حل کیا کہ بیان کیا کہ امام حافظ ابو بکر بن ابی داؤد نے اپنی اسناد سے حضرت علی مرتضیٰ رض سے روایت کی ہے ما کنت اری الخ کذا فی الحرز چنانچہ مترجم نے شروع ترجمہ پر لکھدیا ہے کہ حضرت علی رض فرماتے ہین اِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ اَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْتَ د آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنا پہلو بچھونے پر رکھے اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے تو تو مامون ہوا ہر چیز یعنے ہر بلا سے سوا موت کے نقل کیا اسکو بزار نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰى هَبَّ ۔ا۔ جو آدمی کہ اپنے بچھونے پر جگہہ پکڑے اور کوئی سورہ کلام اللہ کی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسکی حفاظت کرتا رہتا ہے ہر چیز سے کہ اُس کو

Marfat.com

ایذا دے یہان تک کہ اپنی نیند سے جاگے جب کبھی جاگے نقل کیا اسکو احمد نے اِذَا اَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِہٖ اِبْتَدَرَہٗ مَلَکٌ وَّشَیْطَانٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ اخْتِمْ بِخَیْرٍ وَیَقُوْلُ الشَّیْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ یَکْلَؤُہٗ الْحَدِیْثَ یَاْتِیْ تَتِمَّتُہٗ س حب مس ص جب آدمی اپنے بچھونے پر آتا ہے تو اُسکی طرف فرشتہ اور شیطان جھپٹتے ہین یعنے دونون حملہ کرتے ہین تاکہ اُسپر مسلط ہون تو فرشتہ کہتا ہے کہ ختم کر بھلائی پر یعنے اپنا عمل اور کلام سوتے وقت ذکر پر تمام کر اور نیکی کر اور شیطان کہتا ہے برائی پر ختم کر بس آدمی خدا کو یاد کر کے سو رہے تو فرشتہ رات گذارتا ہے اور اُسکی حفاظت کرتا ہے آخر حدیث تک جس کا بقیہ آویگا نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے

ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب علت مین بیان کیا ہے وہ یہہ ہے فان وقع عن سریرہ فمات دخل الجنۃ یعنے اور اگر گر پڑیگا اپنی چارپائی پر سے اور مر جاویگا تو بہشت مین داخل ہوگا کذا فی فتح المبین اور اس سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر اللہ تعالی کا ذکر نکیا تو فرشتہ نگہبانی نہین کرتا بلکہ شیطان شب بسر کرتا ہے اور جاگنے کے وقت اُسکے بہکانے اور وسوسہ ڈالنے کا منتظر رہتا ہے کذا ذکر علی۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورہ دخان رات کو پڑھتا ہے صبح کرتا ہے ایسے حال مین کہ اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے بخشش چاہتے ہین اور جو کوئی سورہ آل عمران کا آخر یعنے ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک رات کو پڑھتا ہے اُسکے لیئے ثواب ساری رات کے جاگنے کا لکھا جاتا ہے یہہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین فقیر کہتا ہے کہ حصن حصین مین بقیہ اس حدیث کا یہہ لکھا ہے واذا انتبہ من النوم فقال الحمد للہ الذی رد الی نفسی الحدیث اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ لفظ یاتی تتمتہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ بقیہ حدیث اسی کتاب مین مذکور ہو۔ واللہ اعلم۔ وَاِذَا رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ مَا یُحِبُّ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ عَلَیْہَا وَلْیُحَدِّثْ بِہَا خ م س اور جو کوئی اپنے خواب مین ایسی چیز دیکھے جسکو پسند کرتا ہو یعنی اچھی تو چاہیے کہ اُسپر خدا کا شکر کرے اور اُسکو بیان کرے یعنے لوگون سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَلَا یُحَدِّثْ بِہَا اِلَّا مَنْ یُحِبُّ خ م اور بیان اسی شخص سے کرے جسکو دوست رکھتا ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف اسلیئے کہ دوست اچھی تعبیر کہیگا اور دشمن بری تعبیر دیگا جو اندوہ کا سبب ہوگی اور جیسے تعبیر بیان کریگا ویسا ہی واقع ہوگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ خواب پرند کے پاؤن پر ہے جب تک کہ تعبیر بیان نکیجاے یعنے اُسکو قیام نہین اور جب تعبیر بیان کی گئی تو تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا میرے گھر کا آستانہ ٹوٹ گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا غائب شخص آویگا اس کا خاوند سفر سے واپس آیا بعد اسکے پھر وہ سفر کو گیا اور اُسکی عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آنحضرت کو نہ پایا حضرت صدیق رض سے عرض کیا انہون نے فرمایا کہ تیرا خاوند مر جاویگا بعد اسکے خواب کو حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپ نے پوچھا کہ اپنا خواب کسی سے ذکر کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوگا جیسے تعبیر بیان کی گئی قاعدہ ہے کہ بُرا خواب کسی سے نکہے اور اچھا دوست سے کہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اپنا خواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے اور تعبیر بھی فرماتے اور اُن کے خواب پوچھتے اور اُن کی تعبیر کہتے **فخ** وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ
فَلْیَتْفُلْ **خ م** اَوْ لِیَبْصُقْ **م** اَوْ لِیَنْفُثْ **ع** ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ **ع** اور جب خواب مین ایسی چیز دیکھے جسکو برا جانتا ہو
تو تہکارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا تہوکے نقل کیا اسکو مسلم نے یا پہونکے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین تین تین بار اپنے
بائین طرف نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** یعنے بعض روایت مین لیتفل ہے اور بعض مین لیبصق اور بعض مین لینفث فقیر کہتا ہے
کہ یبصق بصاق بمعنی بزاق سے ہے ایسا تہوکنا جس مین بہت تہوک نکلے اور اُس سے کم درجہ تفل ہے جس مین تہوڑا تہوک نکلے
اُس سے کم نفث ہے جس مین بہ نسبت جسمین نکلین سب سے کم درجہ نفخ ہے جسکو دم کرنا کہتے ہین اُس مین تہوک کچھہ نہین ہوتا کذا فی النہایہ
وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَمِنْ شَرِّھَا **ع** ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ **خ م د س ق**
اور پناہ مانگے خدا کے شیطان مردود اور خواب کی برائی سے یعنی یون کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا نقل کیا اسکو صحاح ستہ والون نے
یہہ اعوذ تین بار پڑہے اور اس خواب کو کسی سے ذکر نکرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ **ع** کہ وہ خواب اسکو ضرر نکریگا
یعنے اعوذ پڑہنے اور بیان نکرنیسے یہہ فائدہ ہوگا نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ک** وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ **م**
اور چاہیئے کہ اپنی اُس کروٹ سے پہر جاوے جسپر تہا یعنے کروٹ بدلے نقل کیا اسکو مسلم نے اور بعض روایت مین ولیتحول الی آخرہ کی جگہہ یون
آیا ہے اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ **خ** یا چاہیئے کہ کہڑا ہو جاوے اور نماز پڑہے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** کروٹ کے بدلنے کو
حال کے بدلنے مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے بہی ضرر دفع ہوتا ہے **ع** وَاِذَا فَزِعَ **ع** اَوْ وَجِلَ وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ
فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ
وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُھَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْقِلْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ **د ت س مس**
اور جب ڈرے یا گہبراوے یا نیند اوچٹ جاوے تو چاہیئے کہ یہہ دعا پڑہے اعوذ بکلمات اللہ سے یحضرون تک یعنے مین
پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمہ یعنے کتابون اور اسماء الٰہی کی اُسکے غصہ اور اُسکے عذاب اور اُسکے بندون کی برائی اور
شیطانون کے وسوسون اور اُن کے اپنے پاس حاضر ہونیسے یعنے اُن کے ظاہر مین تصرف کرنیسے نقل کیا اسکو احمد نے
اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کا دستور تہا کہ یہہ دعا اپنے سمجہہ دار بیٹون کو سکہا دیتے تہے اور جو لڑکا عقل نرکہتا تہا تو عبداللہ
اس دعا کو ایک کاغذ پر لکہکر اُسکے گلے مین لٹکا دیتے تہے نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے **ف** اس حدیث سے
تعویذ باندہنا لڑکون کے گلے مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہے کہ تعویذ مین آیت یا اسماء الٰہی کے سوا اور کچہہ نہ ہو اور
منکہ وغیرہ ڈالنے حرام ہین کذا ذکرہ **ع فخ** اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ **ط** * مین پناہ مانگتا ہون خدا کے اُن پورے کلمون کی جنسے نہ نیک
علحدہ ہو سکتا ہے نہ بد اُس کی برائی سے جو آسمان سے اوترے یعنی بلائین اور حادثہ اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان کو چڑہے

ڈرنا اور نیند اوچٹ جانے کا بیان

Marfat.com

یعنے برُے اعمال اور اُس چیز کی بُرائی سے جو اللہ تعالی نے زمین مین پیدا کی اور اُس چیز کی بُرائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات کے فتنون کی بُرائی اور دن کے فتنون کی بُرائی سے اور رات اور دن کے حادثون کی بُرائی سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یارحمن نقل کیا اسکو طبرانی نے ف آیا ہے کہ جنات سے محاربہ کی رات مین ایک شیطان نے آگ کا شعلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آپ کو ضرر پہونچانا چاہا اُسوقت حضرت جبرئیل ؑ نے آکر یہہ دعا آپ کو پڑہائی اسکے پڑہنے سے وہ شعلہ بجہ گیا اور سب شیاطین بہاگ گئے ع فقیر کہتا ہے کہ قاموس مین ہے کہ فتنہ بالکسر بہت معنے مین آتا ہے تحیر ہونا اور گمراہی اور گناہ اور کفر اور رسوائی اور عذاب اور دیوانگی اور محنت اور آزمایش اور یہان سب معنے ہو سکتے ہین ع ودفی الارق واللّٰھم رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ طس مص اور نیند اوچٹنے مین یہہ دعا پڑہے اللھم رب السموات الی آخرہ یعنے اے اللہ ساتون آسمان کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنپر آسمانون نے سایہ ڈالا ہے اور اے زمینون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنکو زمینون نے اُٹھایا ہے یعنی مخلوقات کے اور اے شیطانون کے پروردگار اور اُن لوگون کے جنکو شیاطین نے بہکایا تو میرے لئے محافظ ہو اپنے سب مخلوقات کی بُرائی سے اسطرح کہ اُن مین سے کوئی مجہپر غالب ہو یا یہہ کہ حد سے تجاوز کرے تیری پناہ چاہنے والا غالب ہوتا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ ی یا اللہ ستارے چہپ گئے یعنے آفتاب اور آنکھون نے آرام پکڑا اور تو زندہ تدبیر کرنے والا ہے کہ تجکو اونگہ نہین آتی اور نہ نیند اے زندہ اے تدبیر کرنے والے میری رات کو آرام دے یعنے مجکو نیند آنے کے سبب سے رات کو آرام دے اور سُلا میری آنکہ کو نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا انْتَبَہَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْھَا فِیْ مَنَامِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ سَرحب مس ص اور جب نیند سے جاگے تو یہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی الی آخرہ یعنے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری جان کو میری طرف پہیرا اور اُسکو سونے مین نہ مارا سب تعریف اللہ کے لئے جس نے تہام رکہا ہے آسمانون اور زمین کو اس سے کہ اپنی جگہہ سے ٹل جاوین اور اگر وہ ٹل جاوین تو کوئی انکا تہامنے والا اُسکے سوا نہین بیشک وہ بردبار بخشنے والا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمان کو تہام رکہا ہے اس سے کہ زمین پر گرے مگر اُسکے ارادہ سے البتہ اللہ لوگون پر مہربان ہے رحم کرنے والا ہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مس سب تعریف اللہ کو ہے جو مردون کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ خ د ت س مص

Marfat.com

کہ اگر ایسا مکان ہو کہ پاخانہ ہی کے لیے بنا ہو تو ان کلمات کو داخل ہونے سے پہلے کہے اور اگر ایسا مکان نہ ہو بلکہ جنگل وغیرہ ہو تو شروع کے وقت کہے اور اگر بھول جاے اور عین حالت پاخانہ پھرنے مین یاد آوے تو زبان سے نکہے بلکہ دل سے کہے اور نکلنے کے وقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہین ایک یہہ کہ ذکر زبانی جو اس وقت مین نہین ہو سکا اس کی بخشش مقصود ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ذکر زبانی ترک نہین فرماتے تھے مگر حاجت کے وقت تو گویا آپ نے اسکو تقصیر جانکر اُسیکا تدارک استغفار سے کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ اچھے کھانیکا ہضم ہونا اور ایذا دہندہ فضلہ کا نکلنا ایک نعمت الٰہی ہے جسکے شکر بجا لانے مین تقصیر ہوئی اسلئے اُس سے بخشش چاہے لذا ذکر النجو اور مستحب ہے کہ پاخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاے کہ جس مین خدا اور رسول کا نام ہو جیسے مہر اور روپیہ اور پردہ مین بیٹھے اور جنگل مین دور جاوے کہ کوئی اُس کو نہ دیکھے اور چادر سے اپنا سر ڈھانکے اور کپڑا برہنگی سے نہ اُٹھاوے جب تک کہ زمین کے قریب نہو جاے اور اگر سہارا لینا منظور ہو تو بائین ہاتھ سے سہارا لے اور قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور ہوا کی طرف پیٹھ اور مونھ نکرے اور تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور ہڈی اور کوئلہ اور گوبر سے استنجا نکرے اور گرمی کے موسم مین اول ڈھیلا پیچھے کو لیجاے اور دوسرا آگے کو اور تیسرا پھر پیچھے کو اور جاڑے مین اسکا عکس کرے اور عورت ہر موسم مین اول ڈھیلا آگے ہی کو لاوے اور اللہ تعالے کا نام نلے اور پاخانہ مین گلی نکرے مگر جب ایسے ہی ضرورت ہو اور نہ کھنکارے نہ تھوکے نہ ناک سنکے نہ چھینک کا جواب دے نہ سلام کا جواب دے نہ موذن کا جواب دے ہان ان چیزون کا جواب دل سے دے اور دہنا ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگاوے اور گھاٹ پر اور سڑک پر اور درخت وغیرہ کے سایہ مین جہان لوگ آرام پاتے ہون پاخانہ نہ پھرے پھر ہاتھ دہووے اور بائین ہاتھ سے ڈھیلے اعضا کر کے پانی سے استنجا کرے مگر جب روزہ سے ہو تو احتیاط سے کرے اور پانی سے استنجا کرنے مین اول بیچ کی انگلی اونچی کر کے مقعد کو رگڑے پھر چھنگلیا کی پاس کے انگلی سے پھر چھنگلیا سے پھر شہادت کی انگلی سے یہان تک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر استنجے سے فارغ ہونیکے بعد ہاتھ دہووے اور بسم اللہ کہے اول بھی اور بعد بھی اور جب پاخانہ سے نکلے دہنا پاؤن نکالکر دعا مذکورہ پڑہے اور داخل ہونیکے وقت پہلے بایان پاؤن رکھے اور اسیطرح پیشاب کرنے مین قبلہ وغیرہ کیطرف پشت اور مونھ نکرے اور ہوا کے رخ سے بچے تاکہ چھینٹین نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے تھیر پر اور جاری اور ٹھہرے پانی مین نکرے نہ میوہ دار درخت کے نیچے نہ بہتی نہر کے کنارہ اور نہ نہانے کے جگہہ نہ کھڑے ہو کر نہ پرنالہ کے نیچے نہ نجاست کے کھتہ پر کرے اور پیشاب برتن مین جمع نکرے اور کلام نکرے بعدہ ڈھیلے سے خشک کرے اور چہل قدمی کر کے انکا کر پانی سے دہووے کہ قطرہ کی بند ہونیکے لئے داغ دینے کی برابر ہے کذا فی وظائف النبی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ س مے مو مص سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھکو چین دی نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا تَوَضَّأَ فَلْیُسَمِّ اللّٰهَ دت ق اور جب وضو کرے تو چاہئے کہ بسم اللہ کہے

Marfat.com

نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف وضو سے پہلے بسم اللہ کہنی جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور ہدایہ مین مذہب حنفی مین مستحب لکھا ہے اور حنبلیون کے نزدیک فرض ہے تو ایسی سنت کو ترک نکرنا چاہیے اور سلف سے وضو کے بسم اللہ کے باب مین یہہ الفاظ منقول ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضون نے کہا کہ افضل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کذا ذکر العلی والفخر ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ س ی پھر کہے یعنے وضو کرنے مین یا اللہ تو میرے لئے میرے گناہ بخش اور میرے لئے میرے گھر مین فراخی کر یعنے دنیا اور قبر مین اور آخرت مین اور تو میرے رزق مین برکت دے یعنے خواہ دنیا کا ہو یا آخرت کا یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے ف ابو موسی اشعری روایت کرتے ہین کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وضو کے لئے پانی لایا آپ نے وضو کیا اور مین نے سنا کہ آپ یہی دعا پڑھتے تھے اللھم اغفرلی الخ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا کہ آپ ایسی ایسی دعا پڑھتے تھے آپ نے فرمایا کہ آیا مین نے کچھ چھوڑ دیا ہے یعنے مین نے ایسی دعا کی کہ دنیا اور آخرت کی بھلائیونکی جامع ہے کوئی بھلائی اُس سے چھوٹی نہین ع وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ رَفَعَ نَظَرَہٗ اِلَی السَّمَاءِ د س وَلْیَقُلْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ م د س ق مص ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ق مص ی اور جب وضو سے فارغ ہو اپنی نظر آسمان کو اُٹھاوے نقل کیا اسکو یعنے فقط نظر اُٹھانیکو ابو داؤد نسائی نے اور یون کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ الخ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سواے اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اور یہہ گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے بندہ اور رسول ہین نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اس دعا کو تین بار تین بار پڑھنا نقل کیا ہے ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے اس کلمہ کو پڑھے اُسکے لئے آٹھون دروازہ بہشت کے کھل جاتے ہین کہ جس دروازہ سے چاہے بہشت مین داخل ہو کذا فی المشکوٰۃ اور بعض روایت مین اس کلمہ کے ساتھ یہہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ت یا اللہ تو مجکو توبہ کرنے والون مین سے اور پاکیزگی کرنے والون سے کر نقل کیا اسکو ترمذی نے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ مس س پاکی ہے تجکو یا اللہ وابستہ تیری تعریف سے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تجھسے بخشش مانگتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّاَ وَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ لَہٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ طس اور جو کوئی وضو کرے اور یہہ الفاظ کہے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک لکھا جاتا ہے یہہ کہنا بعینہ یا اُس کا ثواب اُسکے لئے ایک پرچہ کاغذ مین پھر مہر لگایا جاتا ہے یہہ مہر قیامت تک توڑی نہین جاتی یعنے کوئی چیز اُسکو باطل نہین کرتی نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی بھی سنت ہے

Marfat.com

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کر واپنے اوپر مسواک کرنا کیونکہ اُس مین دس خصلتین ہین مونہہ کو پاک کرتی ہے رب راضی ہوتا ہے شیطان ناخوش ہوتا ہے ملائکہ اعمال لکہنے والے اُسکو دوست رکہتے ہین مسوڑہ مضبوط ہوتے ہین بلغم کٹتا ہے مونہہ مین خوشبو آتی ہے تپ کو دور کرتی ہے بینائی کو روشن کرتی ہے اور دانتون کے مرض کو دور کرتی ہے اور وہ سنت بہی ہے پہر آپ نے فرمایا کہ مسواک والی نماز ستر درجہ افضل ہے اُس نماز سے جس مین مسواک نہ ہو کذا فی المنبہات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہے اُسکے لئے دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور وضو کے لئے قبلہ رخ اونچی جگہہ پر بیٹہے اور کوئی شخص وضو کراوے مگر عذر کے ساتہہ دوسرے سے وضو کرانا مضایقہ نہین اور بے ضرورت بات نکرے اور نماز کے وقت کے آنیسے پہلے وضو کرے اور آداب وضو کے بہت ہین فقہ کی کتابون مین دیکہنے چاہین اور بعض فقہا نے پڑہنا اُن دعاؤنکا جو آگے علماسے منقول ہین وضو مین مستحسن لکہا ہے یعنے بعد بسم اللہ او رنیت کی یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی جعل الماء طہورا اور کلی کے وقت یہہ دعا اللہم اسقنی من حوض نبیک صلے اللہ علیہ وسلم کاسا لا اظمأ بعدہ ابدا اللہم اعنی علے تلاوۃ القران وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور ناک مین پانی دینے کے وقت یہہ کہے اللہم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک وجناتک اور مونہہ دہوتے وقت اللہم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اور دہنے ہاتہہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللہم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللہم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور سر کے مسح کے وقت اللہم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور کانون کے مسح کے وقت اللہم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور گردن کے مسح کے وقت اللہم اعتق رقبتی من النار اور دہنے پاؤن دہونیکے وقت اللہم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پاؤن دہونے پر اللہم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبورا اور ہر عضو دہونیکے وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور بعد وضو کے کنگہی کرنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہوئی بلکہ فرمایا ہے کہ ایک دن بیچ کنگہی کیا کرو پہر دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت پر اول وحی لائے تو آپ کو وضو سکہایا اور بعد اُسکے دوگانہ ادا کرنیکا حکم کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور وضو کو اچہی طرح کرے یعنے سنت کی رعایت کے ساتہہ پہر کہڑا ہو کر دوگانہ حضور دل سے اخلاص کے ساتہہ

...ن تو مجکو محروم مت کر اپنے نعمت اور جنتون کی خوشبو سے ١٢ ٥٤ آلہی تو میرا چہرہ روشن کر جس روز کہ مونہہ روشن ہون گے اور میرا چہرہ سیاہ مت کر اُس روز کہ مونہہ سیاہ ہونگے ١٢ ٥٥ آلہی تو میرا نامہ اعمال میرے دہنے ہاتہہ مین عطا کر اور مجہے آسان حساب لے ١٢ ٥٦ آلہی تو میرا نامہ اعمال میرے بائین ہاتہہ مین مت دینا اور نہ میرے پیٹہہ پیچہے سے ١٢ ٥٧ آلہی میرے بال اور میری کہال آگ پر حرام کر اور مجکو اپنے عرش کے نیچے سایہ دے اُس روز مین کہ کوئی سایہ سوا تیرے عرش کے سایہ کے نہوگا ١٢ ٥٨ آلہی مجکو اُن لوگون مین کر جو قول سنین اور اُس مین سے اچہے کے پیروی کرین ١٢ ٥٩ آلہی میرا قدم پل صراط پر ثابت رکہہ جس روز کہ قدم پہسلین ١٢ ٥١٠ آلہی میرے گناہ کو بخشا ہوا کر اور میری سعی کو سوپہل اور میری تجارت کو ایسی کر کہ برباد نہو ١٢

Marfat.com

بدون ریا کے پڑہے تو اُسکے لیے جنت واجب ہوتی ہے اور مستحب ہے کہ اس دوگانہ کے اول رکعت مین بعد الحمد کے یہہ آیۃ پڑہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ سے ونعم اجر العاملین تک اور دوسرے مین یہ آیۃ پڑہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم سے توابا رحیما تک کذا فی وظائف النبی

التہجد نماز تہجد کا بیان اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ م

نماز فرض کے سوا سب نمازون سے ثواب مین بہتر نماز پڑہنا رات کے درمیان ہے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم مین سے کسیکے سر کی گدی پر جسوقت وہ سوتا ہے تین گرہ لگاتا ہے ہر گرہ مین اس مضمون کو باندہتا ہے کہ رات بہت ہے سو رہ پس اگر وہ جاگا اور اللہ تعالی کو یاد کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اور اگر اُٹھکر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کو شادان اور خوشدل اُٹھتا ہے اور اگر یہہ باتین نہ ہوئین تو بددل اور کاہل اُٹھتا ہے اور نیز فرمایا کہ اپنے اوپر رات کو نماز تہجد پڑہنا لازم کرو کیونکہ یہہ اچہے لوگونکا طریقہ ہے جو تمسے پہلے تھے اور سبب تمہاری نزدیکی کا تمہارے پروردگار سے اور گناہونکے دور ہونیکا موجب اور گناہ سے باز رہنے کا باعث ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو اتنا قیام کیا کہ آپ کے پاے مبارک سوج گیے لوگون نے عرض کیا کہ آپ ایسا کیون کرتے ہین اللہ تعالی نے تو آپ کے اگلے پچہلے گناہ معاف کر دیے ہین آپ نے فرمایا کہ کیا مین بندہ شکر گذار نہ ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے نماز تہجد کے لیے صبح تک نہین اُٹھتا آپ نے فرمایا کہ شیطان اُسکے کانون مین پیشاب کر جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ تین لوگ ہین جنسے اللہ راضی ہوتا ہے ایک وہ شخص کہ رات کو نماز کے لیے قیام کرے اور ایک وہ لوگ کہ نماز جماعت مین صف باندہین اور ایک وہ لوگ کہ جہاد مین صف باندہین اور فرمایا کہ اللہ رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اُٹھے اور خود نماز پڑہے اور اپنی بی بی کو جگا دے اور وہ بہی نماز پڑہے اور اگر بی بی انکار کرے تو خاوند اُسکے مونہہ پر پانی چہڑکے اور خدا اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھکر نماز پڑہے اور اپنے شوہر کو جگا دے اور وہ بہی نماز پڑہے اور اگر شوہر انکار کرے تو وہ عورت اُسکے مونہہ پر پانی چہڑکے اور فرمایا کہ جنت مین ایسے بالاخانہ ہین کہ اُن کے باہر کا رخ اندر سے اور اندر کا باہر سے معلوم ہوتا ہے یعنے نہایت صاف و لطیف ہین اللہ تعالی نے اُنکو ان لوگون کے لیے بنایا ہے جو کلام نرم کرتے ہین اور کہانا لوگونکو کہلاتے ہین اور روزے کثرت سے پے در پے رکہتے ہین اور رات کو نماز پڑہتے ہین جسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور فرمایا کہ اللہ تعالی ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی اُسکی رحمت خاص نازل ہوتی ہے جسوقت کہ آخر کی تہائی رات رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجہسے دعا کرے اور مین قبول کرون کون ہے کہ مجہسے سوال کرے اور مین اُسکو دون کون ہے کہ مجہسے گناہون کی بخشش چاہے اور مین اُنکو معاف کرون پہر اللہ تعالی اپنے قدرت کو پہیلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ اُس ذات کو قرض دے جو نہ مفلس ہے نہ ظالم اس سے اپنی ذات مبارک کو مراد رکہتا ہے اور قرض یہہ ہے کہ میری عبادت کرے مین اُسکا بدلہ دونگا ضائع نہین کرونگا صبح تک یون ہی فرماتا رہتا ہے اور فرمایا کہ جب آدمی اپنی بی بی کو جگا دے اور دونون اُٹھکر نماز پڑہین تو ذاکرین اور ذاکرات مین لکھے جاتے ہین

نماز تہجد کا بیان

Marfat.com

یعنے خدا کے یاد کرنے والوں مین جنکے حق مین بڑی بزرگی وارد ہوئی ہے اور فرمایا کہ میری امت کے اشراف قرآن کے حامل ہین یعنے وہ لوگ جو قرآن یاد کرین اور اُسپر عامل ہون اور رات والے لوگ ہین یعنی تہجد گذار اور فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اُٹھین گے اور ایک پکارنے والا یہہ کہیگا کہ وہ لوگ کہان ہین جنکے پہلو بسترون سے علحدہ رہتے تہے تو تہجد گذار اُٹہین گے اور بہت تہوڑے ہونگے اور جنت مین بحساب جائینگے پہر باقی لوگون کو حساب کا حکم ہوگا کذا فی المشکوۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو انتقال کے بعد خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کہو اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنہون نے فرمایا کہ مین جو حقائق اور معارف کی باتین کیا کرتا تہا سب بیکار گئین کچہہ کام نہ آئین البتہ چند خفیف تہجد کی رکعتین جو آدہی رات کو پڑہتا تہا وہ ہی کام آئین اللہ تعالےٰ ہم سب کو اسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین ع اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ خ مُ بہترین نماز سوائے فرض کے آدمی کا اپنے گہر مین نماز پڑہنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنے نماز فرض مسجد ہی مین افضل ہے اور نفل گہر مین اور سنتین موکدہ فرض کے حکم مین داخل ہین ہمارے زمانہ مین یعنے اُنکو بہی مسجد ہی مین پڑہے تاکہ رافضی ہونیکی تہمت نہ لگے ع صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ مُ وَالنَّہَارِ اَمْثٰنٰی مَثْنٰی خ ۔ مُ ۔ ا ۔ رات کی نماز بروایت بخاری مسلم اور دن کی نماز بروایت احمد دو دو رکعت ہین نقل کیا اسکو بخاری مسلم احمد نے ف امام شافعی رح اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک نماز نفل رات اور دن دونون مین دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم کے نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو دو پڑہنے افضل ہین اور دن مین چار چار اور ہر ایک کے سند حدیث سے ہے کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ عو اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ خ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰہِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ع عو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑہنے اُٹہتے تو یہہ دعا پڑہتے اللہم لک الحمد الخ یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے توہی قائم رکہنے والا آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزونکا ہے اور تجہی کو سب تعریف ہے توہی آسمانون اور زمین کا بادشاہ اور اُن کے درمیان کی چیزون کا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے توہی آسمانون اور زمین کا اور اُن کے درمیان کی چیزونکا روشن کرنیوالا ہے یعنے تجہی سے سب ہدایت پاتے ہین اور تجہی کو سب تعریف ہے توہی ثابت و موجود ہے یعنے تیرے سوا سب کو فنا لگی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے اور تیرا کلام سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہین اور

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا اللہ مین تیرا فرمانبردار ہوا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف مین نے رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے مین نے جھگڑا کیا یعنی دین کے دشمنون سے اور تیری ہی طرف مین فریاد لایا تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے تو تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مین نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور وہ گناہ جسکو تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے توہی آگے بڑھانے والا ہے یعنی جسکو چاہے اوروں سے پہلے بخشدے یا شفاعت پہلے قبول فرمائے اور توہی پیچھے رکھنے والا ہے توہی میرا معبود ہے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے - نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نے - اور ایک روایت مین پہلی دعا کے ساتھ زیادہ آیا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے - نقل کیا اسکو بخاری نے ف فتح الباری مین لکھا ہے کہ بعض حدیثون سے سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو نماز مین بعد تکبیر تحریمہ کے پڑھتے تھے اور تکرار حمد اسلئے ہے کہ جن امور کے شروع پر حمد آئی ہے وہ حمد کے باعث ہین اور رات ربنا والیک المصیر فقط ابو عوانہ نے زیادہ کیا ہے اور ایک حالکت سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی حق کا انکار کرے اسکی فریاد فیصلہ کے لئے تیرے ہی پاس لایا نہ تیرے سوا کاہن وغیرہ کے پاس اور جملہ انت آلہی فقط مسلم نے زیادہ کیا ہے فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ جملہ وما انت اعلم منی فقط بخاری نے زیادہ کیا ہے فروع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ت اللہ تعالی نے قبول فرمائی اُس شخص کی تعریف جسنے خدا کی تعریف کی سب تعریف خدا ہی کو ہے جو سارے جہانون کا پروردگار ہے - نقل کیا اسکو ترمذی نے - یعنی بعض روایت مین یہ دعا بھی پڑھنی آئی ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ د س پاکی ہے اللہ کو جو سب عالمون کا پروردگار ہے - پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی تعریف سے - نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی نے وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاٰخِيْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاۗءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ خ م د س ق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتین ان فی خلق السموات سے لیکر سورۂ آل عمران کے آخر کی دس آیتین اُسکے ختم ہونے تک پڑھین جنمین سے پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے اختلاف آنے جانے مین نشانیان ہین عقل والون کو پھر سب پڑھکر آپ کھڑے ہوے اور وضو کیا اور مسواک کی یعنی سونے سے اٹھنے کے بعد یا وضو مین کلی کے وقت یا نماز مین کھڑے ہونے کے وقت پھر آپ نے گیارہ رکعتین پڑھین یعنی آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی پھر بلال نے صبح کی اذان دی اُسوقت آپ نے دو رکعتین پڑھین یعنی صبح کی سنتین پھر مسجد کو نکلے اور صبح کی نماز پڑھی - نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے ف رات اور دن کا اختلاف یہ ہے کہ دن سے رات ہوتی ہے رات سے دن کبھی اُجالا ہوتا ہے کبھی اندھیرا کبھی گرمی

Marfat.com

کبھی جاڑا اور بعد لاولی الالباب کے باقی آیتین یون ہین الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلے جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار
فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا
ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ
انک لا تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین
ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ولادخلنہم جنات
تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب۔ لا یغرنک تقلب الذین کفروا
فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار وان من اہل الکتاب لمن یؤمن باللہ وما انزل
الیکم وما انزل الیہم خاشعین للہ لا یشترون بایات اللہ ثمنا قلیلا اولئک لہم اجرہم عند ربہم ان اللہ
سریع الحساب۔ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اور شرح ہدایہ
مین ابن ہمام نے لکھا ہے کہ شعبی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن عمر رض اور عبد اللہ بن عباس رض
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی رکعتین پوچھین دونون نے کہا آپ تیرہ رکعت پڑھتے تھے آٹھ تہجد کی اور
تین وتر کی اور دو فجر کی سنتین ع وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ
لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ خ م اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات مین تیرہ رکعت نماز پڑھتے یعنی کبھی کبھی
پڑھتے انمین سے پانچ رکعتون سے وتر کرتے کسی رکعت مین سوائے رکعت آخر کے نہ بیٹھتے یعنی بقصد سلام۔ نقل کیا
اسکو بخاری مسلم نے ف حنفی اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ وتر کی رکعتین انمین سے تین ہی ہوتی ہین مگر دو رکعتین تہجد کی
کہ وتر کی رکعتون سے ملی ہوتی تھین انکو بھی شمار کرکے وتر کی پانچ کہین واللہ اعلم ع۔ فقیر کہتا ہے کہ ابن ملک نے
کہا ہے کہ ان رکعتون مین سے آٹھ دو سلامون سے پڑھتے تھے اور ابن حجر نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ آٹھ کو چار سلامون
سے پڑھتے اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے چار ایک سلام سے پڑھی ہون اور چار دو سلامون سے تاکہ دونون قول مطابق ہو جائین
کذا فی المرقات۔ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رات مین نماز پڑھتے یعنی کبھی کبھی گیارہ رکعتین وتر کرتے ایک رکعت سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دوگانہ
پڑھتے اخیر دوگانہ مین ایک رکعت اور ملاکر وتر کرتے تو جو دوگانہ اس رکعت سے پہلے ہوتا وہ اسکے ساتھ ملکر وتر ہو جاتا تو وتر
واقع مین تین رکعتین ہوتین مگر چونکہ طاق آخری رکعت سے ہوتا اسلئے یوتر بواحدۃ کہا ع وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ
عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا د س ق مص حب اور جب کوئی رات کو نماز
تہجد کے لئے اٹھتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار پڑھی نقل کیا اسکو

Marfat.com

وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ د س ق
ابوداود ونسائی ابن ابی شیبہ ابن حبان نے
مص عشراً حب اور یہ دعا پڑھی اللہم اغفرلی الخ یعنی اے اللہ تو مجھکو بخش اور مجھکو دین کی راہ دکھا اور مجھکو روزی
دے اور مجھکو عافیت دے یعنی دنیا کی بلاؤن سے جو آخرت کی نعمتون سے باز رکھے نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ نے اس دعا کا دس بار پڑھنا نقل کیا ہے ابن حبان نے وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
د س ق مص عشراً حب اور اللہ کی پناہ مانگے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن۔ نقل کیا اسکو ابوداود
نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور ابن حبان نے اسکا دس بار پڑھنا روایت کیا ہے **ف** یعنی اعوذ باللہ من ضیق المقام
یوم القیامۃ اور لکھا ہے کہ محشر کا میدان لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اُسکی سختی اور ہول سے دوزخ مین جانیکی آرزو کرینگے کذا ذکرہ الحجر
اور شریق ہوزنی کہتے ہین کہ مین حضرت عائشہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُنسے یہ حال پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم جب رات کو جاگتے تو پہلے کیا چیز کرتے اُنہون نے کہا کہ تو نے مجھسے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہین
پوچھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ اور دس
بار سبحان الملک القدوس اور دس بار استغفار اور دس بار لا الٰہ الا اللہ اور دس بار اللہم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق
یوم القیمۃ پڑھتے پھر نماز تہجد ادا کرتے کذا فی المشکوٰۃ۔ غرضکہ یہ معشرات سبعہ ہین بمقابلہ مسبعات عشر کے یعنی جیسے صوفیہ
کرام کے نزدیک دس چیزین سات سات بار پڑھی جاتی ہین جو مشہور ہین ویسے ہی یہ سات چیزین دس دس بار پڑھی
جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ
الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ م عه حب اور جب تہجد کی نماز شروع کرے
تو یہ دعا پڑھے اللہم رب جبرئیل الخ یعنی اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اے آسمانون اور زمین کے
پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو حکم کریگا اپنے بندون مین یعنی قیامت کو اُس [illegible]
اختلاف کرتے ہین تو مجھکو راہ حق دکھا اُس امر مین جس مین خلاف کیا گیا ہے اپنی توفیق اور حکم سے بیشک تو راہ
دکھاتا ہے جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف۔ نقل کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن حبان نے **ف** [illegible]
اختلاف کرتے ہین یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کر رہے ہین تو اُنکے باب مین حکم فرمائیگا کہ حق والون کو ثواب [illegible]
اور باطل والون کو عذاب اور لفظ من الحق ما موصولہ کا بیان ہے یعنی جو امر کہ حق ہو مجھکو اُسکی راہ بتا اور اُس پر ثابت رکھ
وَاِذَا صَلَّى الْوِتْرَ ثَلٰثًا يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي
الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ د ت س ق حب ی وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ د ا ق ت حب
اور جب وتر کی تین رکعتین پڑھے تو پہلی مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری مین قل
ہو اللہ احد پڑھے یعنی بعد فاتحہ کے۔ نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نے اور قل اعوذ

Marfat.com

برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا پڑھنا نقل کیا ابوداؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابون مین تیسری رکعت مین تینون سورتین پڑھنی آئی ہین وَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمَةٍ يُسْمِعُنَاهَا اور وتر کے پیشتر کے دوگانہ اور نماز وتر کے درمیان سلام پھیرنے سے جدائی کرے ایسی طرح کہ لوگون کو سنادے نقل کیا اسکو احمد نے فقیر کہتا ہے کہ مختصر الدرر مین ہے کہ اس جملہ کے یہ معنی ہین کہ تہجد پڑھکر پکار کے سلام پھیرے پھر وتر کی تین رکعتین پڑھے اَوْ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ سن ی یا سلام نہ پھیرے یعنی نماز وتر کی تین رکعتون کے آخر مین۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے ف ملا علی قاری رح نے لکھا ہے ولا یسلم واو سے روایت اور درایت کے موافق ہے اور جس صورت مین آو ہو تو روایت کی تنویع کے لئے ہوگا یعنی بعضی روایت مین یون بھی آیا ہے اَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ قط سنی م اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سنی یا وتر پڑھے ایک رکعت سے یعنی ایک دوگانہ ملاکر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا وتر پڑھے پانچ رکعتون یا سات سے نقل کیا اسکو دارقطنی بیہقی نے یا وتر پڑھے نو رکعتون یا گیارہ یا اس سے زیادہ یعنی تیرہ رکعتون سے نقل کیا اسکو بیہقی نے ف یعنی تین رکعتین انمین سے وتر کی ہوان اور باقی تہجد کی اور چونکہ تہجد کی نماز وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اسلئے کسی راوی نے ساری نماز کو وتر شمار کیا ہے حالانکہ تہجد کی نماز تیرہ رکعتون سے زیادہ ثابت نہین ہوئی اور اسمین بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعضون نے کہا ہے کہ وتر اور فجر کی سنتون کے ساتھ تیرہ ہوتے تھے اور بعضون نے فجر کی سنتون کے سوا تیرہ کہے ہین اور صحیح یہی ہے کہ سنت فجر کے سوا وتر سمیت تیرہ ہوتے تھے۔ علی و شیخ عبدالحق رح وَيَقْنُتُ فِي الْاٰخِيْرَةِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مس اور وتر کی آخر رکعت مین دعاء قنوت پڑھے جب رکوع سے اپنا سر اٹھاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف یہ حدیث امام شافعی رح کے مذہب کے موافق ہے اور امام اعظم رح نے دوسری بہت حدیثون سے رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا ثابت کیا ہے چنانچہ شرحون مین وہ حدیثین مذکور ہین ع فقیر کہتا ہے منجملہ اُن حدیثون کے وہ حدیث ہے کہ ابن ماجہ اور نسائی وغیرہما نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کذا فی المرقات فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ عه حب مس مص وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ س اور دعاے قنوت اسطرح پڑھے اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو راہ دکھا اُن لوگون مین جنکو تونے راہ دکھائی یعنی مجھکو ہدایت یافتہ لوگون مین سے کر اور مجھکو عافیت دے اُن لوگون مین جنکو تونے عافیت دی اور مجھکو دوست رکھ اُن لوگون مین جنکو تونے دوست رکھا اور میرے لئے برکت دے اُس چیز مین کہ تونے مجھکو عنایت کی اور مجھکو بچا اُس چیز کی برائی سے جسکو تونے مقدر کیا تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور تجھپر حکم نہین کیا جاتا اور وہ شخص ذلیل نہین ہوتا جسکو تونے دوست رکھا اور نہ وہ شخص عزیز ہو جسکو تونے دشمن رکھا تو برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور

Marfat.com

تو برتر ہے ہم تجھسے بخشش مانگتے ہین اور تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہین - نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان
اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے - اور نسائی کی روایت مین وصلی اللہ علی النبی بھی آیا ہے یعنی اللہ رحمت خاص بھیجے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم پر **ف** یعنی نسائی کی روایت مین بعد دعا قنوت کے درود پڑھنا بھی آیا ہے اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین بعد قنوت کے یہ درود روایت کیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نے لکھا ہے کہ قنوت کے بعد اسی
درود کا پڑھنا مستحب ہے - اور تقدیر کی برائی سے یہ مراد ہے کہ تقدیر پر راضی نہ ہو اور بیصبری اور جزع فزع کرے اور نووی
نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو جمع کی ضمیرین کہے مثلاً اھدنی کی جگہ اھدنا اسیطرح وقنا تک اور اگر مفرد ضمیرین
پڑھے تب بھی جائز ہے کراہت کے ساتھ کیونکہ امام کو فقط اپنے نفس کے لئے دعا کرنی چاہئے اور مستحب ہے کہ اللھم
انا نستعینک کے ساتھ اس قنوت کو بھی ملالے اور پہلے اسکو پڑھے جیسے کہ ہمارے بعض علما نے تصریح کی ہے لیکن
ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اس قنوت کو پیچھے پڑھے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ہے اللھم انا نستعینک کے پڑھنے پر
اور اگر کبھی یہ قنوت پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہے **فخر و علی** اور بعض روایت مین یہ دعا قنوت آئی ہے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ
وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَكَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ
لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِیْ
عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ **مو مص سنی** یا اللہ تو بخش ہکو اور مومن مردون اور عورتون اور مسلمان مردون
اور عورتون کو اور انکے دلون مین الفت ڈال اور انکے درمیان اصلاح کر یعنی انکے دین کے امور اور دنیا کی حالتون کو جو آپس
مین واقع ہین درست کردے تاکہ وہ خطا سے بچین اور بندون اور شہرون مین فساد نکرین اور انکو مدد دے اور انکے دشمنون
پر یعنی شیطان اور کافرون پر اے اللہ کافرون کو رحمت سے دور کر جو لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین اور تیرے رسولون
کو جھٹلاتے ہین اور تیرے دوستون سے لڑتے ہین الٰہی انکی باتون مین خلاف ڈال یعنی تاکہ آپس مین ایک دوسرے
کی مخالف ہوکر اتفاق ٹوٹ جاوے اور انکے قدم ڈگا یعنی لڑائی مین ثابت قدم نرہین اور اتار اپنا عذاب جسکو تو کافرون
پر سے نہین روکتا - بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم تجھ سے مدد چاہتے ہین اور تجھسے بخشش مانگتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین بھلائی
سے اور تیری نعمت کی ناشکری نہین کرتے ہم دل سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین یعنی ظاہر مین ایسے شخص کو جو تیری
نافرمانی کرتا ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ ہم تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے
ہین اور تیری ہی عبادت کی طرف کوشش کرتے ہین اور خدمت کی طرف دوڑتے ہین اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے

Marfat.com

ڈرنے مین جو حق ہے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہین تیرا عذاب جو حق ہے کافرون کو ملنے والا ہے۔ نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** بسم اللہ دونون اللھم کے پیشتر خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ یہ دونون قرآن کی سورتین مین جنکی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے اور مدد مانگتے ہین سے یہ مراد ہے کہ طاعت کے کرنے اور گناہ کے چھوڑنے پر اور نفس اور شیطان اور تمام کافرون پر غالب ہونیکے لئے مدد چاہتے ہین کذا ذکرہ الفخر **وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ** س د مص قط **رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ** قط اور جب وتر کا سلام پھیرے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہیے یعنی پاکی بیان کرتا ہون بادشاہ نہایت پاک کی اور تیسری دفعہ مین اپنی آواز کو کھینچے اور بلند کرے نقل کیا اسکو نسائی ابوداود وابن ابی شیبہ دارقطنی نے اور دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار **ف** یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے ساتھ ملاکر کہتے۔ کذا ذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر کے پڑھے **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ** عه طس مص یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غضب سے یعنی یہ مانگتا ہون کہ تو راضی ہو غصہ کرے اور پناہ مانگتا ہون تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری رحمت کی تیرے عذاب سے مین تیری تعریف نہین گن سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تونے اپنے نفس کی تعریف کی۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف تیرے لائق بتفصیل ادا کرون لیکن مجمل کہتا ہون کہ تو ایسا ہے جیسا تونے اپنی تعریف کی **فخر** فقیر کہتا ہے کہ مرقات مین اعوذ بک منک کے یہ معنی لکھے ہین کہ پناہ مانگتا ہون تیری ذات کی تیرے آثار صفات سے اور اسی مین اشارہ ہے آیہ ویحذرکم اللہ نفسہ انتہی اور حاصل یہ ہے کہ مین پناہ مانگتا ہون تیری صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے واللہ اعلم **وَاِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** م حب اور جب دو رکعتین سنت فجر کی پڑھے تو پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ابن حبان نے **اَوْ فِي الْاُوْلٰى قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰيَةَ** م یا پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** پہلی آیت پوری یون ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربہم لانفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ اور دوسری ساری آیت یون ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لانعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا

Marfat.com

بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون ويقول وهو جالس اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مس ی اور فجر کی سنت کے سلام کے بعد بیٹھا ہوا یہ دعا پڑھے اللهم رب جبرئیل سے من النار تک تین بار یعنی اے اللہ رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کی آگ سے نقل کیا حاکم ابن سنی نے ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ د ت پھر سنت فجر کے بعد چاہئے کہ اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاۓ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نے ف یہ لیٹنا آرام کے لئے ہے تا کہ قیام شب سے آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کرے اور یہ لیٹنا مستحب ہے ع وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ د س ق مس اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَزِلَّ اَوْ نُضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا عه مس ی اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت علی اللہ یعنی مین اللہ کے نام سے نکلتا ہون مین نے خدا پر بھروسہ کیا نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے۔ اللهم انا نعوذ بک الخ یعنی یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تیری اسے کہ لغزش کرین یعنی بدون قصد کے گناہ کرین یا پھسلاوین یعنی دوسرے کو گناہ مین ڈالین یا ہم گمراہ کرین یا ہم ظلم کرین یا ہم کسی پر جہالت کرین یعنی ظالمون کی طرح کسیکو ایذا پہونچائین یا ہم پر جہالت کی جائے یعنی لوگ ہمسے جاہلونکا سا معاملہ کرین۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ مس ق ی مین اللہ کے نام سے نکلتا ہون نہین پھر نا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے توکل خدا پر ہے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ د ت س حب ی مین خدا کے نام سے نکلتا ہون مین نے خدا پر بھروسہ کیا نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے اسکو کہا جاتا ہے کہ تو نے راہ راست پائی اور تیرے سب کام بن پڑے اور تو سب برائیون سے محفوظ رہا پس شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسکے بہکانے اور گمراہ کرنے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے اور دوسرا شیطان کی تسلی کے لئے کہتا ہے کہ تجھکو تسلط اور تعرض ایسے شخص پر کسطرح میسر ہوگا جو کفایت اور ہدایت کیا گیا اور سب برائیون سے محفوظ ہو گیا اور اسی کی مثل ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے مدد مانگتا ہے بذریعہ ان نامون مبارک کے تو اللہ اسکی ہدایت کرتا ہے اور راہ نیک دکھاتا ہے اور اسکے امور دینی و دنیوی مین اسکی مدد کرتا ہے اور جب بندہ توکل کرتا ہے اور اپنا کام اللہ کو سونپتا ہے تو اللہ تعالی اسکو کفایت کرتا ہے اور اسکا کارساز ہو جاتا ہے کیونکہ خود فرماتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسکو کافی ہے اور جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالی اسکو شیطان کی برائی سے بچاتا ہے اور شیطان کو اس پر تسلط نہین کرتا ع مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ

Marfat.com

اَذِلَّ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ دق حضرت ام سلمہ رض روایت کرتی ہین کہ جب کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللہم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری اس سے کہ مین خود گمراہ ہون یا مجھے کوئی گمراہ کرے یا خود مین پھسلون یا کوئی مجھے پھسلاوے یا مین ظلم کرون یا مجھپر ظلم کیا جاے یا مین جہالت کرون یا مجھپر جہالت کی جاے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن ماجہ نے فَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا خ م د س ق وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا خ م د س ق وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا م وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا س مس اور جب اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے سنت پڑھنے کے بعد نکلے تو نماز کے راہ مین یہ دعا پڑھے اللہم اجعل فی قلبی نورًا الخ یعنی یا اللہ میرے دل مین روشنی کر اور میری بینائی مین نور اور میری سماعت مین نور اور میری داہنی طرف نور اور میری بائین طرف نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لئے روشنی کر۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ نے اور انہین پانچون نے ایک روایت مین اسی دعا مین یہ الفاظ بھی روایت کئے ہین وفی عصبی نورًا الخ یعنی میرے پٹھون مین نور کر اور میرے گوشت مین نور اور میرے خون مین نور اور میرے بال مین نور اور میری کھال مین نور اور ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے وفی لسانی نورًا الخ اور میری زبان مین نور اور میری جان مین نور کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر۔ نقل کیا اسکو مسلم نے اور نسائی حاکم نے اسمین یہ بھی روایت کیا ہے کہ مجھکو سارے کو نور کر ف میرے دل مین روشنی کر سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی کے احکام دریافت کرے اور اسمین برے اخلاق کی گنجایش نہ ہو اور اعضا کے نور طلب کرنے سے یہ مقصود ہے کہ نور معرفت اور طاعت سے روشن ہوجاوین اور جہالت گناہون اور غفلت کی تاریکی سے خالی ہون اور میرے لئے بڑی روشنی کر اس سے یہ غرض ہے کہ ایسا بڑا نور جو سب اعضا کو گھیر لے تو یہ گویا اجمال ہے تفصیل کے بعد اور مجھکو سارے کو نور کر اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنی نورانیت ایسی نصیب کر کہ میرے ظاہر و باطن و جسم و روح اور میرے سب طرفون کو گھیر لے بلکہ خود مجھکو نور کر دے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے کتاب عوارف مین لکھا ہے کہ مین نے جس کسیکو دیکھا کہ اس دعا کی مداومت کرتا ہے اُسکے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی ہے علی وفر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا م د س یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری زبان مین اور میری سماعت مین اور میری بینائی مین روشنی کر اور میرے پیچھے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے پیچھے روشنی یا اللہ تو مجھے روشنی دے۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد و نسائی نے ف کتاب ابن سنی مین حضرت عمر فاروق رض سے منقول ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

Marfat.com

نقل کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی پر روزی تنگ ہو تو اُسکو کیا چیز مانع ہے کہ اپنے گھر سے نکلتے وقت
اس دعا کو پڑھے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللہم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیلاً ما اخرت
ولا تاخیر ما عجلت یہ روایت امام نووی کی کتاب الاذکار مین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گھر
سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک بحق السائلین علیک واسالک بحق ممشائی ہذا فانی لم اخرج
اشرا ولا بطرا ولا ریاءً ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسالک ان تعیذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - تو اللہ تعالیٰ اُسکی طرف بذات خود متوجہ ہوتا ہے اور اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار
کرتے ہین - یہ روایت ابن ماجہ مین ہے وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَ
سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د اور مسجد مین داخل ہونیکے ارادہ کے وقت یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم
الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون بڑے اللہ کی اُسکی بزرگ ذات کی اور اُسکی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے نقل کیا
اسکو ابو داؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسجد مین جانیکے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا
ہے کہ یہ شخص مجھسے تمام دن محفوظ رہا کذا فی المشکوٰۃ - اور مسجد مین داخل ہونے کے آداب یہ ہین کہ پہلے دایان پاؤن
رکھے اور بایان پیچھے اور نکلنے کے وقت پہلے بایان پاؤن نکالے اور پیچھے داہنا - منقول ہے کہ ایک دفعہ حاتم رح نے
مسجد مین جانے کے وقت پہلے بایان پاؤن رکھا اُسیوقت اُنکا رنگ بدل گیا اور گھبرا کر نکلے اور داہنا پاؤن رکھا لوگون
نے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ مین نے مسجد کے آداب مین سے ایک ادب چھوڑ دیا تھا تو یہ خوف ہوا کہ مبادا اللہ تعالیٰ ولایت
وفضل کی نعمت مجھ سے چھین نہ لے - اور مشہور ہے کہ سفیان ثوری رح نے مسجد مین پہلے بایان پاؤن رکھا تھا اُنکے
اُستاد نے اُنکو تنبیہاً ثور کہا یعنی بیل ہے کہ مسجد کا ادب نہین جانتا جب سے سفیان ثوری شہور ہوے پس اولیاء اللہ کا حال اتباع
شرع شریف مین یہ تھا کہ مستحب کے چھوڑنے سے خود ڈرتے تھے اور دوسرے کو ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ فقیری کا نام رکھکر
بالکل شریعت کو ترک کرین - اور ایک مسجد کا ادب یہ ہے کہ دنیا کا کلام بضرورت نہ کرے - اشباہ ونظائر مین لکھا ہے
کہ مسجد مین کلام دنیوی کرنا عملون کو ایسا کھاتا ہے جیسے لکڑیون کو آگ جلاتی ہے بلکہ چاہئے کہ چپکا اللہ کی طرف متوجہ
رہے - کذا ذکر علی - اور یہ امر مسنون ہے کہ نماز کے لئے اچھی صورت بناوے اور زینت کرے اور چلنے مین قدم پاس پاس
وقار سے رکھے دوڑے نہین اور نظر نیچی رکھے اور آواز پست کرے - راستہ کی طرف متوجہ رہے اور کھیلے نہین اور
برا کلام نہ کرے اور نہ کسی پر نظر بد ڈالے اور ہاتون کی اُنگلیون کو ایک دوسرے مین نہ ڈالے غرضکہ حتی المقدور اُن
چیزون سے پرہیز کرے جنسے نمازی پرہیز کرتا ہے کیونکہ جب سے نماز کا ارادہ کیا ہے گویا نماز ہی مین ہے اور جب مسجد
مین داخل ہونے لگے داہنا پاؤن رکھکر دعا مذکور پڑھے اور مسجد کے اندر ذکر الٰہی اور نماز اور تلاوت قرآن اور علوم
دینی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین مصروف رہے کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ د س ق حب مس ی اور جب مسجد مین داخل ہو تو چاہیئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم پر سلام بھیجے نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے **فقیر** کہتا ہے کہ سلام بھیجے یعنی یون کہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا یون کہے السلام علی رسول اللہ یا کوئی اور صیغہ اسطرح کا کہے کذا فی مختصر الدرر۔ **وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ مرکس ق حب مس ی** اور چاہئے کہ کہے اللہم افتح الخ یعنی یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کھول۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ایک روایت مین یون دعا آئی ہے **اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ق عو** یا اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول یعنی نماز کی توفیق ہو یا نماز مین اُسکے حقایق کھلین اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کر یعنی رزق کے اقسام بے مشقت بے طلب حاصل ہون نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو عوانہ نے **اَوْ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ق ت مص مہ** یا یون کہے یعنی بجائے سلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ الخ یعنی خدا کے نام سے مین داخل ہوتا ہون اور سلام ہو رسول خدا پر اور داخل ہوتا ہون رسول خدا کے طریقہ پر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے اور جملہ وعلی سنۃ رسول اللہ فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مہ** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد کے تابعدارون پر نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے **ف** یہ درود بجائے پہلے سلام کے پڑھے یا وہ بھی پڑھے اور یہ بھی کذا ذکر الفقیر اور ایک روایت مین ہے کہ درود کے بعد یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ق ت مص مہ** یا اللہ تو بخش میرے گناہ اور میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول یعنی اپنی طاعت کے جو رحمت کا سبب ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے **وَبَعْدَ دُخُوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ مو مس** اور مسجد مین داخل ہونیکے پیچھے یون کہے السلام علینا الخ یعنی سلام ہو ہم پر یعنی حاضرین پر اور اللہ کے نیک بندون پر یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کیا اسکو موقوفاً حاکم نے **فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ س حب مس ی الرَّجِيْمِ ق** اور جب مسجد سے نکلے تو چاہئے کہ سلام بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یون کہے اللہم اعصمنی الخ یعنی یا اللہ بچا مجھکو شیطان سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے الرجیم بھی بعد الشیطان کے روایت کیا ہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ م د س** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا فضل نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے **ف** احتمال ہے کہ فضل سے مراد رزق حلال ہو جسکی طلب کو مسجد سے نکلنے کے بعد جاوے یا مسجد مین پھر آنا مقصود ہو **فقیر** **اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مص ت ق مہ** یا یہ الفاظ کہے کہ مین نکلتا ہون اللہ کے نام سے اور سلام ہو رسول خدا پر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مہ** یہ درود پڑھے یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور تابعان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ**

Marfat.com

فَضۡلِكَ مُصۡ تِ قِ مَه اور یون کہے یا اللہ تو بخش میرے لئے میرے گناہ اور میرے لئے اپنے برکت کے دروازے کھول نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے وَلَا یَجۡلِسۡ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکۡعَتَیۡنِ خ مُ اور نہ بیٹھے مسجد مین جاکر یہانتک کہ دو رکعتین پڑھ لے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف اس دوگانہ کو تحیۃ المسجد کہتے ہین اور اسی حدیث سے امام شافعیؒ نے اس دوگانہ کا واجب ہونا ثابت کیا اور ہمارے نزدیک یہ دوگانہ مستحب ہے - اور علماء رح نے لکھا کہ اگر مسجد مین اگر قضا نماز پڑھے یا سنتین یا اور کوئی نماز تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب حاصل ہوجائیگا اور اگر نفل نماز کے مکروہ ہونیکا وقت ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اُسکے ذمہ ہو ورنہ یہ کلمات پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی یہ ہے کہ جب مسجد مین آوے اعتکاف کی نیت کرلے کہ مین اعتکاف کرتا ہون جب تک مسجد مین رہون اور مسجد حرام مین کعبہ کا طواف قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہے فخر وعلی وَاِنۡ سَمِعَ مَنۡ یَنۡشُدُ ضَالَّۃً فِی الۡمَسۡجِدِ فَلۡیَقُلۡ لَا رَدَّھَا اللہُ عَلَیۡكَ فَاِنَّ الۡمَسَاجِدَ لَمۡ تُبۡنَ لِھٰذَا مُ دَ قِ اور اگر مسجد مین ایسے شخص کی آواز سنے جو گم ہوئی چیز کو ڈھونڈتا ہے تو چاہئے کہ یون کہے کہ اللہ اُسکو تجھپر نہ پھیرے یعنی خدا کرے کہ وہ چیز تجھے نہ ملے کیونکہ مسجدین اس کام کے لئے نہین بنائی گئین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود و ابن ماجہ نے ف ظاہر یہ ہے کہ دعا کے ساتھ اخیر جملہ کو بھی ملالے اور اُسکی تنبیہ کے لئے زبان سے دعا کرے نہ نہ دل سے تاکہ پھر ایسی حرکت مسجد مین نکرے اور اگر دل سے بھی اس غرض سے کرے کہ یہ شخص اپنی حرکت کی سزا کو پہونچے تو کچھ [illegible] اور اس حکم مین ایسی سب چیزین داخل ہین جنکے لئے مسجد نہین بنائی گئی شلاً خرید و فروخت اور دنیا کا کلام اور [illegible] اُجرت پر لکھنا اور لڑکون کو پڑھانا اور جن چیزون سے نماز پڑھنے والیکا دھیان بٹے یہانتک کہ ہمارے بعض علماء نے کہا ہے کہ مسجد مین آواز بلند کرنا اگرچہ ذکر سے ہو حرام ہے اور اسی وجہ سے بعض اگلے عالم صدقہ دینا ایسے سائل کو [illegible] گڑگڑا کر مانگے ممنوع اور حرام کہتے تھے - علی وفخر وَاِنۡ رَاٰی مَنۡ یَّبِیۡعُ اَوۡ یَبۡتَاعُ فِی الۡمَسۡجِدِ فَلۡیَقُلۡ لَا اَرۡبَحَ اللہُ تِجَارَتَكَ تِ سَ مُسۡ حِب اور اگر کسیکو دیکھے کہ مسجد مین بیچتا ہے یا خرید کرتا ہے تو [illegible] کہ اللہ تیری سوداگری مین فائدہ نہ دے - نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نے وَالۡاَذَانُ [illegible] مَعۡرُوۡفٌ عَهُ اَمَه اور اذان انیس کلمے مشہور ہین نقل کیا اسکو چارون نے اور احمد اور ابن خزیمہ نے [illegible] کلمے امام شافعی رح اور امام مالک رح کے نزدیک ہین اسلئے کہ وہ شہادتین کو دو دو بار آہستہ کہکر پھر دو دو بار پکار کر [illegible] اسکا نام ترجیع ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہین اور مشہور اور قوی حدیثون سے انکو ثابت [illegible] ہے اور اذان سنت مؤکدہ ہے پنجگانہ نمازون اور جمعہ کے لئے فخر وَیُزَادُ فِیۡ اَذَانِ الصُّبۡحِ الصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ مَرَّتَیۡنِ دَ قُطۡ مَه اور صبح کی اذان مین دو بار یہ جملہ زیادہ کیا جاوے الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے نیند سے - نقل کیا اسکو ابوداود دارقطنی ابن خزیمہ نے وَاِذَا سَمِعَ الۡمُؤَذِّنَ فَلۡیَقُلۡ کَمَا یَقُوۡلُ عُ ی اور جب کوئی مؤذن سے سنے یعنی اُسکی اذان تو چاہئے کہ وہ بھی کہے جیسے مؤذن کہتا ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور

Marfat.com

ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمہ کہ مؤذن کہے سننے والا بھی بعینہٖ اُسکے بعد کہے مؤذن کا جواب ہر سننے والے پر واجب ہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو اور اگر کئی مؤذن اذان کہین تو اول ہی کا جواب دینا ضرور ہے اور جو سننے والا مسجد مین ہو اُسپر جواب اذان واجب نہین کذا فی فتاوے قاضی خان اور اگر تلاوت قرآن کرتا ہو تو اُسکے جواب دینے مین دو قول ہین مختار یہ ہے کہ وہ جواب نہ دے کذا ذکر الفخر اور اگر زبان سے جواب دے اور بلا عذر مسجد مین حاضر نہ ہو تو جواب ادا نہو گا چاہئے کہ زبان سے جواب دے اور پاؤن سے حاضر ہو اُس وقت جواب پورا ادا ہو گا کذا فی وظائف النبی وَبَعْدَ الْحَيْعَلَةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ م د س اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد جواب مین کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے **ف** جمہور علما مین مشہور یہی ہے کہ بعد حیعلتین کے لاحول پڑھے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بھی مؤذن کے کہنے کے موافق حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہے تو ہوسکتا ہے کبھی اُسطرح جواب دے کبھی اسطرح اور برجندی مین جو بعد حیعلتین کے ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن کہنا لکھا ہے صحیح حدیثون سے اسکی کچھ اصل نہین پائی جاتی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سے نقل کیا ہے ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر۔ اور جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو جواب مین یون کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ خیر من النوم۔ اللھم نبھنی من نوم الغفلۃ اور تکبیر مین قد قامت الصلوٰۃ کے کہنے کے وقت یون کہے اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی + اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ م د س جب کہیگا اسکو یعنے اذان کے جواب کو اپنے دل سے یعنی اعتقاد اور اخلاص سے تو بہشت مین داخل ہوگا نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ م ع ه ی جو کوئی کہے جب سنے مؤذن سے یعنی اوائل اذان مین شروع کے وقت یا اذان سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الٰہ سے دینا تک یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین مین راضی ہوا اللہ سے اُسکے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے رسول ہونے پر اور اسلام سے اُسکے دین ہونے پر تو اُس شخص کے لئے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین۔ نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالِهٖ يَعْنِي الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةُ ص جو کوئی کہے اُسکے کہنے کے موافق مقصود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقالہ کی ضمیر سے مؤذن ہے اور گواہی دے یعنی شہادتین کے جواب مین وحدانیت اور رسالت پر گواہی دے مؤذن کی گواہی کی طرح تو اُسکے لئے بہشت ہے۔ نقل کیا اسکو ابو یعلی نے وَكَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا د حب مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب مؤذن کو سنتے کہ شہادتین کہتا ہے تو فرماتے مین بھی گواہی دیتا ہون مین بھی گواہی دیتا ہون۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن حبان حاکم نے **ف** انا کا مکرر لانا شہادتین کے جواب کے لئے ہے یعنی جب مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ

Marfat.com

سنا تو آپ اسکے جواب مین انا انا فرماتے ع ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ
لَهُ الْوَسِيْلَةَ مُرْدِتْ سِ ی پھر درود بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اذان کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد
پھر خدا سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام وسیلہ کی درخواست کرے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نے
ف وسیلہ سے مراد اس حدیث مین درگاہ الٰہی کا قرب اور اللہ کے نزدیک درجہ کی بلندی ہے اور بعض کہتے ہین
کہ وسیلہ سے مراد مقام شفاعت بروز قیامت ہے اور بعض نے کہا کہ وسیلہ ایک مکان ہے جنت کے مکانون مین
سے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ پھر مانگو میرے لئے اللہ سے وسیلہ جو جنت کا ایک مکان ہے کہ کسیکے لئے سزاوار
نہین مگر اللہ کے بندون مین سے ایک خاص بندہ کو اور مجھکو توقع ہے کہ وہ مین ہونگا اور جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا
اسکے لیے میری شفاعت واجب ہوئی۔ فخر و علی يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ خ ع
حب سنی اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سنی م وسیلہ کے لئے اذان کا سننے والا یہ دعا پڑھے اللھم رب ہذہ
الدعوۃ الخ یعنی یا اللہ اس پوری پکار کے پروردگار اور نماز موجود کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عنایت
کر اور اسکو مقام محمود مین جسکا تونے وعدہ کیا ہے اٹھا نقل کیا اسکو بخاری نے اور چار ون اور ابن حبان اور بیہقی نے
اور جملہ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَاد فقط بیہقی نے زیادہ روایت کیا ہے یعنی تو وعدہ کو خلاف نہین کرتا **ف** دعوت
تامہ یعنی پوری پکار سے مقصود توحید کی طرف بلانا یعنی لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اذان کے کلمات مراد ہین کہ وہ
نماز کی طرف بلاتے ہین۔ اور فضیلت کے معنی کہ قدر اور مرتبہ سب خلائق سے بلند اور ظاہر یہ ہے کہ الفضیلۃ مین
عطف تفسیری وسیلہ کا ہے یعنی فضیلت بھی وسیلہ کو کہتے ہین یا کوئی دوسرا مرتبہ ہے وسیلہ کے سوا۔ اور مقام
محمود سے مراد وہ مقام ہے کہ اس مقام والا سب کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور تمام خلق اسپر رشک لیجاے وہ
قرب اور شفاعت کا مقام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام مین کھڑے ہو کر شفاعت کرینگے اور اولین آخرین
حیران و سرگردان رہینگے اور اس مقام کی دہشت سے تمام انبیا و رسول دم بخود رہین گے مقام محمود کے بیان مین مشہور
تر یہی قول ہے اور علمانے اور بھی بہت سے قول لکھے ہین اور جسکا تونے وعدہ کیا اشارہ ہے اس آیت کی طرف
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما لیا تو دعا کی کیا حاجت ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ دعا اسلئے ہے کہ امت بھی ثواب پاوے یا آپنے براہ تواضع اور کسر نفسی کے ایسا فرمایا کہ باوجود
اس وعدہ کے بھی بے نیاز سے حاجت رکھتا ہون۔ علی و فخر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی اسکے لئے میری شفاعت قیامت کے دن لائق اور واجب ہوئی کذا فی البخاری
مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّسْمَعُ النِّدَآءَ فَيُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ

Marfat.com

وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط جوکوئی مسلمان
کہ اذان سُنے اور مُوذن اللہ اکبر کہے وہ بھی اللہ اکبر کہے یعنی مُوذن کا جواب دے اور مُوذن اشہدان لا آلہ الا اللہ اور اشہدان محمدا
رسول اللہ کہے اور وہ بھی اسی طرح کہے پھر یعنی اذان کی فراغت اور جواب کے تمام کرنیکے بعد یہ دعا کہے اللھم اعط
سے ذکرہ تک یعنی یا اللہ حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت مرحمت فرما اور انکا مرتبہ بلند ترین مرتبہ والون مین کر
یعنی اُن کا درجہ رسولوں کے درجہ اعلیٰ علیین مین ثابت رکھ اور اُنکی محبت برگزیدہ لوگون کے دل مین کر اور مقربون
یعنی انبیا اور ملائکہ کی زبان پر اُنکا ذکر کر تو اسکے لئے شفاعت قیامت کے دن واجب ہوگی یعنی جو مسلمان اذان
کا جواب دیگا اور دعا مذکور پڑھیگا اُسکے لئے آپکی شفاعت ضرور ہوگی۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ
يُنَادِيْ الْمُنَادِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ
عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ **طس ی** جوکوئی اسوقت کہ مُوذن اذان
دے یعنی شروع اذان کے وقت یا فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب سے لاتسخط بعدہ تک یعنی یا اللہ
اس پکار ہمیشہ رہنے والی کے پروردگار اور اے اس نماز مفید کے پروردگار یعنی جسکا ادا کرنے والا عذاب سے نجات
پاتا ہے رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے راضی ہو یعنی تھوڑے سے عمل پر ایسا خوشنود ہو کہ
اُسکے پیچھے تو خفا نہو تو خدا تعالی اُسکی دعا قبول کرتا ہے یعنی جوکوئی اذان کے وقت اِن کلمات کو پڑھکر دعا کریگا
اُسکی دعا قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو خواہ دوسری نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے مَنْ نَزَلَ
بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيَ فَاِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَ
اجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ **مس ی** جس کسی پر غم یا سختی
اُترے تو چاہیئے کہ مُوذن کا وقت تلاش کرے یعنی اذان کے وقت کا منتظر رہے اور جب مُوذن اللہ اکبر کہے خود
اللہ اکبر کہے اور جب وہ شہادتین کہے خود شہادتین کہے اور جب مُوذن حی علی الصلوۃ کہے سننے والا بھی حی علی الصلوۃ
کہے اور جب وہ حی علی الفلاح کہے تو خود بھی یہی لفظ کہے پھر ساری اذان کے جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم
رب سے امواتا تک یعنی یا اللہ اس سچی دعا مقبول کے پروردگار کہ وہ دعا حق اور کلمہ تقوی ہے ہمکو اُسپر زندہ رکھ یعنی اُسکے
اعتقاد پر اور اُسکے موافق عمل کرنے پر زندگی مین مستقیم رکھ اور ہمکو وفات دے اُسپر اور ہمکو اُسپر اُٹھا اور ہمکو بہترین
اہل دعا مین سے کر یعنی ہمکو زمرۂ مؤمنین کامل سے حالت زندگی اور حالت موت مین کر پھر دعا پڑھنے کے بعد خدا تعالی
سے اپنی حاجت جسمین مبتلا ہے مانگے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے **ف** وہ دعا کلمہ تقوی ہے اس سے یہ
غرض تقوے والونکا کلمہ ہے جو شرک سے پرہیز کرتے ہین یا کلمہ کی اضافت تقوے کی طرف اسلئے ہے کہ اسکے سبب سے

Marfat.com

آدمی آگ سے بچتا ہے بہرحال اُس سے مقصود کلمۂ شہادت کا ہے کذا ذکرعلی وَالدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ د ت س حب ص نَادْعُوا ص فَاسْئَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ت
اور اذان اور تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان ابویعلی نے اور ابویعلی کی روایت مین اسکے بعد یہ بھی منقول ہے کہ دعا کرو اللہ تعالی سے دنیا اور آخرت مین عافیت کا سوال کرو۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے یعنی بجائے فادعوا کے ترمذی نے فاسئلوا اللہ الخ روایت کیا ہے **ف** ظاہرا اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان مقبول ہوتی ہے خواہ اذان کے متصل ہو یا فرق سے مگر متصل اولی ہے تاکہ حدیث الدعاء مستجاب عند النداء کے مطابق پڑے یعنی دعا مقبول ہوتی ہے اذان کے وقت واللہ اعلم کذا ذکرعلی وَالْإِقَامَةُ اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ا د ق مه ت
اور تکبیر کے الفاظ یہ ہین اللہ اکبر دوبار شہادتین ایک ایک بار حیعلتین ایک ایک بار قد قامت الصلوۃ دوبار اللہ اکبر دوبار اور لا الہ الا اللہ ایکبار اور معنی سب الفاظ کے بیشتر گذر چکے نقل کیا اسکو احمد ابوداود ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے یہ صورت تکبیر کی مذہب شافعی کے موافق ہے اور امام اعظم کے مذہب مین سب کلمات اذان کی طرح دو دو بار ہین جیسے مابعد سے ثابت ہوتا ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ متواتر آثار سے ثابت ہے کہ حضرت بلال رض کلمات تکبیر کو مرتے دم تک دو دو بار کہتے تھے اور یہ حدیث اگر صحیح ہے تو آئندہ کی حدیث سے منسوخ ہے ع اَوْ هِيَ كَالْأَذَانِ اِلَّا فِي التَّرْجِيْعِ وَزِيَادَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اعه مه یا تکبیر اذان ہی کی مانند ہے مگر ترجیع مین اور دوبار قد قامت الصلوۃ کی زیادتی مین نقل کیا اسکو احمد اور چارون نے اور ابن خزیمہ نے **ف** یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین مکرر نہین کہی جاتی اذان مین مکرر ہوتی ہین اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ دوبار زیادہ ہے پس امام شافعی رح کے نزدیک ترجیع کے ساتھ اذان کے اُنیس کلمے ہین اور تکبیر کے گیارہ اور مذہب حنفی مین اذان کے پندرہ اور تکبیر کے سترہ کلمے ہین ع وَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ حب ت قَالَ م عه حب بَعْدَ التَّكْبِيْرِ م ت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ م عه حب ط اور جب کوئی کھڑا ہو نماز فرض کے لیے نقل کیا اسکو ابن حبان ترمذی نے کہے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے بعد تکبیر تحریمہ کے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے یعنی پڑھنا دعا کا بعض نے

Marfat.com

پہلے تکبیر تحریمہ سے روایت کیا اور بعض نے تکبیر تحریمہ کے بعد غرضکہ ادا نماز فرض کے وقت یہ دعا پڑھے وجہت وجہی سے الیٰ آخرہ تک نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان طبرانی نے اور ترجمہ دعا کا یہ ہے کہ مین نے اپنا مونہہ اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مین توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین میری نماز اور میری عبادت اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خاص اللہ عالمون کے پروردگار کے لئے ہے یعنی طاعت اور ایمان جسپر کہ مین زندگی کی حالت مین ہون اور جسپر مین مرونگا سب خالص خدا کے لئے ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور اسی توحید اور اخلاص کا مجھکو حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین تو میرا پروردگار ہے اور مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنی جان پر ظلم یعنی بندگی اور طاعت مین قصور کرنے کی وجہ سے اور مین نے اپنے گناہون کا اقرار کیا یعنی امید مغفرت پر کہ تو نے فرمایا ہے کہ جو کوئی گناہونکا معترف ہو کر میری درگاہ مین آتا ہے مین اُسکے صدق کے سبب سے بخشدیتا ہون پس تو بخشدے میرے لئے میرے سب گناہ یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ چوک سے ہون یا دانستہ کیونکہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے اور مجھکو اچھی عادتون کی راہ دکھا کہ اچھی عادتون کی راہ کوئی نہین دکھاتا سوا تیرے اور مجھ سے بری عادتین دور کر مجھ سے بری عادتون کو کوئی دور نہین کرتا سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت اور تیرے حکم کے بجالانے مین اور تمام بھلائیان تیرے ہاتھ مین یعنی قبضۂ قدرت مین ہین اور برائی تیری طرف نہین لگائی جاتی مین تیرے ہی سبب سے موجود ہون اور مین تیرے ہی طرف رجوع کرتا ہون تو بابرکت ہے اور تو بلند ہے مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون ف واسطی رحمہ نے لکھا ہے کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ خلق سے جھگڑنا ترک کرے اور رنج و راحت مین اُنکو راضی رکھے اور سہل تستری رحمہ نے لکھا ہے کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ خلق سے جفا کھینچے اور بدلا نہ لے اور ظالم پر رحمت اور شفقت کرے اور اُسکی مغفرت چاہے اور یہ جو کہا کہ برائی تیری طرف نہین لگائی جاتی اس سے یہ غرض ہے کہ اگرچہ شر کا خالق بھی اللہ ہی ہے لیکن بپاس ادب اللہ کو خالق الشر نہین کہتے جیسے خالق الکلاب یعنی کتونکا پیدا کرنے والا نہین بولتے یا یہ معنی ہین کہ تیری درگاہ مین شر مقبول نہین اور اُس سے تقرب حاصل نہین کر سکتے بلکہ تو اچھی بات کو قبول کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اُسکی طرف چڑھتی ہین اچھی باتین اور تکبیر کے بعد جو دعا پڑھتے ہین اُسکو دعاءِ استفتاح کہتے ہین اور وہ صحیح سندون سے کئی طرح پر مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مین مختلف پڑھتے تھے کبھی کوئی کبھی کوئی نہ یہ کہ سب کو ہمیشہ پڑھتے ہون اور اگر کوئی سب کو ایک ساتھ پڑھے تو جائز ہے اور بعض مشائخ نے جو یہ اختیار کیا ہے کہ وجہت وجہی کو نیت کے شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہین وہ خلاف روایت و درایت کے ہے اور اس سے اقامت کے بعد جماعت قایم ہونے کے وقت تکبیر تحریمہ مین دیر لازم آتی ہے ع و فخ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ م د س ق ایک دعاء استفتاح یہ ہے اللھم باعد الخ یعنی یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین ایسی دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب مین یا اللہ

Marfat.com

میرے گناہ دھو پانی اور برف اور اولون سے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونون صورتون
مین مبالغہ مقصود ہے گناہون کے محو ہونیکے لئے کیونکہ مشرق اور مغرب مین بڑا فرق ہے اسیطرح گناہ دور ہون اور جو
کپڑا تین چیزون سے کئی بار دھویا جاتا ہے نہایت صاف ہوجاتا ہے اسیطرح مجھکو پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل
کر یہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہے اسکی حقیقت مقصود نہین ع - **فقیر** کہتا ہے تورپشتی نے بیان کیا ہے کہ پاک کرنیوالی
چیزون کے اقسام اسوجہ سے ذکر کئے کہ انواع مغفرت کا بیان ہو مقصود یہ ہے کہ جیسے طہارت کاملہ بدون اقسام ان
مطہرات مین سے نہین ہوتی اسیطرح خطاؤنکا دور ہونا بدون تیری مغفرت کے اقسام کے نہین ہوسکتا اور خصوصیت ان
آسمانی پانیون کی اسلئے ہے کہ یہ اپنی اصل خلقت پر ہوتے ہین نہ آدمی کا ہاتھ پانؤ انمین لگا ہوتا ہے نہ جانورونکا بخلاف
حوضون اور نہرون کے پانی کے کہ دست مال اور پامال رہتا ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى
جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ **د ت ق مس ط مو** ایک دعاءِ استفتاح یہ ہے سبحانک اللهم الخ یعنی
مین پاکی بیان کرتا ہون تیری یا اللہ وابستہ تیری تعریف سے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور کوئی
معبود سوا تیرے نہین ۔ نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور موقوفاً مسلم نے **ف** امام اعظم اور محمد رح
کا مذہب اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رح کا یہ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللهم کے آخر تک پڑھے اور وجہت
وجہی آخر تک نہ پڑھے اور امام ابویوسف کے نزدیک دونون پڑھے اور طحاوی رح کا مختار بھی یہی ہے مگر پہلے سبحانک اللهم
اولی ہے اور ہر ایک کی سند حدیث سے ہے کسی پر طعن نکرنا چاہئے اور اس مقام کو شرح مین دیکھنا چاہیے لہذا ...
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا **م ت س** اور ایک دعاء استفتاح
اللہ اکبر کبیرا الخ یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور تعریف بہت خاص خدا کے لئے ہے اور پاکی سے یاد کرتا ہون اللہ کو صبح اور شام
نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا **م د س** فِيْهِ **د س**
صیغہ یہ ہے الحمد للہ الخ یعنی تعریف اللہ کے لئے ہے بہت سی تعریف پاک آمیزش ریا سے برکت والی نقل کیا اسکو مسلم ابوداود
نسائی نے اور ایک روایت مین ابوداود و نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہے یعنی جس تعریف مین برکت دی گئی
روایت مین فیہ مقدر ہے اور دوسری مین مذکور اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ **ط** اور ایک صیغہ ثنا کا یہ ہے اللهم باعد الخ
یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق و مغرب مین اور مجھکو میرے گناہون سے
پاک کر جیسے تو نے کپڑے کو پاک کیا میل سے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَفِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ **د** اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ **ق سنی** مِنْ
نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ **د ق حب مس مص سنی** اور نماز نفل مین پڑھے نقل کیا اسکو ابوداود
نے یعنی اس دعا کا نفل مین خاص ہونا فقط ابوداود کی روایت مین آیا ہے دعا یہ ہے اللہ اکبر کبیرا تین بار الحمد للہ کثیرا تین بار

Marfat.com

سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً تین بار اعوذ باللہ الخ ایکبار اور پر کے تین کلمات کے معنی گذر چکے اور آخر دعا کے یہ معنی ہین کہ مین پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے اُسکے تکبر اور اُسکے سحر اور اُسکے وسوسہ سے نقل کیا اِسکو ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے **ف** تطوع کا استعمال اکثر غیر مقرری سنتون مین آتا ہے اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے اسی لئے رمز اوپر لکھنا چاہیے اور نفخ سے مراد شیطان کا تکبر اور خود پسندی ہے وہ آدمی کو بھی ایسا ہی بنا دیتا ہے کہ اپنے آپکو دوسرون سے بڑا جانے اور دوسرے کو حقیر تصور کرے اور نفث سے مراد سحر ہے کہ شیطان آدمی پر سحر کرکے اپنا تابعدار کر لیتا ہے یا سحر کا باعث ہوتا ہے کہ لوگون سے سحر کراتا ہے ع و فخ سُبْحَانَ ذِی الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ **طس** اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملکوت الخ یعنی پاک ہے بادشاہت اور غلبہ والا اور بزرگواری اور بزرگی والا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین **ف** جبروت مبالغہ ہے جبر مین جسکے معنی قہر کے ہین اور کبریا ذات کی بزرگی اور عظمت صفت کی بزرگی کذا ذکر علی **فقیر** کہتا ہے ملکوت بفتحتین بمعنی ملک کے ہے تا فوقانی اس مین مبالغہ اور کثرت کے لئے اور جب ملک اور ملکوت دونون بولتے ہین تو اول سے ملک ظاہر اور دوسرے سے ملک باطن مراد لیتے ہین یا اول سے عالم سفلی اور دوسرے سے عالم علوی اور اس جگہ ملکوت ان دونون معنی سے عام ہے جیسا کہ اس آیہ مین۔ وکذٰلک نُری ابراہیم ملکوت السّمٰوٰت والارض کذا فی الحرز وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَامُوْمُ اٰمِیْنَ یُجِبْہُ اللّٰہُ **مُدسق** اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو مقتدی کو چاہیے کہ آمین کہے اللہ تعالی اُسکی دعا قبول کریگا۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے وَاِذَا اٰمَّنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَامُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **خ م** اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے سے مطابق پڑتا ہے تو اُسکے گناہ جو پیشتر گذر چکے ہون بخشے جاتے ہین نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے یعنی جب امام آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آمین کہتے ہین اسی لئے اُسوقت مقتدیون کو اُنکی موافقت کرنی چاہیے کہ گناہون کی بخشش کا سبب ہے ع وَلَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ **ا د ت مص** رَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ **د** اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تو اپنی آواز کو اس لفظ پر بڑھاتے نقل کیا اسکو احمد ابوداود ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تھے آمین کے کہنے مین اپنی آواز کو نقل کیا اِسکو ابوداود نے **ف** امام اعظم رح کا مذہب یہ ہے کہ آمین آہستہ کہے مقتدی ہو خواہ امام سرّی نماز ہو خواہ جہری اور اُنکی سند یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزین ہین جنمین امام اخفا کرے بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت علی مرتضی رضہ بسم اللہ اور اعوذ اور آمین جہر سے نہ کہتے تھے اور احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے علقمہ سے اور علقمہ نے وائل سے روایت کیا ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپنے ولا الضالین کہا آمین چپکے سے کہی۔ اور ایک دلیل اُنکی یہ ہے کہ آمین دعا ہے جسکے معنی

Marfat.com

ہین کہ الٰہی قبول کر اور دعا آہستہ کرنی اولیٰ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُدعوا ربکم تضرعًا وخفیۃ یعنی اپنے رب کو عاجزی اور پوشیدگی سے پکارو اور شیخ الاسلام نے مبسوط مین لکھا ہے کہ ہمارا مذہب علی مرتضیٰ رضہ اور عمر فاروق رضہ اور عبداللہ ابن مسعود رضہ کا مذہب ہے اور ابن مسعود رضہ نے فرمایا کہ صحابہ رضہ نے پکارکر آمین کہنا اسلئے موقوف کیا ہے کہ وہ جانتے تھے کہ جہر سے آمین کہنا منسوخ ہوگیا اور جہر کی حدیثین بہت اور صحیح ہین اور امام شافعی اور احمد رح کا مذہب بھی یہی ہے تو ہوسکتا ہے کہ اول اسلام مین جہر صحابہ کی تعلیم کے لئے ہو جیسے اور دعاؤن مین تھا جب صحابہ سیکھ چکے تو اُسکا اخفا کیا غرضکہ اسطرح جہر اور اخفا دونون ثابت ہوے واللہ اعلم فخر وَکَانَ اِذَا قَالَ اٰمِیْنَ یُسْمِعُ مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ د ق فَیَرْتَجُّ بِھَا الْمَسْجِدُ ق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آمین کہتے تو وہ شخص جو آپکے قریب صف اول مین ہوتا تھا وہ اُسکو سنتا تھا ۔ نقل کیا اسکو ابوداود وابن ماجہ نے اور گونجتی تھی اُس آواز سے مسجد نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے وَقَالَ اٰمِیْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط اور آپنے تین بار آمین کہے یعنی کبھی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَحِیْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اٰمِیْنَ ط اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین پڑھتے تو بعض اوقات یہ فرماتے رب اغفرلی آمین یعنی اے رب مجھکو بخش میری دعا قبول کر نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا رَکَعَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ م عہ حب مس ر ثَلٰثًا د وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ د اور جب رکوع کرے تو سبحان ربی العظیم کہے یعنی پاک ہے میرا بڑا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان حاکم بزار نے اور ایک روایت مین بزار نے اسکا تین بار پڑھنا نقل کیا ہے اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے

رکوع کا بیان

ف یعنی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا ہے نہ جواز کا ادنیٰ درجہ کیونکہ جواز کا ادنیٰ درجہ ایکبار ہے اور تین بار کہنا کمال مین داخل ہے لیکن کمال کا ادنیٰ ہے اور افضل پانچ بار یا سات بار ہے اور کمال کے اعلیٰ درجہ کی کچھ حد نہین بعضون نے دس تک کہا ہے اور بعضون نے قیام کے مقدار کے قریب ہے اور مظہر نے کہا کہ کمال کی نہایت سات بار ہے اور یہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام مقتدیون کے حال کی رعایت کرے ۔ سفیان ثوری رح نے کہا ہے کہ امام رکوع اور سجدہ کی تسبیحین پانچ بار کہے ع و فخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہ تسبیح آئی ہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خ م د س ق پاکی ہے تجھکو یا اللہ اے ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے الٰہی تو مجھکو بخش نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ آ ط ایک تسبیح رکوع کی یہ ہے کہ تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہے یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی حمد سے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اور ایک تسبیح یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ م د س یعنی یا اللہ مین نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی لئے مسلمان ہوا تیرے واسطے فروتنی کی میری سامعت نے اور میری بینائی نے اور میرے مغز نے اور میری ہڈی نے اور میرے پٹھے نے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے ف یہ کنایہ ہے کمال خشوع خضوع سے کہ تمام اعضا اللہ کے لئے فروتنی کرین فخر

Marfat.com

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ مُ دَ سَ اور ایک تسبیح یہ ہے سبوح الخ یعنی تو پاک ہے نہایت
پاکی والا فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے - اور ایک تسبیح یہ ہے رَكَعَ لَكَ
سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي اَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِي رَ
یعنی تیرے لئے رکوع کیا میرے ظاہر اور میرے باطن نے اور ایمان لایا تجھپر میرا دل اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا
جو تجھپر ہے یہ میرے ہاتھ ہین جو کچھ مین نے اپنی جان پر گناہ کیا نقل کیا اسکو بزار نے ف یعنی میرے پاس گناہ
سبب جو موجود ہین اور مین انکا معترف ہون اور اس سے مقصود اپنی عاجزی کا ظاہر کرنا اور طاعات مین قصور کرنے
اور ادائے اوامر اور نواہی کے بجا نہ لانے کا اقرار کرنا ہے ع اور ایک تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَ
الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ دَ سَ یعنی پاک ہے غلبہ اور بادشاہت والا اور بلندی ذات اور بلند صفات والا - نقل
کیا اسکو ابوداود و نسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مُ عَهْ طَ اور جب رکوع
سے سر اٹھائے تو کہے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی اللہ نے قبول کیا اُس کا قول جسنے اسکی تعریف کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور طبرانی
نے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ مُ تِ سَ دَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ مُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ خ دَ سَ اور یہ کہے اللہم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار
تیرے ہی لئے ہے تعریف نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نے اور بخاری مسلم نے ربنا ولک الحمد بھی نقل کیا ہے اور فقط بخاری نے
ربنا لک الحمد بدون واو کے - اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا الخ ہے یعنی اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے بہت سی تعریف ہے جو پاک
اور برکت والی ہے اس مذکور کی زیادتی کے ساتھ ہو نقل کیا اسکو بخاری ابوداود نسائی نے ف شیخ فخر الدین نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو کہ جس کسی کا قول ملائکہ کے قول سے مطابق پڑیگا اُسکے پیشتر کے گناہ بخشے
جائینگے اور مذہب مین جب امام ہو سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہو تو دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک
امام دونون کہے چنانچہ امام طحاوی نے یہی اختیار کیا ہے لیکن ربنا کو چپکے سے کہے کذا فی الہدایہ و شروحہ اور وظائف النبی مین بھی
ہے کہ امام دونون کہے - اور یہی صحیح ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا
كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ مُ دَ تِ قَ اور ایک صیغہ قومہ مین تسبیح کا یہ ہے اللہم لک الحمد الخ
یعنی یا اللہ تیرے لئے سب تعریف ہے آسمانون اور زمین بھر اور اُس چیز کے بھرنے کی مقدار جسکو تو آسمان و زمین کے سوا
چاہے یا اللہ مجھکو پاک کر برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ تو مجھکو گناہون اور خطاؤن سے پاک کر جیسے سفید
کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے ف جسکو تو آسمان اور زمین کے سوا چاہے
یعنی جیسے عرش اور اسکے اوپر اور تحت الثری اور یہ تمثیل ہے اور حمد کی کثرت مقصود ہے غرضکہ اگر حمد کا جسم فرض کیا جاے
تو اسقدر ہو کہ یہ چیزین بھر جائین ع اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ

Marfat.com

مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ م د س اور ایک صیغہ یہ ہے اللہم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانون اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اُنکے درمیان کی چیزون کے اور بقدر بھرنے اُس چیز کے جس چیز کو تو اُنکے سوا چاہے اے تعریف و بزرگی والے تو زیادہ مستحق اُس تعریف کا ہے جسکو بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہین جس چیز کو تو عنایت کرے اُسکا کوئی روکنے والا نہین اور جس چیز کو تو روکے اُسکا کوئی دینے والا نہین اور دولتمند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولتمندی مفید نہین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود و نسائی نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَاَهْلُ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ مین پہلی دعا کو اسطرح پڑھتے تھے اللہم ربنا لک الحمد الخ یعنی اسمین احق ما قال العبد وکلنا لک عبد و لا معطی لما منعت نہین آیا ہے اور باقی الفاظ سب پہلی دعا کی طرح ہین جسکا ترجمہ گذر چکا اسکو طبرانی نے نقل کیا ہے وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى مه عه كحب حس ثَلٰثًا وَّ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ ك اور جب سجدہ کرے سبحان ربی الاعلی کہے یعنی پاک ہے میرا پروردگار بہت بڑا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور بزار ابن حبان حاکم نے اور بزار کی ایک روایت مین اسکا تین بار پڑھنا منقول ہے اور تین بار کہنا اسکا ادنی درجہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے +

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ م عه اور کبھی سجدہ مین آپ فرماتے اللہم انی اعوذ الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ تیری عافیت کی یعنی تیرے نجات دینے کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے مین نہین گن سکتا تجھپر تیری تعریف کو تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے تعریف کی اپنے نفس کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ م د س اور دعا سجدہ مین یہ بھی مروی ہے اللہم لک سجدت الخ یا اللہ مین نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھی پر مین ایمان لایا اور مین تیرے ہی واسطے مسلمان ہوا یعنی ظاہر مین اطاعت کی میرے مونہہ نے یعنی میری ذات نے سجدہ کیا اُس ذات کے لئے جسنے اُسکو پیدا کیا اور اُسکی صورت بنائی پھر اُسکی اچھی صورتین بنائین اور جسنے اُسکے کان کھولے اور اُسکی آنکھین کھولین اور وہ اللہ بہت برکت والا ہے سب پیدا کرنے والون سے بہتر نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے

ف فاحسن صورہ فقط ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے مقصود یہ ہے کہ اُسکو سب مخلوقات مین سے اچھی باتون کے ساتھ مخصوص کیا مثلاً قد سیدھا بنایا اور خوبصورتی عنایت کی مزاج کا معتدل کیا وغیرہ اور پیدا کرنے والون مین سے بہتر اس سے یہ مقصود ہے کہ حقیقت مین پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے مگر ظاہر کے اعتبار سے مجازاً خالقین فرمایا گویا خالقین کے معنی صانعین کے ہین ع وخَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ

Marfat.com

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب اور دعا سجدہ ایک یہ ہے خشع سمعی الخ یعنی میرے کان نے عاجزی کی اور میری آنکھون نے اور میرے خون اور گوشت اور ہڈی اور پٹھے نے اور اُن چیزون نے جنکو میرے پاؤن نے اٹھا رکھا ہے یعنی میرے تمام اعضا نے خدا عالمون کے پروردگار کے لئے فروتنی کی نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے ف سد کلام متعلق خشع سے ہے یعنی ان سب چیزون نے اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی کی ع اور ایک صیغہ سجدہ مین یون آیا ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ م د س یعنی تو پاک ہے نہایت پاکیزہ فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خ م د س ق ایک صیغہ دعا سجدہ کا یہ ہے سبحانک اللہم الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون تیری اے اللہ ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ م د یعنی یا اللہ میرے لئے بخش میرے سب گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے یعنی جو کر چکا ہون اور جو آیندہ کو مقدر ہین اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گناہون سے پاک تھے کیونکہ آنکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو چکے تھے لیکن یہ دعا فقط اسلئے کرتے تھے کہ اللہ کی بندگی ظاہر کرین اور اسکی طرف حاجت باوجود اس رتبہ کے ثابت ہو اور نعمت مغفرت گناہونکا شکر ادا ہو یا امت کی تعلیم کے لئے یہ دعا فرماتے تھے فخر اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ مس یعنی یا اللہ تیرے لئے سجدہ کیا میرے ظاہر اور باطن نے اور تجھپر ایمان لایا میرا دل مین اقرار کرتا ہون تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے اور یہ کہ جو کچھ مین نے گناہ کیا اپنی جان پر یعنی میرے گناہ پاس موجود ہین اور مین اُنکا معترف ہون اے بزرگ اے عظیم تو مجھکو بخش کیونکہ بڑے گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا اے بڑے پروردگار کے نقل کیا اسکو حاکم نے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ مس اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملک الخ یعنی پاک ہے سلطنت ظاہر اور باطن والا پاک ہے عزت اور قہر والا پاک ہے وہ زندہ کہ نہ مریگا مین پناہ مانگتا ہون تیرے معاف کرنیکی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی سے بزرگ ہے تیری ذات نقل کیا اسکو حاکم نے اور ایک صیغہ یہ ہے رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَ یعنی اے میرے پروردگار میرے نفس کو اُسکا تقویٰ عنایت کر اُسکو پاک کر یعنی ظاہر اور باطن کی برائیون سے تو بہترین اُن شخصونکا ہے جو نفس کو گناہون سے پاک کرنے ہین تو نفس کا کارساز اور مالک ہے نقل کیا اسکو احمد نے ف تقویٰ یعنی نیک کاری اور حرام چیزون سے پرہیز کرنا اور زیادتی حرص وہوا سے احتراز کرنا اور محقق لکھتے ہین کہ نفس کا پاک کرنا دلکی صفائی کا سبب ہوتا ہے جب نفس ہوا اور ریا کی آمیزش سے صاف ہو جاتا ہے فوراً

Marfat.com

دل ماسوا حق کی آلودگی سے صاف ہو جاتا ہے **شعر** تا نفس مبرا ز مناہی نشود ٭ دل آئینہ نور الٰہی نشود + اور لفظ مولی سے یہ اشارہ ہے کہ میرے نفس کو پاک اور باادب رکھ جیسے مولی اپنے غلام کو باادب رکھتا ہے ع و **فخر** اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ **مص** یا اللہ تو بخش میرے لئے وہ گناہ جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **مص** یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین روشنی کر اور میری بینائی مین اور میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے نیچے روشنی کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** رکوع اور سجدے کے آداب ہین کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے مین ٹھیرے جلدی نہ کرے کہ جلدی مین سخت وعید آئی ہے اور امام سے پہلے رکوع اور سجدہ نکرے ورنہ قیامت کو اسکا سر گدھے کا سا ہوگا کذا فی لطائف النبی اور باقی آداب کتب فقہ مین دیکھنے چاہئین وَفِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ **س** **دت** **مس** **مر** **اد** **د** فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **مس** اور قرآن کے سجدون مین یہ دعا پڑھے سجد وجہی للذی الخ یعنی میرے چہرے نے اُس ذات کے لئے سجدہ کیا جسنے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھین کھولین اپنی قدرت اور طاقت سے نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ترمذی حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداود نے اسکا کئی بار پڑھنا نقل کیا اور حاکم نے ایک روایت مین فتبارک اللہ احسن الخالقین زیادہ کیا۔ یعنی برکت والا ہے اللہ پیدا کرنے والون مین سے نیک تر۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِھَآ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ **ت** **ق** **حب** **مس** یا اللہ تو میرے لئے اپنے پاس اس سجدہ کے سبب سے ثواب لکھ اور مجھ سے اسکے سبب گناہون کا بوجھ دور رکھ اور اسکو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ کر اور اسکو مجھ سے قبول فرما جیسے تو نے اسکو اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔ نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہون اور جب مین نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑھی اللھم اکتب لی الخ پس جناب سرور عالم نے ایک سجدہ کی آیت قصداً پڑھی اور سجدہ کر کے یہی دعا پڑھی مشکوٰۃ و شرح مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْھَتَهٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ثَلٰثًا اِلَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ **مص** موقوفاً جس کسی نے اپنی پیشانی اللہ کے لئے سجدہ کی حالت مین رکھی اور یہ دعا مانگی یارب اغفر لی یعنی اے میرے پروردگار مجھکو بخش اور اس دعا کو تین بار کہا تو اپنا سر ایسی حالت مین اٹھاویگا کہ اُسکے گناہ معاف ہو چکے ہونگے نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی جو کوئی اس دعا کو سجدہ مین تین بار پڑھے سر اٹھانے سے پہلے اسکے گناہ بخشے جائین اور علما کو سجدۂ تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم رح اور صاحبین رح کے نزدیک قرآن مین چودہ جگہ سُننے والون اور پڑھنے والون پر سجدہ واجب ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک سنت ہے اور سجدہ مین اگر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو کافی

Marfat.com

ہے لیکن جو دعائین حضرت سے اِس سجدہ مین ثابت ہوئی ہین اُنکا پڑھنا افضل ہے اور سجدونکی چودہ جگہ یہ ہین سورہ اعراف کے آخر مین اور رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ سورۂ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم سجدہ اور ص اور حم السجدہ اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ مین مصحف عثمان مین اسیطرح لکھے ہین اور امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر یہ فرق ہے کہ اُنکے نزدیک سجدہ سورۂ ص کی جگہ دوسرا سجدہ سورۂ حج کا ہے سورۂ ص مین اُنکے نزدیک سجدہ مؤکد نہین اور امام مالک رح کے نزدیک گیارہ سجدے ہین سورۂ نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ مین اُنکے نزدیک سجدہ نہین **فخ** وَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ **د ت ق مس سنى** وَاجْبُرْنِيْ **ت سنى** وَارْفَعْنِيْ **مس ق سنى** اور جب دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھے تو یہ دعا پڑھے اللهم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو تندرستی عنایت فرما اور مجھکو دین کی راہ دکھا اور تو مجھکو رزق مرحمت کر نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہو اُسکا اچھا عوض عنایت کر اسکو ترمذی اور بیہقی نے نقل کیا اور میرا مرتبہ بلند کر نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نے یہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کیے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجم نے واجبرنی کا ترجمہ لکھا ہے کہ مجھکو غنی کر اور لغات حدیث اسکے مساعد نہین اصل مین یہ لفظ جبر سے ہے جسکے معنی ٹوٹے کی اصلاح کرنے کے ہین اور نہایہ مین ہے کہ معنی یہ ہین جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہو وہ ہٹا دے یا اُسکا عوض عنایت کر کذا فی الحرز وَيَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ **مس مو مص** اور دعا قنوت پڑھے فجر کی نماز مین نقل کیا اسکو بزار حاکم نے اور موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** صبح کی نماز مین ہمیشہ دعا قنوت پڑھنا مذہب شافعی مین سنت مؤکدہ ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک منسوخ ہے یہ سند بہت سی حدیثون سے لاتے ہین اور قنوت کی حدیثون کو اسپر محمول کیا ہے کہ رعل اور ذکوان کے دو قبیلون نے جو قاریون کو شہید کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اُنکے حق مین بد دعا کی پھر یہ دعا منع کی گئی اور چھوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم بھی نہین پڑھتے تھے **فخ** وَفِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ **ا د** اور تمام نمازون مین قنوت پڑھے اگر کوئی حادثہ قوی اُترے یعنی اُسکے رفع کے لئے دعا کرے جب امام اخیر رکعت مین سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی جو اُسکے پیچھے ہون آمین کہین نقل کیا اسکو احمد ابوداود نے **فقیر** کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت سب نمازون مین قنوت پڑھنا محدثین کا مذہب ہے حنفیون کے نزدیک مصیبت کا قنوت صرف نماز فجر کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہے اور بعض علما نے جہری نمازون مین پڑھنا لکھا ہے کذا فی الشامی مختصرًا وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **ع سنى** جب التحیات کے واسطے بیٹھے تو یون پڑھے التحیات للہ والصلوات الخ یعنی زبان کی سب عبادتین اور بدن کی تمام عبادتین اور مال کی ساری عبادتین خاص اللہ کے لئے

Marfat.com

ہین سلام ہو تیرا اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون سلام ہو ہم موجود مسلمانون پر اور خدا کے نیکبخت بندون
پر مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے
بندے اور رسول ہین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور بیہقی نے **ف** حنفی مذہب مین یہی تشہد پڑھتے ہین یہ ابن مسعودرضہ
سے مروی ہے اور خدا کے نیکبخت بندے سب مراد ہین حاضر ہون یا غائب اور بندہ صالح وہ ہے کہ بندگی کا حق ایسا ادا
کرے جیسا اُسکو حکم ہوا ہے اور اسپر مستقیم رہے کہ کوئی خلل اور فساد اُسکے ظاہر اور باطن مین راہ نپاوے اور حضرت غوث
الثقلین رضہ نے لکھا ہے کہ صلاح اُس حالت کو کہتے ہین جسمین اپنے ارادہ کا زوال اور فنا ہو اور حق کی مراد پر قائم ہو کذا ذکرہ الفخر
اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **م ع ہ**
حب ایک صیغہ التحیات کا یہ ہے التحیات المبارکات الخ یعنی زبان کی عبادتین بابرکت بدن کی عبادتین اور مالی عبادتین
سب اللہ کے لئے ہین سلام ہو تیرا اور خدا کی رحمتین اور اُسکی برکتین اے پیغمبر سلام ہو ہمپر اور خدا کے نیکبخت بندون پر مین
گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین نقل
کیا اسکو مسلم اور جارود اور ابن حبان نے **ف** اکثر شافعیہ کا مختار یہی تشہد ہے **فخر** فقیر کہتا ہے کہ اس تشہد کو تشہد
ابن عباس رضہ کہتے ہین جیسے کہ پہلا تشہد ابن مسعود رضہ کا تشہد کہلاتا ہے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **م د س ق** ایک صیغہ یہ ہے التحیات
الطیبات الخ اسمین اور تشہد ابن مسعود رضہ مین اتنا فرق ہے کہ وہان للہ پہلے تھا اور والصلوات والطیبات واو کے ساتھ تھا
اور یہان سب الفاظ کی تقدیم تاخیر ہو گئی التحیات الطیبات اُسکے بعد الصلوات دونون بدون واو کے اور سب کے پیچھے
للہ آیا ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ اسمین لا الٰہ الا اللہ کے بعد وحدہ لا شریک لہ ہے اور ابن مسعود رضہ کے تشہد مین یہ نہ تھا باقی
الفاظ اور معانی ایک ہین نقل کیا اس تشہد کو مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ
لِلّٰهِ **د** اور ایک صیغہ ابو داود نے نقل کیا ہے التحیات الطیبات الخ یعنی زبانی عبادتین مالی عبادتین اور بدنی عبادتین اور بادشاہت
سب خدا کے لئے ہین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ **س ق مس** اور ایک صیغہ یہ ہے بسم اللہ الخ یعنی شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اور اللہ کی توفیق
سے باقی الفاظ کے وہی معنی ہین جو تشہد ابن مسعود رضہ مین گذرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** نووی کے
اذکار مین ہے کہ نسائی اور بخاری نے کہا ہے کہ بسم اللہ کی زیادتی تشہد کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت
کو نہین پہونچی اور کسی محدث نے یہ تشہد اختیار بھی نہین کیا **فخر** اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

Marfat.com

لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **مؤ مس طا** اور ایک صیغہ یہ ہے التحیات ﷲ الزاکیات الخ یعنی زبانی عبادتین خدا کے لئے ہین اعمال صالحہ خدا کے لئے ہین مالی عبادتین بدنی عبادتین خدا کے لیے ہین باقی وہی الفاظ کے معانی ہین جو تشہد ابن مسعود رض مین گذرے اسمین الزاکیات بعد ﷲ زائد آیا ہے اور الطیبات الصلوات دونون بدون واو کے ہین اور انکے بعد ﷲ زائد ہے نقل کیا اس تشہد کو موقوفًا حاکم اور مالک رح نے **ف** یہ تشہد امام مالک رحمہ نے اختیار کیا ہے فخر اور مختصر درر مین ہے کہ زاکیات کے معنی کامل اور پاک یعنی ریا سے اور مراد اُنسے اعمال نیک ہین انتہی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ **طس** اور ایک صیغہ یہ ہے مین شروع کرتا ہون خدا کے نام سے اور خدا کی توفیق سے کہ سب نامون سے بہتر ہے زبان کی عبادتین اور مال کی اور بدن کی عبادتین خدا کے لئے ہین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین جنکو اُسنے دین حق کے ساتھ بھیجا اُس حال مین کہ وہ خوشخبری دینے والے ہین یعنی ایماندارون کو بہشت کی اور ڈرانے والے ہین یعنی کافرون کو دوزخ سے اور مین گواہی دیتا ہون کہ قیامت آنیوالی ہے اُسمین کچھ شک نہین سلام ہو تمپر اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین اے پیغمبر سلام ہو تمپر اور خدا کے نیکبخت بندون پر یا اللہ تو بخش مجھکو اور دین کی راہ دکھا نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین **ف** چونکہ اس زمانہ کے بعض لوگون کے مزاج مین اُنگلی اُٹھانے سے انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعض نے ناجائز ہونے اور حرام ہونیکا فتوی دیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ بھائی مسلمانون کی خیر خواہی کے لئے چند روایتین حدیث اور فقہ کی جو اس امر کے مسنون ہونے مین واقع ہین بیان کی جائین تاکہ لوگ راہ راست پر آجائین شیخ مجد الدین فیروزآبادی مصنف قاموس جو محدثین کے سردار ہین اپنی کتاب سفر السعادۃ مین جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عبادتین اور عادتین جو صحیح حدیثون سے ثابت ہین فقہار کے مذاہب سے قطع نظر کرکے بیان کی ہین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹھتے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور ترپن کی گنتی کے طور پر تین انگلیان بند کرتے اور شہادت کی اُنگلی کو کلمۂ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر اُٹھاتے اور ہلاتے انتہی اور اس کتاب کے شارح شیخ عبد الحق رح فرماتے ہین کہ داہنی ہاتھ کی اُنگلیون کا بند کرنا صورت مذکورہ بالا پر اور انگشت شہادت سے اشارہ کرنا صحیح حدیثون مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سے اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور ائمہ حدیث اور فقہا مجتہدین اور بہت سے صحابہ اور تابعین کا مذہب یہی ہے اور حق یہ ہے کہ امام اعظم رح اور صاحبین رح کا مذہب بھی یہی ہے متقدمین علمار حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہے مگر متاخرین مین کچھ خلاف واقع ہوا ہے شیخ کا کلام تمام ہوا۔ اور امام محمد نے مؤطا مین اور کتاب مشیخت مین اشارہ انگشت شہادت کا صریح بیان کیا

Marfat.com

ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ یہ اشارہ کرتے تھے بعد اسکے کہا کہ جو کچھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے وہ ہم بھی کرتے ہین اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا اور ہمارا ہے - اسیطرح سغنانی شارح ہدایہ نے کہا ہے
اور شیخ الاسلام نے نہایہ مین مبسوط سے بھی نقل کیا ہے اور شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ مین مضمرات
سے نقل کیا ہے کہ بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رح کے یہ امر سنت ہے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہے کہ ہمارے
تینون امامونکی روایتین متفق ہین اسپر کہ یہ امر سنت ہے اور اسی طرح بہت سے علماء مدنی اور کوفی اس عقیدہ پر ہین اور معدن
شرح کنز مین محیط سے لکھا ہے کہ نماز کی سنتون مین سے ہے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا التحیات مین اُٹھانا نزدیک امام
اعظم اور محمد اور شافعی رح کے اور یہی مروی ہے ابو یوسف اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور اسی پر فتوی ہے کذا فی الدر
اور نقایہ کی بعض شرحون مین مذکور ہے کہ ہمارے سب اصحاب سے مروی ہے کہ اُٹھانا انگشت شہادت کا سنت ہے اور تحفہ مین کہا
کہ مستحب ہے وہو الاصح اسیطرح بہت سی روایتین ہین اختصار کے لئے انہین پر اکتفا کیا گیا ؎ درخانہ اگر کس است حرفیش بس است
حاصل یہ کہ اسپر عمل کرنا ضرور ہے اللہ تعالی ہم سب کو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عنایت کرے اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو وقار کے خلاف کہنا کمال نادانی اور بے ادبی ہے اسلئے کہ اس قول کے موافق تو رکوع اور سجدہ
مین بھی وقار اور سکون کا خلاف لازم آتا ہے عین ادب و وقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے کمال نفسانیت ہے
کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کے ہین عمل نکرنا اور اُنکے مقابلہ مین دلیل عقلی لاکر اپنی سخن پروری کے لئے ایسی سنت کو ترک
کرنا جسکے حق مین وارد ہے کہ اُنگلی کا اُٹھانا شیطان پر بہ نسبت نیزہ وغیرہ مارنے کے زیادہ سخت ہے **فخر** وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ **ع** اور طریق درود پڑھنے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہے یعنی بعد التحیات کے اللہم صل علی محمد الی آخرہ یا اللہ تو
رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور اُنکے تابعدارون پر جیسے تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے تابعدارون
پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے الٰہی تو برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے برکت اُتاری ابراہیم اور تابعین ابراہیم پر تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہے - یعنی اپنے کمال و بندگی کے موافق درود اور برکت بھیج نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** صلوۃ اصل
مین استغفار اور دعا اور رحمت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے معنون مین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ صلوۃ اللہ
تعالی کی طرف سے معنی رحمت ہے اور بندون کی طرف سے دنیا اور آخرت کی رحمت کا خدا سے اُسکے حبیب کے لئے مانگنا ہے
اور اللہم صل علی محمد کے یہ معنی ہین کہ یا اللہ تو اُنکی تعظیم دنیا مین کر اسطرح کہ اُنکا ذکر بلند اور اُنکا دین ظاہر اور اُنکی شریعت باقی
رہے اور آخرت مین اُنکی تعظیم کر اسطرح کہ بہت سا ثواب دے اور امت کی شفاعت کے لئے مقام محمود مین اُنکو قائم کر
اور جمہور علما کی تحقیق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ صلوۃ اور سلام خاص انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا شعار ہے غیر کے لئے درست
نہین البتہ اُنکے ساتھ مین درست ہے مثلاً یون کہنا اللہم صل علی آل محمد و اصحاب محمد درست نہین اور حضرت کی بعیت

Marfat.com

کے ساتھ مثلاً یون کہنا اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست ہے اور صحاح مین لکھا ہے کہ لغت مین آل سے مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث مین تابعدار مراد ہون اور بعض علمانے آل کی تفسیر اہل بیت سے کی ہے اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہاشم ہین جنپر صدقہ حرام ہے اور فخر رازی نے کہا ہے اولیٰ یہ ہے کہ آپکے اہل بیت اولاد اور ازواج ہون صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اور برکت آثار سے یہ غرض ہے کہ اپنی خیر اور نعمت زیادہ کرکے برکت کے معنی زیادتی کے ہین اور بعضون نے اُسکے معنی ہمیشگی اور لزوم کے لکھے ہین اور اس درود کے ذکر کرنے سے اشارہ ہے کہ یہ درود سب صیغون سے صحیح تر ہے تو طالب کو چاہئے کہ اُسپر محافظت اور مداومت کرکے انوار اور اسرار حاصل کرے فخر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ خ م س اور ایک صیغہ یہ ہے اللہم صل الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اسمین دونون جگہ علی آل ابراہیم نہین ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ خ س یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور اونکے تابعین پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اُتار حضرت محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اُتاری تابعین ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف آل ابراہیم مین لفظ آل کا زائد ہے مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین یا آل ابراہیم سے مراد اُنکی ذات اور اُنکے تابعین ہین جیسے کہ آیہ ونجیناکم من آل فرعون واغرقنا آل فرعون مین خود فرعون اور اُسکے تابع مراد ہین فخر اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ خ م د س ق حب اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ م یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ذات ابراہیم پر اور برکت اُتار حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تونے برکت اُتاری ذات ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور مسلم کی ایک روایت مین انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ خ س ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہین جیسے تونے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر اور برکت اتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اُتاری خود ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد

Marfat.com

پر جیسے تونے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری ابراہیم اور تابعین
ابراہیم پر۔ نقل کیا اِسکو بخاری نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ
إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
مُ د تِ س یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد پر
اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اُتاری ابراہیم پر جو پیغمبر ہین عالمون مین تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ۔ نقل کیا اِسکو مسلم
ابو داؤد ترمذی نسائی نے **فقیر** کہتا ہے کہ لفظ فی العالمین متعلق اظہر صیغہ امر محذوف کا ہے جسپر مضمون عبارت دلالت
کرتا ہے یعنی یہ ہین کہ صلوٰة وبرکت محمد اور اُنکی آل پر عالمون مین ظاہر فرما جیسے یہ دونون چیزین تونے ابراہیم اور اُنکے تابعین
پر عالمون مین ظاہر کین کذا فی المرقاة اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ **د س** ایک صیغہ
یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر جو پیغمبر اَن پڑھ ہین اور تابعین محمد پر۔ نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی نے اور ایک روایت مین
نسائی نے یہ بھی اسمین زیادہ کیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **س** یعنی جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد نبی اُمی پر جیسے تونے
برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** اُمی اسکو کہتے ہین جو لکھ پڑھ نجانے۔
لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو توریت اور انجیل اور تمام کتب الٰہی مین مذکور ہوا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی
فضیلت ہے کہ بدون لکھے پڑھے علم اولین وآخرین عنایت کئے گئے فحز اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **ک** ایک صیغہ یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد
پر اور برکت اُتار محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی اور برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو
بزار نے أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **حب مس** ایک آدمی آیا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بیٹھا اور ہم گروہ صحابہ آپکی خدمت مین موجود تھے اُسنے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے آپ پر سلام بھیجنا تو ہمنے
جان لیا یعنی سلام کی کیفیت اور اُسکے الفاظ آپکی تعلیم کی وجہ سے التحیات مین ہمکو معلوم ہین لیکن آپ پر درود کسطرح بھیجین
جب آپ پر درود بھیجنے کا ارادہ کرین اپنی نماز مین خدا کی رحمت ہو آپ پر ابو سعید راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چُپ رہے یعنی وحی کے انتظار مین یہانتک کہ ہمکو یہ اچھا معلوم ہوا کہ کاش یہ آدمی آپسے کچھ نہ پوچھتا۔
پھر آپنے فرمایا کہ جب تم مجھپر درود بھیجو یعنی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین تو یون کہا کرو اللھم صل علی محمد الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص

Marfat.com

محمد نبی اُن پڑھ پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اُتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد نے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی اے ایمان والو محمد پر درود بھیجو اور سلام بھیجو تو اس آیۃ پر عمل کرنا ضرور ہے اور سلام کی کیفیت تو ہمکو معلوم ہے کہ التحیات مین آپنے سکھادیا کہ یون کہا کرو السلام علیک ایہا النبی مگر درود کسطرح بھیجا کرین جسکا ہمکو حکم ہے وہ آپ تعلیم فرمائیے اور یہ جو راوی نے کہا کہ ہمکو اچھا معلوم ہوا الخ یعنی اسلئے کہ ہمکو خوف ہوا کہ شاید اس شخص کا سوال آپ کو ناخوش معلوم ہوا کہ آپنے سکوت کیا فحر مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ د جسکو یہ اچھا معلوم ہو کہ ثواب کو پورے پیمانہ سے ماپ لے یعنی جسکو ثواب کامل لینا منظور ہو تو جب ہم پر کہ اہل بیت نبوت ہین درود بھیجے تو چاہئے کہ یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی الامی الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد نبی اُمّی پر اور آپکی بیبیون پر کہ ایمان والون کی مائین ہین اور اُنکی آل اور اُنکی اولاد اور اُنکے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ۔ نقل کیا اسکو ابو داود نے **ف** مائین ہین یعنی جیسے ماؤن کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور اُنسے نکاح حرام ہے ویسی ہی آپ کی بیبیون کی توقیر اور عزت کرنی لازم تھی اور اُنسے نکاح کرنا حرام تھا اور لفظ اہل بیت خاص کے بعد عام ہے کہ غلام لونڈی تک اسمین داخل ہین ع مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رط طس جو کوئی درود بھیجے محمد پر اور بعد درود کے یہ دعا پڑھے اللہم انزلہ سے یوم القیمۃ تک تو اُسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ یعنی دعا کے یہ ہین یا اللہ اُتار اُنکو اُس مقام مین کہ تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی مقام محمود مین قیامت کے دن نقل کیا اسکو بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ خ پھر نمازی کو چاہئے کہ جو دعا اُسکو زیادہ اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کرے اور اُسی سے دعا مانگے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** یعنی نماز کے قعدہ اخیر مین درود کے بعد جو دعا اچھی معلوم ہو پڑھے مگر لوگون کے کلام سے مشابہ نہو اس سے یہ غرض کہ ایسی دعا نہو جو کوئی آدمی دوسرے سے مانگ لیتا ہو مثلاً یون کہنا اللہم اتنی مالاً وخبزاً یعنی یا اللہ مجھکو مال یا روٹی دے ایسی دعا سے امام اعظم کے مذہب مین نماز فاسد ہو جاتی ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو فحر وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ م ع ہ حب اور چاہئے کہ پناہ مانگے یعنی اسطرح کہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگانی اور موت کے فتنے سے اور کانے دجال کے فتنے کی برائی سے نقل کیا اسکو مسلم اور حاکم نے اور ابن حبان نے **ف** زندگی کا فتنہ راہ حق سے پھرنا اور صبر کا نہونا اور راضی برضا نہونا اور دنیا کی آفتون

Marfat.com

مین گرفتار ہونا اور سب سے بڑھکر خاتمہ بخیر نہونا ہے اور موت کا فتنہ مرنے کے وقت شیطان کا وسوسہ ہے اور قبر کا عذاب
اور منکر نکیر کا سوال اور عذاب کی چیزون سے دہشت کا ہونا ہے اور دجال بعض شام کے جزیرون مین زنجیرون سے بندھا
ہوا ہے قیامت کے قریب نکلکر خدائی کا دعوی کریگا اور بہتون کے ایمان لیگا مسلمانون مین بڑا تہلکہ پڑیگا اُسکا قصہ بڑا
ہے انجام کار حضرت عیسٰی علیہ السلام اُسکو مارینگے نعوذ باللہ منہ فخر فقیر کہتا ہے کہ مسیح کے معنی ممسوح یعنی مٹے ہوئے
یعنی اُسکی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور دجال مبالغہ ہے دجل کا جسکے معنی ہین خلط کرنا اور فریب دینا یعنی بڑا مکار کذافی
المجمع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ خ م د س ایک صیغہ
استعاذہ کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون
کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے
اور قرض سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے **ف** پناہ ایسے قرض سے مقصود ہے جو اللہ تعالی کی رضا
کے خلاف مین ہو مثلاً ناچ رنگ اور نامشروع چیزون کے لئے قرض لے یا ایسے قرض سے پناہ ہے کہ جسکے ادا کی طاقت
نہو اور جو قرض ضرورت کے لیئے لیا جائے اور اسکے ادا کی طاقت بھی ہو تو وہ بُرا نہین نہ اُس سے پناہ مانگنا مقصود ہے فقط
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ م د ت س اور دعا منقول آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بعد درود کے یہ ہے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مین نے پہلے کئے اور پیچھے کئے اور جو پوشیدہ
کئے اور جو ظاہر کئے اور جو کچھ مین نے فضول خرچی کی اور ایسے گناہ جنکو تو میرے نسبت زیادہ جاننے والا ہے تو ہی آگے کرنے
والا ہے یعنی جسکو چاہے توفیق اور مدد اور قرب درگاہ مین بڑھاوے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے یعنی جسکو چاہے اپنے لطف
سے پیچھے ہٹادے کوئی معبود سوا تیرے نہین ۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے **ف** پہلے پچھلے گناہ سے شاید اگلے
گناہ مراد ہین یا پچھلے سے ایسے گناہ مراد ہین کہ ہنوز واقع نہین ہوے تو مقصود یہ ہے کہ جب مجھ سے وہ گناہ سرزد ہون تو معاف کر دینا کذا فی الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خ م ت س ق ایک دعا ماثور یہ ہے اللھم انی ظلمت الخ یعنی یا اللہ مین نے اپنی جان پر
بہت سا ظلم کیا اور گناہون کو کوئی سوا تیرے نہین بخشتا تو تو مجھکو بخش اپنے پاس کی بخشش خاص سے یعنی محض اپنی رحمت
سے بخشدے بدون کسی چیز کی مداخلت کے اور مجھپر رحم کر کہ تو بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نے **ف** نووی نے کہا کہ مسلم کی بعض روایت مین کبیرا با موحدہ سے آیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ دعا کرنیوالا دونون
لفظون کو جمع کرلے یعنی ظلماً کبیراً کثیراً کہے کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی کبیرا با موحدہ سے کہے اور
کبھی کثیرا ثاء مثلثہ سے اور مشکوۃ مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسی دعا سکھاؤ کہ

Marfat.com

کہ مین اپنی نمازمین پڑھاکرون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا سکھائی اللھم انی ظلمت نفسی الخ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ **د س مس** ایک دعا ماثور یہ ہے اللھم انی اسالک الخ یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اے خدا یگانہ
بے نیاز جسنے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہین ہے اسکے جوڑ کا کوئی یہ مانگتا ہون کہ تو میرے لئے گناہ بخشنے کہ تو
بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا **مس** ایک صیغہ یہ
ہے اللھم حاسبنی الخ یعنی یا اللہ تو مجھسے حساب لینا آسان حساب یعنی قیامت کو نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** حدیث شریف
مین آیا ہے کہ آسان حساب یہ ہے کہ بندہ کو نامۂ اعمال دکھائین گے تاکہ اپنے عمل دیکھکر اپنے مجرم ہونیکا یقین کرے پھر اللہ
تعالی اُس سے درگذر کریگا اور مواخذہ نفرماویگا کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **م**
یہ صیغہ استعاذہ کا ہے کچھ تقدیم تاخیر کے ساتھ پیشتر گذرچکا اور اسکے معنی بھی بیان ہوچکے اسکو مسلم نے نقل کیا ہے **و**
لْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ
مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا
تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ **مو مص** اور چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک الخ یا اللہ
مین تجھ سے وہ ساری بھلائیان مانگتا ہون جنکو مین جانتا ہون اور جسقدر مین نہین جانتا یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون
اُس چیز کی بڑائی کہ تجھ سے تیرے نیک بخت بندون نے یعنی انبیا اور اولیا نے مانگی ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی
بُرائی سے جس سے تیرے اچھے بندون نے پناہ مانگی ہو اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے لئے ہمارے
گناہ بخشدے اور ہمکو آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اے ہمارے پروردگار اور ہمکو وہ چیز عنایت کر جسکا تونے وعدہ
اپنے پیغمبرون کی زبان سے کیا ہے اور ہمکو قیامت کے دن رسوا مت کر تو اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا نقل کیا اسکو
موقوفا ابن ابی شیبہ نے یعنی یہ قول حضرت ابن مسعود کا ہے **ف** دنیا کی بھلائی یہ چیزین ہین طاعت اور عبادت کی
توفیق اور اُسپر مستقیم رہنا اور چین اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی یہ باتین ہین ثواب کا ملنا اللہ تعالی کا راضی ہونا حساب
کی آسانی جنت مین جانا خدا کا دیدار ہونا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول علما کے ہین اختصار کے لئے اسیقدر پر کفایت
کیا اور آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ یعنی ایسے گناہون سے کہ دوزخ مین جانیکے سبب ہون بچا دے۔ یہ دعا یعنی
پہلا ربنا سب دین و دنیا کے مطالب کا جامع ہے اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہی آیت تھی اور حضرت
انس رض سے منقول ہے کہ کسی نے اُنسے دعا کا سوال کیا اُنھون نے یہی آیت پڑھی پھر دعا کی طلب مین لوگون نے
مبالغہ کیا تو آپنے کہا اور کیا چاہتے ہو دنیا اور آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا اور یہ جو کہا کہ ہمکو رسوا مت کر یعنی موجب

Marfat.com

اس آیۂ کریمہ کے یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ۔ یعنی اُس دن کہ اللہ تعالی خوار نکریگا پیغمبر اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے کذا ذکر الفخر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ د سید الاستغفار یعنی استغفار کے صیغون کا سردار یہ ہے کہ جب آدمی اپنی نماز مین بیٹھے یعنی بعد التحیات اور درود کے یہ الفاظ کہے اللھم انت ربی الخ یعنی یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تونے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر مقیم ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے عمل کی بُرائی سے مین اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو تو مجھکو بخشدے کہ گناہونکو نہین بخشتا کوئی سوا تیرے نقل کیا اسکو بزار نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے قعدۂ اخیر مین یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اسالک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسالک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسالک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسالک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون امر دین مین ثابت رہنے کو اور بھلائی پر قصد کرنیکو اور تجھسے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کی خوبی اور تجھسے مانگتا ہون دل سالم یعنی جو عقائد باطلہ اور نفسانی خواہشون سے پاک ہو اور تجھسے مانگتا ہون سچی بات اور تجھسے مانگتا ہون اُسچیز کی بھلائی جسکو تو جانتا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اسچیز کی بُرائی سے جسکو تو جانتا ہے اور تجھسے بخشش چاہتا ہون اُن گناہون کی جنکو تو جانتا ہے وَاِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ خ م د س ر ط ی اور جب نماز سے سلام پھیرے تو یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو روک رکھے اور فائدہ نہین دیتی تیرے عذاب سے دولتمند کو اُسکی دولتمندی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے **ف** بزار اور طبرانی کی روایت مین جملہ یحیی ویمیت زائد ہے اور ابن سنی کی روایت مین یہ بھی ہے اور بیدہ الخیر بھی ہے اسلیئے اُنکی رمز اوپر لکھی گئی ہے ع اور ایک روایت مین لا مانع سے لیکر آخر تک نہین آیا اُسمین فقط یون ہے اَوْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ س یعنی خواہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وھو علی کل شئی قدیر تین بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَوْ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ م د س مص یا یہ کلمے پڑھے اور اسکے بعد یہ پڑھے

Marfat.com

لاحول ولا قوۃ الخ یعنی گنا ہونسے پھرنا اور قوت عبادت کی نہین مگر اللہ کی مدد سے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور ہم کسیکی عبادت نہین کرتے سوا اُسکے اُسیکی لئے ہے انعام یعنی نعمت دنیا اور احسان کرنا اُسیکے درگاہ سے ہے اور اُسیکے لئے ہے فضل یعنی احسان کی زیادتی نعمت کے عطا کرنے مین اُسیکو لایق ہے اور اُسیکے لیئے ہے اچھی تعریف ہم یہ کہتے ہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اُس حالت مین کہ ہم اُسیکے لئے دین کو خالص کرنے والے ہین یعنی اپنی طاعت کو شرک وریا سے پاک کرنیوالے ہین اگرچہ برا جانین کافر یعنی ہمارا اخلاص کے دیکھنے کو نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ م ع ہ ط ی لفظ استغفر اللہ تین بار پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللھم انت السلام الخ یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبون سے اور تجھ سے ہے ہماری سلامتی یعنی سب آفتون اور ظاہری اور باطنی بلاؤن سے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور بخشش والے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور طبرانی اور ابن سنی نے **ف** بعض روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار یہ پڑھتے تھے استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہے اور ونکی روایت مین نہین اور بعض شخص جو دعا مین بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا ربنا دار السلام اور بعد تبارکت کے ربنا وتعالیت زیادہ پڑھتے ہین اس زیادتی کی کچھ اصل صحیح نہین پائی جاتی کذا ذکر العلی والفخر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لِيَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً خ م س یہ دعا پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اسقدر کہ ان کلمات مین سے ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** یعنی ان تینون کلمات کو اتنا پڑھے کہ سب تینتیس ۳۳ ہون تو ظاہر یہ ہے کہ تینون کو ملا کر تینتیس ۳۳ بار پڑھے تا کہ ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جاوے جیسے اور تمام روایتون مین علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے یا ہر ایک کو جداگانہ تینتیس ۳۳ بار پڑھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار پڑھے تا کہ سب ملکر تینتیس ۳۳ بار ہو جائین کذا ذکر الفخر۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ فقرائِ مہاجرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ مال والے بڑے درجون اور آسائش دائمی کو پہونچگئے آپنے فرمایا کس سبب سے تو فقرا نے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور خیرات کرتے ہین یہ ہم سے نہین ہو سکتی آپنے فرمایا کہ مین تمکو ایسی چیز نہ بتلادون جسکے سبب سے تمکو درجہ پہلے مسلمان ہونیوالیکا ملے اور تم بڑھ جاؤ اُس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تمسے افضل کوئی نہ ہو بجز اُس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو بتا دین یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر نماز فرض کے بعد تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ بار پڑھا کرو اسکے بعد فقرا پھر آئے اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالدارون نے بھی سنا جو کچھ ہم پڑھتے تھے تو انہون نے بھی اسکو پڑھنا اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے کذا فی المشکوۃ اِحْدٰى عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ھ اس روایت مین یون آیا ہے کہ گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار

Marfat.com

الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پڑھے یہ سب تینتیس ۳۳ ہوے نقل کیا اسکو مسلم نے اَوْ عَشْرًا عَشْرًا عَشْرًا خ یا دس بار
سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نے مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس بار
اللہ اکبر پھر سو کے پورے ہونے کے لئے یہ الفاظ کہے لا الٰہ الا اللہ سے کل شیء قدیر تک تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر
کے جھاگ کے برابر یعنی بہت ہوں نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً
م ت س چند کلمے پیچھے آنے والے ہیں یعنی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں کہ محروم نہیں ہوتا اُنکا کہنے والا یا فرمایا اُنکا
کرنے والا یعنی اچھے ثواب کے پانے سے ہر نماز فرض کے بعد اور وہ کلمات یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا اور تینتیس بار
الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ مِائَةً وَّكَبَّرَ مِائَةً
وَهَلَّلَ مِائَةً وَّحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد سو
بار سبحان اللہ پڑھے اور سو بار اللہ اکبر اور سو بار لا الٰہ الا اللہ اور سو بار الحمد للہ تو بخشے جاتے ہیں اُسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ سمندر
کے جھاگ سے زیادہ ہوں نقل کیا اسکو نسائی نے اَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ س حب مس یا چاروں کلمات
میں سے ہر ایک کو پچیس بار پڑھے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پچیس
بار سبحان اللہ پڑھے اور پچیس بار الحمد للہ اور پچیس بار لا الٰہ الا اللہ اور پچیس بار اللہ اکبر یہ سب ملکر سو ہوں اَوْ مِنْ كُلٍّ مِّنَ التَّسْبِيْحِ
وَالتَّحْمِيْدِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرِ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س یا سبحان اللہ
اور الحمد للہ تینتیس تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيْرِ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ س یا اسی طرح پڑھے اور اللہ اکبر بھی تینتیس ۳۳ بار نقل کیا اسکو نسائی نے ف یعنی اس روایت میں سبحان
اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار آیا ہے اَوْ مِنْ كُلٍّ مِّنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ مِائَةً
مِائَةً مَعَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ
الْبَحْرِ لَمَحَتْهَا أ یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کو سو بار پڑھے ان کلمات کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اگر پڑھنے والے کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہونگے تو بیشک یہ کلمات اُن گناہوں کو
مٹا دینگے نقل کیا اسکو احمد نے ف مع لا الٰہ الا اللہ حال ہے یعنی کلمات کے تمام تین سو ایسی حالت میں ہو کہ لا الٰہ الا
اللہ الخ کے ہمراہ ہو تو یہ کلمہ ایک بار ہوگا اور وہ تینوں الفاظ تین سو بار یا یہ مقصود ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کلمہ ملایا جائے اس
صورت میں یہ کلمہ تین بار ہوگا فجر وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا

Marfat.com

اَنْ یَّمُوْتَ س ن حب ی کَانَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰہِ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی ط اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا ہر نماز فرض کے بعد پڑھنے والے کے بہشت مین داخل ہونے سے مانع نہین ہے بجز اس بات کے کہ مرے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان ابن سنی نے اور ایک روایت مین بجائے لفظ منعہ آخر تک کے یون آیا ہے کہ وہ شخص خدا کی حفاظت مین رہیگا دوسری نماز تک نقل کیا اسکو طبرانی نے ف بجز اس بات کے کہ مرے اسکا یہ مطلب کہ جب وہ شخص مریگا اور موت بیچ مین سے اٹھ جائیگی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اسکی باغ ہے جنت کے باغون سے یا یہ معنی ہین کہ اگر موت بیچ مین نہ ہوتی تو اسی وقت بہشت مین داخل ہوتا چونکہ موت حائل ہے اسلئے موت کے بعد داخل ہوگا کذا ذکر الفخر وَلْیَقْرَأِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ت د س حب مس ی اور چاہئے کہ پڑھے ہر نماز فرض کے پیچھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س اور یہ دعا بھی بعد سلام کے آئی ہے اللھم انی اعوذبک الخ یعنی یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون کہ زیادہ خوار عمر پر پھیرا جاؤن اور تیری پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے ف نامردی سے وہ نامردی مراد ہے جو دشمن کی لڑائی سے جہاد مین باز رکھے خواہ ظاہر کا دشمن ہو یا باطن کا مثلاً کافر اور نفس اور شیطان اور نامردی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور توکل سے بھی اسی جنس کی ہے اور عمر کی خواری سے یہ غرض ہے کہ حواس باقی نہ ہین اور اعضا عبادت سے دل چرا دین فخر رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ عو م عہ ایک دعا یہ ہے رب قنی الخ یعنی اے میرے پروردگار تو مجھکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ اس دن مین کہ تو اٹھاوے یا فرمایا جمع کرے اپنے بندون کو یعنی قیامت کے دن مین نقل کیا اسکو ابوعوانہ مسلم اور چارون نے فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ یہان حاشیہ مین لفظ او تجمع جسپر رمز عمہ ہے لکھا ہے مگر مصنف نے الفاظ ابوعوانہ کے اختیار کئے اور مسلم وغیرہ کے چھوڑ دیے اسکی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوئی کیونکہ بعث اور جمع معنون مین متفاوت ہین اگرچہ مآل اور اعتبار کی راہ سے ایک ہین انتہی اور مترجم نے شیخ فخرالدین سے منہیہ مین نقل کیا ہے کہ حنفی نے لکھا ہے کہ لفظ او شک راوی کا ہے یا تخییر کے لئے ہے کہ پڑھنے والا کبھی یون پڑھے کبھی یون واللہ اعلم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عو ایک دعا یہ ہے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور اسپر مستقیم رکھ اور مجھکو روزی دے یعنی حلال طیب۔ نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ طس ایک دعا یہ ہے اللھم رب جبرئیل الخ یعنی یا اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھکو آتش دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ نقل کیا اسکو طبرانی نے اور حلمین اور ایک دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ د عو

Marfat.com

ت حب یا اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے یعنی اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر اور جو
مین نے پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو مین نے فضول خرچی کی اور وہ گناہ جنکو تو میری نسبت زیادہ جاننے والا ہے تو ہی
ہے بڑھانے والا یعنی مؤمنون کا رتبہ اور تو ہی ہے پیچھے ڈالنے والا یعنی رتبہ مین کافرون کو کوئی معبود نہین سوا تیرے نقل
کیا اسکو ابو داؤد و مسلم ترمذی ابن حبان نے **فقیر** کہتا ہے کہ ما اسرفت کے معنی مترجم نے لکھے ہین کہ جو مین نے فضول خرچی
کی اور مقصود اس سے یہ ہے کہ مین نے اپنے نفس پر زیادتی کی گناہون کے ارتکاب سے یا لوگون کے حقوق دبانے سے
اس صورت مین یہ لفظ تعمیم بعد تخصیص ہے کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
د س حب مستدرک ی ایک دعا یہ ہے اللہم اعنی الخ یا اللہ تو میری مدد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی
حسن عبادت پر یعنی یہ چیزین بہت کیا کرون نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** حسن عبادت
سے یہ مراد ہے کہ عبادت کے ارکان پورے ادا ہون اور عاجزی اور فروتنی حاصل ہو معاذ بن جبل رض نقل کرتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی آپکو دوست
رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنا ہر نماز کے پیچھے مت چھوڑنا پھر آپنے رب اعنی علی ذکرک الخ پڑھی کذا فی المشکوٰۃ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ
اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ
اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ س
د ی ایک دعا یہ ہے اللہم ربنا الخ یعنی یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ تو پروردگار یگانہ ہے
کوئی تیرا شریک نہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول
ہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہ ہون کہ مسلمان بندے سب آپسمین بھائی ہین یعنی دین مین شریک ہین
نسبون کا اعتبار جیسا جاہلیت مین تھا نہین رہا یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مجھکو اور میرے اہل کو ہر ساعت مین اپنا
مخلص کر دنیا اور آخرت کے امور مین اے بزرگی اور بخشش والے سن یعنی میری ثنا اپنی خوشی اور رضامندی سے سن
اور میری دعا قبول کر خدا تعالی بہت بڑا ہے بزرگ مجھکو اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے یعنی جو کوئی اسکے کرم پر اعتماد
کرے اسکی مہمات کو کفایت کرے خدا تعالی بہت بڑا ہے بزرگ۔ نقل کیا اسکو نسائی ابو داؤد و ابن سنی نے **ف** ہر ساعت
امور دنیا اور آخرت مین اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی ساعت تیری طاعت سے خالی نہو خواہ وہ ساعت امر دنیا مین مصروف
ہو یا امر آخرت مین ہر حالت مین اخلاص اور تیری طاعت سے نہ مین خالی رہون نہ میرے گھر والے کذا ذکر النووی **فقیر** کہتا ہے
کہ لفظ الاکبر مین لام تعریف اور حرکت رفع کی ہے تاکید کے لئے مکرر آیا ہے اسمین یہ اشارہ ہے کہ یہ لفظ خواہ معرفہ ہو یا
نکرہ خدا ہی کے لئے شایان ہے اور ایک نسخہ مین کسرہ کے ساتھ مروی ہے اس بنا پر کہ مقصود اکبر الاکبر سے یہ ہے کہ

Marfat.com

کہ خدا ہر اکبر سے برتر ہے اس صورت مین اسکا لام جنس کے لئے ہے کذا فی الحرز اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ س مس مص ی ایک دعا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک الخ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر سے اور محتاجی اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ مس حب ایک دعا یہ ہے اللھم اصلح لی یعنی یا اللہ درست کر میرا دین جسکو تونے میرے معاملہ کی حفاظت کا سبب کیا ہے اور درست کر میری دنیا جسمین تونے میری زندگانی ٹھیرائی ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے معاف کرنیکی تیرے انتقام سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی سے کوئی منع کرنے والا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو منع کرے اور کوئی ٹالنے والا نہین جس چیز کو تو حکم کرے اور دولتمند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولتمندی مفید نہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے ف دین کو معاملہ کی حفاظت کا سبب اسلئے کہا کہ دین سب چیزونکا نگہبان ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ مجھکو حکم آلہی ہوا ہے کہ کافرون سے لڑون یہانتک کہ وہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین اور جب وہ یہ باتین کرین یعنی مسلمان ہوجائین تو اپنا خون اور مال مجھ سے محفوظ کرینگے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے یعنی اگر کوئی تقصیر اسلام مین اُنسے ہوجاویگی تو اسکی سزا اُنکو دونگا اور اُنکا حساب اللہ تعالی پر منحصر ہے یعنی باطن کو خدا جانے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین کے سبب سے آدمی کی ہر چیز محفوظ رہتی ہے اور دنیا کی اصلاح سے یہ مقصود ہے کہ وجہ معیشت مال حلال سے حاصل ہو جو امور طاعت پر تقویت دیتی ہے اور آفات مخل اوقات سے بچاتی ہے کذا ذکر الحرز اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ز ایک دعا یہ ہے اللھم اغفر لی الخ یا اللہ تو بخش میرا وہ گناہ جو مین نے چوک سے کیا ہو اور جو قصدًا کیا ہو آلہی تو مجھکو راہ دکھا اچھے عملون اور اچھی عادتون کی کوئی اچھے عملون کی راہ نہین دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملون سے ہٹاتا ہے سوائے تیرے نقل کیا اسکو بزار نے یعنی مجھکو بُرے عملون سے باز رکھنا تیرا ہی کام ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عو مس ایک دعا یہ ہے اللھم انی الخ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اور کانے دجال کی بُرائی سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ اور حاکم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ مس طی ایک دعا یہ ہے اللھم اغفر لی الخ یا اللہ تو میرے گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ سب گناہون کو

Marfat.com

بخشدے یا اللہ میرا مرتبہ بلند کر اور مجھکو زندہ رکھ اور مجھکو رزق دے اور مجھکو اچھے اعمال اور نیک عادتوں کی راہ دکھا نیک
عملوں اور عادتوں کی راہ کوئی نہین دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملوں کو پھیرتا ہے سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو حاکم طبرانی ابن سنی
نے **فقیر** کہتا ہے کہ انعشنی نعش سے ہے بمعنی بلند کرنا مصدر فَتَحَ یَفْتَحُ سے آتا ہے اور احینی سے مراد یہ ہے کہ عمدہ زندگانی
عنایت کر جسمین قناعت اور کفایت اور طاعت اور تندرستی ہو اور طبرانی کی روایت مین اس لفظ کی جگہ اجبرنی ہے جسکے
معنی یہ ہیں کہ میرا حال درست کر واللہ اعلم **اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ا ط ص**
ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح الخ یا اللہ تو درست کر میرا دین اور فراخ کر میرے لئے میرے گھر مین یعنی میری معیشت اور برکت عنایت
کر میرے لئے میرے رزق مین۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابو یعلی نے **ف** میرے گھر مین معیشت فراخ کر یعنی بدون محنت اور
سوال کے حاصل ہو یا گھر کی فراخی سے مراد یہ ہے کہ میرے تعبرین کشادگی کر کذا ذکرہ الفخر **سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا
یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ص ی** ایک صیغہ یہ ہے سبحان ربک الآیۃ یعنی
پاک ہے تیرا پروردگار غلبہ والا اُس چیز سے جو کافر بیان کرتے ہین اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو
پروردگار ہے عالموں کا۔ نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے **ف** اِس آیت مین تسبیح اور حمد اور سلام سب موجود ہے وَکَانَ
**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ مَسَحَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی رَاْسِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ ر ط س ی** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور
تھا کہ جب نماز پڑھتے اور اپنی نماز سے فراغت پاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے سر مبارک یعنی سر کے آگے کی جانب پھیرتے اور یہ
ارشاد فرماتے بسم اللہ الذی الخ یعنی مین اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ بخشنے والا مہربان
ہے یا اللہ تو دور کر مجھ سے فکر اور غم کو نقل کیا اسکو بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے **ف** معلوم کرنا چاہیئے کہ ان
حدیثون مین بہت سی دعائین نماز کے بعد مذکور ہوئی ہین تو نمازی کو یہ ضرور نہین کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جس قدر اُنمین
سے پڑھیگا اُسکے موافق فضیلت اور اتباع سنت ہوگا خواہ سب پڑھے یا تھوڑی اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا فعل بھی اِسی طرح تھا یہ نہین کہ آپ تمام اوقات مین سب دعاؤن پر مواظبت کرتے ہون پھر یہ جاننا چاہیئے کہ
امام محی الدین نووی نے لکھا ہے کہ استغفار نماز کے پیچھے سب ذکرون سے مقدم رکھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکے بعد
اللہم انت السلام اور اُسکے بعد لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے کذا ذکرہ الشیخ ابن حجر المکی اور نیز جاننا چاہیئے کہ بعد نماز ...
مقصود نہین کہ نماز کے متصل بدون فاصلہ پڑھے یہ صورت دشوار ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ نماز اور ذکر مین کوئی ایسی بات داخل
نہ ہو جو نماز کے لواحق مین سے نہ ہو اور نہ ایسی چیز مین مشغول ہو کہ عرف مین اُس مشغولی کو یہ سمجھین کہ ذکر سے اعراض اور
نسیان کیا اور اگر اتنا سکوت کرے کہ عرف مین اسکو بہت نجانے تب بھی ضرر نہین غرضکہ بعد فراغ نماز کے بطور مذکور
بالا اگر کچھ فاصلہ بھی ہو جاویگا تب بھی نماز ہی کے پیچھے گنا جائیگا مثلاً اگر معمولی سنتون کے بعد یاد کار پڑھیگا تو نماز کے بعد
ہی پڑھنا کہلاویگا ہان جس صورت مین یہ وارد ہوا ہے کہ نماز کی ہیئت ہی پر پڑھے تو اُسکو اُسی ہیئت پر پڑھنا چاہیئے فجر

Marfat.com

وَدُبُرَ صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ ت س ط س ی قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ ت س لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س مِائَةَ مَرَّةٍ ط س ی اور نماز صبح کے بعد اُس حالت مین کہ اپنے دونون پاؤن موڑے ہوے ہو یعنی جسطرح التحیات کے لئے پاؤن موڑکر بیٹھنا ہے اسیطرح بیٹھے ہوے دعائے آیندہ پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین ترمذی اور نسائی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ کلام کرنے سے پہلے پڑھے دعا یہ ہے لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ یگانہ ہے کوئی اسکا شریک نہین اسیکے لئے بادشاہت ہے اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسکا دس بار پڑھنا ترمذی و نسائی نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑھنا روایت کیا ہے **ف** بیدہ الخیر فقط نسائی و طبرانی نے اوسط مین روایت کیا انکی رمز اوپر ہونی چاہئین حدیث شریف مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی یہ دعا صبح اور مغرب کی نماز کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھے ہوے بولنے اور نماز سے علیحدہ ہونے سے پیشتر دس بار پڑھے اُسکے لئے ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکی دس برائیان مٹائی جاتی ہین اور اُسکے دس درجے بلند کئے جاتے ہین اور اُس دن رات مین ہر برے امر سے اور شیطان کے وسوسون سے بچا رہتا ہے اور اسکو ایسا گناہ لاحق نہین ہوتا جو اُسکو گھیر لے اور اُس دن رات مین اُسکو ہلاک کر دے یعنی استغفار کی توفیق کے سبب یا عفو کردگار کے باعث کوئی گناہ مہلک نہین کرتا ہان اگر شرک کریگا تو ہلاک کر دیگا اور یہ شخص عمل مین سب لوگون سے بہتر ہوتا ہے بجز اُس شخص کے کہ اس دعا کو اُس سے زیادہ پڑھے اور نسائی کی روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض مین ایک غلام کے آزاد کرنیکا ثواب حاصل ہوگا اور ایک روایت مین بیدہ الخیر پہلے ہے یحیی و یمیت سے مشکوۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ص ط ی ایک دعا نماز فجر کے بعد یہ ہے اللھم انی الخ یا اللہ مین تجھ سے رزق حلال مانگتا ہون اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین اور ابن سنی نے وَدُبُرَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِيْعًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب اط قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْهُمَا ا اور نماز مغرب اور صبح دونون کے بعد یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور احمد کی ایک روایت مین آیا ہے کہ دونون نمازون سے پھرنے سے پیشتر اور اپنے دونون پاؤن کھولنے سے پہلے دعا مذکور پڑھے **ف** یحیی و یمیت ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہے اور بیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت مین انکی رمز اوپر ہونی چاہئین اور لفظ منھما متعلق ینصرف سے ہے مقصود یہ ہے کہ جسطرح التحیات کے لئے بیٹھا ہے اُسی ہیئت پر بیٹھے ہوے پڑھے ع وَبَعْدَ صَلوٰتَيِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د س حب اور نماز صبح اور مغرب کے بعد یہ دعا بھی کلام کرنے سے پہلے سات بار پڑھے اللھم اجرنی من النار یعنی یا اللہ مجھکو آگ سے بچا نقل کیا اسکو ابو داود نسائی ابن حبان نے **ف** حدیث شریف

Marfat.com

مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جب تونے صبح کو یا شام کو یہ دعا پڑھی اور اُسدن یا رات مین مرگیا تو تجھکو دوزخ کی آگ سے
نجات ہوگی کذا فی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ی اور نماز
چاشت کے پیچھے یہ دعا پڑھے اللہم بک احاول الخ یعنی یا اللہ مین تجھی سے مانگتا ہون اپنے مقاصد اور تیری ہی مدد سے
دین کے دشمنون پر حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ
مُ دَ تِ س اور جب کوئی بلایا جاوے کھانا کھانے کے لئے تو چاہیئے کہ دعوت قبول کرے اور حاضر ہو نقل کیا اسکو
مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف حاضر ہو دعوت مین یعنی بھائی مسلمان کی خاطر کے لئے ظاہر صیغہ امر یہ چاہتا ہے
کہ حاضر ہونا واجب ہو تو اس صورت مین اگر دعوت قبول نکریگا تو گنہگار ہوگا جیسے ابوداؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی دعوت مین بلایا جاوے اور قبول نکرے تو اُسنے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی مگر یہ
اُس صورت مین ہے کہ مجلس دعوت مین یا اثنار راہ مین کوئی بات خلاف شرع مثل مزامیر وغیرہ کے نہو ورنہ قبول نکرنا
جائز بلکہ مستحب ہے اور بعضون نے کہا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اور حاضر ہونیکے بعد کھانا کھانیکا اختیار ہے غرضکہ حاضر
ہونا سنت یا واجب ہے اور کھانا مستحب اگر روزہ دار نہو اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنیوالا نہ کھانے سے رنجیدہ ہوتا ہو تو روزہ
افطار کرے اور کھانا کھالے پھر روزہ کو قضا رکھے کذا ذکرہ الفخر وَلَا سِیَّمَا وَلِیْمَۃُ الْعُرْسِ دَ قَ عو خصوصًا شادی کے
ولیمہ کی دعوت قبول کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ ابوعوانہ نے ف ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہین کہ دلہن یا دولہا
عقد نکاح یا زفاف پر دعوت کرے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور بعض مستحب کہتے ہین صحیح یہی ہے ولیمہ کا کھانا خاوند
کی حیثیت کے موافق ہو اور ولیمہ کے قبول کرنیکو بعضون نے واجب کہا ہے اور بعضون نے فرض کفایہ اور ولیمہ کی دعوت
کا قبول کرنا جو واجب ہے تو کئی چیزون سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً کھانا شبہ کا ہو یا خاص تونگرون کی دعوت ہو یا ہمنشین
بُرے ہون یا اپنی بڑائی جتانے کو دعوت کی ہو یا معصیت پر مدد کرنا ہو یا کوئی بات خلاف شرع ہو ان صورتون مین قبول
کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سے زیادہ ولیمہ کرنے مین علمانے اختلاف کیا ہے بعض علمانے مکروہ کہا ہے اور امام
مالک نے تونگر کو ایک ہفتہ تک مستحب کہا ہے کذا ذکرہ الفخر فَاِنْ کَانَ صَآئِمًا صَلّٰی مُ دَ تِ س اور اگر مہمان
روزہ دار ہو تو دعا کرے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی دعوت کرنیوالے کے حق مین دعاے مغفرت
اور برکت کی کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ نماز پڑھے کذا ذکرہ الفخر وَدَعَا وَبَرَّكَ دَ قَ عو اور دعا کرے اور برکت
مانگے یعنی یہ کہے بارک اللہ فیکم یعنی خدا تم مین اور تمہارے مال مین برکت کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ ابوعوانہ نے
وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُ دَ س
مس اور جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے ذہب الظما الخ یعنی پیاس جاتی رہی پانی پینے کے سبب سے اور رگین
تر ہوئین اور ثواب ثابت ہوگیا اگر خدا چاہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ مو مس ق ی ایک دعا افطار کی یہ ہے اللہم انی اسالک الخ

Marfat.com

یا اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون بذریعہ تیری رحمت کے جو ہر چیز کو محیط ہے یہ کہ تو میرے لیے میرے گناہ بخشدے نقل کیا اسکو موقوفًا حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ق حب د اور اگر کسی قوم کے پاس افطار کرے یعنی دعوت مین تو یہ دعا پڑھے افطر عندکم الخ یعنی تمہارے پاس روزہ دار افطار کرین اور نیکبخت تمہارا کھانا کھاوین اور تمہارے حق مین فرشتے دعاء مغفرت کرین نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن حبان ابوداود نے **ف** روزہ کے آداب یہ ہین کہ زبان اور آنکھ اور کان کو بُری باتون اور بیفائدہ چیزون سے محفوظ رکھے کیونکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ جسنے جھوٹ اور گناہ کی باتون اور غیبت اور فحش وغیرہ کو روزہ مین نہ چھوڑا تو اللہ کو کچھ حاجت نہین کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے اور اکثر روزہ دار ایسے ہین کہ انکو اُنکے روزے سے سوائے پیاس اور بھوک کے کچھ حاصل نہین یعنی ثواب اُخروی نہین ملتا اور اگر روزہ دار سے کوئی لڑے تو روزہ دار جواب مین یون کہے کہ مین تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہو تو یہ الفاظ زبان سے کہے ورنہ روزہ چھپانے کے لئے دل مین کہے اور دنون کی نسبت کھانا کم کھاوے اور ستارون کے نکلنے اور نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرے اور ترچھوارے سے روزہ کھولے اگر وہ نملے تو خشک خُرما سے یا میوہ سے یا شیرینی سے کھولے اگر کچھ نپاوے تو پانی سے افطار کرے اور سحر دیر کر کھاوے اگرچہ ایک چھوارا اور ایک گھونٹ پانی ہی کا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور یہود کے روزہ مین فرق سحر کا کھانا ہے اور نیز فرمایا کہ سحر کھانا برکت کا موجب ہے پھر جاننا چاہیئے کہ فرض روزے ماہ رمضان کے ہین اور سنت پندرہوین شعبان کا اور نوین دسوین محرم کا کہ اُس سے ایک برس کے گناہ دور ہوتے ہین اور نوین بقرعید کا جس سے دو برس کے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے اور تین روزے ہر مہینے مین کہ کئی طرح سے آئے ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ایام بیض یعنی ترھوین چودھوین پندرھوین کو روزہ رکھتے تھے اور سفر اور حضر مین اُنکو نہ چھوڑتے تھے اور آپ پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دونون دنون مین اللہ تعالی مسلمانون کو بخشتا ہے اور بندون کے اعمال اُسکے سامنے پیش ہوتے ہین تو مین یہ پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال ایسے وقت مین پیش ہون کہ مین روزے سے ہون اور چھ روزے ماہ شوال ہین جنکو شش عید کہتے ہین اُنکے حق مین آپنے فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان کے سب روزے رکھے اور چھ ماہ شوال کے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سال بھر کے روزے رکھے کذا فی المشکوۃ و وظائف النبی اور انکے سوا اور روزے بھی حضرت سے ثابت ہوے ہین طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا اگر کسیکو دیکھنا منظور ہو تو بڑی کتابون مین دیکھے وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَاْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ بِيَمِيْنِهٖ خ م ت س اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ م د س اور جب کھانا آوے تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہے اور اُسطرف سے کھاوے جو اُسکے پاس ہے یعنی اپنے آگے سے اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی نے کیونکہ شیطان اپنے اوپر حلال کر لیتا ہے اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے **ف** یعنی جس کھانے پر بسم اللہ نہین کہی جاتی شیطان اُسپر قادر رہتا ہے اور اُسمین اپنا حصہ کر لیتا

کھانے کے آداب کا بیان

Marfat.com

اور اُسکو سنگدلی اور فساد اور گناہ کرنیکا سبب کر دیتا ہے تو اگر آدمی نے اللہ تعالی کا نام شروع مین یا درمیان مین یا آخر مین لے لیا
تو شیطان حلال نہین کر سکتا - اِس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ فقط بسم اللہ کہنا کافی ہے مگر اولی یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہے - اور امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ پہلے لقمہ پر بسم اللہ کہے اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم - اور مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ پکار کر کہے تاکہ اورون کو بھی یاد آجاے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو بہت ہی خوب
ہے اور علما مین اختلاف ہے کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہے یا واجب سفر السعادت والے نے لکھا ہے کہ محققین اہل حدیث کے
نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب - اور داہنے ہاتھ سے کھانا سب علما کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور قہستانی
نے لکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کی جگہ سے کھانا واجب ہے اور دوسرے کے ہاتھ کی جگہ سے کھانا حرام ہے اور یہ اُس صورت
مین ہے کہ کھانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمو نکا ہے مثلاً میوہ وغیرہ تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے چُنکر کھاوے کذا ذکر
الفخر اور مستحب ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھوے اور چکنے ہاتھ سے رات نہ گذارے کہ مُضر ہے اور کھانا تین انگلیون
سے چوتھی کے اعانت کے ساتھ کھاوے اور رکابی کی تہین سے اور اُسکے گرد سے نہ کھاوے اور نہ اوپر سے اور درمیان
سے بلکہ اپنے سامنے سے کھاوے اور گلا ہوا گوشت اور روٹی چُھری سے نہ کاٹے اور فارغ ہونیکے بعد اُنگلیان چاٹ لے
اور برتن کو اُنگلی سے صاف کر کے چاٹے اور ریزہ جو دسترخوان پر گر جاے اُس سے مٹی وغیرہ چھڑا کر کھا جاوے شیطان
کے لئے اُسکو دسترخوان پر پڑا نہ چھوڑے اور دو زانو یا اُکڑو یا داہنا پاون کھڑا کر کے کھانے کے لئے بیٹھے اور چار زانو ہو کر
اور لیٹ کر اور کھڑے ہو کر اور مسند وغیرہ پر بیٹھکر متکبرون کی طرح نہ کھاوے اور نہ خوان پایہ دار پر تشتری پیالہ رکھکر کھاوے
اور کھانے مین کچھ عیب بیان نہ کرے اور نہ اُسکو سونگھے اور پھونکے اور نہ بہت گرم کھانا کھاوے اور عین العلم مین لکھا ہے
کہ پیتل اور تانبے کے برتن سے پرہیز کرے یعنی بے قلعی کے اور مسنون یہ ہے کہ لکڑی اور مٹی کے برتن مین کھاے اسلئے
کہ یہ صورت تواضع کے قریب ہے اور پیتل اور تانبے کے برتن سے وضو کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہوا ہے
تو یہ کھانے کے آداب اگرچہ سنن زوائد ہین لیکن طالب کو چاہئے کہ اپنے ہر قول و فعل مین دلکو اچھی نیت سے خالی نرکھے
اور ان آداب کے بجالانے مین اللہ تعالی کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ملحوظ رکھے تاکہ عادات عبادت
ہو جائین اور اُنکا ثواب ملے - اور یہ بھی ضرور ہے کہ کھانے اور پینے وغیرہ مین طلب حلال کرے اور حرام مشتبہ سے نہایت
درجہ کا پرہیز کرے کیونکہ جسکا کھانا اور پینا اور لباس وجہ حرام سے ہوتا ہے اُسکی دعا اور نماز مقبول نہین ہوتی اور حرام
غذا سے جو گوشت بنتا ہے وہ آتش دوزخ کے لئے زیادہ لایق ہوتا ہے اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہ ہے کہ کھانے سے
بقدر ضرورت پر اکتفا کرے یعنی چند لقمے کھاوے جس سے اُسکے پیٹ اور پیٹھ قایم رہین یا تہائی پیٹ کھاوے اور تہائی
پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے خالی رکھے اسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کھانے سے دل زندہ [illegible] اور سنگدلی
پیدا ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کے دروازے بند ہوتے ہین اور رات دن مین ایکبار کھاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہو تو
دونون وقت کچھ کھاے اور لذیذ کھانون اور پینے مین منہمک رہنے سے بہت پرہیز کرے - عین العلم مین ایک حدیث روایت

Marfat.com

کی ہے کہ میری امت کے بُرے وہ لوگ ہین جنکو اقسام نعمت کی غذا دیجاتی ہے اور اُس سے اُنکا گوشت بڑھتا ہے اُنکی ہمت صرف طرح طرح کے کھانون اور لباس ہی مین ہوتی ہے غرضکہ توان اصول کو یاد رکھا اور اُنسے غافل نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والونکا خیال کر کہ کبھی دو دن متواتر بھی جوکی روٹی سے سیر نہ ہوے اور نہ خود آپنے کبھی چپاتی اور بھنی بکری کھائی انسان کا حق غذا مین سے صرف اتنا ہے کہ خشک روٹی کا ٹکڑا کھاے اور کپڑا ایسا پہنے کہ گرمی اور سردی کو دور کرے اور ایک گھر جس سے سردی اور گرمی کی ایذا نہ پائے اس سے اگر زیادہ کریگا تو قیامت کے دن اُس سے حساب لیا جاویگا پس عاقل کو چاہیے کہ ان چیزون مین احتیاط کرے بجز دینی اور بدنی ضرورتون کے اُنسے پرہیز کرے کذا فی وظائف النبی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَاْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارِکْ لَکُمْ فِیْہِ **ق د س** صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہین اور سیر نہین ہوتے آپنے فرمایا کہ شاید تم جدا جدا کھاتے ہو گے اُنہون نے عرض کیا کہ البتہ اسیطرح کھاتے ہین آپنے فرمایا کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور بسم اللہ کہا کرو تمہارے لئے کھانے مین برکت دیجائیگی نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابوداؤد نسائی نے **ف** اکٹھے ہو کر کھانا اور اُسپر خدا کا نام لینا ہر ایک برکت کا موجب ہے اور جو دونو باتین جمع ہون تو برکت زیادہ ہوگی کذا ذکر الفخر وَاَمَرَ الصَّحَابَۃَ فِی الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَھْدَتْھَا اِلَیْہِ الْیَھُوْدِیَّۃُ اَنِ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا فَاَکَلُوْا فَلَمْ یُصِبْ اَحَدًا مِّنْھُمْ شَیْءٌ **مس** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس زہریلی بکری کے گوشت کے بارہ مین جسکو ایک یہودیہ یعنی زینب بنت حارث نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا تھا صحابہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھاؤ اُنہون نے بسم اللہ کہکر وہ گوشت کھایا کسیکو اُنمین سے کچھ زہر کا ضرر نہ پہونچا نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** صحابہ کو ارشاد فرمایا یعنی اس امر پر مطلع ہونیکے بعد کہ زہر آلودہ ہے کیونکہ معجزہ سرور عالم کی رو سے اُس گوشت نے خود آپکو مطلع کیا تھا کہ مجھ مین زہر ہے فخر وَفِیْ حَدِیْثِ مَسِیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلٰی بَیْتِ اَبِی الْھَیْثَمِ وَاَکْلِھِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِھِمُ الْمَاءَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا ھُوَ النَّعِیْمُ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَمَّا کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِّثْلَ ھٰذَا وَضَرَبْتُمْ بِاَیْدِیْکُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ ھٰذَا کَفَافُ ھٰذَا **مس** اور اس قصہ حدیث کے باب مین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضا اور حضرت عمر فاروق رضہ کے ساتھ ابوہیثم صحابی کے گھر پر تشریف لیگئے اور خرما تر اور گوشت تناول فرمایا اور ٹھنڈا پانی پیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ یہ کھانا اور پینا ایسی نعمت ہے کہ تم سے اُسکی پوچھ ہوگی یعنی اُسکے ادا شکر کی قیامت کے دن پرسش ہوگی اور جب یہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دشوار ہوئی تو آپنے فرمایا کہ جسوقت تمکو ایسی چیز ملے اور تم اپنے ہاتھ اُسمین ڈالو یعنی کھانا شروع کرو تو بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ کہو یعنی خدا کے نام سے اور خدا کی برکت پر ہم کھاتے ہین اور جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو الحمد للہ الذی سے وافضل تک یعنی سب تعریف

Marfat.com

خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو سیر و سیراب کیا اور ہمپر انعام کیا اور بہت دیا یعنی حاجت سے زیادہ نعمت دی تو یہ کہنا بدلہ
اُس نعمت کا ہے اور ادائے شکر نعمت اس کہنے سے ذمہ پر نہین رہتا نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** مختصر قصہ حدیث
کا یہ ہے کہ ابو ہیثم رض ایک صحابی تھے جنکے پاس کھجورون کے درخت اور بکریان بہت تھین حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ان صحابہ کرام رض کے ساتھ اُنکے یہان رونق افزا ہوئے وہ اُسوقت باہر گئے ہوئے تھے اُنکی بی بی نے
بہت خوشی سے آپکو بٹھایا جب ابو ہیثم رض آ آئے عرض کیا کہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون اور نہایت بشاشت
سے خاطرداری کی باتین کرکے اُس سرو باغ رسالت کو اپنے باغ مین بٹھایا اور ہر قسم کی کھجورین حاضر کین اور خود
ابو ہیثم کھانے کی تیاری مین مشغول ہوئے بعد اسکے بکری کا گوشت تیار کرکے حاضر کیا جب آپ تناول فرما چکے اور
پانی نوش کر چکے تو یہ حدیث ان ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ رض کو دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون کی بازپرس ہوگی
تو کیا ٹھکانا ہے آپنے قیامت کی بازپرس کا تدارک تعلیم فرما دیا کذا ذکر الفخر وَاِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ د ت مس حب مس اور اگر کوئی کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنی
بھول جائے تو یون کہے کہ بسم اللہ کہتا ہون کھانے سے پہلے اور کھانے سے پیچھے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم نے **ف** یعنی کھانیکے درمیان اگر یاد آوے تو اُسیوقت کہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر کھانے کے
بعد یاد آئے تب بھی کہہ لے کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِيْ عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ
تَوَكُّلًا عَلَيْهِ ت د ق حب مس ی اور اگر کسی جذامی کے ساتھ یا کسی آفت والے کے کھانا کھاوے
تو یون کہے بسم اللہ ثقۃً باللہ وتوکلاً علیہ یعنی کھاتا ہون مین خدا کے نام سے ایسے حال مین کہ خدا پر اعتماد اور توکل کرتا ہون
نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** آفت والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی مرض
متعدی مین مبتلا ہو لوگ اپنے وہمون کے باعث مرض کو لگجانے والا تصور کرتے ہین ورنہ شریعت مین کوئی مرض ایک
کا دوسرے کو نہین لگتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بیمار کے ساتھ کھانا درست ہے اور دوسری حدیث مین
آیا ہے کہ جذامی سے بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے ان دونون حدیثون مین مطابقت اسطرح ہے کہ اُس سے پرہیز کرنا
جائز ہے اور اُسکے ساتھ کھانا توکل کے طور پر ہے تو اگر توکل پختہ حاصل ہو تو کھاوے اور نہین تو بچے کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ
مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى
عَنْهُ رَبَّنَا خ عه اور جب کھانے پینے یعنی دونون یا ایک سے فارغ ہو اور دسترخوان اُٹھایا جاوے تو یہ دعا پڑھے
الحمد للہ حمدا کثیرا الخ یعنی سب تعریف خدا کو شایان ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت کہ نہ اُسپر کفایت ہو اور نہ اُسکو چھوڑا جائے
نہ اُس سے بے پروائی ہو اے ہمارے پروردگار ہماری حمد قبول کر۔ نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے **ف** نہ اُسپر کفایت
ہو یعنی وہ تعریف پوری نہین کیونکہ انسان کی قدرت تعریف خدا کے حق کو کسیطرح ادا نہین کر سکتی اور نہ چھوڑی گئی ہے
یہ مراد ہے کہ خدا کی تعریف ترک نہین کی جاتی بلکہ اُسمین باوجود نقصان کیفیت کے ہمیشہ مشغولی رہتی ہے اور نہ اُس سے

Marfat.com

بے پروائی ہو اسکا مطلب یہ کہ تعریف کسی وقت مین موقوف نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ لازم ہے کیونکہ ہر لحظہ خدا کی نعمتین پاتے
ہوتی رہتی ہین کذا ذکرالفخر **فقیر** کہتا ہے کہ ربنا اگر بالفتح پڑھا جاوے تو یہی معنی ہین جو مترجم نے لکھے اور اگر مرفوع پڑھین
تو اُس صورت مین فاعل مستغنیٰ کا ہوگا یعنی ہمارا پروردگار تعریف سے بے نیاز نہین۔ اور جر کے ساتھ بھی مروی ہے اُس
صورت مین بدل اللہ سے ہوگا کذا فی الحرز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ **خ** ایک دعا
کھانے کے بعد کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ یعنی سب تعریف اُس اللہ کو جسنے ہمکو کفایت کیا یعنی ہماری سب ضرورتون
کھانے وغیرہ مین کافی ہوا اور جسنے ہمکو سیراب کیا اور وہ نہ کفایت کیا گیا ہے اور نہ ناشکری کیا گیا۔ نقل کیا اسکو بخاری
نے **ف** نہ کفایت کیا گیا یعنی کوئی بندہ اسکو کفایت نہین کرسکتا بلکہ وہی سبھونکا کافی ہے کذا ذکرالفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **عه ی** ایک دعا یہ ہے سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھلایا اور
پلایا اور ہمکو مسلمانون مین سے کیا نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن سنی نے اور ایک دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا **د س حب** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھلایا اور پلایا اور
کھانے پانی کا نگلنا آسان کیا اور اسکے لئے نکلنے کی جگہ ٹھہرائی۔ نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن حبان نے **ف** آسان
کیا یعنی چبانے کے لئے دانت پیدا کئے اور نرم کرنیکو لعاب اور مونہہ مین پھرانیکو زبان اور نگلنے کے لئے حلق پیدا کیا کذا ذکر
الفخر **فقیر** کہتا ہے کہ مخرج ظرف مکان ہوسکتا ہے جیسا مترجم نے لکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مصدر یا ظرف زمان ہو
کذا فی الحرز۔ اور ایک دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ **د
ت ق مس ی** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھکو یہ کھانا کھلایا اور مجھکو یہ نصیب کیا بدون میری حرکت
اور قوت کے نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے وَاِذَا اَكَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ **د ت ق** اور جب کھانا کھاوے یعنی کھا چکے تو یہ دعا پڑھے اللہم بارک الخ یا اللہ تو
ہمارے لئے اسمین برکت کر اور ہمکو اس سے بہتر کھلا۔ نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے فَاِنْ كَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ **د ت ق** تو اگر وہ کھانا دودھ ہو تو دعا یون پڑھے اللہم بارک الخ یا اللہ تو
ہمکو اسمین برکت دے اور اس سے زیادہ ہمکو عنایت کر نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانون سے بہتر ہے کیونکہ اسمین دوسرے کھانون کی طرح یہ نفرمایا کہ ہمکو اس سے بہتر دے بلکہ یہی ارشاد
فرمایا کہ اسی کو زیادہ دے کذا ذکرالفخر اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ
الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا **م ت س ی** البتہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے خوش ہوتا ہے یعنی اُسکو دوست رکھتا
ہے جو ایکبار کھانا کھا کر اُسپر خدا کی تعریف کرے یا ایکبار پانی پیکر اُسکی تعریف اُسپر کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن سنی
نے **ف** اکلہ بفتح ہمزہ کے معنی اوپر بیان ہوے اور بضم ہمزہ کے معنی لقمہ کے ہین **ع** **فقیر** کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ اگر
لقمہ کے معنی لیے جائین تو اوا حمد باری مین زیادہ مبالغہ ہے لیکن فتح کی روایت شریہ کے زیادہ موافق ہے انتہی وَاِذَا غَسَلَ

Marfat.com

يَدٍ ه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافًا وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ **س حب مس** اور جب کھانے کے بعد اپنے ہاتھ دھووے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اُس خدا کو شایان ہے جو کھلاتا ہے اور خود کھلایا نہین جاتا یعنی سب اُسکے محتاج مین اور وہ کسیکا محتاج نہین اُسنے ہمپر احسان کیا تو ہمکو سیدھی راہ دکھائی یعنی دین و دنیا کے امور مین اور اُسنے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمپر اچھی نعمت کا احسان کیا سب تعریف اللہ کو ہے حالانکہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی ہے نہ عوض دی گئی نہ ناشکری کی گئی نہ اُس سے بے پروائی کی گئی بلکہ اُسکی حاجت ہمیشہ ہے۔ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھانیکی چیز کھلائی اور پینے کی چیز پلائی اور برہنگی سے پوشاک پہنائی اور گمراہی سے راہ دکھائی اور نابینائی سے بینا کیا یعنی اُسنے ہمکو بھوکا اور پیاسا اور برہنہ اور گمراہ اور اندھا نہین کیا۔ اِن سب باتون سے محفوظ رکھا اور اپنی مخلوق سے بہتون پر بزرگی دی۔ سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار عالمون کا ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** نہ عوض دی گئی یعنی اُسکے مقابلہ مین ادائے شکر کا عوض نہین ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے انعام کا عوض کون اُتار سکتا ہے اور نہ ناشکری کی گئی یعنی مقدور بشری کے موافق اُس کا شکر ادا کرتے ہین گو وہ اُسکے لایق نہ ہو کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا **مو مص** یا اللہ تونے سیر کیا اور سیراب فرمایا تو اس ہمارے کھانے پینے کو گوارا کر کہ انجام بخیر ہو اور تونے رزق دیا اور زیادہ دیا اور ہمارا حال اچھا کیا تو ہمکو زیادہ عنایت کر اپنی نعمتین نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَيَدْعُوْ لِاَهْلِ الطَّعَامِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **م ت س مص** اور کھلانے والے کے حق مین یہ دعا کرے اللہم بارک لہم الخ یا اللہ تو اُنکو برکت دے اُس چیز مین کہ تونے اُنکو روزی دی اور اُنکو بخش اور اُنپر رحم کر۔ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ **م** ایک دعا کھلانے والے کے لئے یہ ہے اللہم اطعم الخ یا اللہ میوے بہشت کے کھلا اُسکو جسنے مجھکو کھلایا اور پلا اُسکو جسنے مجھے پلایا نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی حوض کوثر کا پانی اور شراب طہور پلا یا کھلا اور پلا دنیا کا کہ وہ کسی کا دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونون مراد رکھین تو اولیٰ ہے کذا ذکر الفخر وَاِذَا لَبِسَ شَيْئًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ **ی** اور جب کچھ کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے اللہم انی اسألک الخ یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لئے یہ کپڑا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ کپڑا ہے یعنی تکبر اور فخر سے نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف** کپڑے کی بھلائی یہ کہ خیریت سے بدن پر رہے اور اُسکے سبب سے کوئی آفت و ضرر نہ پہونچے اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لئے کپڑا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کپڑا برہنگی کے ڈھکنے اور سردی گرمی کے دور کرنیکے لئے ہے تو یہ چاہتا ہون کہ اسی قصد

Marfat.com

سے پہنون نہ تکبر اور فخر کے لیے یا یہ کہ استعمال اسکا طاعت مین ہو کذا ذکر الفخر وَإِنْ كَانَ جَلَ يُدًا اِسْمَاهُ بِاِسْمِهِ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ غَيْرَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ **د ت س حب مس** اور جو کپڑا نیا ہو تو اسکا نام لے مثلاً پگڑی یا کرتا یا اُسکے سوا پھر یون کہے اللہم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا یعنی بدون میری مشقت کے مین تجھ سے سوال کرتا ہون اسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی کہ جسکے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی بُرائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکے واسطے یہ بنایا گیا ہے نقل کیا اِسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** اُس کپڑے کا نام لے یعنی مثلاً یون کہے رزقنی اللہ ہذہ العمامۃ اوکسانی ہذا القمیص اسی طرح دوسرے کپڑون کا نام لے اور اُسکے بعد دعا مذکور پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيٰوتِيْ **ت ق مس مص** ایک دعا لباس پہننے کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے مجھکو وہ کپڑا پہنایا جس سے مین اپنا ستر چھپاتا ہون اور اپنی زندگی مین اُس سے آرایش ظاہر کرتا ہون نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **د ت ق مس** وَمَا تَاَخَّرَ **د** اور جو کوئی کپڑا پہنے یعنی نیا ہو یا پُرانا اور یون کہے الحمد سے ولا قوۃ تک یعنی سب تعریف خدا کو ہے جسنے مجھکو یہ لباس پہنایا اور یہ لباس مجھے بدون میرے حیلے اور قوت کے عنایت کیا تو اسکے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہین بخشے جاتے ہین نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداؤد کی یہ بھی آیا ہے کہ جو گناہ اُسنے پیچھے کئے ہین غرضکہ اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہین وَاِذَا رَاٰى عَلٰى صَاحِبِهٖ ثَوْبًا جَدِيْدًا قَالَ لَهٗ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ **د مص** اور جب کوئی اپنے ساتھی پر نیا کپڑا دیکھے تو اُسکو یون کہے تبلی ویخلف اللہ یعنی تو پرانا کرے اور اللہ اُسکے پیچھے اور کپڑا عنایت کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ابی شیبہ نے **ف** یہ دعا ہے اُسکے عمر کے بڑھنے کے لئے فَقُلْ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ **خ د** کہنہ کر اور پرانا کر پھر کہنہ کر اور پرانا کر پھر کہنہ کر اور پرانا کر نقل کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے **ف** مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تیری عمر دراز ہو تاکہ بہت سے کپڑے پہنے اور پرانے کرے کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِيَابَهٗ فَسَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ **مص ی** اور جب کپڑے اپنے بدن سے اُتارے تو جن کی آنکھون اور اُسکی برہنگی کے درمیان بسم اللہ کہنا حجاب ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** یعنی جو کوئی کپڑے اُتارنے کے وقت بسم اللہ کہیگا تو جنات اُسکی برہنگی نہ دیکھ سکینگے وَاِذَا هَمَّ بِاَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ

Marfat.com

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ خ عه اور جب کسی کام کا قصد کرے تو چاہیے کہ سوائے فرض کے دوگانہ نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللہم انی استخیرک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے خیر طلب کرتا ہون اُس کام مین تیرے علم کی مدد سے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہون خیر کے پانے پر بوسیلہ تیری قدرت کے اور تیرے فضل سے مطلب یابی طلب کرتا ہون کیونکہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور مین کسی چیز پر قدرت نہین رکھتا اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو چھپی باتونکا زیادہ جاننے والا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق مین میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار مین بہتر ہے یا اس جہان اور اُس جہان مین بہتر ہے تو اسکو میرے لئے مہیا کر اور میرے حق مین اُسکو آسان کر پھر اُسمین مجھکو برکت عنایت کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین بُرا ہے یا اِس جہان اور اُس جہان مین بُرا ہے تو اُسکو مجھ سے ہٹا دے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لئے مہیا کر بھلائی جہان کہین ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے **ف** جب قصد کرے کسی کام کا یعنی ایسا کام کہ مباح ہو اور اُسکے کرنے نکرنے مین اُسکو تردد ہو مثلاً سفر اور تعمیر اور نکاح وغیرہ لیکن معمولی کامون مین مثل کھانے پینے وغیرہ کے استخارہ بیجا ہے اسیطرح واجب اور مستحب کے کرنے مین اور حرام اور مکروہ کے چھوڑنے مین استخارہ نکیا جائے اور استخارہ پڑھنے سے جو بات اسکے حق مین مناسب ہوگی اُسپر دل جم جائیگا اور سوائے فرض کے دوگانہ پڑھے یعنی دو رکعتین نفل پس اگر سنتون معمولی کی دو رکعت یا تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو پڑھکر دعا کریگا تب بھی جائز ہے لیکن اولی یہی ہے کہ دو رکعتین جدی پڑھے اور جس وقت چاہے مکروہ وقتون کے سوا اور جونسی سورت چاہے پڑھے اور بعض روایتون مین قلیا اور قل ہو اللہ آئی ہے اور احیاء العلوم مین اسیطرح ہے اور اگلے علماء سے بھی یہی منقول ہے اور او عاجل امری مین حافظ ابن حجر نے لفظ او راوی کا شک لکھا ہے یعنی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا ان تینون لفظون کے عوض عاجل امری وآجلہ فرمایا اور ہذا الامر سے مراد وہ کام ہے جو اُسکو درپیش ہو اور جسکے کرنے نکرنے مین مثل سفر وغیرہ کے متردد ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہذا الامر کہکر اپنی حاجت دل سے یا زبان سے ذکر کرے واللہ اعلم کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنے استمداد دعا کے یون آیا ہے۔ اِنْ كَانَ خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ حب مص اگر یہ کام بہتر ہو میرے دین اور آخرت اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسکو میرے لئے مہیا اور آسان کر اور اُسمین مجھکو برکت دے اور اگر یہ کام بُرا ہو میرے دین اور آخرت اور زندگی اور انجام کام مین تو اُسکو مجھ سے ہٹا دے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مہیا کر اور مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اسکو ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے۔ اور ایک روایت مین بعد ان کان کے یون آیا ہے خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَخَيْرًا لِّيْ فِيْ مَعِيْشَتِيْ وَ

Marfat.com

خَيْرًا لِّي فِي عَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ وَرَضِّنِي بِقَدَرِكَ حب یعنی اگر کار مطلوب میرے لئے بہتر ہو میرے دین مین اور بہتر ہو میری زندگی مین اور اچھا ہو میرے انجام کار مین تو اسکو میرے لئے مہیا کر جہان کہین ہو اور اپنی تقدیر پر مجھکو راضی کر نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور ایک روایت مین یون ہے خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْأَمْرِ الَّذِي يُرِيدُ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي ثُمَّ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ أَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ حب یعنی اگر ہو وہ کام میرے حق مین بہتر میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسیکا حکم میرے لئے کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر اور اگر فلان امر یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنے والا چاہتا ہے میرے حق مین برا ہو میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین تو اسکو مجھ سے ہٹا دے اور میرے لئے بھلائی کو حکم کر جہان کہین ہو نہین ہے بچا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ابن حبان نے فقیر کہتا ہے کہ اس روایت مین امر مطلوب کا اشارہ کذا وکذا کو یا پڑھنے اسجگہہ اپنے کار مطلوب کا ذکر کرے اور آخر کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ زائد ہے پہلی روایتون مین نہین تھا اور ایک روایت مین بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہے وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا أَحَدٌ سِوَاكَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَفِي دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَوَفِّقْنِي لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ ر اور تجھ سے سوال کرتا ہون تیرے فضل و رحمت کو یہ دونو تیرے قبضۂ قدرت مین ہین کوئی ان دونو کا مالک سوا تیرے نہین کہ تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو قدرت رکھتا ہے اور مین نہین رکھتا اور تو غیب کی باتین زیادہ جانتا ہے یا اللہ اگر یہ کام یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنیوالا چاہتا ہے بہتر ہو میرے لئے میرے دین اور دنیا اور انجام کار مین تو اُسکی توفیق دے اور اسکو آسان کر اور اگر اُس کام کے سوا میرے حق مین بہتر ہو تو مجھکو بہتری کی توفیق دے جہان ہو نقل کیا اسکو بزار نے ان كان ؟ زِوَاجًا فَلْيَكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي فُلَانَةَ وَيُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي حب مس اور اگر جس کام کے لئے استخارہ کرتا ہے نکاح کرنا ہو تو چاہئے کہ منگنی کو پوشیدہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے جسقدر کہ خدا نے اُسکے لئے مقدر کی ہو پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اُسکو بزرگی سے یاد کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم انک تقدر الخ یعنی یا اللہ تو قادر ہے اور مین قادر نہین ہون اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو پوشیدہ باتون کا زیادہ جاننے والا ہے اگر تو یہ جانتا ہے کہ فلان عورت کے نکاح کرنے مین اور لفظ فلان کی جگہ اُس عورت کا نام لے جس سے نکاح منظور ہے میرے حق مین بہتری ہے میری دین اور دنیا اور آخرت مین تو اُس سے نکاح کرنا میرے لئے نصیب کر اور اگر اُس عورت کے سوا میرے حق مین بہتر ہو میرے دین اور آخرت مین تو اُس دوسری کو میرے لئے نصیب کر نقل کیا

استخارۂ نکاح

Marfat.com

اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** نماز پڑھے جسقدر اللہ نے مقدر کی اس سے یہ مراد ہے کہ جسقدر ہو سکے پڑھے اور ادنی یہ ہے کہ
دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت مین الحمد کے بعد قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نے کہا کہ پہلی رکعت مین یہ آیہ پڑھے
وماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا اور
دوسری مین یہ پڑھے وربک یخلق مایشاء ویختار ماکان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون وربک یعلم ماتکن صدورہم
ومایعلنون وہو اللہ لا الہ الا ہو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون - اور اس حدیث مین جو دوسری جگہ لفظ دنیا کی
نہین فرمایا تو شاید یہ اشارہ ہے کہ دین والی عورت دنیا والی سے بہتر ہے یعنی جو عورت تقوی رکھتی ہو اور اور دین پر
تقویت کی باعث ہو تو وہ اُس عورت سے بہتر ہے جو خوبصورت ہو اور تقوی نہ رکھتی ہو ع و فحش **فقیر** کہتا ہے کہ منگنی کے
چھپانے مین یہ حکمت ہے کہ ظاہر کرنیکی صورت مین لوگ مختلف رائین دینگے تو شاید لوگون کی راے سے دل مین تذبذب ہو
اور بعد استخارہ کے کسی طرف نہ جھے واللہ اعلم مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ شِقْوَتِهٖ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ
اللّٰهِ **مش ت** آدمی کی نیک بختی کی بات ہے اللہ سے بہتری چاہنی اور اُسکی بدبختی کی بات ہے اللہ تعالی سے خیر کا
طلب نکرنا نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے **ف** استخارہ کے معنی اللہ تعالی سے فیض مانگنے کے ہین چنانچہ اوپر کی حدیثون مین
مذکور ہوا - اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کی دعا صحابہ کرام کو ایسی طرح تعلیم فرماتے جیسے
قرآن کی سورتین اُنکو تعلیم کرتے تھے اور جامع الاصول مین یہ روایت ہے کہ جس کسی نے اللہ سے استخارہ کیا وہ ہرگز زیانکار نہوا
اور جسنے مشورہ کیا اُسنے ندامت نہ اُٹھائی اور جسنے معیشت مین میانہ روی کی وہ فقیر نہ ہوا اور حضرت انس رض سے روایت ہے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو یہ ارشاد فرمایا کہ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے اُسکے لئے سات بار اللہ تعالی سے استخارہ
کر پھر دیکھ کہ تیرے دلمین کیا القا ہوا اور اُسی پر جرأت کر کہ وہی بہتر ہوگا اور ایک روایت مین مختصر استخارہ یون آیا ہے اللّٰہم خِرلی
واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی یا اللہ تو میرے لئے خیر چھانٹ دے اور میرے لئے پسند کر یعنی جس بات کو تو بہتر جانے
مین مناسب سمجھے اور مجھکو میرے اختیار کے حوالے مت کر کذا ذکرہ الفخر فَاِنْ نَوٰی عَقْدًا فَخُطْبَتُهٗ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ
وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ
بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ الاٰيۃ **عه مس عو** اور اگر متولی ہو عقد نکاح کا یعنی کسیکا نکاح
باندھنا چاہے تو نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ الخ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے اُسکی ہم تعریف کرتے ہین اور اس سے مدد
چاہتے ہین اور اُس سے بخشش مانگتے ہین اور ہم اُسکی پناہ مانگتے ہین اپنے نفسونکی برائیون اور اپنے عملون کی خرابیون سے جسکو

Marfat.com

خدا راہ دکھادے کوئی اُسکا گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے کوئی اُسکا راہ دکھانے والا نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین یا ایُّہا النّاس اتّقوا الآیۃ یعنی اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور اُس سے اُسکا جوڑا بنایا یعنی حضرت حوّا علیہا السلام اور اُن دونون سے بہت سے مرد اور عورتین پھیلائین اور خدا سے ڈرو جسکے نام سے آپسمین مانگتے ہو اور ناتا کاٹنے سے ڈرو یعنی آپسمین محبت رکھو کہ اللہ تمپر نگہبان ہے یعنی تمہاری سب باتون اور احوال پر مطلع ہے۔ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الآیۃ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اُس سے ڈرنیکا حق اور ہرگز نمرو مگر ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قایم رہو یا ایُّہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا الآیۃ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کہو یعنی جھوٹ نہ بولا کرو خدا تعالی تمہارے لئے تمہارے عمل سنوار یگا آخر آیت تک نقل کیا اِسکو چارون نے اور حاکم ابو عوانہ نے **ف** اخیر کی آیت باقی یون ہے ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً یعنی اور اللہ تعالی تمہارے گناہ بخشیگا اور جو کوئی اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کریگا تو وہ مراد کو پہونچیگا بڑی کامیابی کو اِن تینون آیتون کو پڑھکر نکاح کرنے والا ایجاب وقبول کرائے یعنی دولہا سے یون کہے کہ فلان عورت نے اِتنے روپیون کے عوض اپنا نفس تیری زنی اور زوجیت مین دیا تو نے قبول کیا دولہا کہے کہ مین نے قبول کیا اور الفاظ ایجاب وقبول کو دو گواہونکا بھی سننا شرط ہے بغیر دو گواہونکے کہ دو مرد ہون نکاح درست نہ ہوگا اور پہلی آیۃ مین جو فرمایا کہ جسکے نام سے تم آپسمین مانگتے ہو اسکے معنی کہ ایک دوسرے سے بذریعہ اُسکے نام بزرگ کی آپسمین قسم دیتے ہو **خرج** اور ایک روایت مین بعد لفظ ورسولہ کے جو شہادتین مین ہے اسقدر زیادہ آیا ہے اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا **د** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہین اللہ نے اُنکو حق کے ساتھ بھیجا کہ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہین قیامت کے عذاب سے یعنی اُس سے متصل جو شخص خدا تعالی اور اُسکے رسول کی پیروی کرے اُسنے سیدھی راہ پائی اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے وہ اپنی ہی جان کو نقصان پہونچاتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کے یہ دعا پڑھنی آئی ہے وَنَسْأَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ **مود** اور ہم اللہ سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو اُن لوگون مین کرے جو اللہ کی اطاعت اور اُسکے رسول کی اطاعت کرتے ہین اور اُسکے غضب سے بچتے ہین یعنی ایسی چیزون سے اجتناب کرتے ہین کہ اُسکے غصہ کی سبب ہون کیونکہ ہم اُسی سے قائم ہین اور اُسیکے مطیع ہین۔ نقل کیا اِسکو موقوفاً ابو داؤد نے ٭

دولہا دلہن کو مبارکباد دینے کا بیان

وَیَقُوْلُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ **خ م** اور نا کح سے یہ الفاظ کہے بارک اللہ لک یعنی اللہ تعالی تجھکو برکت دے یعنی اولاد پیدا ہو۔ نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ **عہ حب مس** اور اللہ برکت دے تجھپر اور تم دونو مین اتفاق دے خیر مین۔ نقل کیا اِسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم نے

Marfat.com

فقیر کہتا ہے کہ مشکوٰۃ کی روایت مین علیکما ہے اور یہی مناسب ہے اگلی ضمیر جمع بینکما سے اور فی خیر کے یہ معنی کہ طاعت اور صحت اور نرمی اور حسنِ معاشرت اور اچھی عادات کی کثرت مین کذا فی المرقات **اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خ م**

ت س بالکہ سے یون کہے کہ اب خدا تجہپر برکت اُتارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ترمذی نے **وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ اِئْتِيْنِيْ بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلَى الْقَعْبِ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِيْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلٰى رَاْسِهَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِيْ فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اِئْتُوْنِيْ بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ الَّذِيْ يُرِيْدُ فَقُمْتُ فَمَلَاْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَاَتَيْتُهُ بِهٖ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِيْ وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْخُلْ بِاَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ**

حب اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ زہرا رض سے کیا تو آپ حضرت علی مرتضیٰ رض کے گھر مین تشریف لیگئے اور حضرت زہرا سے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ حضرت فاطمہ رض ایک کاسہ چوبین کے پاس جو گھر مین تھا گئین اور اُسمین پانی لائین آپنے اُس پیالہ کو لیا اور اُسمین کلی ڈالی پھر حضرت فاطمہ کو فرمایا کہ آگے آؤ وہ آگے آئین آپنے پانی اُنکے سینے اور سر کے درمیان چھڑکا اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپنے اُنکو فرمایا کہ پیٹھ پھیرو اُنہون نے پیٹھ پھیری آپنے اُنکے دونو مونڈھون کے درمیان پانی ڈالا اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون فاطمہ رض اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپنے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ حضرت علی مرتضیٰ رض کہتے ہین کہ مین نے آپکا مقصد سمجھ لیا یعنی مین نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھی آپ وہی معاملہ کرینگے جو فاطمہ رض کے ساتھ کیا تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اور پیالہ پانی سے بھر کر حضرت کے پاس حاضر کیا آپنے پیالہ لیا اور اُسمین کلی ڈال پھر فرمایا کہ آگے آؤ اور میرے سر اور سینے پر پانی ڈالا اور دعا مانگی یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیر مین نے پیٹھ پھیری آپنے میرے دونو شانون کے درمیان پانی ڈالکر فرمایا یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر حضرت علی مرتضیٰ کو فرمایا کہ اپنی اہلیہ کے پاس خدا کے نام اور برکت سے داخل ہو نقل کیا اسکو ابن حبان نے **ف** حضرت فاطمہ رض کے نکاح کا خطبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور ایجاب وقبول کیا اور مہر حضرت فاطمہ زہرا رض کا چارسو مثقال چاندی کے تھے جو فی روپیہ بارہ ماشہ کے حساب سے ایک سو ... کے چہرہ شاہی ہوتے ہین اور حضرت کی بیبیون کا مہر سوائے ام حبیبہ رض کے اور حضرت کی بیٹیونکا مہر سوائے حضرت فاطمہ زہرا رض کے اسی مقدار کے قریب تھا یعنی کچھ اوپر ایک سو اکتیس روپیہ اور مہر ام حبیبہ رض کا چارسو دینار طلائی تھا فخر وشیخ رفیع الدین

فقیر کہتا ہے کہ مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہے اور سات مثقال وزن مین دس درہم کے برابر ہین تو سات مثقال کے

Marfat.com

ساڑھے اکتیس ماشے ہوئے اس صورت مین درہم کچھ اوپر تین ماشے کا ہوا اور ازواج مطہرات اور صاحبزادیون کا مہر
پانسو درہم تھا جسکے پندرہ سو پچھتر ماشے ہوتے ہین اور دہلی کے وزن سے چہرہ دار روپیہ بارہ ماشے کا ہے اس صورت
مین چہرہ شاہی روپیہ سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کا ہوا اور مہر حضرت ام حبیبہؓ کا چار سو دینار اور ایک دینار دس درہم
کا تو اس حساب سے چار ہزار درہم یعنی بارہ ہزار چار سو ماشے جسکے چہرہ شاہی ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اور مہر حضرت
فاطمہ زہراؓ کا چار سو مثقال نقرہ یعنی اٹھارہ سو ماشے جسکے ڈیڑھ سو روپے چہرہ شاہی ہوئے

میان بیوی کے اجتماع کا بیان اور لونڈی غلام خریدنیکا بیان

وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا **د س** اور جب کوئی اپنی بی بی کے پاس آوے یعنی پہلی مرتبہ مرد وعورت
ایک جگہ ہون یا کوئی بردہ خریدے تو چاہئے کہ اُسکی پیشانی کے بال پکڑے نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی ابویعلی نے **ف**
گویا یہ اشارہ ہے اپنے قبض وتصرف مین لانیکا اور ایک روایت مین موئے پیشانی پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے ثُمَّ لِيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
د ق س ص مس یعنی بال پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم انی اسألک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون
اسکی بھلائی اور اسچیز کی بھلائی کہ تو نے پیدا کیا اسکو اُس بھلائی پر یعنی اُسکے اعمال وافعال کی بھلائی چاہتا ہون اور
تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی سے اور اسچیز کی بُرائی سے جسپر تو نے اسکو پیدا کیا نقل کیا اسکو ابوداود وابن ماجہ ونسائی
ابویعلی حاکم نے وَكَذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ **د س ص** اور اسیطرح چوپایہ
مین کرے یعنی اگر گھوڑا وغیرہ خریدے تو اسکی چوٹی پکڑ کر دعا مذکور پڑھے اور اونٹ کے کوہان کی بلندی پکڑے نقل کیا اسکو
ابوداود ونسائی ابویعلی نے **ف** یعنی اگر اونٹ خریدے تو بجائے چوٹی پکڑنے کے کوہان کی بلندی پکڑ کر دعا پڑھے وَكَانَ
اِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ **مو مص** اور حضرت ابن
مسعودؓ جب کوئی غلام خریدتے تو یہ دعا پڑھتے اللهم بارک لی الخ یعنی یا اللہ تو میرے لیے اسمین برکت دے اور اسکو بڑی عمر
والا بہت رزق والا کر نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** کثیر الرزق کے دوسرے معنی یہ ہین کہ زیادتی رزق کا سبب
کر یعنی خوب کماوے کذا ذکر الفخر

جماع کرنیکا بیان

وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا **ع** اور جب کوئی ہم بستر ہونیکا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللهم جنبنا الخ یعنی مین یہ کام کرتا ہون اللہ کے
نام سے تو ہمکو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اُس چیز سے علیحدہ رکھ جسکو تو ہمین نصیب کرے یعنی اولاد نقل کیا اسکو
صحاح ستہ مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صحبت کے وقت یہ دعا پڑھیگا تو اگر لڑکا پیدا ہوگا شیطان
اُسکو کبھی ضرر نکریگا یعنی اسکے دین پر کبھی مسلط نہوگا اور نہ اسکی مضرت اُسکے حق مین ظاہر ہوگی **ع**

منزل ہونیکا بیان

فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا **مو مص** اور جب اسکو انزال ہو تو یہ دعا پڑھے اللهم لا تجعل الخ یعنی یا
اللہ تو شیطان کے لیے حصہ مت کر اُس چیز مین جو تو نے مجھکو نصیب کی نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **فقیر کہتا ہے**
کہ کئی بار یہ امتحان کیا گیا کہ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی تھی اُسنے پہلی دعا وقت جماع کے اور دوسری بعد انزال کے پڑھی تو

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو اطلاع عنایت کی وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا ~~~ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِهٖ حِیْنَ وِلَادَتِهٖ ک ت اور اگر بچہ پیدا ہو تو اُسکے کان مین اذان کہے اُسکے پیدا ہونے کے وقت نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نے ف مستحب یہ ہے کہ داہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین تکبیر چنانچہ امام حسن رضنے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے یہان بچہ پیدا ہو اور اُسکے داہنے کان مین اذان اور بائین مین تکبیر کہے تو اُسکو ام الصبیان ضرر نکریگی یعنی مرگی اور پیدا ہونے کے وقت اذان کہنی سنت ہے اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن ابن علی مرتضی رضکے کان مین جب وہ پیدا ہوے سورۂ اخلاص پڑھے اور خرما چبا کر تالو مین لگایا اور علمانے کہا ہے کہ بچہ کے کان مین یہ کہنا مستحب ہے انی اعیذک وذریتک من الشیطان الرجیم کذا قال الفخر وَوَضَعَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ خ م اور بچہ کو اپنی گود مین رکھے اور خرما سے اُسکی تحنیک کرے اور اُسکے حق مین دعا کرے اور اُسپر دعاے برکت کرے یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف تحنیک اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا کوئی اور مٹھائی چبا کر لڑکے کے تالو مین لگا دے کھجور سے تحنیک کرنی پیدا ہونے کے وقت سنت ہے اور کھجور نملے تو کوئی اور میٹھی چیز لگا دے اور مستحب یہ ہے کہ لگانیوالا نیک بخت ہو کذا ذکر الفخر وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ ت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بچہ کے نام رکھنے کا ساتوین دن یعنی اُسکے پیدا ہونے سے اور حکم کیا اُس سے ایذا دہندہ چیز کے دور کرنیکا اور حکم کیا عقیقہ کرنیکا نقل کیا اسکو ترمذی نے ف ایذا دہندہ چیز سے یہ غرض ہے کہ بچہ کا سر منڈا دے اور نہلا دے کہ میل وغیرہ جو پیدا ہونیکے وقت لگ رہا ہے ساتوین دن اُس سے دور ہو جاوے اور نیز ساتوین دن عقیقہ کرے کہ امام مالک رح اور امام شافعی رح کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک مستحب یا مباح ہے اور عقیقہ کی شرط وہی ہے جو قربانی کی ہے یعنی بکرا یا بکری دو دانت سے کم نہو اور بیٹے کے لئے دو بکرے کرے اور لڑکی کے لئے ایک مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈی نہ توڑے بند کی جگہ سے کاٹ کر پکا دے اور مستحب ہے کہ گوشت اُسکو میٹھا بھی پکا دے اور اختیار ہے کہ گوشت کو تقسیم کر دے یا گھر مین پکا کر اپنے اہل کو کھلا دے فخر وع وَتَعَوَّذْ يَدًا بِفُلٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ خ ع د اور لڑکو کا تعویذ یہ ہے اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے پورے کلمون کی ہر شیطان کی برائی اور کاٹنے والے زہریلے کی برائی سے یعنی جسکے کاٹنے سے مرجاوے اور ہر لگجانیوالے کی نظر کی برائی سے نقل کیا اسکو بخاری اور حاکم اور بزار نے ف اس تعویذ کو پڑھکر بچہ پر دم کرین یا لکھکر گلے مین ڈالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضپر انہین کلمات کو دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل حضرت اسحق علیہما السلام کو انہین کلمات سے تعویذ کرتے تھے کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْيُعَلِّمْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ی اور جب لڑکا بولنے لگے تو چاہئے کہ اُسکو سکھا دے لا الٰہ الا اللہ نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے اول اُسکو کلمۂ توحید سکھا دے بعد اُسکے یہ آیت تعلیم کرے تعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم

بچہ کے کان مین اذان و تکبیر کہنے کا بیان

بچہ کا نام رکھنے اور عقیقہ کا بیان

بچہ کے تعویذ کا بیان

بچہ کو کلمہ سکھانے کا بیان جب بولنے لگے

Marfat.com

کذا ذکرہ النجوم وَکَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَہٗ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا الاٰیَۃ

ی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد میں سے بولنے لگتا تو آپ اُسکو یہ آیت سکھاتے وقل الحمد للہ الآیۃ یعنی تو کہہ کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے نہیں بنایا بیٹا پوری آیت تک نقل کیا اسکو ابن سنی نے

ف باقی آیت یہ ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا یعنی اور اُسکا کوئی شریک بادشاہت مین نہین اور اُسکے لئے کوئی دوست ذلت سے بچانے والا نہین اور اُسکی بڑائی بیان کرتا کہنے سے اِضْرِبُوْہُ عَلَی الصَّلٰوۃِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوْا فِرَاشَہٗ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوْہُ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ فَلْیُجْلِسْہُ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ لْیَقُلْ لَاجَعَلَکَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِتْنَۃً ی مارو فرزند کو نماز نہ پڑھنے پر جب وہ سات برس کا ہو جائے یعنی اُسکو نماز پڑھنے کے لئے یا ترک نماز پر تعزیر دو کہ نماز کا عادی ہو اور اُسکا بستر جدا کرو یعنی مان اور بہن اور دوسرے رشتہ دارون سے جب وہ نو برس کا ہو جاوے اور اُسکا نکاح کرو جب سترہ برس کو پہونچے جب متولی فرزند کا یہ طریق بجا لائے تو چاہئے کہ فرزند کو اپنے آگے بٹھا کر یہ کہے کہ اللہ تعالے تجھکو میرے حق مین آزمایش اور گمراہی کا موجب نکرے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف یہ اشارہ ہے آیۂ کریمہ انما اموالکم واولادکم فتنہ کی طرف یعنی تمہارے مال اور اولاد آزمایش کی چیز ہے اسلیئے یون دعا کی کہ اسکو فتنہ کا باعث مت کر بلکہ نیکبخت اور ہمارا مطیع کر کہ اُنکے سبب سے ہم گنہگار نہ ہون ع وَاِنْ کَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ س دت مس حب اور اگر سفر والا یعنی مسافر ہو تو مقیم اُس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا پڑھے استودع اللہ الخ یعنی مین سونپتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ترمذی حاکم ابن حبان نے ف امانت سے مراد مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکرہ النجوم اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے وَاَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ س اور مین تجھپر سلام کہتا ہون یعنی تیرے حق مین دعا کرتا ہون دنیا اور آخرت کی سلامتی کی نقل کیا اسکو نسائی نے وَیَقُوْلُ لِمَنْ یُوَدِّعُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اَوْ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاتَخِیْبُ اَوْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ ی طب اور مسافر اُس شخص سے کہے جو اُسکو رخصت کرتا ہے یعنی مقیم سے استودعک اگر ایک ہو یا استودعکم الخ اگر بہت ہون یعنی مین تجھکو یا تمکو سونپتا ہون اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہین یا تلف نہین ہوتین اُسکے پاس امانتین یعنی ایک روایت مین بجائے لاتخیب کے لاتضیع آیا ہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے اور طبرانی نے کتاب الدعا مین وَمَنْ قَالَ لَہٗ اُرِیْدُ السَّفَرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ لَہٗ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ فَاِذَا وَلّٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ ت س ق اور جو کوئی مقیم سے کہے کہ مین سفر کیا چاہتا ہون مجھکو کچھ نصیحت کر تو مقیم اُسکو یہ کہے کہ اپنے اوپر خدا کا تقوی لازم کر یعنی شرک اور گناہ نکر تا کہ خدا کے عذاب سے بچا رہے اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا لازم کر اور جب مسافر پیٹھ پھیرے تو مقیم یہ دعا پڑھے اللھم اطو الخ یعنی یا اللہ راہ کی درازی اُسکے لئے طے کر یعنی راہ کو قریب کر اور سفر کی مشقت اسپر آسان کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ ت مس جَعَلَ اللّٰہُ التَّقْوٰی زَادَکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ

دعاء رخصت کا بیان

Marfat.com

وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ دط اور ایک روایت مین ہے کہ مقیم یون کہے زودک اللہ الخ یعنی اللہ تجھکو پرہیزگاری عنایت کرے اور تیرے گناہ بخشے اور تیرے لئے بھلائی یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کی توفیق دینی آسان کرے جہان کہین تو رہے اس روایت کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت مین یون دعا آئی ہے جعل اللہ الخ یعنی اللہ تعالیٰ تقوے کو تیرا توشہ بنا دے اور تیرے گناہ معاف کرے اور تیرے لئے بھلائی پیش کرے جہان تو متوجہ ہو اس روایت کو بزار اور طبرانی نے نقل کیا **ف** ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون مجھکو کچھ توشہ مرحمت ہو یعنی آپ دعا کرین کہ اُسکی برکت بجائے سفر کے توشہ کے ہو یا توشہ سے مراد خرچ راہ ہے آپنے فرمایا زودک اللہ التقویٰ یعنی خدا تجھکو تقویٰ نصیب کرے جو راہ آخرت کا خرچ ہے اُسنے عرض کیا کہ کچھ زیادہ دیجئے آپنے فرمایا غفر ذنبک یعنی خدا تیرے گناہ معاف کرے پھر اُسنے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کچھ اور دیجئے آپ نے فرمایا ویسر لک الخیر حیث ما کنت یعنی تیرے لئے بھلائی کو آسان کرے جہان کہین تو رہے کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا **مُ عَهْ** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو بڑے یا چھوٹے لشکر پر حاکم مقرر کرتے تو خاص اُسکے حق مین خدا سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے اور نیز ساتھ کے مسلمانون سے بھلائی کرنیکی نصیحت کرتے یعنی ان لوگون پر شفقت اور مہربانی رکھنا پھر فرماتے کہ خدا کے نام سے جہاد کرو اور غنیمت مین خیانت نکرو اور نہ عہد توڑو اور مُثلہ مت کرو یعنی کافرون کے ناک کان وغیرہ کاٹکر مت چھوڑنا اور بچون کو مت مارنا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے ۔ اور ایک روایت مین ارشاد شریف یون آیا ہے ۔ اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ **د** یعنی خدا کے نام سے برکت چاہتے ہوے اللہ کی مدد سے اور دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور کسی شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے بچہ کو اور نہ چھوٹے اور نہ عورت کو قتل کرو اور مال غنیمت مین خیانت نکرو اور اپنی اپنی لوٹ کو جمع کرو اور آپس کے معاملے درست رکھو اور احسان کرو کہ خدا تعالیٰ نیک کارونکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اُسکو ابو داود نے **ف** شیخ فانی کو مت مارو یعنی جو لڑائی کی قوت نرکھتا ہو اور نہ صلاح و تدبیر بتائے اور اگر تدبیر و انتظام مین شریک ہو تو قتل کیا جاوے اور اسیطرح جو عورت لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو اُسکا قتل جائز ہے ایسا ہی چھوٹے لڑکے کا حال ہے کہ اگر سردار ہو اور لڑکو معرکہ مین لائے ہون اور اُسکے قتل سے کافرون کی کسر شان ہو تو اُس کا مارنا درست ہے اور احسان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو نیکی کرو کافر سے نیکی اُسکے لائق کیجائے جیسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو پس اُسکے حق مین یہی احسان ہے اور اپنی اپنی لوٹ جمع کرنا یعنی اُسمین تصرف نکرنا لیکن جو چیز کھانے پینے کی قسم ہو کر رہنے سے بگڑ جائے اور سپاہی کو اُسکی حاجت بھی ہو تو خرچ کرنیکا مضائقہ نہین کذا ذکرہ الفخر ۔ وَاِذَا مَشٰى مَعَهُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ **مش** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ یعنی رخصت کے لئے چلتے تو یون فرماتے کہ چلو

Marfat.com

اعتماد کئے ہوے خدا کی ذات پر یا اللہ انکی مدد کر۔ نقل کیا اسکو حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ ۱ اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے اللھم بک اصول الخ یعنی یا اللہ تیری قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور تیرے ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کے مکر دفع کرنیکا اور تیرے ہی مدد سے چلتا ہون نقل کیا اُسکو بزاز احمد نے وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَیْرِہٖ فَقِرَآءَۃُ لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ مو اور اگر کوئی کسی دشمن سے ڈرے یا اُسکے سوا دوسری چیز سے یعنی درندہ جانورون یا بیماری یا قرض یا جلنے یا ڈوبنے وغیرہ سے تو پڑھنا سورۂ لایلاف کا ہر بُرائی سے حفاظت کا سبب ہے یہ قول موقوف ہے **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوف نہین بلکہ ابو الحسن قزوینی رح کا قول ہے جو اولیا کبار سے ہین اور بڑے صاحب کرامات ہوے ہین ابو طاہر سے روایت ہے کہ مین سفر کیا چاہتا تھا اور اس سفر سے ڈرتا تھا مین سید ابو الحسن شافعی کے پاس حاضر ہو کر اُنسے دعا کا خواستگار ہوا کہ اس غم سے نجات پاؤن اُنہون نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور دشمن کی طرف سے ڈر اور وحشت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ لایلاف پڑھے کہ یہ سورہ ہر بُرائی سے امان ہے۔ ابو طاہر کہتے ہین مینے اُسکو پڑھا تو کوئی چیز ایذا دہندہ مجھے ابتک پیش نہین آئی کذا ذکر الفخر۔ مُجَرَّبٌ مصنف نے کہا سورۂ لایلاف کا عمل مجرب ہے فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِذَا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ د ت مس حب ا مص اور جب رکاب مین پاؤن رکھے یا رکاب کے قایم مقام کسی اور چیز مین تو بسم اللہ کہے اور جب سواری کی چیز پر بیٹھ چکے تو الحمد للہ کہکر آیۂ سبحان الذی سخر لنا ہذا سے لمنقلبون تک پڑھے الحمد للہ تین بار اللہ اکبر تین بار لا الٰہ الا اللہ ایکبار سبحانک انی ظلمت الخ کہے یعنی مین تجھکو پاکی یاد کرتا ہون یا اللہ مین نے اپنی جان پر ظلم کیا یعنی گناہ کرنیکی وجہ سے تو تو بخش کہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے اور ترجمہ آیۃ کا یہ ہے کہ پاکی ہے اُس خدا کو جسنے ہمارے لئے اِس جانور کو تابعدار کیا اور ہم اسکی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف بیشک رجوع کرنے والے ہین نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو کر یہ آیت اور دوسرے کلمات پڑھے پھر ہنسے حضرت علی مرتضیٰ رض نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ تیرا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے اور بڑا ثواب دیتا ہے جب بندہ کہتا ہے رب اغفرلی ذنوبی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اُسکے گناہ سوا میرے کوئی نہین بخشیگا پھر علی مرتضیٰ رض بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے سوار ہونیکے بعد اسیطرح پڑھکر ہنسے کذا فی المشکوٰۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ علاقہ ہے کہ سوار ہونے مین ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال کرنا ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہے اور نیز سواری خطر اور ہلاکت کی جگہ ہے تو گویا اس بات کا اشارہ ہے کہ سوار کو چاہیئے کہ آخری انتقال سے غافل نہ ہو اور خدا کے ملنے کے لئے مستعد اور ہوشیار ہو کر ہوشیار اور آگے پیچھے دیکھکر چلے کہ انجام کو جانے کی سواری پر اس جہان فانی سے جانا ہے اُسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز

Marfat.com

دنیا سے کوچ ہوگا ایسے کام نکرون کہ اُس دن روسیاہی ہو غرضکہ اسمین اشارہ ہے کہ ہرحال مین موت کو نہ بھولے کہ موت
کا یاد رکھنا بڑی نعمت ہے اور اُسکی یاد سے بڑا ثواب ملتا ہے یا اللہ ہم سب کو یہ حالت نصیب کر آمین یا رب العالمین
کذا ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوٰى كَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰيَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ
كَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ
تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **م د ت س** اور جب سواری پر سوار ہو چکے تو تین بار اللہ اکبر کہے
اور آیہ سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت پڑھے اور یہ دعا مانگے اللہم انا سے لیکر الاہل والولد تک یعنی یا اللہ ہم تجھ سے اس
اپنے سفر مین نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہین اور اُس عمل کا سوال کرتے ہین جس سے تو خوش ہو یعنی جسکو تو قبول کرے۔ یا اللہ ہم پر
یہ ہمارا سفر آسان کر اور اُسکی دوری کو ہمسے طے کر الٰہی تو ہی سفر مین ساتھی ہے یعنی سب بلاؤن سے نگہبان اور تو ہی نائب
ہے میرے گھر بار مین یعنی میرے پیچھے تو ہی کارساز اور نگہبان ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت اور بری
حالت کے دیکھنے سے یعنی شدت رنج و غم کے باعث نفس کی حالت متغیر ہونے سے اور مراجعت کی بُرائی سے مال اور اہل و عیال
اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ مانگتا ہون کہ سفر سے پھر کر اپنے اہل و مال مین نقصان دیکھون اور جب سفر سے لوٹنے
کا ارادہ کرے تو یہی دعا پڑھے اور اُسکے آخر مین اتنا اور زیادہ کرے آئبون تائبون الخ یعنی ہم رجوع کرنے والے ہین توبہ کرنے
والے ہین اپنے پروردگار کے لئے عبادت کرنے والے تعریف کرنے والے ہین۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے
وَاِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا
بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ **ت س** اور جب سوار ہو اپنی انگلی اُٹھا دے یعنی اشارہ توحید کے۔ اور یہ دعا
پڑھے اللہم انت الصاحب الخ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل و عیال مین یا اللہ تو ہمکو محفوظ رکھ اپنی حفاظت
سے اور ہمکو پھیر یعنی ہمارے وطن کی طرف سلامتی سے یا اللہ ہمارے لئے زمین طے کر اور ہمپر سفر آسان کر یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت سے اور مراجعت کی بُری حالت سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا
فِىْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهُ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ
فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ا ط** کوئی اونٹ ایسا نہین ہے جسکی کوہان کی بلندی مین شیطان نہو تو جب تم اُسپر سوار
ہو خدائے غالب اور بزرگ کا نام لو جیسے تمکو خدا نے حکم کیا ہے یعنی یہ آیہ سبحان الذی سخر لنا پڑھو تاکہ شیطان دور رہو پھر اونٹ کو اپنی خدمت مین لاؤ
کیونکہ سوا ے خدائے غالب اور بزرگ کے کوئی سوار نہین کرتا نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے **ف** جیسے تمکو خدا نے حکم کیا
یعنی نعمت کے یاد کرنیکا اور تسبیح کا اس آیہ مین وجعل لکم من الفلک والانعام ما ترکبون لتستووا علی ظہورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اذا

Marfat.com

اموات سے مدد چاہتے ہین بہت فرق ہے کیونکہ یہان عباد اللہ کو پکارتے ہین جنسے مقصود فرشتے ہین کہ حفاظت کے لئے مقرر اور معین ہین یہ فرشتے اموات نہین ہین فیض القدیر شرح جامع صغیر مین مذکور ہے جسکی یہ عبارت ہے ان للہ ملائکۃ فی الارض یسمون الحفظۃ یکتبون مایقع فی الارض من ورق الشجرۃ فاذا اصاب احدکم عرجۃ واحتاج الی عون بفلات من الارض فلیقل اعینونی عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ یحصل انشاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریدۃ عن ابن مسعود وقال ابن حجر حدیث غریب ومعروف قالوا فیہ منکر الحدیث وقد تفرد بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہ انتہی یعنی اللہ کے کچھ فرشتے زمین مین مقرر ہین جنکو حفظہ اور نگہبان کہتے ہین جو درخت کا پتہ زمین مین گرتا ہے اُسکو لکھا کرتے ہین تو جب تم مین سے کسیکو تکلیف پہونچے اور مدد کا محتاج ہو زمین کے کسی صاف میدان مین تو اُسکو چاہئے کہ یون کہے کہ میری مدد کرو اے خدا کے بندو اللہ تمپر رحم فرما دے اس کہنے سے بیشک مدد حاصل ہوگی انشاء اللہ روایت کیا اس حدیث کو ابن سنی اور طبرانی نے حسن بن عمرو سے جو روایت کرتا ہے ابن حسان سے وہ روایت کرتا ہے سعید ابن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ ابن مسعود رض سے اور ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور معروف ابن حسان کے بارہ مین محدثین نے کہا ہے کہ منکر الحدیث ہے یعنی اُسکی حدیث اعتبار کے قابل نہین ہے اور اس حدیث کے بیان کرنے مین وہ تنہا ہے کسی نے اُسکا ساتھ نہین دیا اور ابن بریدہ اور ابن مسعود رض کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہے یہانتک عبارت فیض القدیر کی تمام ہوئی اور دوسری جگہ اسی کتاب مین یون کہا ہے وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف وقال جاء فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعًا اذا اضل احدکم شیئا واراد عونا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثًا فان عباد اللہ لا تراہم الی آخر ما فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر یعنی اور ہیثمی نے ذکر کیا کہ اس حدیث کی سند مین معروف ابن حسان راوی ضعیف ہے اور یہ بھی کہا کہ اس حدیث کے مضمون مین ایک اور حدیث آئی ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ایسی سند سے جسمین عتبہ بن غزوان مرفوعًا روایت کرتا ہے تو عتبہ کے بعد کا راوی چھوٹ گیا ہے اور حدیث یہ ہے کہ جب کوئی تم مین سے کوئی چیز گم کرے اور مدد کا ارادہ کرے حالانکہ ایسی زمین مین ہو جہان کوئی انیس وغمخوار نہ ہو تو اُسکو چاہئے کہ یون کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اس لفظ کو تین بار کہے کیونکہ اللہ کے کچھ بندے وہان ہین جنکو تم نہین دیکھتے تمام ہوئی آخر تک فیض القدیر کی عبارت غرضکہ اس حدیث سے اہل استمداد کا استدلال اموات سے ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ مراد ان بندون سے اموات ہرگز نہین اور اس سے قطع نظر کرکے خود حدیث دلیل پکڑنیکے لایق نہین راوی کے اعتبار سے کہ منکر الحدیث ہے اور راوی منکر وہ ہوتا ہے جو غلطی فاحش یا بہت غفلت کرتا ہو یا اُسکا فاسق ہونا برملا ہو تو اُسکی حدیث کو منکر کہتے ہین یعنی لایق اعتماد اور عمل کے نہین جیسے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین مذکور ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو غیر خدا سے تمام حاجتین مانگنے پر محمول کیا جائے تو یہ بات ناممکن ہے منافع کا حاصل کرنا اور ضررونکا دفع کرنا اور فراخی اور صحت اور رزق اور فرزند اور مال اور جاہ وغیرہ سوائے خدا کے دوسرے سے مانگنی جائز نہین اس مقصود کے لئے قرآن کی آیتین اور صحیح حدیثین اور اجماع امت

Marfat.com

اور قرون ثلثہ کا تعامل اُس حدیث کے معارض پڑیگا کیونکہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور خبر واحد قرآن شریف کے
معارض اور مقابل نہین ہوسکتی اگر یہ حدیث بفرض محال صحیح الاسناد ہو چہ جائیکہ سند صحیح نہ ہو اور راوی منکر اور ضعیف
ہو۔ توضیح وتلویح مین مذکور ہے یرد خبر الواحد فی معارضتہ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہتہ
فی سندہ یعنی خبر واحد قرآن کے مقابلہ مین ردکیجاتی ہے کیونکہ قرآن مقدم ہے بوجہ قطعی ہونیکے اور اس وجہ سے کہ
عبارت اسکی متواتر ہے کسی طرح کا شبہ اُسکی سند مین نہین۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد بزرگوار شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی کے رحمہما اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین انہم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی
حوائجہم من شفاء المریض وغناء الفقیر وینذرون لہم متوقعون انجاح مقاصدہم بتلک النذور ویتلون اسماءہم رجاء برکتہا
فاوجب اللہ علیہم ان یقولوا فی صلوٰتہم ایاک نعبد وایاک نستعین فقال اللہ تعالیٰ ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من
الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون الیہ انتہی خلاصتہ
مافی حجۃ اللہ البالغۃ۔ یعنی کفار کا دستور تھا کہ غیر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجتون مین مدد چاہتے تھے مثلاً بیمارون کی تندرستی اور
محتاجون کی توانگری کے لئے اور اُنکی نذرین مانتے اور متوقع ہوتے کہ ان نذرون سے ہمارے تمام مقصد اور حاجتین
برائینگی اور انکے نام پڑھتے اُن اسماء کی برکت کی امید پر اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُنپر یہ بات واجب کی کہ اپنے نمازون مین یون
کہین ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھی کو ہم عبادت کرتے ہین اور کرینگے اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اور چاہینگے اور نیز
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا یعنی اور مت پکارو اللہ کے ساتھ کسیکو اس آیت مین دعا سے مراد عبادت نہین
جیسا بعض مفسرین نے بیان کیا ہے بلکہ دعا سے مراد مدد چاہنی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام معجز نظام مین
فرمایا ہے بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون الیہ یعنی بلکہ اُس سے مدد مانگتے ہو تو وہ دور کردیتا ہے اُس چیز کو جسپر اُس سے مدد
چاہتے ہو یہانتک خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کا تمام ہوا غرضکہ آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ
اور ولا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ سے مدد چاہنی غیر خدا تعالیٰ سے ایسی باتون مین جنمین وہم اور خیال شرک کا ہو یا گمان شرک
کے باعث ہون ہرگز درست نہین اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے چاہ
نہ کسی دوسرے سے استمداد غیر اللہ کو رد کرتی ہے اور ڈرانیوالون خوف والون کو اس مقام مین خوب غور اور فکر کرنا چاہئے
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین حکم فرمایا کہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی پکارو اور مدد چاہو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ
اور پوشیدہ یعنی اخلاص کے ساتھ جس مین ریا نہ ہو اور نیز فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی اور پکارو اللہ کو جس حال مین کہ خوف رکھنے
والے ہو اُسکے عذاب سے اور امیدوار ہو اُسکے ثواب کے اور دعا کی حقیقت بھی اپنے رب العزت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور عاجزی کو
اسکو پکارنا ہے چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین ہے حقیقۃ الدعاء استدعاء العبد ربہ جل جلالہ والاستمداد والمعونۃ انتہی کلامہ تو جب
خدا تعالیٰ حکم فرماچکا کہ مجھی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو تو سوا اُسکے غیر کو پکارنا شرک کا موجب ہوگا اور قرآن سے بڑھکر
کوئی دلیل نہین اور چونکہ دعا سب عبادتون سے بڑی اور کمال بندگی اور ذلت کا مقام ہے رب العالمین کے سامنے تو اس

Marfat.com

لحاظ سے جو کوئی کسی غیر کو پکاریگا اور اُس سے مدد چاہیگا وہ بڑا مشرک ہے کما فی التفسیر النیشاپوری قال جمہور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودیۃ یعنی تمام علما نے کہا ہے کہ دعا نہایت بڑی بندگی کے مقامون مین سے ہے اس سے یہ نکلا کہ جو شخص اپنا وظیفہ اسطرح پر مقرر کرے یا بھیک یا بھیک یا بابا فرید یا بابا فرید یا پیران پیر یا پیران پیر یا حسین یا حسین یا علی یا علی یا نبی یا نبی اور یہ وظیفہ تقرب الی اللہ کے واسطے ہو یا دفع مصیبت یا حاجت روائی کے لئے تو بیشک وہ شخص مشرک ہے اور خدا اور رسول کا مخالف کیونکہ اسطرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے سوا دوسرے کو جائز نہین چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین مذکور ہے ان الدعاء نوع من انواع العبادۃ یعنی حق یہ ہے کہ دعا عبادت کی قسمون مین سے ہے اور اسی واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحار مین کہا ہے من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعو عندہا ویسألہم الحوائج فہذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ انتہی یعنی جو کوئی انبیا اور صلحا کی قبرونکی زیارت کا قصد کرے اسطرح کہ انکی قبرون کے پاس نماز پڑھے اور اُنکے نزدیک پکارے اور مدد چاہے اور اُنسے اپنی حاجتین مانگے تو یہ امر مسلمان علما مین سے کسیکے نزدیک جائز نہین کیونکہ عبادت اور حاجتونکا مانگنا اور مدد چاہنی خاص اللہ وحدہٗ لاشریک کا حق ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث اعینونی کا مخالف اور معارض دوسری حدیث کا مضمون ہے جسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کتاب حصن حصین مین بھی موجود ہے قال فی الحصن الحصین اذا ضاع لہ شیئا او ابق اللہم راد الضالۃ وہادی الضلالۃ انت تہدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وہکذا رواہ ابن ابی شیبۃ یعنی حصن حصین مین کہا ہے کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جاوے یا اُسکا غلام بھاگ جاوے تو یون دعا کرے اللہم راد الضالۃ الخ یعنی اے خدا پھیر لانے والے گم ہوئی چیز کے اور اے بھولے بھٹکے کے راہ بتلانے والے تو ہی راہ بتاتا ہے بھول اور گمراہی سے پھیر لا میرے پاس میری گم ہوئی چیز کو اپنی قدرت اور غلبہ سے کہ وہ چیز تیری بخشش اور احسان سے ہے روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اسیطرح اُسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے غرضکہ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط وجزا کے طور سے ارشاد فرمایا ہے کہ جیسے ان چیزون کے پھیر لانے مین اللہ تعالی سے مدد چاہتے ہو ویسے ہی ہر امر مین اُس سے استعانت اور استمداد چاہیئے دوسرے سے استمداد لائق اور سزاوار نہین۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ سباق وسیاق حدیث یا عباد اللہ کا اُس عمل مین ظاہر ہے جسمین مدد اور استعانت مخلوق سے درست ہو خصوصًا صحرا اور بیابان مین کہ لوگ علی العموم عادت کے طور پر شخص غیر معین کو پکارتے ہین کہ اے بندگان خدا ہماری فلان چیز کو روکو اور پکڑو خواہ وہ گھوڑا ہو یا گائے یا گدھا یا اور کوئی جانور تو یہان بندگان خدا ملائکہ ہون یا جن یا انسان اُس بھاگے ہوئے جانور کو روک لیتے ہین شیخ سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے **بیت** ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ٭ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ٭ غرضکہ حدیث یا عباد اللہ اعینونی سے وہ استعانت جسمین شرک اور کفر کا وہم ہو ہرگز ثابت نہین ہوتی اور شرک کی استعانت کو کتاب اور سنت اور اجماع امت رد کرتے ہین اور محض بے اعتبار اور لا اصل لہ ہے۔ بغوی نے معالم التنزیل مین کہا ہے الاستعانۃ نوع تعبد والعبادۃ الطاعۃ مع التذلل والخضوع الخ یعنی استعانت عبادت کی قسم ہے اور عبادت طاعت اور فرمانبرداری ذلت اور عاجزی کے ساتھ

Marfat.com

مضمون معالم اور حدیث مرویہ ابن عباس سے کہ فاذا استعنت فاستعن باللہ کہ جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مانگ صاف معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط اور جزا کے طریقہ سے مدد مانگنا غیر خدا تعالی سے منع فرمایا ایسی بات مین جسمین دوسرے سے استعانت جائز نہین اور اہل عقل اور نقل کے نزدیک بات ثابت ہو چکی ہے کہ شرط جزا کی لازم ہوتی ہے اور جزا اسکی لازم ہے تو نہین ہوسکتا کہ ثبوت اور تحقق شرط کا ہو اور جزا ثابت اور محقق نہ ہو - اذ لو لم یثبت لوازمہ لاستحال ثبوتہ لان عدم اللازم یدل علی عدم الملزوم کما ثبت فی علم الاصول ولا یخفی ذلک علی الفحول من اہل النقول والعقول یعنی اسلئے کہ اگر شرط کے لازم ثابت نہونگے تو شرط کا ثبوت بھی محال ہوگا کیونکہ لازم کا نہونا ملزوم کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ علم اصول مین ثابت اور محقق ہو چکا ہے اور یہ بات عالم کامل پر اور ارباب علم منقول اور معقول سے پوشیدہ نہین اس صورت مین ظاہر وہ ہے کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہوگا استعانت خدا تعالی سے بالضرور ثابت ہوگی کیونکہ لازم ملزوم سے جدا نہین ہوتا اسیطرح استعانت کا ارادہ استعانت باللہ سے جدا نہوگا - غرضکہ شریعت مین اس حدیث سے سوائے خدا تعالی کے دوسرے سے استعانت ممنوع ہوئی جیسا کہ یہ امر ماہر علم اصول اور معقول پر جو طبع سلیم رکھتا ہے مخفی نہین تو یہ حدیث ابن عباس معارض اور مخالف حدیث یا عباد اللہ اعینونی کے ہوئی اور ظاہر ہے کہ حدیث ابن عباس رض کلام مجید کے مضمون کے موافق ہے اسلیئے اسکو حدیث یا عباد اللہ پر ترجیح ہوئی اور قطع نظر اس حدیث کے آیۂ کریمۂ ایاک نعبد و ایاک نستعین اور سوائے اسکے دوسری آیتین استعانت اور عبادت غیر خدا توڑتی ہین اسی لئے تفسیر بیضاوی اور دوسری تفسیرون مین اس آیۃ کے نیچے لکھا ہے قدم المفعول للتعظیم والاہتمام والدلالۃ علی الحصر ولذا قال ابن عباس معناہ نعبدک ولا نعبد غیرک الخ وکرر الضمیر للتنصیص علی انہ المستعان لا غیر انتہی ما فی البیضاوی وکذا فی التفسیر النیشاپوری یعنی مفعول ایاک کو تعظیم اور رفعت شان کے لئے مقدم کیا گیا کہ حصر پر دلالت کرے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین نہ غیر سے اور اسیواسطے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ اس کلام پاک کے یہ معنی ہین کہ تیری ہی عبادت کرتے ہین تیرے سوا دوسرے کی عبادت نہین کرتے اور ضمیر ایاک مکرر لائی گئی یعنی ایاک نعبد و نستعین نہ فرمایا بلکہ اسطرح ارشاد کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین تاکہ اس بات پر صراحت ہو کہ مدد چاہنے کا سزاوار اور طلب حاجات کے لائق وہی ہے اسکے سوا کوئی نہین مضمون بیضاوی کا تمام ہوا اور اسیطرح تفسیر نیشاپوری مین ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی مین فرمایا ہے جسکی عبارت اسطرح ہے آنچہ تعلق بایاک نستعین دارد این است کہ حقیقت استعانت طلب معونت است و معونت بر چہار قسم است الخ تفسیر عزیزی مین مضمون کو فارسی مین لکھا ہے مگر ہم اسکا اردو ترجمہ مسلمان بھائیون عوام کے فائدہ کے لئے لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ ایاک نستعین کے متعلق یہ بات ہے کہ استعانت کی حقیقت مدد مانگنی ہے اور مدد چار طرح پر ہے اول یہ ہے کہ کام کی قدرت اور طاقت عنایت کرے دوسری یہ کہ اس کام کو آسان کردے تیسرے یہ کہ کام اور مقصود پر قایم کردے چوتھے یہ کہ اس کام کی رغبت اور شوق پیدا کرے ان چارون کی مثال یہ ہے کہ عقل و شعور اور آلات

Marfat.com

یا اُن عبادت کے واسطے عنایت کئے یہ پہلی قسم ہے اور دفع کرنا اُن چیزونکا جو عبادت سے باز رکھین اور خاطر کو جمع کرنا اور فراغ خاطر مرحمت کرنا دوسری قسم ہے اور عبادت کا دل مین ارادہ ڈالنا اور اُسکی خوبی عقل کی نظر مین جلوہ گر کرنا اور دل کی خوشی اور لذت کو بڑھانا تیسری قسم ہے اور انبیا اور اولیا کو ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کے واسطے بھیجنا اور مقرر کر دینا کہ دمبدم پند و نصیحت کے ساتھ رغبت اور حرص دلاتے رہین اور عبادت پر تاکید کرتے رہین چوتھی قسم ہے اور ایاک کا مقدم ہونا نستعین سے یہان حصر اور خصوصیت کا فائدہ دیتا ہے یعنی تیرے سوا اور کسی سے ہم مدد نہین چاہتے اور اگر کوئی آنکھین بند کرکے سراسر تجاہل سے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر کیا دلیل ہے تو ہم اُسکے جواب مین کہینگے کہ جو تین آیتین اس آیت سے پہلے ہین وہ حصر کی دلیل ہین کیونکہ عبادت اور استعانت یا تو اُسکے لئے سزاوار ہے کہ ذاتی کمال رکھتا ہو یا اُسکے لئے کہ اُسکی اگلی نعمتین شکر اور طلب زیادتی کی سبب ہین ہمیشہ کو اور اُسکی مدد بے نہایت زمانہ تک چلی جائیگی یا اُسکے لئے ہے جسکی پرورش شامل اور محیط تمام مخلوقات کی ہے اور مدد کرنا بھی اُسکے حق پرورش کا تتمہ ہے یا اُسکی عبادت اور استعانت اسلئے ہے کہ اگر نکرینگے تو تمام نعمتین اور کمال تلف ہو جائینگی یا یہ خوف ہو کہ کوئی آفت یا نقصان ہمکو پہنچیگا اور یہ تمام اللہ کی نعمتین اوصاف بالا کے ساتھ ہر کسیکو عام اور محیط ہین تو باین لحاظ کہ سبب کا پیدا کرنا اور مخلوقات کی تقدیرین مقرر کرنی اور ہر کام کی قدرت دینی خاص اللہ کی ذات مقدس کے ساتھ مخصوص ہین عبادت اور استعانت جو اِن چیزون پر متفرع ہے وہ بھی اُسی ذات مقدس سے خصوصیت رکھتی ہے اور اس مقام کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے بندہ کو ظاہر مین ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہے جسکے سبب سے بندہ گمان کرتا ہے کہ کام کا کرنا اور نکرنا میرے اختیار مین ہے لیکن کرنیکی ترجیح نکرنے پر اُسکو ہرگز میسر نہین مگر خدا تعالی کی طرف سے اسی لئے استعانت سوائے اسکے دوسرے کو سزاوار نہین یہ دلیل عقلی ہوئی اب ہم بداہت کا دعوی کرتے ہین کہ امر بدیہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ تمام خلائق اپنے مطلبون اور حاجتون کو طلب کرتے ہین اور طاقت بھر عقل اور شعور اور کوشش و تدبیر مین قصور نہین کرتے پھر بھی اپنے مطلب پر نہین پہونچتے بجز اُنکے جنکو خدا چاہے اِس سے معلوم ہوا کہ مطلب کا حاصل ہونا غیب کی مدد سے ہے - اور استعانت یا تو ایسی چیز سے ہوتی ہے کہ اُسکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسی مشرک یا موحد کے فہم مین نہین گذرتا مثلاً کھانے اور غلہ سے بھوک کے دفع کرنے مین مدد لینی اور پانی سے پیاس کے دور کرنیکو مدد لینی اور راحت کے لئے درخت کے سایہ مین بیٹھنے سے مدد لینی اور بیماری دور ہونیکو دواؤن سے مدد لینی اور اسی مین داخل ہے امیر اور بادشاہ سے وجہ معاش کے مقرر کرنے مین مدد لینی کیونکہ حقیقت مین یہ مال خدمت کے عوض حاصل ہوتا ہے اور ذلت اور خواری کا موجب نہین یا طبیبون اور معالجون سے مدد لینی اسلئے کہ اُنکو تجربہ حاصل ہے اور دوائون کے خواص سے اطلاع رکھتے ہین تو اُنسے علاج کا مشورہ لیتے ہین اور اُنکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسیکے خیال مین نہین گذرتا تو اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ایسی استعانت حقیقت مین استعانت نہین ہے اور اگر بالفرض اُسکو استعانت کہین تو وہ بھی خدا تعالی ہی سے استعانت ہوگی یا استعانت ایسی چیز سے ہو کہ اُسکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم مشرکون کے ساتھ دلین قرار پکڑے

Marfat.com

مثلاً ستارون کی ارواح سے اور عناصر سے یا خبیث روحون سے مدد لینی مثلاً بھوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور انکے سوا
دوسرون سے مدد چاہنی اس قسم کی استعانت مین شرک اور خلاف ملت حنیفیہ کے ہے تمام ہوا خلاصہ تفسیر عزیزی کی عبارت
کا - اور تفسیر اتقان مین کو رہی کہ معنی ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہ ہین کہ ہم تجھکو خاص کرتے ہین عبادت اور استعانت کے واسطے
اور قاضی ثناء اللہ رح نے اپنی کتاب عربی ارشاد الطالبین کے ترجمہ مین یہ فرمایا ہے جسکے الفاظ یہ ہین **مسئلہ** دعا از اولیاء
مردگان واز انبیا جائز نیست رسول فرمود صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است پستر
این آیۃ خواند وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین حقتعالی میفرماید دعا
کنید مرا من قبول کنم برائے شما دعا را بدرستی کسانیکہ تکبر میکنند از عبادت من قریب است کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل
و خوار **مسئلہ** چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر گیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست واگر گوید
الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی مضائقہ ندارد وحق تعالی میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم یعنی
از کسانیکہ شما دعا می خواہید سوائے خدا آنہا بندگانند مانند شما اند آنہا را چہ قدرت است کہ حاجت کسے برآرند اگر کسے گوید کہ این
در حق کفار است کہ بتان را یاد میکردند گفتہ شود کہ لفظ عام است وعموم لفظ معتبر است نہ خصوص محل انتہی یعنی دعا اولیاء مردہ
یا زندہ سے اور انبیاء علیہم السلام سے جائز نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرنی عبادت ہے یعنی دعا
خدا سے مانگنی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی الآیۃ حق تعالی فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین تمہارے لئے دعا
دعا کو قبول کرونگا جو لوگ کہ میری عبادت سے تکبر کرتے ہین قریب ہے کہ دوزخ مین ذلیل و خوار ہوکر داخل ہونگے **مسئلہ** جیسے
کہ جاہل لوگ کہتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی کچھ اللہ کے واسطے دو یا جیسے جاہل
کہتے ہین یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی تو یون کہنا جائز نہین اور اگر کوئی یہ کہے کہ الٰہی بحرمت شمس الدین پانی پتی میری
یہ مراد بر لا تو یہ کہنا مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے والذین تدعون الآیۃ یعنی اور وہ لوگ جنکو تم پکارتے ہو اور انسے دعا مانگتے
ہو خدا کے سوا وہ تم جیسے بندہ ہین انکو کیا قدرت ہے کہ کسیکی حاجت بر لاوین اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیت کفار کے حق مین ہے
کہ تو بتونکو پکارا کرتے تھے تو اسکو یہ جواب دیا جاوے کہ لفظ کے عام ہونیکا اعتبار ہے نہ محل کے خاص ہونیکا یعنی تدعون
من دون اللہ لفظ عام ہے اللہ کے سوا جسکو پکارینگے انپر یہ آیت صادق آویگی بتون کے پکارنے پر موقوف نہین تمام ہوا
کلام قاضی ثناء اللہ کا - اور بحر الرائق مین ہے من ظن ان المیت یتصرف دون اللہ واعتقد ذلک کفر انتہی یعنی جو کوئی یہ گمان
کرے کہ جو لوگ مر گئے ہین وہ سب کامون مین سوائے خدا تعالی کے تصرف کرتے ہین اور اس مضمون کا اعتقاد کرے تو کافر
ہو جائیگا - اور جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین اس حدیث کے ذیل مین واذا سألت فاسئل
اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یہ لکھا ہے ینبغی لکل مؤمن ان یجعل ہذا الحدیث مرآۃ قلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ
فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیہما برحمۃ اللہ تعالی یعنی ہر مؤمن کو سزاوار اور لائق
ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ بنا دے اور اپنا لباس ظاہری اور باطنی اور اپنا کلام ٹھیرا دے یعنی اس حدیث

Marfat.com

مضمون کو اپنے تمام حرکات اور سکنات مین عمل مین لاوے تاکہ دنیا اور آخرت مین سلامت رہے اور اللہ کی رحمت کے سبب سے دونو جہان مین عزت پاوے کذا فی المرقات شرح المشکوۃ وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی مَکَانٍ مُّرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ آ ص ی اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو یہ کلمات کہے اللھم لک الشرف الخ خدایا تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پر یعنی تیرا ہی مرتبہ ہر بلندی سے برتر ہے اور تیرے ہی لئے ہر حال سب تعریف ہے نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی ابن سنی نے وَاِذَا رَاٰی بَلَدًا یُرِیْدُ دُخُوْلَھَا قَالَ حِیْنَ یَرَاھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا س حب مس اور جب اس شہر کو دیکھے جسمین جانا چاہتا ہے تو اسکے دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے اللھم رب السموات الخ یعنی یا اللہ ساتون آسمانون کے پروردگار اور ان چیزون کے جنپر آسمان سایہ گستر ہین اور اے ساتون زمینون کے پروردگار اور ان چیزون کے جنکو زمینون نے اٹھا رکھا ہے اور اے شیطانون کے پروردگار اور ان لوگون کے جنکو شیطانون نے بہکایا ہے اور ہواؤن کے پروردگار اور ان چیزون کے جنکو ہواؤن نے پراگندہ کیا ہے ہم تجھ سے مانگتے ہین اس شہر کی بھلائی اور اس شہر والون کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہین اسکی برائی اور اسکے رہنے والون کی برائی اور اس چیز کی برائی سے جو اس شہر مین ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف شہر کی بھلائی یہ ہے کہ اسمین داخل ہونا مبارک ہو یعنی طاعت اور عبادت اور عافیت کا سبب ہو اور شہر والون کی بھلائی یہ کہ نیک بخت ہون اونکی صحبت موجب کدورت نہ ہو فقیر کہتا ہے کہ مافیہا سے غرض موذیات ہین یعنی اس شہر کی ایذا دہندہ چیزون سے پناہ مانگتا ہون کذا فی الحرز اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا ط اور ایک روایت مین فانا نسألک کی جگہ اسألک خیرہا الخ آیا ہے یعنی مین تجھ سے سوال کرتا ہون اس شہر کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جو اس شہر مین ہے یعنی باشندہ ہون یا اسکے سوا دوسری چیز اور تیری پناہ مانگتا ہون اسکی برائی اور اس چیز کی برائی سے جو اس شہر مین ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَعِنْدَ مَا یُرِیْدُ اَنْ یَّدْخُلَھَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا طس اور شہر مین داخل ہونیکے وقت یہ دعا پڑھے اللھم بارک لنا فیہا الخ یعنی یا اللہ ہمکو اس شہر مین برکت عنایت کر یہ الفاظ تین بار کہے اور یہ دعا پڑھے اللھم ارزقنا الخ یعنی یا اللہ تو ہمکو اسکے میوے نصیب کر اور ہمکو شہر والون کے نزدیک دوست کر اور شہر والون مین سے نیک بختون کو ہمارے نزدیک محبوب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ م ت س ق ا ط مص اور جب کسی فرودگاہ مین اترے تو یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمون کی اس چیز

Marfat.com

کی برائی سے جو اسنے پیدا کی اسکے پڑھنے سے پڑھنے والے کو کوئی چیز ضرر نہ کریگی جب تک وہ کوچ کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ مرقات مین ہے کہ اس دعا مین اہل جاہلیت کے فعل کا رد ہے
انکا یہ دستور تھا کہ جس منزل مین اُترتے تو یون کہتے کہ اس میدان کے سید کی پناہ مانگتے ہین اور اُنکی غرض اس سے جنون کے
رئیس کی پناہ ہوتی تھی انتہی وَاِذَا اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ
وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَ
شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ **د س مس** اور جب مسافر شام کرے اور رات سامنے آوے تو یون
کہے یا ارض ربی وربک اللہ الخ یعنی اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے یعنی خسف
وغیرہ سے اور اُس چیز کی برائی سے جو تجھ مین پیدا کی گئی یعنی سانپ بچھو وغیرہ سے اور اُس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی ہے یعنی
حیوان اور جن اور انس اور مین پناہ مانگتا ہون شیر اور کالے اوراژدہے اور ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور برائی سے شہر کے
رہنے والون یعنی جنات یا آدمیون سے اور جننے والے کی برائی سے یعنی آدمی یا ابلیس اور بیٹے کی برائی یعنی بنی آدم یا ابلیس
کی اولاد سے نقل کیا اسکو ابو داود نسائی حاکم نے وَوَقْتَ السَّحَرِ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ
عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ **م د س عو** اور مسافر پچھلی رات مین یہ کلمات کہے
سمع سامع الخ یعنی سننے والے نے میری اللہ کی تعریف بیان کرنیکو سنا اور میرے معترف ہونیکو اُسکی نعمت پر اور اُسکی خوبی
نعمت پر جو ہمپر ہے اے ہمارے پروردگار تو ہمارا مددگار رہو اور ہمپر فضل کر مین یہ کلام کہتا ہون خدا کی پناہ چاہتا ہوا آگ سے
نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نسائی ابو عوانہ نے **فقیر** کہتا ہے مرقات مین ہے کہ سمع سامع اگر مجرد سے ہو تو یہ معنی کہ سننے والے
نے سنا کہ ہم خدا کی تعریف کرتے ہین یعنی اُسکو سُنا چاہیئے تا کہ ہماری تعریف پر گواہی دے اور طیبی مین یہ ہے کہ مسلم کی روایتون مین
سمع باب تفعیل سے ہے اُسکے یہ معنی کہ سُننے والے نے دوسرون تک میرا تعریف کرنا پہونچایا لیکن خطابی وغیرہ نے مجرد ہی
سے اسکو ضبط کیا ہے۔ اور حرز ثمین مین ہے کہ نہایہ مین ونعمتہ بصیغہ مفرد ہے اور ایک نسخہ مین نعمہ بصیغہ جمع مصنف نے
مفتاح مین علی نعمہ وحسن بلائہ لکھا ہے اور یہ معنی لکھے ہین کہ مین اللہ کی تعریف کرتا ہون اُسکی نعمتون پر اور خوبی امتحان پر
یعنی خیر سے جانچا کہ شکر معلوم ہوا اور شر سے امتحان لیا کہ صبر معلوم ہوا انتہی قول المصنف اس سے معلوم ہوا کہ لفظ علی بجائے واو کے
کے متن حدیث ہے لیکن صحیح نسخون اور معتمد اصول مین موجود نہین بلکہ ونعمتہ ہے انتہی ما فی الحرز ملخصاً اور بلا سے مراد یہان
نعمت ہے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِيْ سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ
هَيْئَةً وَّاَكْثَرَهُمْ زَادًا ا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر تو یہ چاہتا ہے کہ جب سفر کو نکلے تو اپنے سب
یارون سے صورت اور حال مین بہتر ہو اور توشہ مین اُنسے بڑھکر ہو **ف** یعنی بہت مالدار اور بہت کمال وجمال والا ہو جائے
فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ قِرَأَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَاَكُونُ اَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَاَقَلَّهُمْ زَادًا تو مین نے عرض کیا کہ ہان آپ پر فدا ہون میرے مان باپ - آپنے فرمایا کہ یہ پانچ سورتین پڑھا کر قلیا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرا ور اپنی قراءت کو بسم اللہ پر ختم کر یعنی پانچ سورتون پر پانچ بسم اللہ اور ختم کے بعد ایکبار بسم اللہ تو سب بسم اللہ چھہ ہوئین جبیر کہتے ہین کہ مین بہت مالدار تھا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیون سے بہت تباہ حال صورت مین اور اُنسے کمتر توشہ مین ہو جاتا تھا **ف** یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس ہو جاتا تھا بوجہ مال کے جاتے رہنے اور بے برکتی کے **فقیر** کہتا ہے کہ بعض علمانے ہر سورت کے پہلے اور اُسکے ختم کے بعد بسم اللہ کو ذکر کیا ہے اس صورت مین بسم اللہ کی تعداد گیارہ ہوتی ہے صحیح یہی ہے کہ ہر سورت کے شروع پر بسم اللہ پڑھی جائے اور قل اعوذ برب الناس کے ختم ہونے پر بھی بسم اللہ پڑھنی چاہئے کہ یہ صورت ختم قرآن کے حال اور مرتحل کی سی ہو جائگی اور اس صورت مین چھہ بسم اللہ ہونگی کذا فی الحرز فَمَا زِلْتُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَكُونُ مِنْ اَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي **ص** تو مینے جب سے یہ سورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھین اور برابر اُنکے پڑھنے کی مداومت کی تو اپنے یاردن سے ہر امر مین بہتر اور توشہ مین اُنسے زیادہ تر ہوتا یہانتک کہ اپنے سفر سے پھر آتا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے **ف** ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت علی مرتضی رضی سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے دروازہ کے دونو بازو پکڑکر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو خدا تعالی اُسکا نگہبان ہوتا ہے یہانتک کہ سفر سے مراجعت کرے یہ روایت تفسیر درمنثور مین ہے مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُو بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ **ط** جو کوئی سوار امور دنیاوی سے اپنے چلنے مین خالی ہوکر دل اور زبان سے اللہ اور اُسکے ذکر مین مشغول رہے تو اللہ تعالی اُسکے پیچھے ایک فرشتہ کو سوار کرتا ہے اور جو کوئی ذکر آلہی سے خالی ہوکر شعر مین مشغول ہوتا ہے یعنی بُرے شعر یا کلام دنیا اور بیہودہ بکنے مین مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے پیچھے شیطان کو سوار کرتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یعنی جو کوئی سواری کے وقت خدا کی یاد کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے پیچھے ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو اُسکا نگہبان اور مددگار ہو اور اُسکو نیکی کی تعلیم کرے اور بدی سے باز رکھے اور اگر سواری کے وقت بُری باتین کرے تو اُسپر شیطان متعین ہوتا ہے جو بُری راہ بتاتا ہے کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَ فِي حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ **خ** اور اگر مسافر سفر حج مین ہو تو جب اُسکی سواری بیدا پر ٹھہرے الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے - نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** بیدا ایک بلند جگہ کا نام ہے مکہ اور درمیان یعنی جب مکہ سے مدینہ کو سوار ہوتے ہین تو مسجد ذی الحلیفہ کے سامنے جو اونچی جگہ ہے مکہ کی بیدا کہتے ہین فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ

Marfat.com

وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ع اور جب احرام باندھے تو لبیک کہے اسطرح لبیک اللھم لبیک الخ مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین مین حاضر ہون تیری خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین حاضر ہون تیری خدمت مین ۔ تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے یعنی بندون پر احسان اور انعام تیرے ہی جانب سے ہے اور ملک تیرے ہی لئے ہے کوئی تیرا شریک نہین ۔ لبیک کے یہ کلمات صحاح ستہ مین ہین **ف** احرام مین بہت چیزون کو حرام کرنا ہوتا ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا ان باتونکی تفصیل فقہ مین دیکھیے اور حج کے قصد کرنیوالیکو چاہئے کہ اول طہارت اور غسل کرے اور بغیر سئے یعنی بن بوئے کپڑے پہنے اور بدنکو خوشبو لگاوے بعد احرام کے خوشبو لگانا ممنوع ہے اور دوگانہ نفل پڑھے او مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت مین الحمد اور قلیا اور دوسری مین الحمد اور قل ہو اللہ پڑھے پھر احرام کی نیت کرے اور اگر بدون نماز کے احرام باندھے جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور دوگانہ کے بعد لبیک کہے اور اسکے بعد سید کائنات پر درود بھیجے اور ہمارے نزدیک نماز کے بعد لبیک کہنا سنت ہے اور احرام مین دو باتین فرض ہین ایک نیت دوسری مطلق ذکر خواہ لبیک ہو یا کوئی اور ان دو باتون کے سوا اور چیزین سنت ہین یا مستحب اور سارے حج مین ایکبار لبیک کہنا فرض ہے اور بار بار کہنا سنت ہے اور مستحب ہے کہ جب لبیک کہے تین بار سے کم نہ کہے اور الفاظ کو زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ **مَوْمُعَهْ** ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک لبیک الخ مین حاضر ہون تیری خدمت مین مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور مستعد ہون تیری طاعت پر اور بھلائی تیرے قبضہ و تصرف مین ہے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیری طرف چڑھتے ہین مین حاضر ہون تیری خدمت مین ۔ نقل کیا اسکو موقوفا مسلم اور دارد نے **فقیر** کہتا ہے کہ نووی نے کہا کہ رغباء بروزن نعماء بمعنی رغبت کے ہے اور یہان اُسکے معنی طلب اور سوال کے ہین اُس شخص سے جسکے قبضہ مین خیر ہے اور میرک نے کہا کہ والعمل عطف ہے رغباء پر اور خبر اُسکی محذوف ہے جسپر مذکور دلالت کرتا ہے یعنی الیک اور غرض یہ ہے کہ عمل سے مقصود تو ہی ہے گویا مضمون ایاک نعبد کا ہے جیسے الرغباء الیک مین مضمون ایاک نستعین کا ہے مین کہتا ہون کہ اس صورت مین بہتر یہ ہے کہ خبر والعمل کی لک ہو کذا فی الحرز لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ **س ق حب مش** ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک اے معبود برحق لبیک نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَأَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهٗ وَرِضْوَانَهٗ وَاسْتَعْفَاهُ مِنَ النَّارِ **ط** اور جب اپنے لبیک کہنے سے فراغت پاوے تو خدا تعالی سے اسکی بخشش اور خوشنودی مانگے اور آتش دوزخ سے آزادی طلب کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** چنانچہ حدیث شریف مین لبیک کے بعد دعا ذیل آئی ہے اسکو پڑھے بلکہ ہر لبیک کے بعد اسکا پڑھنا سنت ہے اللھم انی اسالک مغفرتک ورضاک عنی فی دار القرار وان تعتقنی من النار کذا ذکر الفخر فَاِذَا طَافَ كَبَّرَ اِذَا اَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ **خ** اور جب کعبہ کا طواف کرے تو جسوقت رکن اسود کے پاس آوے اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہے اُس سے وہ رکن مراد ہوتا ہے جسمین حجر اسود ہے تو جبتک اُسکے سامنے ... تو ہم ...

Marfat.com

الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور درود پڑھکر طواف شروع کرے خانہ کعبہ کے دروازہ کی طرف کو جب ایک پھیرا پھر چکے جسکو شوط
کہتے ہین تو سات بار شوط اسیطرح ادا کرے اور جب اللہ اکبر کہے تو دونو ہاتھ کندھے تک اُٹھا کر ہتیلیان حجر اسود کے
سامنے کرے پھر اُسکو بوسہ دے اور بوسہ حجر اسود کا طریق یہ ہے کہ ہتیلیان حجر اسود پر رکھکر اُنکے درمیان موہنہ سے
اُسکو چومے مگر اسطرح کہ آواز نہ ہو اور اگر موہنہ سے بوسہ دینا نہ ہو سکے تو اُسکو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی
وغیرہ لگا کر اُسکو چومے اسکی تصریح حدادی نے کی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونون ہاتھون سے اُسکی طرف اشارہ
کرے اور اُنگلیون کو بوسہ دے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کی طرح ماتھا اور ناک بھی رکھے اور بوسہ دے تین بار یونہی
کرے کذا ذکر الفخر وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ د س حب مس اور درمیان دو رکنون یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے یہ آیۃ پڑھے ربنا آتنا الخ یعنی
اے ہمارے رب ہمکو دنیا مین نیکی عنایت کر اور آخرت مین نیکی دے اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا۔ نقل کیا اسکو ابو داود
نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** کعبہ کے چار کونے ہین ایک عراقی دوسرا شامی تیسرا یمانی چوتھا رکن اسود پہلے دو
رکن شمال کی جانب ہین اور دوسرے دو جنوب کی جانب اور اُن دو کو رکنین یمانین بھی کہتے ہین یہان یہی دو مراد
ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کذا ذکر الفخر وَكَذٰلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ مو مص اور اسیطرح آیۃ ربنا آتنا الخ
درمیان رکن اسود اور حطیم کے پڑھے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** حجر کعبہ کی وہ دیوار گول ہے کہ کعبہ کے
شمال کی طرف ہے پہلے یہ دیوار داخل کعبہ تھی اب اسکو علیحدہ چھوڑ کر کعبہ کی دیوار ادھر بنائی ہے اس دیوار کی شکل
نصف دائرہ کی سی ہے انتیس ۲۹ گز یعنی شرعی گز ہے کذا ذکر الفخر وَفِي الطَّوَافِ مس اَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مو
مص اور طواف مین پڑھے بموجب نقل حاکم کے یا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی حاکم نے مطلق طواف مین دعا ذیل کو پڑھنا روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم
کے بیچ مین دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي بِخَيْرٍ مس
مو مص یعنی یا اللہ مجھکو قناعت دے اُس چیز پر جو تو نے مجھے روزی دی اور مجھکو اُسمین برکت عنایت کر اور میری
ہر چیز مین جو غائب ہے بھلائی کے ساتھ خلیفہ ہو۔ نقل کیا اسکو حاکم نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مو مص کوئی معبود نہین سوا خدا کے
وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لیے بادشاہت ہے اور اُسیکے لئے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نقل کیا
اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی ابن ابی شیبہ کی ایک روایت مین پہلی دعا کے ساتھ یہ کلمات بھی زیادہ ہین لا الٰہ
الا اللہ الخ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَ
جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور جب طواف سے فراغت پاوے تو مقام ابراہیم پر آوے اور یہ آیۃ پڑھے واتخذوا من مقام ابراہیم کو نماز

Marfat.com

کی جگہ بناؤ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرکے دوگانہ طواف پڑھے پہلی رکعت میں قلیا اور دوسری رکعت
مین قل ہو اللہ پڑھے ف مقام ابراہیم ایک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسپر کھڑے ہوکر لوگونکو حکم آلہی کی
بموجب حج کے لئے پکارا تھا چنانچہ قرآن مین مذکور ہے واذّن فی الناس بالحج یعنی لوگون مین حج کا اعلان کرو اُس پتھر
پر حضرت ابراہیم کے قدمونکا نشان ہے اور اب کعبہ کے سامنے وہ پتھر ایک حجرہ مین ہے تو حاجی کو چاہئے کہ اُس حجرہ کے
پیچھے کھڑا ہوکر دوگانہ پڑھے تاکہ وہ پتھر اُسکے اور کعبہ کے بیچ مین ہو جاوے یہ دو رکعتین ہر طواف کے بعد واجب ہین خواہ طواف نفل
ہو یا فرض یا واجب اور اس دوگانہ کے لئے مقام ابراہیم افضل ہے لیکن اگر دوسری جا بھی پڑھے تو جائز ہے کذا ذکر النھر ثمّ
یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُہٗ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا پھر راجعت کرے حجر اسود کی طرف اور اُسکو چومے یعنی
دو بارا بوسہ دے یا ہاتھ وغیرہ سے چھوئے پھر مسجد کے دروازہ سے یعنی باب الصفا سے کوہ صفا کی طرف نکلے ف سنت یہ ہے
کہ سعی کے لئے کوہ صفا کی طرف فی الفور نکلے کہ تاخیر کرنی بدون عذر کے بری ہے اور اگر عذر سے ہو یا ماندگی کے دفع کرنیکو آرام کے
لئے تاخیر کرے تو مضائقہ نہین فَاِذَا دَنٰی مِنْہُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّ وَ
جَلَّ فَیَرْقٰی فِی الصَّفَا حَتّٰی یَرَی الْبَیْتَ اور جب کوہ صفا سے قریب ہو تو یہ آیت پڑھے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی
صفا اور مروہ خدا کی نشانیون مین سے ہین پھر کہے کہ مین ابتدا کرتا ہون سعی مین اُس چیز سے کہ اللہ عز وجل نے اُس سے ابتدا کی یعنی
خداتعالی نے صفا کو پہلے ذکر کیا تو مین پہلے اُسی پر جاتا ہون پھر کوہ صفا پر چڑھے یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھے ف اگلے زمانہ مین
کعبہ کا کوٹھا صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب مسجد حرام بننے سے چھپ گیا ہے لیکن بعض جگہ سے اگر حرم کا دروازہ کھلا ہوا ہو اب
بھی کعبہ کا کچھ حصہ نظر آتا ہے فَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ فَیُوَحِّدُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرُہٗ صفا پر چڑھکر قبلہ کیطرف مونھہ کرے اور اللہ کی
وحدانیت اور اُسکی بڑائی بیان کرے ف یعنی لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہے اور دونو ہاتھ کندھے تک دعا کی طرح اٹھاوے کذا ذکر النھر
یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اور یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ الخ کوئی معبود
نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت ہے اُسیکے لیے سب تعریف وہی جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنا وعدہ پورا کیا یعنی مکہ فتح ہوا اور دین کو رواج
دیا اور اپنے بندے یعنی رسول خدا کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی ف یعنی غزوہ خندق مین
دس ہزار کفار کے سوائے قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے جمع ہوکر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
رکھتے تھے اللہ تعالی نے آندھی اور فرشتون کے لشکر کو متعین کیا جنہون نے اُنکو ہلاک اور خراب کیا
دعا توحید اور تکبیر کے سوا ہو یا توحید و تکبیر مذکورہ سابق کا بیان ہو ع ثُمَّ یَدْعُوْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ مِثْلَ ھٰذَا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پھر اُسکے درمیان مین دعا کرے اور یہ کلمات اسیطرح تین بار کہے ف یعنی کلمہ توحید و تکبیر تین بار کہے
اور تین بار دعا کرے ثُمَّ یَنْزِلُ اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَ مَشٰی

Marfat.com

پھر کوہ صفا سے اُترے اور مروہ کا قصد کرے یہانتک کہ جب اُسکے دونو پاؤن نالہ کی پستی مین اُترین تو دوڑے
یہانتک کہ جب چڑھنے لگے تو اپنی چال چلے **ف** یعنی جب نالہ کی پستی سے کوہ مروہ کی بلندی پر چڑھنے لگے
تو دوڑنا موقوف کرے اور آہستہ چلے اور یہ پستی اور بلندی اگلے زمانہ مین تھی اب دونو پہاڑیون کے بیچ مین برابر
زمین ہے مگر دوڑنیکی جگہ کی ابتدا اور انتہا پر دو نشانیان بنادی ہین اُنکو میلین اخضرین کہتے ہین کہ اُنکے درمیان
اداے سنت کے لئے جھپٹ کر چلتے ہین حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَۃَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا
مُ دس ق عو یہانتک کہ جب کوہ مروہ پر آوے تو اُسپر وہی فعل کرے جو کوہ صفا پر کیا تھا نقل کیا
اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** یعنی قبلہ رخ ہو کر تکبیرات وغیرہ کہے پھر مروہ سے اُتر کر صفا کو
جاوے اور پہلی طرح دو سبز مینارون کے بیچ مین سعی کرے سات دفعہ یون ہی کرے کہ صفا سے مروہ تک ایک شوط ہوا
ہے اور مروہ سے صفا تک دو شوط یہ سعی کے سات شوط واجب ہین فخر اور ایک روایت مین یون آیا ہے وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا
کَبَّرَ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یَصْنَعُ ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَّعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّھْلِیْلِ سَبْعٌ وَ
یَدْعُوْا فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَسْأَلُ اللّٰہَ ثُمَّ یَھْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَۃِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی
یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِہٖ **مؤطا مص** اور جب کوہ صفا پر چڑھے تین بار اللہ اکبر کہے اور یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ
سے علی کل شیء قدیر تک یہ بات سات دفعہ کرے یعنی تین بار اللہ اکبر کہنا اور ایکبار لا الٰہ الا اللہ الخ پڑھنا سات بار ہوا
اس صورت مین اللہ اکبر اکیس بار ہوگا اور لا الٰہ الا اللہ الخ سات بار اور دعا کرے اُسکے درمیان یعنی سات بار پڑھنے کے
اثنا مین دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر کوہ صفا سے اُترے اور جب کوہ مروہ پر چڑھے تو وہ عمل کرے جو صفا پر
کیا تھا یہانتک کہ اپنی سعی سے فراغت پاوے نقل کیا اسکو موقوفاً موطا مین اور ابن ابی شیبہ نے وَیَدْعُوْا عَلَی الصَّفَا
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ **موطا** اور کوہ صفا پر یہ دعا پڑھے اللھم انک الخ یعنی یا اللہ تو نے
فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین قبول کرونگا تمہاری دعا اور تو وعدہ خلاف نہین کرتا اور مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ
جیسے تو نے مجھکو اسلام کے لئے ہدایت کی تو اُسکو مجھ سے مت چھینا یہانتک کہ تو مجھکو وفات دے ایسے حال مین کہ
مین مسلمان ہون نقل کیا اسکو موقوفاً موطا مین وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
مو مص اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھے رب اغفر الخ یعنی اے میرے رب مغفرت اور رحم کر تو ہی ہے
غالب بزرگتر نقل کیا اُسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَکَبَّرَ **مرک** اور جب میدان عرفات
کو جاوے تو لبیک اور تکبیر کہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے **ف** یعنی راہ مین کبھی لبیک کہے کبھی تکبیر لیکن علما نے لکھا ہے کہ
لبیک کہنا سنت ہے اور کبھی تکبیر کہنی جائز فخر وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ

Marfat.com

قَبْلِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ت** اور سب دعاؤن سے بہتر عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اُن اقوال مین سے جو مین نے کہے اور مجھ سے پہلے اور انبیا نے کہے یہ کہنا ہے لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک للہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر نقل کیا اسکو ترمذی نے اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ **مص** میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی اکثر دعا عرفہ کے دن یہ ہے لا آلہ الا اللہ الخ آمین سے قدیر تک کا ترجمہ کئی بار گذر چکا اور اللہم اجعل سے آخر تک کا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین اور میری بینائی مین نور کر آلہی میرے لئے میرا سینہ کھول اور میرے لئے میرا معاملہ آسان کر اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سینہ کے وسوسون سے اور معاملہ کی ابتری سے اور قبر کے فتنہ سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو رات مین داخل ہوتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو دن مین داخل ہوتی ہے یعنی موذیات کی قسم سے اور اُس چیز کی برائی سے جسکو ہوائین چلائین یعنی شیاطین و جنات نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** کلمہ کو اسلئے دعا فرمایا کہ کریم کی تعریف کرنی حقیقت مین کنایۃً دعا ہوتی ہے اور سینہ کے کھلنے کی پہچان حدیث شریف مین یہ آئی ہے کہ دنیا سے بیزاری اور دار الخلود کی طرف رجوع اور موت کے آنیسے پہلے اسکے لئے مستعد ہو جاوے اور سینے کے وسوسون سے وہ چیزین مراد ہین کہ وسواس کے باعث ہون یعنی نفس اور شیطان اور معاملہ کی ابتری سے یہ غرض ہے کہ امر دین مین دنیا کی مشغولی سے فتور اور پراگندگی واقع ہو۔ اور قبر کے فتنے سے منکر نکیر کے جواب مین حیران رہنا مقصود ہے ان سب باتون سے پناہ مانگی ہے **فخر** وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ **مق مس** اور لبیک کہنا عرفات مین سنت ہے۔ نقل کیا اُسکو نسائی اور حاکم نے **ف** یعنی وقوف سے پہلے اور وقوف کے بعد کنکریان مارنے تک لبیک کہنا سنت مؤکدہ ہے والا ہر حالت مین احرام کے بعد مستحب ہے لیکن شروع احرام مین واجب ہے کذا ذکرہ العلی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ **طس** اور جب عرفات مین ٹھیرے اور یہ الفاظ کہدے لبیک اللہم لبیک تو یون کہے انما الخیر خیر الآخرۃ۔ یعنی بھلائی صرف آخرت کی خوبی ہے نقل کیا اِسکو طبرانی نے اوسط مین فَاِذَا صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اور جب عصر کی نماز پڑھے اور عرفات مین وقوف کرے تو اپنے دونو ہاتھ اُٹھائے **ف** عرفات مین عصر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھ لیتے مین اسکے بعد عرفات مین وقوف کرتے ہین یعنی ٹھیرتے ہین یہ وقوف حج کے فرائض مین سے ہے اُسکا وقت نوین تاریخ کی دوپہر ڈھلنے سے لیکر دسوین کی تمام شب تک ہے اگر اس عرصہ مین ایک ساعت بھی وقوف کریگا تو فرض حج ادا ہو جائیگا اور سنت یہ ہے کہ غروب کے بعد عرفات سے پھرے **فخر** وَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي

Marfat.com

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْاِنْسَانُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ش و مص اور ہاتھ اٹھا کر یون کہے اللہ اکبر وللہ الحمد تین بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللہم اہدنی سے فی الآخرۃ والاولی تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ مجھکو راہ دکھا سیدھی راہ اور مجھکو پاک کر ظاہر اور باطن کے عیبون سے بسبب تقوے کے اور میری آمرزش کر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین اور دنیا مین مجھسے سرزد ہوے ہین انکو بخشدے پھر اس دعا کے بعد اپنے ہاتھ ہٹا لے اور دعا سے اس قدر سکوت کرے کہ آدمی سورۂ الحمد پڑھ لے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا دے اور وہی دعا جو پہلے پڑھی تھی پڑھے نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے

وَلَمَّا رَجَعَ وَاَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَوَحَّدَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا م د س ق عو اور جب عرفات سے پھرے اور مشعر حرام پر پہونچے تو مونہہ قبلہ کی طرف کرے اور اللہ تعالی سے دعا مانگے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اور برابر مشعر حرام مین ٹھیرا رہے یہانتک کہ صبح خوب روشن ہو جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے **ف** عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین رہتے ہین کہ وہان رات کا رہنا سنت مؤکدہ ہے پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھکر مشعر حرام پر کہ مزدلفہ کے پہاڑ کا نام ہے وقوف کرتے ہین اس جگہ کا مطلق ٹھیرنا واجب ہے اگرچہ ایک ساعت ہی ہو اور جسقدر مذکور ہوا یعنی تمام وقت کا وقوف سنت ہے اور مشعر حرام کے وقوف کا وقت طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اگر اس سے پہلے یا پیچھے ہوگا تو معتبر نہین

وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع اور برابر لبیک کہتا رہے یعنی احرام کے دن سے مقرر جگہون مین یہانتک کہ جمرہ کو یعنی جمرہ عقبہ کو کنکر مارے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** جمرہ اصل مین کنکری کو کہتے ہین مگر اب ان منارونکا نام ہو گیا ہے جنپر کنکر مارتے ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بھی کہتے ہین مسجد خیف کے قریب ہے دوسرا جمرہ وسطی اسکے بعد تیسرا جمرہ عقبہ سب کے بعد مکہ کی طرف ان تینون کو کنکر مارنا واجب ہے دسوین تاریخ صرف جمرہ عقبہ پر کنکر مارتے ہین اور اول کنکر مارنے پر لبیک کہنا موقوف کرتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین کو تینون جمرہ پر کنکر مارتے ہین اور تیرھوین کو بھی رمی کرتے ہین اگر منا مین رہین فحر

وَاِذَا اَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ فَاِذَا اَتَى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا رَمٰهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ خ مص اور جب حاجی کنکر مارنا چاہے یعنی تینون منارون پر گیارھوین اور بارھوین تاریخ مین تو جب جمرۂ دنیا پر پہونچے تو اسپر سات کنکریان پھینکے یعنی چنے کے برابر اور ہر کنکر مارنے پر اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ د س ق مص یا اللہ اکبر کہے ہر کنکر کے ہمراہ نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ دونو صورتون مین فرق یہ ہے کہ اول صورت مین کنکر مارنے کے پیچھے اللہ اکبر کہتے ہین اور اس صورت مین کنکر پھینکنے کے وقت

ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

رمی کا بیان

Marfat.com

ذَاتَ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ عِنْدَھَا خ س پھر یعنی بعد رمی جمرہ دنیا کے تھوڑا سا آگے بڑھے
اور زمین نرم مین ٹھیرے اور قبلہ رو بہت دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پھر جمرۂ وسطی پر اسیطرح یعنی جمرۂ دنیا کے
موافق کنکریان پھینکے پھر بائین طرف کو چلکر زمین نرم مین پہونچے اور قبلہ رخ بڑی دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا
مانگے پھر جمرۂ عقبہ پر نالہ کے نشیب مین سے کنکریان مارے اور اس جمرہ کے پاس توقف نکرے۔ نقل کیا اِسکو بخاری نسائی
نے ف جمرۂ دنیا کے آگے دیر تک ٹھیرنا مستحب ہے چنانچہ بعض روایتون مین ہے کہ اتنی دیر ٹھیرے جتنے عرصہ مین سورہ بقر
پڑھی جائے غرضکہ وہان کھڑا ہو کر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کرے اور درود پڑھے اور کمال حضور اور خشوع سے
واپنے لئے اور اپنے والدین کے واسطے دعا مانگے اور اپنے گناہونکی آمرزش چاہے اور بعد جمرہ عقبہ کی رمی کے نہ ٹھیرے نہ پہلے
دن نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا مانگنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ چلتے چلتے دعا مانگے اور بعض دعا کرنا مطلق ممنوع
کہتے ہین فخر وَیَسْتَبْطِنُ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا مص
اور نالہ کے بیچ مین داخل ہو یعنی جمرۂ عقبہ کے کنکر مارنے کے لیے یہانتک کہ جب رمی سے فراغت پاوے تو یہ
الفاظ کہے اللہم اجعلہ الخ یعنی یا اللہ تو ہمارے اس حج کو حج مبرور کر اور ہمارے گناہ کو بخشا ہوا کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ مو مص
اور موقوفاً بھی اُسی نے ف حج مبرور اُسکو کہتے ہین جسمین گناہ اور خیانت نہ ہو فخر فقیر کہتا ہے کہ فتح القدیر مین
یہان حج مبرور کی یہ لکھی ہے کہ آدمی پہلے سے اچھا ہو جاوے وَیَدْعُوْا عِنْدَ الْجَمَرَاتِ کُلِّھَا وَلَا یُوَقِّتُ شَیْئًا
مو مص اور سب جمرون کے پاس دعا مانگے اور کوئی دعا مقرر نہ کرے یعنی جو چاہے مانگے نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ
نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمرۂ عقبہ کے پاس بھی دعا مانگے اگرچہ وہان ٹھیرے نہ کیونکہ فقیر کہتا ہے
کہ اوپر کی حدیث سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ جمرۂ عقبہ کی رمی کی فراغت کے بعد اللہم اجعلہ الخ کہنے کو روایت کیا ہے اور یہ
بھی دعا ہی ہے وَاِذَا ذَبَحَ سَمّٰی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَہٗ عَلٰی صِفَاحِھَا اَیْ عَرَاضِ خ ل ع اور جب قربانی ذبح کرے
تو بسم اللہ واللہ اکبر کہے اور اپنا پاؤن قربانی کے کلہ کے چوڑاو پر رکھے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین وَیَقُوْلُ فِی الْاُضْحِیَّۃِ
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ م د اور قربانی کے ذبح کے وقت بسم اللہ
کہے اور یون دعا مانگے اللہم تقبل الخ یعنی یا اللہ تو مجھ سے قبول کر اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی میری اور انکی قربانیان
قبول فرما نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے ف اگر ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ چھوڑدیگا تو اُس جانور کا کھانا حرام ہوگا
بسم اللہ کا کہنا ذبح کے وقت ضرور ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ اسیطرح جو دعائین ذیل مین ہین انکا پڑھنا اولی
ہے فخر اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَذْبَحُ د ق مس یعنی یہ کلمات انی وجہت وجہی الخ یعنی
مین نے اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ایسی حالت مین کہ مین دین ابراہیم

Marfat.com

ہون توحید کرنے والا اور مین مشرکون مین سے نہین ہون میری نماز اور میری عبادتین اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے واسطے ہین جو عالمونکا پروردگار ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور مجھکو اسی بات کا حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون پھر کہے اللہم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر یعنی یا اللہ یہ قربانی تیری ہی عطا ہے اور تیری ہی رضامندی کے لئے مین ذبح کرتا ہون خدا کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے پھر قربانی کو ذبح کرے نقل کیا اِسکو ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم نے وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُوْمِي اِلَى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِهِ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ اِلَى اٰخِرِهٖ قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِّلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً **مس** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کو فرمایا کہ اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اُسکے پاس حاضر ہو کیونکہ اُسکے اول ہی قطرہ خون کے گرنے کے وقت جو گناہ تونے کئے ہونگے تیرے لئے بخشے جائینگے اور ذبح کے وقت یہ آیت پڑھ ان صلوتی ونسکی الآیہ عمران صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب آپکے واسطے اور آپکے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے یعنی آپکی امت بھی اسمین شریک ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ یہ ثواب سب مسلمانون کے لئے ہے یعنی جو کوئی یہ عمل کریگا یہی ثواب پاویگا۔ نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی اپنی قربانی پر حاضر ہونا سنت ہے فَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لْيَقُلْ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لْيُسَمِّ اللهَ ثُمَّ لْيَنْحَرْ وَاِنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً فَعَلَ كَالْاُضْحِيَّةِ **مو مس** اور اگر قربانی کا جانور اونٹ ہو تو چاہیے کہ اُسکو کھڑا کرے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم منک ولک کہے پھر بسم اللہ کہکر سینہ مین نیزہ مارے اور اگر ذبح کا جانور عقیقہ ہو تو قربانی کی طرح کا رہند ہو یعنی اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔ نقل کیا اِسکو موقوفا حاکم نے **ف** اونٹ مین نحر یعنی اُسکا سینہ چاک کرنا مستحب ہے اور گائے وغیرہ کا گلا کاٹنا اور اسکا خلاف مکروہ ہے اور عقیقہ اُس بکری وغیرہ کو کہتے ہین جو لڑکے کی پیدایش کے ساتوین دن سر مونڈنے کے وقت ذبح کی جاتی ہے کذا ذکر المصطفے وَيُسَمِّيْ عَلَى الْعَقِيْقَةِ كَمَا يُسَمِّيْ عَلَى الْاُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ **مو مص** اور عقیقہ پر بسم اللہ کہے جیسے قربانی پر کہے اسطرح کہ بسم اللہ یہ عقیقہ فلانے لڑکے کا ہے۔ نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ **خ د** وَفِيْ زَوَايَاهُ **د** اور جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو تو اُسکے چارون طرفون مین اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود نے۔ اور اُسکے کونون مین روایت کیا اُسکو ابو داؤد نے **فقیر** کہتا ہے کہ ابو داود کی ایک روایت مین نواحی آیا ہے اور دوسرے مین زوایا اور معنی دونون کے ایک ہین وَيَدْعُوْا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا فَاِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ **م س** اور کعبہ کے سب کونون مین دعا مانگے اور جب باہر نکلے تو کعبہ کے سامنے دوگانہ پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى خ م اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوے خود آپ اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رض اور کعبہ کا دروازہ عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کر دیا یعنی تاکہ لوگ بھیڑ نکرین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں دیر تک ٹھیرے ابن عمر رض کہتے ہیں کہ مین نے بلال رض سے پوچھا جسوقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نکلے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا یعنی کعبہ میں ٹھیر کر بلال نے کہا کہ آپنے ایک ستون بائین طرف اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کرکے نماز پڑھی اور خانۂ کعبہ اُسوقت چھ ستونون پر تھا یعنی ان میں ستون ہین نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ اَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَأَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اِذَا اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوے تو آپنے بلال رض کو حکم دیا اُنہون نے دروازہ بند کر دیا اور کعبہ اسوقت چھہ ستونون پر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے یعنی اُس دیوار کی طرف کو چلے کہ دروازہ کے سامنے ہے یہانتک کہ جسوقت اُن ستونون کے بیچ میں آئے جو دروازۂ کعبہ کے قریب تھے یعنی سامنے آپ بیٹھ گئے اور خدا تعالیٰ کی تعریف اور ثنا کہی اور اُس سے حاجتین مانگی اور بخشش چاہی پھر کھڑے ہوے یہانتک کہ جسوقت اُس جگہ پر آئے کہ پشت کعبہ کی سامنے تھی ف یعنی کعبہ کے پشت کی دیوار کہ دروازہ کے سامنے ہے اُسکے پاس گئے اور دروازۂ کعبہ کی پیٹھ کی فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ وَسَأَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْئَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ س پس اپنا چہرہ اور رخسار مبارک اُس پشت کی دیوار پر رکھا اور خدا کی حمد اور ثنا کی اور اُس سے حاجتین مانگین اور بخشش چاہی پھر کعبہ کے کونون مین سے ہر کونہ پر پھرے اور کونہ کی طرف مونہہ کرکے اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا کی اور اُس سے حاجتیں مانگی اور بخشش مانگی پھر کعبہ کے باہر تشریف لائے اور دو رکعتین دروازہ کے سامنے ادا کین پھر اپنے مکان کو پھرے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ق مس اور جب چاہ زمزم کا پانی پیوے تو کعبہ کی طرف مونہہ کرکے بسم اللہ کہے اور پینے میں تین دم لے یعنی ہر دم میں برتن مونہہ سے جدا کر لے اور خوب پیٹ بھر کر پیے کہ کوکین تن جائین اور جب پینے سے فارغ ہو تو الحمد للہ کہے ہمارے اور منافقون کے درمیان نشان یہ ہے کہ منافق زمزم سے نہین چھکتے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے ف یعنی ایمانداروں کی پہچان یہ ہے کہ یہ پانی پیٹ بھر کر پیتے ہین اور منافقون کی یہ علامت ہے کہ اُسکو پیٹ بھر کر نہین پیتے اور زمزم کنوئین کا نام

Marfat.com

ہے کعبہ سے اڑتیس گز کے فاصلے سے اول اسکا پانی حضرت جبرئیل نے حضرت اسمٰعیل کے لئے نکالا تھا پھر حضرت ابراہیم
نے اسکو کھود کر کنوان بنایا پھر اٹ گیا تھا عبد المطلب نے اسکو صاف کیا اسکا پانی سب پانیون سے افضل ہے
بلکہ بعضون نے آب کوثر سے بھی افضل کیا ہے کذا ذکر الفخر وَمَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ فَاِنْ شَرِبْتَهٗ تَسْتَشْفِيْ
بِهٖ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ مُسْتَعِيْذًا اَعَاذَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِيَقْطَعَ ظَمَاكَ قَطَعَهٗ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَآءَ زَمْزَمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَآءً
مِّنْ كُلِّ دَآءٍ **مس** اور زمزم کا پانی اس مطلب کے لیئے ہے جسکے واسطے پیا جاوے یعنی جس مراد سے پیئے گا وہ
حاصل ہوگی مثلاً اگر تو اسکو اسلئے پیوے کہ شفا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھکو شفا دیگا اور اگر اس غرض سے پیوے کہ پناہ
چاہنے والا ہو تو اللہ تجھکو پناہ دیگا اور اگر اس نیت سے پیوے کہ اپنی پیاس اس سے بجھاوے تو خدا تعالیٰ پیاس
موقوف کر دیگا اور حضرت ابن عباس رضی کا دستور تھا کہ جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا کرتے اللہم انی اسالک الخ یعنی
یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون علم نفع دینے والا یعنی جس سے مجھکو اور دوسرون کو نفع ہو ایسا علم معرفت اور کتاب و سنت
کا ہے کہ باعمل ہو اور مانگتا ہون رزق فراخ اور ہر بیماری سے شفا یعنی مرض ظاہری ہو یا باطنی نقل کیا اسکو حاکم
نے وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقٰى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ وَهٰذَا اَشْرَبُهٗ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ
هٰذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهٗ مُسْلِمٌ فِيْ
صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور جب امام
حجۃ اللہ جنکا نام عبد اللہ ابن مبارک ہے اور اس سے پانی پینا چاہا تو قبلہ کو مونہہ کیا اور یہ کہا کہ یا اللہ ابن ابی الموال نے
یعنی ہمارے اُستاد نے ہمسے روایت کی اپنے استاد محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر رضی سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی اس مطلب کے لئے ہے جسکے لئے پیا جاے اور مین اس پانی کو قیامت کے دن کی پیاس بجھنے
کے واسطے پیتا ہون پھر پانی پیا مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ سند حدیث عبد اللہ بن مبارک کی صحیح ہے ابن مبارک
سے راوی سوید بن سعید ہے جو شخص معتبر ہے اسکی حدیث مسلم نے صحیح مسلم مین نقل کی ہے یعنی اگر وہ معتبر نہ ہوتا تو مسلم
اسکی حدیث نہ لیتا اور ابن ابی الموال بھی معتبر ہے اسکی حدیث بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری مین نقل کی ہے غرضکہ
یہ حدیث صحیح ہوئی یعنی بسبب سند کے صحیح ہونیکے اور خدا کا شکر ہے **ف** عبد اللہ بن مبارک بڑے عابد زاہد عالی قدر
شاگرد امام اعظم رح کے ہین فخر وَاِنْ كَانَ سَفَرُ غَزَاةٍ اَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ
بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ **د ت س حب مص عو** اور اگر جہاد کا سفر ہو یا دشمن
سے ملے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت عضدی الخ الٰہی تو میرا مددگار اور میرا ناصر ہے تیری ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی

Marfat.com

دشمنون کے کردفع کرنیکو اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہون ۔ نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِكَ سں اے میرے پروردگار تیری ہی مدد سے مین لڑتا ہون اور تیری ہی قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور نہین ہے کفار سے بچنا اور نہ لڑنے کی قوت مگر تیری ہی قوت سے نقل کیا اسکو نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ اَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ عو یا اللہ تو میرا معین اور تو میرا مددگار ہے اور تیری ہی مدد سے مین لڑتا ہون نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے وَاِذَا اَرَادُوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اِنْتَظَرَ الْاِمَامُ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کرین مسلمان دشمن سے ملنے کا یعنی کفار سے لڑنیکا تو سردار انتظار کرے یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے پھر امام کھڑا ہو کر یون کہے یعنی لڑائی کی رغبت دلانیکو اسطرح خطبہ پڑھے کہ اے لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو نکرو یعنی اسلئے کہ کفار سے لڑائی کی آرزو کرنی بلا مانگنی ہے اور بلا کا مانگنا ممنوع ہے وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا اور اللہ تعالی سے عافیت مانگو پھر اگر اُنسے بھیڑ جاؤ تو صبر کرو ف یعنی اگر احیانا لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور بھاگو نہین اسلئے کہ یون چاہیئے کہ اللہ تعالی سے بلا نہ مانگے اور اگر بلا نازل ہو تو صبر کرے ع وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ اور یہ جان رکھو کہ بہشت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے ف مقصود یہ ہے کہ بہشت حاصل ہوتی ہے کفار کی لڑائی مین تلوار مارنے سے خواہ شہید ہو جائیگا یا غازی مرگا فخر ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م د پھر امام یہ دعا پڑھے اللهم منزل الكتاب الخ یا اللہ کتاب کے اُتارنے والے اور ابر کے چلانے والے اور گروہ کفار کے شکست دینے والے اُنکو شکست دے اور ہمکو اُنپر فتحیاب کر ۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نے ۔ اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہے اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ خ م یا اللہ کتاب کے اُتارنے والے حساب کے جلد لینے والے کفار کے گروہونکو شکست دے یا اللہ اُنکو شکست دے اور ڈگمگادے اُنکو یعنی ہمارے مقابلہ مین اُنکے پاؤن ثابت مت رکھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی بَلَدِهِمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ تُسَمَّی الْبَلْدَةَ الَّتِیْ قَصَدَهَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ خ م ت س ق اور جب کافرون کے شہر پر آوے یعنی جنسے لڑائیکا ارادہ ہے تو یون کہے اللہ اکبر خربت یعنی اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو یہ شہر یہان اُس شہر کا نام لے جسپر قصد کیا ہے پھر یہ کہے انا اذا نزلنا الخ یعنی ہم جسوقت کسی قوم کے میدان مین اُترتے ہین تو صبح خوف دلائے گئے لوگون کی بری ہوتی ہے ۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ف صبح بُری ہوتی ہے یعنی اُنپر غارت بیدھب پڑتی ہے چونکہ غارت اکثر صبح کو ہوتی ہے اسلئے اسکا نام صبح رکھا فخر ۔ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ م ان کلمات کو تین بار کہے نقل کیا اسکو مسلم نے وَاِذَا خَافَ قَوْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ د س حب مس اور جب کسی قوم سے ڈرے

Marfat.com

تو یہ دعا پڑھے اللھم انا نخ یا اللہ ہم تجھکو اُنکے سینہ مین کرتے ہین یعنی اس غرض سے کہ تو اُنکو دفع کرے اور تیری پناہ مانگتے
ہین اُنکی برائیون سے نقل کیا اُسکو ابوداود ونسائی ابن حبان حاکم نے **فقیر** کہتا ہے کہ نحور بضمتین جمع نحر کی ہے
ہر سینہ پردہ جگہ ہے جہان ہار رہتا ہے اور نجعلک فی نحورہم محاورہ ہے جسکے معنی یہ کہ ہم تجھکو اُنکے مقابلہ مین آڑ بناتے
ہین اور نحر کو اسوجہ سے ذکر کیا کہ دشمن لڑنے کے وقت سینہ سپر کرتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتے
ہین کہ اُنکو روک دے اور اُنکے شر دفع کردے اور ہمارے اور اُنکے بیچ مین آڑ ہوجاوے کذا فی الحرز فَاِنْ حَصَرَهُمْ
عَدُوٌّ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ار اور اگر مسلمانون کو کوئی دشمن گھیرے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے
اللھم استر الخ یا اللہ ہمارے عیب ڈھانک اور ہماری دہشتین امن مین کر نقل کیا اسکو بزار احمد نے **فقیر** کہتا ہے کہ مجمع
مین ہے کہ لفظ عورت جب لڑائیون اور درون کی محافظت مین بولا جاتا ہے تو اُسکے معنی خلل کے ہوتے ہین اس صورت
مین استر عوراتنا کے یہ معنی ہوسے کہ ہماری صف بندی اور لڑائی کے انتظام مین خلل واقع مت کر اور یا یہ معنی کہ ہماری
نامردی کو دور کر واللہ اعلم فَاِنْ اَصَابَهٗ جِرَاحَةٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ **س** اور اگر مسلمان کو زخم لگے لڑائی مین تو بسم اللہ
کہے نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جب حضرت طلحہ رض کی انگلی جنگ احد مین کٹی تو انہون نے کہا خوب ہوا سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھکو اُٹھاتے اور لوگ دیکھتے ہوتے فخر فَاِذَا انْصَرَمَ الْعَدُوُّ وَ
سَوَّى الْاِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوْفًا خَلْفَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا
بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا
مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ
وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ
الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ
الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ
اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ **س حب مسار** اور جب دشمن شکست کھاوے تو امام لشکر کو صفین باندھکر اپنے پیچھے برابر
کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے کوئی تنگ کرنے والا نہین جسکو تو فراخ کرے
یعنی تیری عطا کو کوئی کم نہین کرسکتا اور کوئی فراخ کرنے والا نہین جسکو تو تنگ کرے اور کوئی راہ نما نہین جس شخص کو
تو گمراہ کرے اور کوئی گمراہ کرنیوالا نہین جسکو تو راہ دکھاوے اور کوئی دینے والا نہین جسکو تو نہ دے یعنی روزی اور
کوئی روکنے والا نہین جسکو تو روزی دے اور کوئی نزدیک کرنیوالا نہین جسکو تو دور کرے یعنی اپنی رحمت سے
اور کوئی دور کرنے والا نہین جسکو تو نزدیک کرے یا اللہ تو ہمپر اپنی برکت اور رحمت اور فضل اور رزق فراخ کر

Marfat.com

یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون نعمت پایدار جو نہ بگڑے اور نہ ٹلے یعنی بہشت کی نعمتین خداوندا مین تجھ سے مانگتا ہون امن ہنا خوف کے دن یعنی قیامت مین یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اُسچیز کی برائی سے جو تونے ہمکو دی یعنی مال وغیرہ تکبر کا باعث ہوا اور اُسچیز کی برائی سے جسکو تونے ہمین نہین دیا یعنی اُسکا نہ ہونا ہمپر غم کا موجب ہوا آلہی ہمکو ایمان محبوب کرا ور ہمارے دلون مین اُسکو مزین کرا ور کافر ہونا اور فاسق ہونا ہمکو ناپسند کر یعنی طاعت سے نکلکر عبادت چھوڑ دینے اور تیری نافرمانی کرنی ہمکو اچھی نہ معلوم ہو اور ہمکو راہ پانیوالون کی جماعت مین کر آلہی توہمکو مسلمان مار اور نیک بختون کے ساتھ یعنی انبیاء اور اولیا کے ساتھ لاحق کر ایسی حالت مین کہ نہ ہم رسوا ہون اور نہ فتنہ مین پڑین خداوندا جان سے مار کافرون کو جو تیرے رسولون کو جھٹلاتے ہین اور لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین یعنی بہکاتے ہین اور اُنکو اپنا عذاب ایذا دینے والا کر اور اُنکو تکلیف دے اے معبود برحق یہ دعا قبول کر۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے وَيُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ **ع و** اور اُس شخص کو جو مسلمان ہو یہ دعا سکھا دے اللہم اغفرلی الخ یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور مجھکو رزق عنایت کر۔ نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **خ م د ت س** اور جب اپنے سفر جہاد سے پھرے تو زمین کی ہر بلندی پر اللہ اکبر تین بار کہے پھر یہ پڑھے لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر اسکا ترجمہ پہلے گذرچکا آئبون تائبون الخ یعنی ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین سجدہ کرنے والے ہین چلنے والے ہین یعنی جہاد کی راہ مین اپنے پروردگار کے واسطے تعریف کرنے والے اللہ تعالی نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی فتح کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى بَلَدِهٖ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلَدَهٗ **خ م س** اور جب اپنے شہر کے نزدیک آوے تو یون کہے آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون یعنی ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہین اور ان کلمات کو برابر کہتا رہے یہانتک کہ اپنے شہر مین داخل ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا **ا ط ی** اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا **ر ص** اور جب اپنے گھر والون پر داخل ہو تو یون کہے توبا توبا الخ یعنی مین توبہ کرتا ہون توبہ اپنے پروردگار کے سامنے ایسی حالت مین کہ سفر سے پھرنے والا ہون ایسی توبہ کہ ہمپر گناہ نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابن سنی نے اور ایک روایت مین یون آیا ہے اوبا اوبا الخ یعنی مین پھرتا ہون سفر سے ایسی طرح پھرنا کہ توبہ کرنے والا ہون اپنے پروردگار کے سامنے ایسی توبہ کہ ہمپر کوئی گناہ نہ چھوڑے

Marfat.com

نقل کیا اسکو بزار ابو یعلی نے وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيْمِ خ م ت س ق اور جسپر کوئی غم یا سختی یا مشکل کام واقع ہو تو چاہیے کہ یہ دعا کہے لا آلہ الا اللہ
الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا ے اللہ بزرگ بردبار کے کوئی معبود نہین سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی معبود
نہین سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا پروردگار ہے - نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ایک
روایت مین یون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ کوئی معبود نہین سوا اللہ بردبار کریم کے کوئی
معبود نہین سوا اللہ کے جو عرش برین کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے جو آسمانون کا پروردگار اور زمین کا پروردگار
اور عرش کریم کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو بخاری نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ عو ابو عوانہ کی روایت مین اسی دعا کے صرف دو صیغہ ہین لا آلہ الا اللہ الحلیم العظیم لا آلہ
الا اللہ رب العرش العظیم پھر ان کلمات کے بعد دعا مانگے یعنی جو کچھ چاہے اور ایک روایت مین دعا اسطرح ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب مس کوئی معبود نہین سوا اللہ بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور
اللہ بہت برکت والا بڑے عرش کا مالک ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعض روایت مین
یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے والحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جو عالمونکا پروردگار ہے نقل کیا اسکو ابن حبان
حاکم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَحِيْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِ
الدُّعَاءِ ایک روایت مین دعا اسطرح ہے نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون خدا کی جو ساتون
آسمانون کا پروردگار اور بڑے تخت کا مالک ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو عالمونکا پروردگار ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا
ہون تیرے بندون کی برائی سے - مصنف کہتے ہین کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسکو ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب مین
جسکا نام دعا ہے نقل کیا ہے - حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ ت س اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ اللہ مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے نقل
کیا اسکو بخاری نے ف ابن عباس رض سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین
ڈالا انہون نے یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کلمہ پڑھا جب لوگون نے آپ سے عرض کیا ان
الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم یعنی کفار تمسے لڑنے کو جمع ہوے ہین تو انسے ڈرو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے لگے تو انکا آخری قول یہ تھا حسبی اللہ ونعم الوکیل کذا ذکرہ الفخر - اور انیس المنقطعین

Marfat.com

مین عبد اللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کے بعد دس کلمہ پڑھے
تو اللہ تعالیٰ کو اُنکے ساتھ کافی پائیگا اُن مین سے پانچ دنیا کے لئے ہین اور پانچ آخرت کے لئے وہ الفاظ یہ ہین حسبی اللہ
لدینی حسبی اللہ لما اہمنی حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن حسدنی حسبی اللہ لمن کادنی بسوء حسبی اللہ
عند الموت حسبی اللہ عند المسألة فی القبر حسبی اللہ عند المیزان حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا آلہ الا
ہو علیہ توکلت والیہ انیب اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا د س ق مص طس اللہ تعالیٰ میرا
پروردگار ہے مین اُسکا شریک نہین کرتا کسی چیز کو نقل کیا اسکو ابوداؤد و نسائی ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط
مین اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ طب اللہ میرا پروردگار ہے مین اُسکا شریک نہین کرتا
کسی چیز کو یہ الفاظ تین بار کہے نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین ف آخری کلام حضرت عمر بن عبد العزیز کا موت
کے وقت یہی تھا فخر اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حب ان
الفاظ کو ابن حبان نے دو بار نقل کیا بہ تکرار لفظ مبارک اللہ کے اور معنی وہی ہین جو گذرے تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا مص مین نے بھروسہ کیا اُس زندہ پر جو نہ مریگا اور سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے
فرزند نہین بنایا کسیکو اور نہ اُسکا کوئی شریک بادشاہت مین اور نہ اُسکے لئے کوئی دوست ذلت سے بچانے والا
اور اُسکی بڑائی کر بہت سی بڑائی نقل کیا اُسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ
وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ د حب ط مص لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ د حب مص ی یا اللہ مین تیری
مہربانی کی امید رکھتا ہون تو مجھکو میرے نفس کے حوالے پلک مارنے تک مت کر اور میرے لئے سب کام یعنی میرے دین
اور دنیا کے کام درست کر نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین لا آلہ الا انت
زیادہ آیا ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یہ جو فرمایا کہ مجھکو میرے نفس کے حوالے
مت کر یہ اسلئے ہے کہ مین عاجز ہون حاجت روائی کی قدرت نہین رکھتا اور نہ اپنے حق مین اچھا برا جانتا ہون تو
اپنے فضل سے تو ہی متکفل میرے کامون کا ہو فخر يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ مس ی اے زندہ
اے خبرگیری کرنیوالے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے وَيُكَرِّرُ وَهُوَ سَاجِدٌ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ س مس اور بار بار کہے یا حی یا قیوم ایسے حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہو نقل کیا اسکو نسائی حاکم
نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ی یہ آیت بھی پڑھے لا آلہ الا انت الخ یعنی کوئی
نہین سوا تیرے پاکی بیان کرتا ہون مین بیشک ظالمون مین سے ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ
مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ ت س مس ارص جس کسی مرد مسلمان نے کسی بارہ مین
کبھی اس آیت سے دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول ہی فرمائی ہے یعنی روا رحاجت اور رفع بلیات کے لئے

Marfat.com

بذریعہ اس آیت کے دعا مانگنی مقبول ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نے **ف** مولانا عبدالعزیز رح نے
سورۂ نون کی تفسیر آیۂ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ الآیہ کے ذیل مین لکھا ہے کہ معتبر مشائخ سے منقول ہے کہ ہر غم واندوہ کے
لیئے اس آیۃ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور اسکے پڑھنے کے دو طور ہین ایک یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین
پڑھی جاوے دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو نماز عشا کے بعد تاریک مکان مین بیٹھکر باطہارت قبلہ رو ہوکر تین
بار پڑھے اور پانی کا پیالہ بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور لمحہ لمحہ اُس پانی مین اپنا ہاتھ ڈالکر اپنے مونہہ اور بدن پر ملتا رہے تین
دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسیطرح پڑھے انتہی۔ اور بستان ابو اللیث مین نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق
سے کہ اُنہون نے فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون ایسے شخص سے جو چار چیزون مین مبتلا ہو اور چار چیزون سے غافل رہے
اول تعجب اُس شخص سے ہے کہ غم مین مبتلا ہو اور اُسکا تدارک اس آیت کے پڑھنے سے نکرے لا الٰہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین کیونکہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنی یونس
نے جب یہ آیت پڑھی تو ہمنے اُسکی دعا قبول کی اور اُسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنون کو نجات دیتے
ہین یعنی جسوقت وہ فریاد ودعا کرین تو ہم اُنکو غم سے نجات دین دوم اُس شخص سے تعجب ہے کہ وہ کسی چیز سے ڈرتا ہو تو
وہ یہ آیت کیون نہین پڑھتا حسبی اللہ ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ
من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء یعنی صحابہ رض نے کہا کہ اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے تو بدسے مراجعت کی خدا
کی طرف سے نعمت اور فضل لیکر اُنکو کچھ بُرائی نہ پہونچی یعنی سلامتی اور فائدۂ تجارت کے ساتھ پھرے اور آسیب زخم
وغیرہ سے محفوظ رہے۔ سوم اُس شخص سے تعجب ہے کہ لوگون کے مکر سے خوف رکھتا ہو وہ اِس آیت کو کیون نہین پڑھتا
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد کیونکہ اللہ تعالی اس آیت کے بعد فرماتا ہے فوقاہ اللہ سیئات مامکروا یعنی فرعون
کا چچازاد بھائی سمعان نام پوشیدہ ایمان رکھتا تھا جب اُسکی قوم نے تنبیہہ کی تو اُسنے آیۂ افوض امری آخر تک پڑھی
یعنی مین سونپتا ہون اپنا معاملہ اللہ کو کہ خدا تعالی بندون کے حال کا بینا ہے تو خدا تعالی نے اُسکو اُن لوگون کے مکر سے
بچالیا۔ چہارم اُس شخص سے تعجب ہے کہ جنت کی خواہش رکھے اور یہ کلمات نہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی
فرماتا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتین
خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا کہ جب تو اپنے باغ مین آیا کیون نہ کہا جو اللہ چاہے وہی ہے ہونیوالا
مجھکو اپنے مال کے محافظت کی قوت نہین بجز اللہ کی مدد کے اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ مین تجھ سے مال اور اولاد مین کمتر ہون
تو امید ہے کہ مجھکو میرا رب تیرے باغ سے بہتر عنایت کرے۔ یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہے اُسکی تفسیر مین دیکھنا
چاہیے یہان کتاب کے طول کے خوف سے اسیقدر پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهٗ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ
اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

Marfat.com

أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ بَصَرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي
وَذَهَابَ هَمِّي إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا حب مس ا ص رمص
ط اور جس کسی بندہ نے جسکو فکر یا غم لاحق ہوا ہو یہ دعا پڑھے اللھم انی عبدک سے ذہاب ہمی تک اللہ تعالی اُسکا
غم دور کر دیتا ہے اور اُسکے غم کے عوض خوشی عنایت فرماتا ہے اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ مین تیرا بندہ ہون اور
تیرے بندہ کا بیٹا ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون میری پیشانی کے بال تیرے قبضۂ قدرت مین ہین تیرا حکم میرے
باب مین جاری ہے یعنی تیرے حکم کو توقف نہین تو جو چاہے سو کرے میرے معاملہ مین تیری تقدیر عدل ہے مین تجھسے
سوال کرتا ہون بذریعہ ہر ایک نام کے جو تیرے لئے مخصوص ہے اور اُس سے تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا تو نے
اُسکو اپنی کتاب مین نازل فرمایا یا تو نے اُسکو اپنی مخلوق مین سے کسیکو سکھایا ہے یعنی وحی یا الہام کے طور پر مدون کتاب
مین ذکر کرنیکے یا تو نے اُسکو اپنے نزدیک علم غیب مین پسند کیا ہے یعنی کسیکو تیرے سوا اطلاع نہین ہوئی ایسے نام کے
ذریعہ سے مین یہ مانگتا ہون کہ تو قرآن بزرگ کو میرے دل کی بہار اور میرے آنکھون کی روشنی کرے اور اُسکو میرے غم
کے دور کرنے اور میرے فکر کے جاتے رہنے کا باعث فرماوے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ
طبرانی نے مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ لَهُ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا
الْهَمُّ مس ط جو کوئی یہ کلمات کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نہین گناہون سے بچنا اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی
مدد سے تو یہ کلمات اُسکے حق مین ننانوے بیماریون کی دوا ہوتے ہین جنمین سے ادنی غم ہے۔ روایت کیا اسکو حاکم
طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت کہا کرو اسلئے کہ یہ کلمات جنت کے
خزانہ مین سے ہین اور جو کوئی انکو بہت پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اُسکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جب خدا نے اُسکی
طرف نظر کی تو دنیا اور آخرت کی خیر اُسکو حاصل ہوئی اور فرمایا کہ اُسکو بہت کہو کیونکہ یہ کلمہ ننانوے قسم کے ضرر دفع
کرتا ہے جنمین سے ادنی غم ہے اور مکحول سے مروی ہے کہ جو کوئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ کہتا ہے تو
اللہ تعالی اُسپر سے ستر دروازے ضرر کے بند کر دیتا ہے جنمین سے ادنی احتیاج ہے کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَا
د ق حب مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ
فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ د س ق حب جو کوئی استغفار کی مداومت لازم کرے یہ الفاظ
ابو داود ابن ماجہ ابن حبان نے نقل کئے ہین اور نسائی نے یون روایت کیا کہ جو کوئی بہت پڑھے استغفار تو اللہ تعالی
اُسکے لئے ہر تنگی سے نکلنا اور ہر غم سے رہائی دیتا ہے اور اُسکو روزی پہونچاتا ہے ایسی جگہ سے کہ اُسکو گمان نہو نقل کیا
اُسکو ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وَتَقَدَّمَ مَا يَقُولُ مَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِ
الْمُؤَذِّنِ مس اور پہلے گذری یعنی اذان کی دعاؤن مین وہ دعا جسکو غمزدہ یا سختی کشیدہ موذن کی اذان سنے
کے وقت پڑھے سو نقل کیا اسکو حاکم نے فقیر کہتا ہے کہ پیشتر یہ گذر چکا ہے کہ غمزدہ منتظر اذان کا رہے جب موذن اذان کہے

Marfat.com

تو اُسکا جواب اُنہین الفاظ سے دے اور بعد اذان ختم ہونیکے اللہم رب ہذہ الدعوۃ الصادقۃ المستجاب لہا آخر دعا تک پڑھکر اپنے
مقصود کی دعا کرے وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاۤءً اَوْ اَمْرًا مُّهَوِّلًا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا تِ مص اور اگر توقع کسی بلا یا کسی کام دہشت ناک کی ہو یا کسی بڑے معاملہ مین مبتلا ہو
تو یہ کلمات پڑھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے ہمنے اللہ ہی پر
بھروسا کیا نقل کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا تِ س ق اور اگر کسیکو مصیبت
پہونچے تو چاہئے کہ یون کہے انا اللہ الخ یعنی ہم اللہ ہی کے ملک ہین اور ہم اُسکی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ مین اپنی
مصیبت کا ثواب تیرے پاس سے مانگتا ہون تو مجھکو اُسمین ثواب عنایت فرما اور اُس سے بہتر مجھکو بدلا دے یعنی جو چیز کہ
جاتی رہی اور مصیبت کا سبب ہوئی اُسکے عوض اچھی چیز عنایت فرما۔ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور
ایک روایت مین یہ دعا اسطرح ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ
خَيْرًا مِّنْهَا م یعنی ہم اللہ ہی کی ملک ہین اور ہم اُسکی طرف پھرنیوالے ہین یا اللہ مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے
اور میرے لئے اُس سے بہتر عوض دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** انا للہ وانا الیہ راجعون مین اس بات کا اشارہ ہے
کہ اگر اُسکی تقدیر پر راضی ہونگے تو ثواب پاوینگے ورنہ مستحق عذاب ہونگے۔ اس آیت مین اقرار اپنی عاجزی اور تسلیم اور رضا
کا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑھتا ہے اللہ تعالی فوت ہوئی چیز کے عوض
مین اُس سے بہتر اُسکو عنایت فرماتا ہے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ رض کا خاوند مرا تو اُنہون نے اس آیت کو پڑھنا چاہا پھر
خیال کیا کہ مجھے اس خاوند سے بہتر کون شوہر ملیگا گر باتباع سرور عالم یہ کلمات پڑھے پھر وہ حضرت کے نکاح مین آئین
جو افضل بشر ہین وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ
عَلٰى مُسْلِمٍ اور جب کسی سے ڈرے یعنی کسی ظالم سے تو یون کہے اللہم اکفناہ بما شئت یعنی یا اللہ تو ہمکو اُس سے کفایت کر
جسطرح تو چاہے یعنی اُسکا ڈر ہمسے دفع کر جس تدبیر سے تو چاہے مصنف کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے ابو نعیم نے اُسکو اپنی
کتاب مین جسکا نام مستخرج علی مسلم ہے نقل کیا ہے **ف** جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض کے ساتھ
مکہ سے ہجرت کی تو ایک کافر سراقہ نام نے تعاقب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا پڑھی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین
مین دھنس گیا ع + اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَاُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ عو یا اللہ ہم تیری پناہ
مانگتے ہین دشمنون کی برائی سے اور ہم اُنکی شر دفع کرتے ہین تیری مدد سے ایسے حال مین کہ تجھکو اُنکے مقابلہ مین کرتے ہین
یعنی اس غرض سے کہ تو اُنکو ہم سے دفع کرے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجم نے ندرأ بک فی نحورہم کی جو ترکیب
کی ہے کہ ندرأ بک کو جدا جملہ اور فی نحورہم کو اُسکا حال ٹھہرایا ہے کسی شرح مین نظر سے نہین گذرا بلکہ صاحب مفاتیح نے
ندرأ بک کے معنی نجعلک لکھے ہین اور صاحب حرز ثمین نے لکھا ہے کہ لفظ بک مین با موحدہ زائد ہے اور ندرأ بک کے معنی نجعلک

Marfat.com

مسند وغیرہ کی روایت مین آیا ہے غرضکہ معنی نجعلک فی نحورہم کے یہ ہین کہ ہم تجھکو انکی آڑ کرتے ہین کہ تو انکو
دفع کرے واللہ اعلم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ عو یا اللہ مین تجھکو انکے
مقابل کرتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون انکی برائی سے ۔نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا
فَلْیَقُلْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَ
اَشْیَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ طا مو مص مرط اور اگر بادشاہ سے یا کسی ظالم سے ڈرے تو یہ دعا اللہ اکبر سے غیرک تک تین بار
پڑھے اسکے معنی یہ ہین اللہ بہت بڑا ہے اللہ اپنی سب مخلوق سے غالب تر ہے اللہ اُس چیز سے غالب تر ہے جس سے مین
ڈرتا ہون اور ہراس کرتا ہون مین پناہ مانگتا ہون اُس اللہ کی کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین وہ آسمانون کو تھامنے والا ہے
اس بات سے کہ زمین پر گر پڑین مگر اُسکی اجازت سے تیری پناہ مانگتا ہون تیرے فلان بندہ کی برائی سے یعنی فلان کی جگہہ اُس
بندہ کا نام لے اور اُسکے لشکرونکی اور تابعدارون اور گروہونکی برائی سے خواہ اُسکے گروہ جن سے ہون یا انسان سے یا اللہ تو میرا
محافظ ہو انکی برائی سے تیری تعریف بڑی ہے اور تیری پناہ پکڑنے والا غالب ہے اور کوئی معبود نہین سوا تیرے نقل کیا اسکو
طبرانی نے مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور دوسری روایتون مین ڈر کے لئے یہ اگلی دعا مین
بھی آئی ہین جونسی چاہے انمین سے پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی
مو ہمی یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین اس سے کہ اُن مین سے کوئی ہمپر زیادتی کرے یا ظلم کرے نقل کیا اسکو موقوفًا دارمی
نے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰهَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ مو مص اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود اے
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود مجھکو عافیت دے یعنی سب ظاہری اور باطنی بلاؤن سے اور مجھپر کسیکو اپنے مخلوق سے
غالب نکر ایسی چیز سے کہ مجھکو اُسکی طاقت نہو نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا مو مص مین راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین
ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اور قرآن کے حاکم اور امام ہونے سے یعنی قرآن کا حکم مانتا ہون اور اسپر
عمل کرتا ہون ۔نقل کیا اُسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے ف تفسیر درمنثور مین ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکون
نے قید کیا اور اُسکو باندھکر بھوکا رکھا اُسنے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر میری تنگی اور سختی
کا حال عرض کردو اُنہون نے جب آپکی خدمت مین اپنے بیٹے کا حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم اسکو لکھ بھیجو کہ اللہ سے ڈرے
اور اُسی پر بھروسہ کرے اور صبح شام یہ آیت پڑھا کرے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف
رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم جب یہ خط اُنکو گیا اور اُنہون نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے قید سے رہائی دی پھر اُنکے جنگل مین جاکر اُنکے اونٹ اور بکریان ہانک لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جائز
حلال ہین یا حرام آپنے فرمایا کہ حلال ہین اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث
لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اُسکے لئے اللہ نکلنے کی جگہ کرتا ہے اور اُسکو روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے کہ وہ
گمان بھی نہین رکھتا۔ اور ابن عباس رض نے کہا کہ جو کوئی یہ آیہ بادشاہ کے پاس پڑھے جسکے ظلم سے خائف ہو یا موج
کے وقت جس سے ڈوبنے کا ڈر ہو یا درندہ جانور کے پاس تو ان چیزون مین سے کوئی اُسکو ضرر نکریگی۔ اور ایک دوسری
روایت مین آیا ہے کہ عوف بن مالک نے اپنے بیٹے کے مقید ہونیکا حال جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت
مین بیان کرکے عرض کیا کہ اُسکی والدہ بیقرار ہے اب مجھکو کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ مین تجھکو اور اُسکی مان کو حکم کرتا ہون
کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت پڑھو اُنکے بی بی نے کہا کہ آپنے خوب فرمایا اور دونون نے اُسکے پڑھنے کی کثرت کی آخرکار
دشمن اُنکے بیٹے سے غافل ہوے اور وہ اُنکا ریوڑ ہانک لایا اُسوقت یہ آیت اُتری ومن یتق اللہ آخر تک اور حیوۃ الحیوان
مین لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے مقتول ہونے یا عذاب وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو تو ایک بکرا یا مینڈھا فربہ قربانی کے قابل لاکر
ایک خالی مکان مین قبلہ رخ کرکے ذبح کرے اور ذبح کے وقت یون کہے اللھم ھذا لک فدائی فتقبل منی اور ایک گڈھا کھودے
کہ خون اُسی مین جمع ہو پھر خون کو خاک سے بند کردے کہ پاؤن کے نیچے نہ آوے اور اُس جانور کے گوشت کے ٹکڑے
کرکے فقیرون مسکینون کو دے اور خود نہ کھاوے اور نہ وہ لوگ کھاوین جنکا نفقہ اُسپر واجب ہے انشاء اللہ جس بلا سے
ڈرتا ہے دفع ہو جائیگی اور وہ جانور اُسکا بدلا ہو جائیگا یہ ترکیب مجرب ہے کذا فی فتح المبین وان خاف شیطانا
اوغیرہ فلیقل اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من
شر ما خلق وذرا وبرا ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر ما ذرا فی الارض
ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر
یا رحمٰن ط ب س ط م ص ص اور اگر کسی شیطان سے ڈرے خواہ وہ جن ہو یا انسان یا اُسکے سوا کسی
اور چیز سے یا حیوانات موذیات سے تو چاہئے کہ یہ دعا پڑھے اعوذ بوجہ اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا ے بزرگ ذات
کی اور خدا کے پورے کلمون کی جن سے تجاوز نہین کرتا نیک اور بد اُس چیز کی برائی سے جو اُسنے پیدا کی اور پھیلائی اور بلا تفاوت
بنائی اور اُسچیز کی برائی سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور اُسچیز کی برائی سے جو آسمان مین چڑھتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے
جو زمین مین پیدا کی اور اُس چیز کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنون کی برائی سے اور رات کے
ہر حادثہ کی برائی سے یعنی چور وغیرہ سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمٰن یعنی مجھپر رحم کر نقل کیا اسکو احمد طبرانی
نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے **ف** کلمات اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتابین اور نام وصفات ہین کوئی اُنکی
تاثیرات سے خارج نہین مثلاً مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہے اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یون ہی ہوگا ع واذا تغولت
الغیلان نادی بالاذان **م ر م ص** اور جب چھلاوے ظاہر ہون تو اذان پکار کر کہے۔ نقل کیا اسکو مسلم

امان از شیطان و سلطان

Marfat.com

اور ابن ابی شیبہ نے وَقِرَاءَةُ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ ت مص اور پکار کر پڑھے آیۃ الکرسی نقل کیا اِسکو ترمذی ابن ابی شیبہ
نے وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ
وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ د ت س اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے خائف ہو تو یہ دعا پڑھے
اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمون کی اُسکے غصہ یعنی عذاب سے اور اُسکے بندون کی
بُرائی سے اور شیطانون کے وسوسون سے اور اسبات سے کہ شیطان میرے پاس آوین نقل کیا اِسکو ابوداود ترمذی
نسائی نے وَمَنْ غَلَبَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ی اور جسکو کوئی کام دبا لے یعنی ایسا
امر پیش ہو کہ اُسکا علاج نہین جانتا تو وہ یون کہے حسبی اللہ ونعم الوکیل یعنی اللہ مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے نقل
کیا اسکو ابوداود نسائی ابن سنی نے وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ فَلَا يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ
بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق ی اور جس شخص کو ایسی چیز
پیش آوے کہ اُسکو ناخوش معلوم ہو تو یون نہ کہے کہ اگر مین ایسا اور ایسا کرتا تو یہ برائی نہ ہوتی بلکہ یون کہے کہ یہ امر
خدا کے حکم سے واقع ہوا اور جو کچھ اُسنے چاہا وہ کیا۔ نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے ف یعنی یون اعتقاد
نہ کرے کہ اگر مین یون کرتا تو یہ بات واقع نہ ہوتی مثلاً کوئی شخص گھر سے نکلا اور کسی نے اُسکو ستایا تو یہ اعتقاد نہ کرے کہ
اگر گھر سے نہ نکلتا تو ستایا نہ جاتا اور یہ نہی تنزیہی ہے اور بعضون نے اسکو نہی تحریمی کہا ہے مخفی فقیر کہتا ہے کہ وجہ
اِسکی ممانعت کی یہ ہے کہ اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ تدبیر تقدیر کے معارض ہو سکتی ہے اور یہ عمل شیطانی ہے چنانچہ حدیث
مین ارشاد فرمایا کہ لفظ لو عمل شیطان کو کھولتا ہے مگر یہ اُسی صورت مین ہے کہ تقدیر کے مقابلہ کے لئے کہا جائے اور اگر کسی
خیر کے فوت ہونے پر ذکر کرے تو کچھ مضائقہ نہین چنانچہ حج وداع کی حدیث مین ہے لو استقبلت من امری کحدیث
وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا
شِئْتَ حب ی اور اگر کسی پر کوئی کام دشوار ہو جاوے تو یہ دعا پڑھے اللہم لا سہل الخ یعنی یا اللہ کوئی چیز آسان
نہین مگر جسکو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے جب چاہے نقل کیا اسکو ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ
كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ مس ت
اور جسکسی کو حاجت ہو اللہ کی طرف یا بنی آدم سے کسیکی طرف تو اُسکو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے یعنی مسنون طور
پر کرے اور منہیات سے بچے پھر دوگانہ نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ
دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ یعنی کوئی معبود نہین سوائے خدا بردبار کریم کے پاک ہے اللہ بڑے عرش کا مالک

Marfat.com

سب تعریف اللہ کو ہے جو عالموں کا پروردگار ہے الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون تیری رحمت کی واجب کرنیوالی خصلتین اور تیری بخشش کے واجب کرنے والے عمل اور مانگتا ہون ہر نیکی سے غنیمت یعنی پوری نیکی اور ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر گناہ سے سلامتی نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے **ف** جملہ والعصمۃ من کل ذنب فقط حاکم نے روایت کیا ہے اور والغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین ہے اور ایک عبادت مین اس دعا کے بعد یہ عبارت بھی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **ت** مت چھوڑ میرا کوئی گناہ جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسی حاجت کہ تجھکو پسند ہو جسکو تو پوری نہ کرے یعنی ایسی حاجت کو پورا کر جو تیری خوشی کا سبب ہو ورنہ باز رکھ اے سب مہربانون کے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ترمذی نے دمَنْ کَانَتْ لَہٗ ضَرُوْرَۃٌ فَلْیَتَوَضَّأْ فَیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ **ت س ق مس** وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ **س** ثُمَّ یَدْعُوْا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ **ت س ق مس** اور جسکو کوئی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی آدمی کی طرف حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کرے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے اور دو رکعتین پڑھے نقل کیا اسکو نسائی نے یعنی دوگانہ پڑھنا فقط نسائی کی روایت مین ہے اور باقی مین سب متفق ہین پھر یون دعا کرے اللھم انی اسألک الخ یعنی یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اپنی حاجت اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون بذریعہ تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نبی رحمت ہین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین متوجہ ہوتا ہون آپکے ذریعہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت میں تاکہ میرے حق مین وہ حاجت روا کی جاوے الٰہی تو انکی شفاعت میرے باب مین قبول فرما نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھکو اس مرض سے عافیت دے آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اور چاہے تو نابینائی پر صبر کر کہ تیرے حق مین صبر کرنا بہتر ہے اُسنے عرض کیا دعا ہی کیجئے آپنے خود دعا نہین فرمائی بلکہ اُسکو وضو کے لئے حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دعا پڑھے اُسنے یہی دعا پڑھی اور بینا ہوگیا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ اگر اس دعائے ذیل کے ساتھ کسی چیز کی دعا کیجائے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہو بشرطیکہ دعا مذکور جمعہ کی ساعت مقبول مین کیجاوے تو ضرور مقبول ہوگی دعا یہ ہے لاالٰہ الاانت یاحنان یامنان بدیع السموات والارض یا ذاالجلال والاکرام اور در منثور مین حضرت علی مرتضیٰ رض سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی کسی حاجت کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ پنجشنبہ کی صبح کو اُسکی طلب مین جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الٰہی میری امت کو برکت دے پنجشنبہ کے دن کی صبح مین اور جب اپنے مکان سے نکلے تو آخر سورۂ ال عمران ان فی خلق السموات سے آخر تک اور سورۂ قدر اور سورۂ فاتحہ پڑھے کیونکہ ان سورتون مین دنیا اور آخرت کی حاجت روائیان ہین **فقیر** کہتا ہے کہ یہان مترجم نے ایک حاشیہ فارسی عبارت مین لکھا ہے اُسکا خلاصہ ہم رفاہ عام کے لئے اردو مین ترجمہ کئے دیتے ہین اول مترجم نے

Marfat.com

اندھے کے بارہ مین جو حدیث مشکوٰۃ مین وارد ہے اُسکے الفاظ بعینہ نقل کئے اُسکے بعد یہ لکھا کہ مقصود اس حدیث کا یہ ہے کہ دعا مین تقرب الی اللہ بذریعہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل کرے اور یہ اعتقاد نکرے کہ جب اس ندا اور خطاب سے مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بارگاہ خداوندی مین کرونگا تو آپ میری آواز سنین گے کیونکہ دور کی آواز کا سننا علم غیب سے متعلق ہے اور وہ مخصوص خدا کی ذات کو ہے کہ قرآن کی آیتین اسکی شاہد ہین بلکہ اس خطاب کو ایسا سمجھنا چاہیئے جیسا التحیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے ہین کہ وہان مقصود پکارنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا نہین بلکہ حکایت معراجی کا یاد کرنا مراد ہے اور اس ندا و خطاب کو امر تعبدی سمجھنا چاہیئے جیسا طیبی وغیرہ نے اسکی تصریح کی ہے اسیطرح اس حدیث مین بھی ندا امر تعبدی ہے علاوہ ازین یہ حدیث اعتقاد کے باب مین قابل استدلال نہین کیونکہ اسکا ایک راوی عثمان بن خالد متروک الحدیث ہے اور راوی متروک الحدیث کی نقل حجت کے قابل فقہا اور محدثین کے نزدیک نہین ہوتی چنانچہ نووی کی تقریب اور اسکی شرح تدریب الراوی مین یہ مسئلہ مصرح ہے وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہَا سَاعَۃٌ مَّشْہُوْدَۃٌ وَالدُّعَاءُ فِیْہَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِہَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی قرآن کا یاد کرنا چاہے تو جب جمعہ کی رات ہو پس اگر اٹھ سکے آخر کی تہائی رات مین تو اُسوقت اُٹھے کیونکہ وہ ایسی ساعت ہے کہ اُسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور اُسمین دعا مقبول ہوتی ہے اور اگر نہ ہو سکے یعنی اُسوقت نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اور اگر یہ نہ کر سکے تو اول رات مین اُٹھے اور چار رکعتین پڑھے یَقْرَاُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَۃَ وَسُوْرَۃَ یٰسٓ وَفِی الثَّانِیَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَحٰمٓ الدُّخَانَ وَفِی الثَّالِثَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَالٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃَ وَفِی الرَّابِعَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری مین الحمد اور الم تنزیل یعنی سورہ سجدہ اور چوتھی مین الحمد اور سورہ ملک پڑھے **ف** نفلون مین ہر دوگانہ جدی نماز کا حکم رکھتا ہے تو تقدیم تاخیر یعنی سورہ دخان کو پہلے پڑھنا اور سورہ سجدہ کو پیچھے پڑھنا مضائقہ نہین ایک ہی دوگانہ مین تقدیم تاخیر مکروہ ہے دوسرے یہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین چاہیے ایک ہی دوگانہ مین ہو ع - فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَہُّدِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَلْیُحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰہِ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُحْسِنْ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَلْیَسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِہِ الَّذِیْنَ سَبَقُوْہُ بِالْاِیْمَانِ اور جب التحیات کے پڑھنے سے فراغت پاوے یعنی سلام پھیر چکے تو چاہیے کہ اللہ تعالی کی تعریف کرے اور اللہ کی ثنا اچھی بیان کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اچھی طرح پر اور سب پیغمبرون پر درود بھیجے اور ایمان والے مردون اور عورتون کے لیے بخشش مانگے اور اپنے اُن بھائیون کے لیے بخشش مانگے جو ایمان مین اُسپر سبقت لیگئے ہین یعنی صحابہ اور تابعین کے لیے **ف** خدا کی اچھی ثنا یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اُسکے اسماء حسنی اور صفات کاملہ سے ہو اور درود اچھی طرح یہ ہے کہ اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرے

Marfat.com

یا آل و اصحاب کو بھی شریک کرلے تو عبارت ذیل یا اسی جیسی اور عبارت دوسری زبان مین پڑھ لے - الحمد للہ رب العالمین اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی الہاشمی و علی آلہ و اصحابہ البررۃ الکرام و علی سائر النبیین و اغفر لجمیع المؤمنین و المؤمنات و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ع ثُمَّ لِيَقُلْ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ پھر اُسکے آخر مین یہ دعا پڑھے جسکا شروع اللھم ارحمنی سے ہے اور آخر باللہ العظیم پر فوائد کے لحاظ سے اس دعا کے ٹکڑے کر دیے ہین معنی یہ ہین الٰہی تو مجھ پر رحم کر گناہون کے چھوڑنے سے یعنی توفیق دے کہ گناہ چھوڑ دون ہمیشہ جب تک تو مجھکو زندہ رکھے اور مجھپر رحم کر اس بات کے چھوڑنے سے کہ مین تکلف کرون ایسی بات کا جو مجھے فائدہ نہ دے **ف** اسمین یہ اشارہ ہے کہ مومن خوشدل ہو کر بیفائدہ باتونکا مرتکب نہ ہو اگرچہ وہ باتین گناہ کی موجب نہون کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے کہ بیفائدہ باتون کو ترک کرے ع وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور مجھکو روزی کر خوب دیکھنا ایسی چیزون مین جو تجھکو مجھ سے راضی کرین **ف** یعنی اپنی پسندیدہ چیزون مین فکر کرنیکی توفیق دے اور اُن چیزونکی محبت میرے دل مین ڈال یا نظر سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہو تو یہ معنی کہ مجھکو مطالعہ علوم دینی نصیب کر کہ اُسی مین آنکھ مشغول رہے ع اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ اے اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اے ایسی عزت والے کہ قصد نہین کیجاتی ہے یعنی دوسرے کو لایق نہین کہ اُس عزت کی آرزو کرے مین تجھ سے مانگتا ہون یا اللہ یا رحمن بوسیلہ تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے یہ بات کہ تو میرے دل مین لازم کر دے اپنی کتاب کا یاد کرنا جیسے تو نے مجھکو سکھائی **ف** یعنی جیسی تو نے توفیق دی کہ قرآن کو دیکھکر پڑھتا ہون ویسی ہی توفیق دے کہ حفظ پڑھا کرون ع وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور مجھکو یہ بات نصیب کر کہ قرآن کو پڑھون اسی طرح پر کہ تجھکو مجھ سے راضی کرے **ف** یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور صحت الفاظ مخارج کے ساتھ پڑھا کرون ع اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا يُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس یا اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اور ایسی عزت والے جسکا قصد نہین کیا جاتا مین تجھ سے سوال کرتا ہون یا اللہ یا رحمن بذریعہ تیری بزرگی اور تیری ذات کی روشنی کے یہ بات کہ تو روشن کرے اپنی کتاب کی برکت سے میری بینائی اور جاری کرے اُسپر میری زبان اور دور کرے اُسکی برکت سے میرے دل کے غم کو اور کھولے اُسکے سبب سے میرا سینہ اور دھووے اُس سے میرا بدن یعنی گناہون کی نجاست سے بوجہ اُسکے

Marfat.com

عمل کرینگے کیونکہ کوئی میری مدد نہیں کرتا امر حق پر سوا تیرے اور کوئی حق کو نہیں دیتا سوا تیرے اور نہیں ہے بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر بجز اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کی مدد کے یہانتک دعا ختم ہوئی اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ کرے اللہ کے حکم سے مقبول ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو حق لیکر بھیجا کہ اس عمل کے مقبول ہونے نے کبھی کسی ایمان دار سے خطا نہیں کی یعنی یہ دعا مسلمان سے مقبول ہی ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی رض نے جناب سرور عالم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہے یاد نہین رہتا آپنے فرمایا کہ مین تجھکو ایسا کچھ کلمہ نہ سکھاؤن جنکے سبب سے اللہ تعالی تجھے بھی فائدہ دے اور جسکو تو سکھا دے اُسکو بھی مفید ہون اور تیرے سینے مین جو چیز تو سیکھے ثابت رہے حضرت علی رض نے عرض کیا بہتر تب آپنے یہ حدیث فرمائی اذا کانت لیلۃ الجمعۃ الخ پھر اس حدیث کے راوی یعنی ابن عباس رض کہتے ہین کہ پانچ یا سات جمعون کے بعد حضرت علی رض حاضر ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سے پہلے مین چار آیتین یاد کرتا تھا اور جب اُنکو پڑھتا تو یاد نرہتی تھین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑھتا ہون تو گویا قرآن میری آنکھون کے سامنے ہوتا ہے اور مین حدیث سنتا تھا پھر جب دوبارہ پڑھتا تو بھول جاتا اور اب مین جو حدیث سنتا ہون اور پھر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف بھی ناقص نہین پاتا کذا فی الترمذی امام شافعی رح نے ایک عمل حافظہ کا خوب لکھا ہے یا اللہ ہم سبکو اُسپر عمل نصیب کرو عمل یہ ہے **ف** شکوت الی وکیع سوء حفظی ٭ فاوصانی الی ترک المعاصی ٭ فان العلم فضل من اللہ ٭ وفضل اللہ لا یعطی لعاص ٭ یعنی امام شافعی رح فرماتے ہین کہ مین نے اپنے استاد وکیع سے اپنے حافظہ کی برائی کا شکوہ کیا اُنہون نے مجھکو گناہون کے چھوڑنے کی نصیحت کی کیونکہ علم اللہ تعالی کا فضل ہے اور اللہ کا فضل گنہگار کو عطا نہین ہوتا وَاِذَا اَخْطَاَ اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ اَنْ یَّتُوْبَ اِلَی اللّٰہِ فَلْیَمُدَّ یَدَیْہِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا فَاِنَّہٗ یُغْفَرُ لَہٗ مَا لَمْ یَرْجِعْ فِیْ عَمَلِہٖ ذٰلِکَ **مس** اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا قصدًا جرم کرے اور پھر یہ چاہے کہ خدا کے سامنے توبہ کرے تو چاہئے کہ یہ عمل کرے یعنی اپنے دونو ہاتھ خدائے عزوجل کی طرف پھیلا دے اور پھر یون کہے اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابدا یعنی یا اللہ مین تیرے سامنے توبہ کرتا ہون گناہون سے مین انکی طرف کبھی نہ پھرونگا کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے اُس کام مین دوبارہ قدم نہ رکھے یعنی جس امر سے توبہ کی ہے وہ بخشا جائیگا اور اگر پھر دوبارہ وہی گناہ کرے تو اُسکے لئے جلدی توبہ چاہئے نقل کیا اسکو حاکم نے مَا مِنْ رَّجُلٍ یُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِذٰلِکَ الذَّنْبِ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ **عمحب ی** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی گناہ کرے پھر اُٹھے یعنی توبہ کے ارادے سے طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر دوگانہ پڑھے پھر خدا تعالی سے اپنے اُس گناہ کی بخشش چاہے تو اُسکی بخشش ہو جاتی ہے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان نے اور ابن سنی نے وَجَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ وَاذُنُوبَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ
ذُنُوبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ
قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ **مس** اور ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ ہاے ہرے
گناہ واے میرے گناہ آپنے اُسکو فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی یعنی
یا اللہ تیری بخشش زیادہ وسیع ہے بنسبت میرے گناہون کے اور تیری رحمت کی مجھکو بہت توقع ہے بنسبت اپنے
عمل کے اُس شخص نے ان کلمات کو پڑھا پھر آپنے فرمایا کہ انکو دوبارہ پڑھ اُسنے دوبارہ پڑھا پھر آپنے فرمایا پھر پڑھ اُسنے
پھر پڑھا آپنے فرمایا کہ کھڑا ہو جا اللہ تعالی نے تیرے گناہ معاف کیے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** یہی مضمون کسی شاعر
نے لکھا ہے **ے** گنہ با بود فزون زقیاس * عفو فزون تر از گناہ ہمہ * قطرۂ زآب رحمت تو بس است * شستن
نامہ سیاہ ہمہ * **فخ** اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ
مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا **م مس** اللہ تعالی اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے
تاکہ دن مین گناہ کرنیوالا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دنکو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے اور یہی حال رہیگا جب تک
آفتاب اپنے مغرب سے نکلے یعنی جب توبہ کے دروازے بند ہو جائینگے اور توبہ کچھ فائدہ نہ دیگی نقل کیا اسکو مسلم اور حاکم
نے وَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَ
يَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُوْدُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ
وَيَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا **طس طا** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص گناہ کرتا ہے یعنی اُسکا کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ وہ گناہ
اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ اُس گناہ سے بخشش چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے یعنی اگر بعد گناہ کے توبہ کرے تو کیا
حال ہے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ شخص دوبارہ گناہ کا ارادہ
کرتا ہے اور مرتکب گناہ ہوتا ہے یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ
پھر اُس گناہ سے بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اور
اللہ تعالی بخشش کرنے سے نہین تھکتا یہانتک کہ تم بخشش چاہنے سے تھک جاؤ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور
کبیر مین **ف** بعض روایت مین آیا ہے کہ بائین طرف کا فرشتہ اعمال لکھنے والا چھ سات ساعت تک توقف کرتا ہے
اگر اس عرصہ مین مجرم نے توبہ کر لی تو وہ نہین لکھتا ورنہ لکھتا ہے اور تھکنے سے یہ مراد ہے کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے
سے مت تھکو اگر توبہ توڑو تو پھر توبہ کرو کہ اللہ تعالی تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے **ے** باز آ باز آ ہر آنچہ
ہستی باز آ * گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ * این درگہ ما درگہ نومیدی نیست * صد بار اگر توبہ شکستی باز آ * **فخ** وَاِذَا
قُحِطُوا الْمَطَرَ فَلْيَجْثُوْا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لْيَقُوْلُوْا يَا رَبِّ يَا رَبِّ **عو** اور جب لوگون مین مینہ کی خشکی ہو یعنی

دعا طلب باران

Marfat.com

مینہ نہ برسے تو چاہئے کہ دوزانو بیٹھین پھر یارب یارب کہین نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا خ اور مینہ مانگنے کی دعا یہ ہے اللہم اسقنا تین بار یعنی یا اللہ ہمکو پانی پلا نقل کیا اسکو بخاری نے

ف حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جمعہ کے دن اثناء خطبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ قحط سے ہلاک ہوگئے دعا کیجئے کہ مینہ برسے آپنے منبر ہی پر دست مبارک اُٹھاکر یہ دعا کی اللہم اسقنا تین بار اُسیوقت ایک ابر نمودار ہوا اور ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعہ تک آفتاب نہ نکلا ابر مینہ برستا رہا پھر اُسی شخص نے دوسرے جمعہ مین خطبہ کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ مینہ کی کثرت سے ہلاک ہوے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھاکر دعا کی اللہم حوالینا ولا علینا یعنی خدایا ہمارے گرد و نواح مین برسے اور ہمپر نہ برسے اس دعا سے مینہ کھل گیا فحر اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا م مسلم نے دعاء بارش کی ان الفاظ سے نقل کی ہے اللہم اغثنا تین بار یعنی یا اللہ ہمپر مینہ برسا

وَاِنْ كَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ يُحَوِّلُ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَيُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ د حب مس

اور اگر دعا مانگنے والا بادشاہ یا اُس کا نائب یعنی قاضی وغیرہ ہو تو جنگل کو نکلے جبکہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا ور منبر پر بیٹھکر اللہ اکبر کہے اور خدائے عزوجل کی تعریف کرے پھر یہ دعا پڑھے الحمد للہ رب العالمین سے بلاغا الی حین تک جسکے معنی یہ ہین کہ تعریف اُس اللہ کو شایان ہے جو عالمونکا پروردگار بخشنے والا مہربان جزا کے دن کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے الٰہی تو ہی معبود ہے کہ کوئی معبود برحق سوا تیرے نہین کہ تو انگر ہے اور ہم محتاج ہم پر مینہ برسا اور جو کچھ تو نے ہمپر اُتارا یعنی رزق اور مینہ اُسکو طاعت کی قوت کا سبب کر اور مطلب کے پہونچنے کا باعث ایک مدت دراز تک کر یعنی اُسکے سبب سے ہم مدت تک فائدہ اُٹھائین پھر اپنے دونو ہاتھ اُٹھاوے یہانتک کہ اُسکے بغل کی سفیدی ظاہر ہو یعنی خوب اونچی کرے پھر آدمیونکی طرف اپنی پیٹھ پھیرے یعنی دعا کے لئے قبلہ رو ہوجاوے اور اپنی چادر کو پلٹے اور ہاتھ اپنے اُٹھائے رکھے پھر آدمیون کی طرف منہ کرے اور منبر سے اُترکر دوگانہ پڑھے نقل کیا اسکو ابو داود ابن حبان حاکم نے

ف اور جب چادر پلٹے اسطرح اُلٹے کہ داہنا سرا بائین طرف ہوجاے اور بایان داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا اندر کذا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت مین الحمد کے بعد سورۂ اعلیٰ اور دوسری مین غاشیہ عید اور جمعہ کی طرح پڑھے اور امام اعظم رح کے نزدیک یہ جماعت سے سنت نہین مگر صاحبین کے نزدیک مسنون ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے اور حنفی مذہب مین فتویٰ اسی پر ہے کذا ذکر الفقہاء اور دعاء طلب باران مین مستحب یہ ہے کہ لوگ اپنے گناہون سے توبہ کرین اور آپس مین صلح کرین اور نکلنے سے پہلے

Marfat.com

ہاں پہلے تین روزے رکھیں اور ہر روز صدقہ دین اور چوتھے دن روزے سے پیادہ اور برہنہ پا پرانے کپڑون مین ذلیل صورت فروتنی کرنے والے سر جھکائے روتے ہوئے یا بسورتے نکلین اور مومن مردون اور عورتون کے لئے دعا کرین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجین اور استغفار بہت پڑھین اور آیت الکرسی پڑھین اور امام خطبہ اور دعا کے درمیان استغفار پڑھتا جاوے اور یہ بھی پڑھے اللھم ربنا آتنا فی الدنیا الآیۃ لاالٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لاالٰہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا پکار کر بھی کرے اور آہستہ بھی اور ہاتھون کی پیٹھ دعا کے وقت کبھی زمین کی طرف کرے کبھی آسمان کی طرف اور دعا کے شروع اور ختم مین حمد اور ثنا اللہ تعالیٰ کی اور درود وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کذا فی وظائف النبی فقیر کہتا ہے کہ فقہا نے چادر کے ملٹنے کا یہ طور لکھا ہے کہ بائین طرف کے نیچے کا سرا داہنے ہاتھ مین پکڑ کر پشت کی طرف سے گھما کر داہنے شانہ پر ڈالے اس ترکیب سے چادر اسیطرح پلٹ جائیگی جیسے مترجم نے بیان کیا ہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا **د مص** غَیْرَ اٰجِلٍ **د** رَائِثٍ **مص** دعاء طلب باران یہ ہے اللھم اسقنا الخ یعنی یا اللہ ہم پر مینہ برسا فریاد کو پہونچنے والا مقدار مین بہت اور ارزانی کرنیوالا نافع مضرت نکرے جلد برسنے والا۔ نقل کیا اسکو ابو داود و ابن ابی شیبہ نے نہ دیر کرنے والا اسکو ابو داود نے نقل کیا نہ تاخیر کرنے والا ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے **ف** یعنی ابو داود کی روایت مین لفظ غیر آجل اس دعا مین آیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے آجل کے عوض رائث نقل کیا ہے معنی دونون کے ایک ہین **ع**۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ **د** ایک دعا یہ ہے اللھم اسق عبادک الخ الٰہی اپنے بندون کو پانی دے اور اپنے جانورون کو اور اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر یعنی سرسبز کر نقل کیا اسکو ابو داود نے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا **عو** یا اللہ ہماری زمین پر اسکا سنگار اتار یعنی سبزہ اور پھول و بوٹا اور اسکا چین نازل کر نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **ف** یعنی جو چیز زمین والون کے چین کا باعث ہو اسکو نازل کر مقصود یہ ہے کہ انکے مطلب پورے کر تا کہ انکے دل تسکین اور چین پاوین **فحز** اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّوَاصِلْ بِالْغَیْثِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ایک دعا یہ ہے جسکا ختم مرع النبات پر آویگا اور شروع پہلے سے ہے اللھم ضاحت یعنی یا اللہ کھل گئے ہمارے پہاڑ یعنی گھاس کے نہونے سے اور خاک اڑتی ہے ہماری زمین مین اور بہت پیاسے ہوئے ہمارے جانور اے دینے والے بھلائیون کے انکی جگہون سے اور اے رحمت یعنی مینہ کے اتارنے والے اسکی کانون سے اور اے برکت کے جاری کرنیوالے برکت والون پر یعنی جو لوگ برکت کے لائق ہین یہ سب باتین کرنے والے بسبب مینہ برسانے فریاد رس کے تو بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشنے والا

Marfat.com

ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہین اپنے خاص گناہونکی یعنی جو گناہ خاص ہمسے ہوے نہ دوسرون سے اور ہم تیرے سامنے توبہ کرتے
ہین اپنے عام گناہون سے یعنی جو مشترک ہین ہم مین اور دوسرون مین الٰہی بھیج زور کا مینہ لگاتار اور کفایت کر یعنی ہمارا مطلب
پورا کر اُس مینہ سے کہ جو تیرے عرش کے نیچے سے ہو ایسی طرح کہ ہمکو نفع دے اور اُسکا نفع ہمپر دوبارا ہو **ف** یعنی نالون
مین اور کھیتیون مین برسا کہ اب بھی نافع ہو اور آگے کو کام آوے اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہے یعنی مینہ کو عرش کے
نیچے سے بھیج اور بالغیث المغیث متعلق معطی اور منزل اور مجری کا ہے فہر غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا
رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ **عو** برسا ایسا مینہ کہ عام ہو یعنی سب جگہ برسے ساری زمین کو ڈھانکنے والا یعنی سبزہ اور پانی
سے مقدار مین زیادہ ارزانی والا کھانے کی چیزونکا اُگانے والا سبزہ کا جمانے والا نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے **ف** کہتا ہے کہ مصنف
نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ طبق بالتحریک وہ مینہ کہ روئے زمین کو ڈھانک لے یعنی عام بکثرت ہو اور غبق بمعجمہ و موحدہ مفتوحتین
مین نے نہین دیکھا کہ کسی نے اُسکو ذکر کیا ہو ظاہر یہ بھی بمعنی کثیر عظیم کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ ماخوذ غبوق سے ہو جو شام کو
پی جاتی ہے پھر تجرید کرکے اُسکے معنی ساقی کے لیلئے ہون - اور مجلل بصیغۂ اسم فاعل از تفعیل سے یہ غرض ہے کہ زمین کو لپیٹ لے پانی
اور سبزہ سے ڈھانک لے اور غدق بفتحتین بڑی بوندونکا مینہ مقدار مین زیادہ اور خصب بکسر معجمہ سے یہ غرض کہ ایسا مینہ جس
سے ارزانی حاصل ہو اور راتع رتع سے ہے بمعنی وسعت ارزانی اور مقصود یہ کہ اُس سے گھاس اُگے جنکو مواشی چرین اور ممرع بضم
میم اولی و کسر مہملہ بمعنی کثرت سے اگانے والا کذا فی الحرز وَاسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ
مص اور حضرت عمر بن خطاب نے مینہ مانگا تو استغفار پر کوئی چیز نہ بڑھائی یعنی نماز نہ پڑھی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا رَاٰی سَحَابًا مُقْبِلًا اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ
یُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی ذٰلِكَ **د س ق** اور جب ابر آتا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انا نعوذ سے نافعا تک یعنی یا اللہ
ہم تیری پناہ مانگتے ہین اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ ابر بھیجا گیا ہے یا اللہ اس ابر کو جاری اور نفع دینے والا کردے - پھر اگر
اللہ تعالی بادل کو کھول دے اور مینہ نہ برسائے تو اُسپر الحمد للہ کہے نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن ماجہ نے **فقیر** کہتا ہے
وجہ شکر کرنیکی یہ ہے کہ خیر اسی بات مین ہے جسکو اللہ تعالی بہتر سمجھے شاید اس ابر مین کوئی خرابی تھی جب اللہ تعالی نے
وہ خرابی رفع کردی اُسکے دفع پر شکر ضرور ہوا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابر کو معاینہ فرماکر یہ آیۃ یاد کی ہوگی فلما راوہ عارضا
مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا الآیۃ کذا فی الحرز وَاِذَا رَاَی الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا **خ** اور جب مینہ دیکھے تو
یون کہے اللہم صیبا نافعا یعنی یا اللہ کر اس مینہ کو بہت برسنے والا نفع دینے والا نقل کیا اسکو بخاری نے اَللّٰهُمَّ سَیْبًا
نَافِعًا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا **مص** یا اللہ اس مینہ کو جاری نفع دینے والا کر ان کلمات کو دو یا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو
ابن ابی شیبہ نے فَاِذَا كَثُرَ وَخِیْفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَ
الظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **خ م** پس اگر مینہ بہت ہو اور ضرر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم حوالینا الخ
یعنی یا اللہ مینہ برسا ہمارے آس پاس اور ہمپر مت برسا یا اللہ مینہ کو برسا ٹیلون اور نیستان اور پہاڑون اور نالون اور درختون

Marfat.com

گرج کا بیان

اُگنے کی جگہون پر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ت س مس اور جب گرجنا کڑکنا سنے تو یہ دعا پڑھے اللھم لاتقتلنا الخ یا اللہ ہمکو ہلاک نکر اپنے غضب سے اور نہ اپنے عذاب سے اور ہمکو عافیت دے اُس سے پہلے یعنی عذاب کے واقع ہونے سے پہلے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے ف رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر متعین ہے گرجنا اُسکی آواز ہے اور بجلی اُسکا کوڑا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ موطا یا یہ آیۃ پڑھے سبحان الذی الآیہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جسکی پاکی رعد بیان کرتا ہے اُسکی تعریف سے اور سب فرشتے پاکی بیان کرتے ہین اُسکے خوف سے یہ روایت موقوفا موطا مین ہے

آندھی چلنے کا بیان

وَاِذَا ھَاجَتِ الرِّیْحُ اِسْتَقْبَلَھَا بِوَجْھِہٖ وَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمَدَّ یَدَیْہِ طب ط اور جب آندھی چلے تو اُسکی طرف متوجہ ہو یعنی جدھر سے آتی ہو اُدھر کو مونہہ کرے اور اپنے گھٹنون اور ہاتھون کے بل بیٹھے یعنی تواضع کی صورت پر دوزانو بیٹھے نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ م ت س طب اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اُسمین ہے یعنی جنات اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لیے یہ بھیجی گئی یعنی اُسکے فائدہ اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اُسمین ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکے لیئے یہ آندھی بھیجی گئی۔ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی طبرانی نے دعا مین اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا طب ط یا اللہ اس آندھی کو ہوائین کردے اور اسکو ریح نکر یا اللہ اسکو رحمت کر اور اسکو عذاب نکر نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین ف ریاح جمع ریح کی ہے یعنی ہوائین تو جب ہوائین ہر طرف سے بہت چلتی ہین ابر اُٹھتا ہے اور مینہ برستا ہے جو ارزانی کا باعث ہوتا ہے اور جب آندھی چلتی ہے تو ایسی مفید نہین ہوتی اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ریاح کا استعمال رحمت کے لیئے آتا ہے اور ریح کا عذاب کیلئے مگر بعض علمانے اسپر اعتراض کیا ہے

تاریک آندھی کا بیان

وَاِنْ جَآءَ مَعَ الرِّیْحِ ظُلْمَۃٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ د اور اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا آوے تو پناہ مانگے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر یعنی یہ دو سورتین پڑھے نقل کیا اسکو ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ت س یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین بھلائی اس آندھی کی اور بھلائی اُس چیز کی جو اسمین ہے یعنی جنات وغیرہ اور بھلائی اُس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا ہے اور ہم پناہ مانگتے ہین اس آندھی کی بُرائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکا اسکو حکم ہوا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ حص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جسکا حکم اُسکو ہوا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَا عَقِیْمًا حب طس یا اللہ اس آندھی کو باور کر یعنی ابر لانے والی اور مفید اور اسکو بانجھ نکر

Marfat.com

یعنی جس سے نہ ابر آوے نہ کچھ فائدہ ہو نقل کیا اسکو ابن حبان اور طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ
فَلْیَسْاَلِ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ خ م د ت س اور جب مرغون کی آواز سنے تو چاہیئے کہ اُس سے اُسکا فضل مانگے
نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے ف اس حدیث کا تتمہ یہ ہے فانہا رأت ملکا کیونکہ اُنہون نے فرشتہ
دیکھا ہے مقصود یہ ہے کہ مرغ فرشتہ کو دیکھکر آواز کرتے ہین تو امید ہے کہ اگر دعا کرنیوالا اسوقت دعا کرے اور فرشتہ آمین
کہے تو اسکی دعا مقبول ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ صلحا کے پاس حاضر ہونیکے وقت دعا کرنا اور اُنکے ذریعہ سے برکت مانگنا
مستحب ہے ع وَاِذَا سَمِعَ نَہِیْقَ الْحَمِیْرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ خ م د ت س مس
اور جب گدھون کی آواز سنے تو چاہیئے کہ پناہ مانگے اللہ کی شیطان مردود سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے کیونکہ
گدھا شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی حاکم نے وَکَذٰلِکَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ
الْکِلَابِ د س مس اور اسیطرح جب کتونکا بھونکنا سنے یعنی اُسوقت بھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے
نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے ف کتا بھی شیطان اور اُسکے لشکر کو دیکھکر آواز کرتا ہے کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَی
الْکُسُوْفَ فَلْیَدْعُ اللّٰہَ وَلْیُکَبِّرْ وَلْیُصَلِّ وَلْیَتَصَدَّقْ خ م د س اور جب گہن کو دیکھے سورج کا ہو
یا چاند کا ہو تو چاہیئے کہ اللہ تعالی سے دعا مانگے اور اللہ اکبر کہے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے نقل کیا اسکو بخاری مسلم
ابوداود نسائی نے ف حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ کسوف اور خسوف دونو کے ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو
بھی کسوف خسوف کہتے ہین اور چاند گہن کو بھی مگر فقہا اور لغت والون نے فرق بیان کیا ہے کہ خسوف چاند گہن کو اور
کسوف سورج گہن کو کہتے ہین حنفیون کے نزدیک سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت سے بڑی قراءت کے ساتھ
بدون خطبہ کے پڑھے اور چاند گہن مین جماعت نہین اکیلے اکیلے نماز پڑھ لین اسلیئے کہ رات کو جماعت کا ہونا دشوار ہے
اور صدقہ دینے فقیرون محتاجون کو کچھ نقد دے یا غلام آزاد کرے یا اور کسی قسم کی خیرات کرے بست نجا وغیرہ نہ دے
کہ اسمین ہندؤن کی مشابہت ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا فخر - وَاِذَا رَاَی الْہِلَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ می اور جب پہلی رات
کا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو دارمی نے اَللّٰہُمَّ اَہِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَ
السَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ت حب می اور یہ دعا
پڑھے اللہم اہلہ الخ یا اللہ ہمکو چاند دکھا برکت کے ساتھ اور ایمان کے ثابت رہنے اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور جس
چیز کو تو دوست اور پسند رکھتا ہے اُسکی توفیق دینے کے ساتھ اے چاند میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالی ہے نقل کیا
اسکو ترمذی ابن حبان دارمی نے ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہٰذَا الشَّہْرِ وَخَیْرِ
الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس
مہینہ کی بھلائی اور تقدیر کی بھلائی یعنی جو چیز اس مہینہ مین رزق وغیرہ سے مقدر ہے اُسکی بھلائی چاہتا ہون اور تیری
پناہ مانگتا ہون اس مہینہ کی برائی سے اس دعا کو تین بار پڑھے یعنی اللہم سے لیکر نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰہُمَّ

Marfat.com

اُرْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ **مو مص** یا اللہ
مجھکو اس مہینے کی بھلائی اور اُسکی مدد اور اُسکی برکت اور اُسکی فتح اور اُسکا نور یعنی ہدایت نصیب کر اور ہم تیری پناہ مانگتے
ہین اُسکی برائی اور اس مہینے کی برائی سے جو اس مہینے کے بعد ہون نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا نَظَرَ
اِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا **ت س مس** اور جب پورے چاند کو دیکھے تو یون کہے اعوذ
باللہ من شر ہذا یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اسکے برائی سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** اسکی برائی سے
یعنی جسوقت اسکو گہن لگے اور اُس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نشانیون مین سے ہے اور حادثون کے
واقع ہونے سے ڈراتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے
ہو جاتے اس خوف سے کہ جب آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کے ایک ساعت مین تاریک ہو گئے تو ایسا نہ ہو کہ
ایمان اور اعمال کا نور دلون سے چھین جاوے ع و فجر وَاِذَا رَاٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ **ت س ق مس** اور جب کوئی لیلۃ القدر کو دیکھے یعنی اُسکی علامتین سوجھین تو چاہیے کہ
یون پڑھے اللہم انک الخ یعنی یا اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنیکو دوست رکھتا ہے تو مجھ سے میرے
گناہ معاف کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے فر وَاِذَا نَظَرَ وَجْهَهٗ فِي الْمِرْاٰةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ
خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ **حب مي** اور جب آئینہ مین اپنا مونہہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت الخ یا اللہ تو نے میری
صورت اچھی بنائی تو میری عادت بھی اچھی کر نقل کیا اسکو ابن حبان دارمی نے یا یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ
فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ **ر** یا اللہ جیسی تو نے میری صورت اچھی بنائی میری عادت کو اچھا کر اور
میری ذات کو آگ پر حرام کر نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ
وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے میرے اعضا برابر پیدا کیے اور میری صورت اچھی
بنائی اور میرے بدن مین سے وہ عضو ستھرا بنایا جو دوسرے کے بدن مین معیوب بنایا یعنی بعضون کو مثلاً لنگڑا کانا پیدا کیا
اور مجھے ان عیبون سے صاف رکھا نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ **طس ی** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے
میری صورت کو درست کیا اور اُسکو معتدل بنایا اور ہیئت میرے چہرے کی بنائی اور مجھکو مسلمانون میں سے کیا نقل کیا اسکو
طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ **خ م س** اور اگر
کوئی کسیکو سلام کرے تو اسطرح کہے السلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** معنی السلام علیک
کے یہ ہین کہ سلام اللہ تعالی کا نام ہے تو یہ مراد ہے کہ اللہ کی محافظت تمہارے ساتھ رہے یا تم سب آفات سے سلامت
رہو اور ضمیر جمع کی اسلیے ہے کہ محافظ فرشتون پر بھی سلام ہو جاوے اور سلام کرنیکا ادب یہ ہے کہ سلام کرنیکے وقت جھکے
نہین چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے بعض علما سے جھکنے کو قریب کفر کے لکھا ہے اور بیان کیا ہے اگرچہ اکثر علما اُ

Marfat.com

صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اُنکے فعل پر اعتماد اور اُنکی حرص اس باب مین نکرنی چاہیے اور سید جمال الدین نے بھی جھکنے کو مکروہ لکھا ہے اور سلام کرنا سنت ہے لیکن یہ سنت فرض سے افضل ہے اور سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے یعنی مجلس مین سے ایک بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے جواب اتر جاویگا ورنہ سب گنہگار ہونگے کذا ذکر الفخر من شرح المشکوٰۃ اور حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہے آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکو فرمایا کہ ان فرشتون سے سلام علیک کرو اور سلام کا جواب سنو کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحفہ ہوگا یعنی ملنے کے وقت سلام علیک کرنا ایک دوسرے کا تحفہ ہے اُنہون نے فرشتون سے السلام علیکم کہا فرشتون نے جواب مین کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلتین بہتر ہین آپنے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور تیرا سلام کہنا ایسے شخص کو کہ تو اُسکو پہچانے یا نہ پہچانے اور نیز مسلمان کا مسلمان پر حق اسباب کو فرمایا کہ اُسکو سلام کرے اور دخول جنت کا باعث سلام کرنیکو فرمایا اور ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے باغ مین ہے اُسکے آنے سے مجھے ایذا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کھجور والے کو کہلا بھیجا کہ اپنا درخت ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اُسنے انکار کیا آپنے فرمایا کہ مفت ہبہ کردے اُسنے اسکو بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ جنت مین اسکے عوض کھجور لینا اُسنے یہ بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ تجھ سے زیادہ کوئی بخیل نہین مگر وہ شخص کہ سلام کرنے مین بخل کرے یعنی آپسمین سلام علیک نکرے کذا فی المشکوٰۃ تو کمال نادانی ہے کہ بیہانکی رسم کے لئے ایسے ثواب کو ترک کرکے ایسا بخیل بنے اور ایسی دعا سے باز رہے اور انصاف تو کرو کہ اگر حلال خور کہے سلامت رہو تو نہین چڑھتے اور نوکر جو مثلاً سلام علیک کرے تو چڑھ جاتے ہین وہی دعا تو ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اسلام علیکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے بولا گیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول ہی کی سنت سے بیزاری ہے کہ اُنکی دعا کے الفاظ کو بھی پسند نہین کرتے ہمکو اور تمکو اس برائی سے اللہ بچاوے اور خواب غفلت سے بیدار کوے اور اُنکے اتباع کی محبت دے۔ اور مفاتیح الصلوٰۃ مین کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی قنیہ اور جامع الفتاویٰ اور فتاویٰ ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سے نقل کیا ہے کہ خطبہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے سننے والے اُسکے سلام کا جواب ندین اور مکروہ ہے پکار کر سلام کرنا ایسے شخص کو جو قرآن پڑھتا ہو لیکن پڑھنے والا اسکے سلام کا جواب دے اور قرآن سنے والے پر بھی سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا اُسپر سلام کرنے سے گنہگار ہوتا ہے لیکن وہ جواب دے اور روایت حدیث اور تذکرہ علم کے وقت بھی سلام کرنا مکروہ ہے لیکن جب کوئی سلام کرے تو اُسکو جواب دینا چاہیے۔ اور نیز اذان اور تکبیر کے وقت جبکہ لوگ اذان اور تکبیر کے جواب دینے مین مشغول ہون سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے نہ لوگ اُسکا جواب دین اور ایسے شخص پر جو پاخانہ مین ہے سلام کرنا مکروہ ہے اُسکے جواب دینے مین اختلاف ہے امام اعظم رح کے نزدیک دلسے جواب دے نہ زبان سے اور ابو یوسف کہتے ہین کہ مطلق جواب نہ دے اور امام محمد رح کا قول

Marfat.com

ہے کہ حاجت سے فارغ ہونیکے بعد جواب دے اور نماز پڑھنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اُسکے سلام کا جواب نہ دے اور سائل پر سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر خود سائل سلام کرے تو اُسکا جواب دینا واجب نہین - اور قاضی پر فیصل قضایا کے وقت سلام مکروہ ہے اور اُسپر اُسکا جواب بھی واجب نہین اور اُستاد پر پڑھانے کی حالت مین مکروہ ہے اور اگر کوئی کرے بھی تو اُسکا جواب واجب نہین اور شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مبتدع یعنی رافضی خارجی پر اور ملحدون اور زندیقون اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنے والون پر اور بیہودہ گوؤن اور گالیان دینے والون اور میادین نکانے والون پر اور جھوٹون پر اور اُن لوگون پر جو بازار مین اپنے معاملہ مین مشغول ہون اور بازارون مین کھانے والون پر اور گانے والون پر اور کبوتر اڑانے والون پر اور کافرون پر ان سب پر سلام کرنا مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام سے پہلے کچھ کلام کرے تو اُسکا جواب مت دو - اور چلنے والا بیٹھون پر سلام کرے اور چھوٹا بڑے پر اور سوار پیادے پر اور گھوڑے کا سوار ٹٹو کے سوار پر - اور جب آدمی اپنے گھر مین جاوے تو گھر والون پر سلام کرے کہ برکت کا موجب ہے اور اگر ایسے مکان مین جاوے جہان کوئی نہین تو یون کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتے اُسکا جواب دینگے اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ د ت س می وَرَحْمَةُ اللّٰهِ د ت س می وَبَرَکَاتُهٗ د ت س می ایک صیغہ سلام کا یہ ہے السلام علیک یعنی تجھپر سلامتی ہو نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی دارمی نے ورحمة اللہ یعنی اور خدا کی رحمت یہ لفظ بھی ان چارون کی روایت مین آیا ہے وبرکاتہ اور اُسکی برکتین یہ بھی سلام کے ساتھ انہی چارون نے نقل کیا ہے - السلام علیکم کے ساتھ ورحمة اللہ وبرکاتہ کو بھی ملالے کہ ہرایک کی دس دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان ہونگی اور رحمة اللہ کے ساتھ بیس اور وبرکاتہ کے ساتھ تیس اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کذا فی المشکوٰة فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ع مر س حب اور جب سلام کا جواب دے یعنی مسلمان کو تو یون کہے وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ یعنی اور تمپر سلامتی ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نے **ف** اسیطرح جواب دینا افضل ہے اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے بھی جواب دے تب بھی جواب ادا ہو جاتا ہے فخ وَعَلٰی اَهْلِ الْکِتَابِ عَلَیْکَ مر ت س اَوْ وَعَلَیْکَ خ مر د ت س اور اگر سلام کا جواب کافر کتابی یعنی یہود و نصاریٰ کو دے تو فقط علیک کہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے یا وعلیک کہے واو کے ساتھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے وَاِذَا بَلَّغَ سَلَامًا مِّنْ اَحَدٍ فَلْیَقُلْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ع اور جب کسیکو کسیکی طرف سے کوئی شخص سلام پہونچاوے تو سننے والا یون کہے وعلیہ السلام الخ یعنی اور اُسپر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اَوْ وَعَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ یا یہ الفاظ کہے وعلیک وعلیہ السلام یعنی تجھپر اور اُسپر بھی سلام ہو نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جو کوئی کسیکی طرف سے سلام پہونچائے تو اُسپر بھی سلام پہونچانا مستحب اور اولی ہے

Marfat.com

چھینک کا بیان

فی وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ خ د س علٰی كُلِّ حَالٍ د ت س مس ق اور جب کوئی
چھینکے تو الحمد للہ کہے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود و نسائی نے اور علی کل حال یعنی ہر حالت مین ابو داود ترمذی نسائی حاکم ابن
ماجہ کی روایت مین زیادہ آیا ہے یعنی الحمد للہ علی کل حال کہے اور ایک روایت مین یہ الفاظ ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا
طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى د ت س سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ جسمین
اور جسپر برکت کی گئی ہو جیسے ہمارا پروردگار چاہے اور پسند کرے نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے
کہ ضمیر فیہ اور علیہ کی بظاہر دونو حمد کی طرف راجع ہین اور حمد مین برکت اُسکی ذات کے لحاظ سے ہے اور حمد پر برکت اُسکے
آثار کے لحاظ سے ہے کذا فی الحرز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ د ت س حب ایک روایت مین چھینکنے کے
بعد اسطرح حمد کرنا بہتر ہے صرف الحمد للہ کہنا اُسکا ادنی درجہ ہے اور یہ حمد کرنا مستحب ہے اور چھینکنے والے کا جواب یرحمک
اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہے یعنی اگر مجلس کے لوگون مین سے کوئی بھی جواب دیگا تو اوروں کے ذمے سے ادا
ہو جائیگا نہین تو سب گنہگار ہونگے فی وَلْيَقُلْ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ خ د س ت عس ق اور
چھینکنے والے کو کہا جاوے یرحمک اللہ یعنی خدا تجھپر رحم کرے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود و نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ
وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ خ د س ت مس ق اور چاہئے کہ یرحمک اللہ کہنے
والے کو یون جواب دیا جاوے یعنی چھینکنے والا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی تمکو اللہ ہدایت کرے اور تمہارا حال
درست فرماوے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود و نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے یا چھینکنے والا اسطرح جواب دے يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ
وَلَكُمْ د ت س حب یعنی اللہ تعالی مجھکو اور تمکو بخشے نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نے
اور ایک روایت مین لی ولکم کی جگہ یون آیا ہے لَنَا وَلَكُمْ س ق مس یعنی ہمکو اور تمکو اللہ بخشے نقل کیا اسکو
نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا چھینکنے والا جواب یون کہے يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ ط
خدا ہمپر اور تمپر رحم کرے اور ہمکو اور تمکو بخشے یہ روایت موقوفاً موطا مین ہے وَاِنْ كَانَ كِتَابِيًّا قِيْلَ لَهٗ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ
وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ت د س مس اور اگر چھینکنے والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی ہو تو اسکے جواب مین یون
کہا جاوے یہدیکم اللہ الخ یعنی خدا تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابو داود و نسائی حاکم نے
وَمَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَّ
اُذُنٍ اَبَدًا مو مص اور جو کوئی ہر چھینکنے کے وقت یون کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال جسکے معنی اوپر بیان
ہوئے تو جب تک جیتا رہیگا ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی نہ پاویگا نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف ملا علی قاری
حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ما کان جزا یا خبر من قال کی ہے اور بعضون نے اسکو متعلق پہلے جملہ کا لکھا ہے جو چھینکنے والے
کے مقولہ کا تتمہ ہے اور من قال کی خبر یا جزا لم یجد ہے فقیر کہتا ہے کہ مترجم نے ترجمہ بموجب قول ملا علی قاری کے کیا ہے
اور دوسری صورت کے موجب یہ معنی ہیں کہ جو کوئی ہر چھینک کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان کہے جب کبھی ہو تو ڈاڑھ اور کان

Marfat.com

کا ورد کبھی نہین بہولیگا وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُہٗ فَلْیَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ

بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ ط ی اور جب کسیکا کان بہن بہناوے تو چاہئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آنپر درود بہیجے

اور یون کہے کہ اللہ تعالی یاد کرے بھلائی سے اسکو جسنے مجھے یاد کیا۔ نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی نے ف ولیصل کا عطف

تفسیری ہے یعنی یاد کرنیکا بیان ہے کہ یاد یون کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث

مین فی الجملہ اشارہ ہے کہ کان کا بھنبھنانا اسبات کی علامت ہے کہ اسکو کسی نے یاد کیا ہوگا اور جملہ ذکر اللہ الخ لفظون مین

خبریہ ہے اور معنون مین انشائیہ کذا فی الحرز وَاِذَا بُشِّرَ بِمَا یَسُرُّہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ خ م د س ق اور جب کوئی

مژدہ دیا جائے ایسی بات سے جو اسکو خوش کرے تو الحمد للہ کہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے

اَوْ حَمِدَ وَکَبَّرَ خ م یا الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَوْ سَجَدَ لِلّٰہِ شُکْرًا مس یا اللہ کے

واسطے شکر کا سجدہ کرے نقل کیا اسکو حاکم احمد نے ف مطالب المؤمنین مین کہ مذہب حنفی کی فقہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ

فتوی اسپر ہے کہ لوگون کو سجدۂ شکر سے منع نہ کیا جاوے کیونکہ اسمین کمال خشوع اور خضوع اور عبادت ہے فقیر کہتا

ہے کہ سجدۂ شکر امام شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک مسنون ہے اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہین کہ وہ جب اور مسنون نہین اور بدعت

بھی نہین لیکن مباح ہے اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ جب آدمی کو کوئی مژدہ نعمت یا رفع نقمت کا پہونچے تو ہم اس سجدہ

کو مستحب سمجھتے ہین اور جو علما کہ صرف سجدۂ شکر کو اکیلا مکروہ کہتے ہین اکیلے رکوع یا اکیلے قیام پر قیاس کرنیکی رو سے تو انکے

نزدیک اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ اللہ کے لئے دوگانہ شکر ادا کرے سجدہ سے مراد نماز ہے جیسے اس آیت مین یامریم

اقنتی لربک واسجدی یعنی اے مریم اطاعت کر اپنے رب کی اور نماز پڑھ کذا فی المحیط مخصا وَاِذَا رَاٰی مِنْ نَفْسِہٖ اَوْ

مَالِہٖ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ س ق مس اور جب آدمی اپنی ذات مین یا مال مین ایسی چیز دیکھے جو

اسکو اچھی معلوم ہو تو برکت کی دعا کرے یعنی یون کہے اللہم بارک فیہ تاکہ نظر نہ لگ جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ

حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ نُمُوَّ مَالِہٖ قَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص اور جب اپنے مال کا بڑھنا چاہے تو یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد الخ یعنی

یا اللہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہین اور مومن مردون اور مومن عورتون پر اور مسلمان مردون

اور مسلمان عورتون پر نقل کیا اسکو ابویعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ خ

ق اور جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے کہ وہ ہنستا ہے تو اسکو یون کہے کہ خدا تعالی تیرے دانت ہنساوے

یعنی ہمیشہ خوش رکھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ ی س د حب

اور جب اپنے بھائی مسلمان کو دوست رکھے تو چاہئے کہ اسکو خبر کردے یعنی اپنی محبت سے کیونکہ وہ بھی محبت کریگا اور دوستی کی

رعایت سے دعا وغیرہ مین اسکا لحاظ رکھیگا نقل کیا اسکو ابن سنی نسائی ابوداود ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَہٗ اُحِبُّکَ فِی

اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ س د حب ی اور جب کوئی اس سے کہے کہ مین تجھکو فی اللہ دوست

Marfat.com

رکھتا ہون تو اُسکو یون کہے کہ تجھکو وہ شخص دوست رکھے جسکے لئے تونے مجھے دوست رکھا نقل کیا اسکو نسائی ابوداود
ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ فی باصرمین فی کے معنی لاجل کے ہین یعنی دوستی صرف خدا کے واسطے بیان کرے کوئی غرض
دوسری نہ ہو کذا فی الحرز وَاِذَا قَالَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س اور جب کوئی اُس سے کہے کہ اللہ تجھے بخشے
تو وہ اُسکے جواب مین کہے اور تجھے بھی بخشے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ
اِلَيْكَ طِ اور جب کوئی اُس سے پوچھے کہ تونے صبح کیونکر کی یعنی تیرا کیا حال ہے تو جواب مین کہے کہ مین تعریف کرتا ہون
اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک یعنی اسوقت تک خیر و عافیت سے ہون نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ
رَدَّ عَلَيْهِ لَبَّيْكَ ی اور جب کوئی اُسکو پکارے تو جواب یون دے کہ مین حاضر ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے
وَاِذَا صُنِعَ اِلَيْهِ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ ت س حب اور جب اُسپر
کچھ احسان کیا جاوے یعنی کوئی اگر کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ سکھاوے اور وہ احسان کرنیوالے سے یہ کلمات
کہے جزاک اللہ خیرا یعنی اللہ تجھکو بہتر بدلہ عنایت کرے تو کہنے والے نے تعریف مین مبالغہ کیا اور اُسکا حق ادا کر دیا نقل کیا
اسکو ترمذی نسائی ابن حبان نے بعض بزرگون نے کہا ہے کہ تعریف کرنے مین حد سے زیادتی نکرے مثلاً اگر ذات سے
فائدہ ہو تو ولی اور صالح نہ کہنے لگے بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو جزاء خیر دے اور اگر نیاب بخت سے تکلیف پہونچے تو اُسکو
برا نہ کہنے لگے اُسکے حق مین یون کہے غفر اللہ لہ ولنا یعنی اللہ اُسکو اور ہمکو بخشے فحز وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ مِنْ
اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ دت مس ی اور جب اُسکا بھائی مسلمان اپنا اہل
اور مال کو اُسکے سامنے پیش کرے یعنی اس غرض سے کہ میرے پاس اسقدر ہے تو جو چاہے سو لے لے تو اُسکو یون جواب دے
کہ اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال مین برکت دے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ اسمین اشارہ
حدیث کے ایک قصہ کی طرف ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین مین بھائی چارہ کیا [illegible]
عبدالرحمن بن عوف رضہ کا بھائی بنایا تھا اُسنے اپنی بی بیان اور مال حضرت عبدالرحمن رضہ کے سامنے کیا اور [illegible]
ازواج مین سے جو پسند ہو اُسکو مین طلاق دون تم بعد عدت نکاح کر لینا اور مال سے جو پسند ہو وہ لیلو اُنہون نے جواب [illegible]
یہی کہا کہ خدا تجھکو تیرے اہل اور مال مین برکت کرے مجھکو بازار بتا دو کہ وجہ معیشت خرید و فروخت سے کرلون [illegible]
اسْتَوْفَى دَيْنَهٗ قَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ مت س ق وَفَّى اللّٰهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ
ھ اور جب قرضدار سے اپنا قرض پورا لے لے تو اُسکو یون کہے تونے میرا قرض پورا ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھکو پورا ثواب
عنایت کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے وفی اللہ بک نقل کیا ہے و مسلم نے
اوفاک اللہ روایت کیا ہے اور معنی سب کے ایک ہین وَاِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ
الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ق مس ی اور جب ایسی چیز دیکھے کہ جسکو
دوست رکھتا ہے شلاً بیمار کا اچھا ہونا اور مال ہاتھ لگنا اور دعا کا قبول ہونا [illegible]

Marfat.com

یعنی سب تعریف اُس خدا کو ہے کہ اُسکے انعام سے اچھے عمل پورے ہوتے ہین اور اگر ایسی چیز دیکھے جسکو برا جانتا ہے تو یون کہے الحمد للہ علی کل حال نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا جب کسی بندہ پر اللہ تعالی نے انعام کیا یعنی اُسکو کوئی نعمت دی اور اُسنے ایکبار الحمد للہ کہا تو اُسنے اُس نعمت کا شکر ادا کیا **ف** یعنی جو شکر نعمت کے مقابلہ مین واجب ہوجاتا ہے ادا ہوا اور مستحق لان شکرتم لازیدنکم کا ہوتا ہے یعنی اگر تم شکر کروگے تو مین اپنی نعمت تمکو زیادہ دونگا فحر فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا اور اگر اُسنے دوبارہ الحمد للہ کہا تو اللہ تعالی اُسکو ثواب اُس شکریہ کا از سر نو دیتا ہے **ف** اسلئے کہ ایک دفعہ کے کہنے مین شکر نعمت ادا کر چکا تھا دوبارہ کہنا اُس سے زیادہ ہوا اُسکا ثواب بھی جدا ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ **مس** اور اگر تیسری بار الحمد للہ کہا تو اللہ تعالی اُسکے گناہ بخشدیتا ہے نقل کیا اسکو حاکم نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلَّا كَانَ قَدْ اُعْطِيَ خَيْرًا مِّمَّا اَخَذَ **ی** اللہ تعالی نے جب کسی بندہ کو کوئی نعمت دی اور اُسنے یہ الفاظ کہے الحمد للہ رب العالمین تو بندہ دیا جاتا ہے ایسی نعمت جو اُس نعمت سے بہتر ہے جو اُسنے لی نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف** یعنی جو نعمت ہاتھ لگی تھی اُس سے بہتر یہ نعمت ان الفاظ کہنے کی ملی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی چیز ہے اور اسکا ثواب باقی اور حمد کی توفیق ایسی نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اسکو نہین پہنچتی فحر وَاِذَا ابْتُلِيَ بِالدَّيْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ **ت مس** اور جب کوئی قرض مین مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم اکفنی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو کفایت کر اپنی حلال روزی دیکر اپنے حرام سے یعنی حرام کی حاجت نہ پڑے اور مجھکو بے پروا کر اپنے فضل سے اپنے سوا دوسرے شخص سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے حضرت علی مرتضی کی خدمت مین اگر عرض کیا کہ مین کتابت سے عاجز ہون میری مدد کیجئے اُنہون نے فرمایا کہ مین تجھکو ایسے کلمات سکھا دیتا ہون کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچے ہین اگر تجھپر بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تب بھی اللہ تعالی اُسکو ادا کرادیگا پھر یہی دعا اللہم اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین اداء دین کے لئے آیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد ستر بار یہ دعا پڑھے اللہم اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک ع اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ **مس مر** ایک دعا یہ ہے اللہم فارج الہم اے اللہ فکر کے دور کرنے والے غم کے کھول دینے والے لاچارون کی دعا قبول کرنیوالے یعنی اگرچہ کافر بدکار ہون دنیا والون کے بخشش کرنے والے اور دنیا والون کے مہربان یعنی مسلمان دنیاداروں پر تو ہی مہربانی کرتا ہے تو ہی مجھپر رحم کریگا تو تو مجھپر ایسی رحمت سے رحم کر کہ تو مجھکو اُس رحمت کے سبب سے بے نیاز کر دے اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ نے **ف** یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہے تو تیری طرف سے ہوتی ہے تو جب تو ہی مہربانی کرنیوالا ٹھیرا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجھ

Marfat.com

مہربانی کر کسی کا محتاج نہ ہون۔ اور مضطر اُسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی وسیلہ نرکھتا ہو اور زندگی سے بیزار ہو
ح اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا
مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ **صط** ایک دعا یہ ہے اللھم مالک الملک الخ یا
اللہ ملک کے مالک تو دیتا ہے ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور دیتا ہے عزت جسکو چاہے اور
دیتا ہے ذلت جسکو چاہے تیرے ہی قبضہ مین ہے بھلائی تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن تو دیتا ہے
دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور روک لیتا ہے اُن دونو سے جسکو چاہے تو مجھپر وہ رحم کر جسکے سبب سے تو مجھ کو بے پروا کر دے
اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین مَعَ تَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى **د** اور پہلے
گذر چکی دعا اداء دین کی جو صبح اور شام کو پڑھے جسکو ابو داود نے نقل کیا یعنی صبح اور شام کی دعاؤن مین ایک دعا ادار دین کی
بیان ہو چکی ہے جسکی ابتدا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک من الھم الخ وَاِذَا اَخَذَهٗ اِعْيَاءٌ مِّنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ
قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ نَوْمِهٖ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيُكَبِّرْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
اَوْ مِنْ اَحَدِهِنَّ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً **خ م د س ت حب اط** اور جب کسی کو کسی کام سے ماندگی
پکڑے یعنی کسی بڑے کام کرنے سے تھک جاوے یا قوت کا زیادہ ہونا چاہے تو اپنے سونے کے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان
اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھے یا ان مین سے ہر ایک کو تینتیس ۳۳ بار پڑھے یا انہین سے کوئی سا کلمہ چونتیس ۳۴
بار پڑھے یعنی بدون تعیین اللہ اکبر کے ایک کو چونتیس ۳۴ بار اور باقی دو کو تینتیس ۳۳ بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی
ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے اَوْ مِنْ كُلٍّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَعِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرَ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **ا** یا ہر ایک یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر فرض نماز کے بعد دس دس بار پڑھے اور سونیکے وقت تینتیس
دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ دفعہ نقل کیا اسکو احمد نے **ف** صحیح یہ ہے کہ سوتے وقت اللہ اکبر کو سبحان اللہ اور الحمد للہ سے
پہلے پڑھے اور چونتیس ۳۴ دفعہ پڑھے اور حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض نے اپنے ہاتھون مین گٹے
پڑنیکا حال چکی پیسنے کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کرایا اور خادم مانگا آپنے فرمایا کہ مین خادم
سے بہتر چیز بتاتا ہون پھر یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ دنیا کی محنت اور مشقت سہل ہے بہر حال گذر جاتی ہے خدا
کی بندگی اور تقوی کر اور اپنے گھر والون کی خدمت بجا لا تو حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضی ان کلمات کا پڑھنا کبھی
چھوڑتے تھے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے اس عمل کو مجرب لکھا ہے وَمَنِ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
وَلْيَنْتَهِ **خ م د س** اور جو شخص مبتلا ہو وسوسہ مین یعنی اعتقاد مین وسوسہ ہوتا ہو یا بدن کے اعمال مین تو چاہیے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور وسوسے سے باز رہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی نے **ف** یعنی
وسوسے سے جسطرح ہو سکے باز رہے میرک شاہ نے کہا کہ اگر اعوذ پڑھنے سے وسوسہ نجاوے تو اٹھ کھڑا ہو اور کسی دوسرے کام

Marfat.com

مین مشغول ہو جاوے شریعت مین وسوسہ نفس اور شیطان کی باتون کو کہتے ہین جنسے برے فکر دل مین آوے اور گناہ کا باعث ہو اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم کا ایک مجبوری دوسرا اختیاری مجبوری وہ ہے جو بے اختیار ناگہان نفس مین آجاوے اُسکو حادث کہتے ہین اس قسم کا وسوسہ اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور پہلی سب امتون کو بھی معاف تھا پھر جب یہ وسوسہ دل مین ٹھیرے اور خلجان پیدا کرے تو اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت کو معاف ہے اور اختیاری وسوسہ وہ ہے کہ وسوسہ دل مین اگر باقی رہے اور اُسپر دوام اور اصرار ہو اور ہمیشہ دل مین خلجان ہو اور اُسکے کرنیکی خواہش اور لذت اور محبت دل مین پیدا ہو اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور اُسپر مواخذہ نہین اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین لکھا نہین جاتا بلکہ قصد کے بعد اگر اپنے آپکو روکے تو اُسکے عوض نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے اُسکا نام عزم ہے یعنی نفس کی بات کو ٹھیرانا اور اُسپر دل کا پختہ ارادہ ہونا کہ کوئی مانع اُسکے کرنے سے نہوا اگر ساماان سر دست موجود ہو تو بیشک وہ کام کرگذرے ایسی قسم پر مواخذہ ہے لیکن کرنیکی نسبت سے کم یعنی جب تک دل ہی دل مین ہے گناہ کم ہے اور جب اُس کام کو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والقمر من شرح المشکوۃ اور یہ تقسیم اُن افعال مین ہے جو اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ کا وسوسہ اگر ہوگا تو ان اقسام پر منقسم ہوگا اور جو اعمال دل سے متعلق ہین مثلاً عقائد فاسدہ یا حسد وغیرہ اس تقسیم مین داخل نہین اُنکے خلجان اور استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا فی المرقات اَوْلِیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ م یا یہ کلمات کہے آمنت باللہ ورسلہ یعنی مین ایمان لایا اللہ پر اور اُسکے رسولون پر۔ نقل کیا اسکو مسلم نے۔ یا یہ پڑھے اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ د ن ی وَمِنْ فِتْنَتِهٖ سی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اُسکے جوڑ کا کوئی نہین پھر ان کلمات کو پڑھکر اپنی بائین طرف تین بار تھوکے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن سنی نے اور نسائی نے اعوذ کے بعد ومن فتنتہ زیادہ روایت کیا ہے یعنی شیطان کے فتنہ سے بھی پناہ مانگتا ہون **ف** شیطان کے دفع مین تھوکنا بہت اثر رکھتا ہے فخر وَاِنْ كَانَتِ الْوَسْوَسَةُ فِي الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْطٰنٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا م مص اور اگر وسوسہ عملون مین ہو یعنی نماز وضو وغیرہ مین تو ایسا وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہے جسکو خنزب کہتے ہین اسوقت آدمی کو چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اپنے بائین طرف تین بار تھوکے نقل کیا اسکو مسلم ابن ابی شیبہ نے

وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ خ م د س اور جو کوئی غصہ ہوا اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے تو اُس سے وہ چیز جاتی رہتی ہے جسکو معلوم کرتا ہے یعنی غصہ موقوف ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے

وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَهٗ لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِيْ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ

دفع غصہ کا بیان

دراز زبانی کا بیان

Marfat.com

اللہ فِی کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ س ق مُسْ مُصْ ی اور جو شخص تیز زبان یعنی بدزبان ہو تو وہ استغفار پڑھنا
اپنے اوپر لازم کرے بوجہ حدیث حذیفہ بن یمان رض صحابی کے جو روایت کرتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین اپنی تیز زبانی کا شکوہ کیا آپنے فرمایا کہ تو استغفار سے کدھر ہے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اُس سے ظاہر و باطن کی
بلائین دفع ہوتی ہین مین اللہ سے ہر زمان مین سو بار استغفار کرتا ہون نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی
نے فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کی وجہ یا تو یہ تھی کہ امت کے لئے چاہتے تھے
یا اپنی عبادت مین تقصیر کے سبب یا اپنی حقیقت سے غافل ہو کر فی الحال کے مرتبہ پر قانع ہونیکی جہت سے انتہی ملخصاً وَ
مَنِ انْتَھٰی اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ د ت س اور جب
شخص کسی مجلس مین آوے تو چاہئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر اُسکے دل مین آوے کہ وہان بیٹھے تو بیٹھ جائے پھر جب اُٹھے
تو السلام علیکم کہے نقل کیا اُسکو ابوداود ترمذی نسائی نے ف اس سلام کو سلام رخصت کہتے ہین اور یہ دونون سلام سنت
ہین اور اُنکا جواب دینا واجب فخر وَکَفَّارَۃُ الْمَجْلِسِ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ
اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ د ت س حب مس ط
مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب اور مجلس کے گناہون کا دور کرنیوالا یہ قول ہے جسکو اُٹھنے سے پہلے کہے سبحان اللہ وبحمدہ
سے اتوب الیک تک یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی حمد سے یا اللہ مین تیری پاکی کہتا ہون وابستہ تیری حمد سے
مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون نقل
کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ابوداود و ابن حبان نے اس دعا کو تین بار پڑھنا نقل
کیا ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھے اور اُس سے بہت لغو کلام سرزد ہون پھر اُٹھنے
سے پہلے وہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اُس سے اُس مجلس مین واقع ہوا ہوگا وہ بخشا جائیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک حضرت عائشہ رض نے اسکا فائدہ
پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر آدمی اس دعا کو اچھی طرح گفتگو کرنیکے بعد پڑھتا ہے تو ان کلمات سے اُسپر مہر ہو جاتی ہے یعنی اس دعا
کے پڑھنے سے اچھے کلام کا ثواب ثابت رہتا ہے کسی گناہ سے ضائع نہین ہوتا اور اگر بُری باتون کے بعد پڑھتا ہے تو اسکے
پڑھنے سے اُن باتون کا گناہ بخشا جاتا ہے یہ دونو روایتین مشکوٰۃ کے باب الدعوات فی الاوقات مین مذکور ہین عَمِلْتُ
سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ س مس یا اُٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے
عملت سوءًا الی آخرہ یعنی مین نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا تو تو مجھکو بخش کہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے نقل کیا اسکو
نسائی حاکم نے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا
کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ د ت س حب مس جو لوگ کسی مجلس پر
بیٹھے اور اسمین اللہ کی یاد نہ کی اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس اُنکے حق مین حسرت ہوگی یعنی قیامت

Marfat.com

کہو تو اگر خدا چاہیگا انکو عذاب کریگا اور اگر چاہیگا انکو بخشدیگا نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَمَنْ
دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ
وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ ت ق اُمس ی وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ت ی اور جو کوئی بازار
مین آوے اور یہ دعا پڑھے لا اله الا الله سے کل شئ قدیر تک تو اللہ تعالی اسکے لئے دس لاکھ نیکیان لکھتا ہے اور اُس سے
دس لاکھ برائیان دور کرتا ہے اور اُسکے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن سنی نے اور اُسکے لئے ایک گھر بہشت مین بناتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے
ف اس قدر ثواب کا سبب یہ ہے کہ بازار غفلت کا مقام اور شیطانون کے تسلط کی جگہہ
ہے ایسی جگہ مین اللہ تعالی کے ذکر سے زیادہ ثواب پاتا ہے فجر وَاِذَا دَخَلَهٗ اَوْ خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً مس ی اور جب بازار مین داخل ہو
یون فرمایا کہ گھر سے بازار جانیکو نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہم انی اسالک الخ یعنی مین بازار مین آیا یا گھر سے نکلا اللہ کے
نام سے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس مین ہے یعنی معاملات اور تجارات
اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اسمین ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ بازار
مین جھوٹی قسم کھاؤن یا ٹوٹے کا معاملہ کرون نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ
مِنْ سُوْقِهٖ اَنْ يَّقْرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً ط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
گروہ تاجران کیا تم مین سے کوئی آدمی اپنے بازار سے لوٹنے کے وقت اس بات سے عاجز ہے کہ دس آیتین پڑھ لے
اور اللہ تعالی اُسکے لئے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ لے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف یہ ثواب اُن نیکیون کے سوا
ہے کہ ہر حرف کے عوض دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور اُس کے سوا یہ بھی اور دس آیتین
جس سورت مین سے چاہے پڑھے فجر وَاِذَا رَاٰى بَاكُوْرَةَ ثَمَرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ
مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا م ت س ق جب نیا پھل دیکھے تو یہ دعا
پڑھے اللہم بارک لنا الخ یعنی اے اللہ تو ہمکو برکت دے ہمارے میوے مین اور ہمکو برکت دے ہمارے شہر مین یعنی
رزق کی فراخی اور اسلام کے غلبے سے شہر مین برکت کر اور ہمکو برکت دے ہمارے صاع مین اور ہمکو برکت دے ہمارے
مد مین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ف صاع اور مد عرب کے دو پیمانون کا نام ہے صاع مین قریب ساڑھے
تین سیر کے انگریزی سیر سے غلہ آتا ہے اور مد مین قریب سیر بھر کے اور پیمانون کی برکت سے رزق کی فراخی
مقصود ہے فجر وَاِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ دَعَا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ حَاضِرٍ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ م ت س ق اور جب اسکے

Marfat.com

اس کچھ نیا میوہ آوے تو چھوٹا بچہ جو موجود ہو وہ میوہ اسکو حوالہ کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وَ
مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ
تَفْضِيْلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ مت ق طس اور جو کوئی کسی گرفتار بلا کو دیکھے یعنی خواہ دنیا کی بلا مین
گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی سے تفضیلا تک یعنی تعریف ہے اُس
خدا کو جسنے مجھکو عافیت دی اُس بلا سے جس مین تجھ کو مبتلا کیا اور مجھکو بزرگی دی بہتون پر اُنمین سے جنکو اُسنے پیدا
کیا تو یہ بلا اُسکو نہ لگیگی نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ اور طبرانی نے اوسط مین يَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ مو ت
یہ دعا اپنے دل مین پڑھے۔ نقل کیا اسکو موقوفاً ترمذی نے **ف** علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اگر گناہ کے مبتلا کو
دیکھے تو یہ دعا پکار کر پڑھے تاکہ وہ شخص شرمندہ ہو کر شاید اس گناہ سے باز آوے اور اگر بیماری کے مبتلا کو دیکھے یا جانے
کہ پکار کر کہنے مین مجھے ضرر ہوگا تو دعا آہستہ پڑھے کہ وہ بیمار بھی رنجیدہ نہ ہو اور پڑھنے والے کو بھی ضرر نہ ہو بچے فخرا
وَاِذَا ضَاعَ لَهٗ شَيْئًا اَوْ اَبَقَ اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَ
سُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ طا اور جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہے یا غلام لونڈی جانور بھاگ جاوے
تو یہ دعا پڑھے اللہم راد الضالۃ الخ یا اللہ گم ہوئی چیز کے پھیر لانے والے اور بھٹکے ہوئے کے راہ دکھانے والے تو ہی گمراہی
سے ہدایت کرتا ہے پھیر لا مجھپر میری کھوئی ہوئی چیز اپنی قدرت اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی عطا اور تیرے ہی
فضل سے ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَوْ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ
الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ مو مص
یا گم ہوئی چیز کا مالک وضو کرے اور دوگانہ پڑھے اور التحیات پڑھے یعنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے بسم اللہ الخ یعنی شروع کرتا
ہون اللہ کے نام سے اے ہدایت کرنیوالے گمراہ کے اور پھیر لانیوالے کھوئی ہوئی چیز کے میری گم ہوئی چیز میرے پاس
پھیر لا اپنے غلبہ اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی بخشش اور فضل سے ہے نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے **ف**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ گم ہوئی اور چوری گئی چیز کے لئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کثرت
کرے کیونکہ جو کوئی اس کلمہ کو دعا کی شرائط اور قبولیت کے یقین سے بوجہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیگا تو کھوئی
ہوئی چیز اور چوری گئی چیز انشاء اللہ بطفیل اُسکے حبیب کے اوسکو ضرور ملجائیگی اور پہلے علما سے منقول ہے کہ اس مطلب کے لئے سورہ
عادیات اور سورہ تبت یدا کی کثرت کرے کذا فی وظائف ہنبی وَلَا يَتَطَيَّرُ فَاِنْ فَعَلَ فَكَفَّارَتُهٗ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ
لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَ ط اور شگون بد کسی چیز سے نہ لے اور اگر ایسا کرے یعنی
فال بد لے اور ناگہان اُسکے دل مین وہم گذرے تو اُسکا بدلہ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے اللہم لا خیر الخ یعنی یا اللہ کوئی بھلائی
نہین سوا تیری بھلائی کے اور کوئی برائی نہین سوا تیری برائی کے یعنی نیک اور بد تیرے ہی قبضہ اور اختیار مین ہین شگون
بد کو اسمین کچھ دخل نہین اور کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو احمد و طبرانی نے **ف** فال نیک یعنی شریعت

Marfat.com

مین جائز ہے بلکہ سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فال نیک لیتے تھے مثلاً کوئی شخص سامنے آیا آپنے اُسکا
نام پوچھا اگر اُسنے مفلح یا نجیح یا اسطرح کا کوئی اور نام بتایا تو خوش ہوتے اور اُسکو فلاح کی دلیل لیتے لیکن فال
بد سے منع فرمایا اور ارشاد کیا اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی فال بد لینا شرک ہے اور فال بد جانورون کی آواز یا اُڑ جانے سے
شگون بد لینا جیسے ان ملکون مین کُتے کے رونے یا بلّی کے آگے سے نکل جانے یا ننگے سر عورت کے آگے نکل
جانیکو منحوس جانتے ہین یا چھینک ہوجانیکو برا سمجھتے ہین تو ان چیزون کو یہ جاننا کہ ہمکو اس کام مین ضرر پہنچیگا
یا کام نہ ہوگا کفر اور شرک ہے اس سے پرہیز کرنا بہت ضرور ہے فجر فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنَ الطِّیَرَۃِ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ
فَقُوْلُوْا اور جب تم فال بد مین سے ایسی چیز دیکھو جسکو برا جانو تو دعا ذیل پڑھو **ف** یعنی جن چیزون سے لوگ
شگون بد لیتے ہین اگر تمہارے دل مین شاید اُس سے وہم ہو تو اپنے کام سے باز مت رہو اور خدا پر توکل کرکے وہ
کام شروع کرو اور یہ دعا پڑھو کہ اُسکے شر سے محفوظ رہو اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ
بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ **مص د** یا اللہ نیکیان کوئی نہین لاتا سوا تیرے
اور برائیان کوئی دور نہین کرتا سوا تیرے اور نہین ہے بچانا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی بجز تیری مدد کے
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابوداود نے وَمَنْ اُصِیْبَ بِعَیْنٍ رَقٰی بِقَوْلِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ
حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ **س ق مس ط** اور جس کسی کو نظر لگجاوے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھاڑے بسم اللہ اللہم اذہب حرہا وبردہا ووصبہا یعنی مین اللہ کے نام سے منتر
پڑھتا ہون یا اللہ تو دور کر نظر کی گرمی اور اُسکی سردی اور اُسکی تکلیف کو پھر اُس مبتلا کو کہے کہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم
سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے **ف** علما نے لکھا ہے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو کہنا
درست تھا دوسرے کو درست نہین لیکن اگر کہنے والا ولی ہو تو مضائقہ نہین اور سب علما حقانی اسپر متفق ہین
کہ نظر کی تاثیر حق ہے موجب العین حق کے اور رقیہ اُن کلمات کو کہتے ہین کہ پڑھی جائین یعنی قرآن کی آیتین اور
دعائین شفا کے لئے اور رقیہ یعنی منتر مین بھی اللہ تعالی نے تاثیر رکھی ہے مگر کلام اللہ کی آیتون اور حدیث کی دعاؤن
اور اسماء و صفات سے منتر کرنا جائز اور مشروع ہے اور انکے سوا اور الفاظ سے بھی درست ہے بشرطیکہ اُنکے
معنی معلوم ہون اور دین شریعت کے مخالف نہون ورنہ جائز نہین فجر **فقیر** کہتا ہے کہ ایک منتر نظر بد کا دوسری
روایت مین آیا ہے اور دفع نظر کے لئے بہت مجرب ہے وہ یہ ہے بسم اللہ حبس حابس وشہاب قابس وشہاب لابس
رددت عین العائن الیہ والی احب الناس الیہ فارجع البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر
خاسئا وہو حسیر اسکو پانی پر پڑھکے چھینٹا دے یا کاغذ پر لکھکر گلے مین ڈالے وَاِنْ کَانَتْ دَابَّۃً نَفَثَ فِیْ
مَنْخِرِہَا الْاَیْمَنِ اَرْبَعًا وَفِی الْاَیْسَرِ ثَلٰثًا وَقَالَ لَا بَاْسَ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ
الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ **مو مص** اور اگر جسکو نظر لگی ہو وہ جانور ہو تو اُسکے داہنے نتھنے مین چار

Marfat.com

بار اسپائین مین تین بار دم کرے اور یہ دعا پڑھے لاباس الخ یعنی کچھ ڈر نہین بیماری کو دور کر اے لوگون کے پروردگار
شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی ضرر کو دور نہین کرتا سوا تیرے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** حدیث
کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دم کرے پھر پھونکے مگر یہ مقصود نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ پھونکنے کا ارادہ کرے تو
دعا ہذکور پڑھکر دم کرے **فحز** وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ وَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَوَّذَهٗ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمٓ
اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْاٰیَةَ وَاٰیَةِ الْكُرْسِیِّ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ
الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الْاٰیَةَ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ الْاٰیَةَ وَفَتَعٰلَی اللّٰهُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَثَلٰثِ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی الْاٰیَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ **مس ق ا** اور جس کسی کو جن کا آسیب پہونچے اُسکو اپنے سامنے بٹھاوے اور اسپر تعوذ
منتر کرے کہ الحمد پڑھے اور شروع سورۂ بقر مفلحون تک اور الہکم الٰہ واحد آخر آیت تک اور آیت الکرسی اور للہ ما فی السموات وما
فی الارض آخر سورۂ بقر تک اور آیۂ شہد اللہ انہ آخر تک اور آیۂ ان ربکم اللہ الذی جو سورۂ اعراف مین ہے آخر تک اور فتعالی اللہ
آخر سورۂ مومنون تک اور دس آیتین شروع سورۂ صافات کی لفظ لازب تک اور تین آیتین آخر سورۂ حشر کی یعنی پہلی ہو اللہ
الذی سے العزیز الحکیم تک اور آیۂ انہ تعالی جد ربنا آخر تک سورۂ جن مین سے اور قل ہو اللہ احد تمام سورہ اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس ساری پڑھے نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ احمد نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک
اعرابی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپنے پوچھا کیا بیمار ہے اسنے
عرض کیا کہ اسکو آسیب ہو گیا ہے آپنے اُسکو بلا کر اُسپر یہی آیتین پڑھین تو وہ ایسی طرح اُٹھ کھڑا ہوا کہ گویا کبھی کبھی مرض
نہ رکھتا تھا کذا ذکر علی۔ اور جنات کی تاثیر حق ہے اور اہل حق کا مذہب یہی ہے اور آدمی اُنپر ذکر اللہ تعالی اور دعا اور
تعوذ اور درود پڑھنے سے غالب رہتا ہے اور بڑی عمدہ چیز دفع جنات کے لئے جو اکثر آزمانے والون نے آزمائی ہے
آیت الکرسی ہے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ مین ایکبار سرور عالم کے ساتھ راہ مین جاتا تھا کہ ایک آسیب زدہ
کو دیکھکر مین پاس گیا اور مین نے اُسکے کان مین کچھ پڑھا وہ شخص ہوشیار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
پوچھا کہ تو نے کیا پڑھا تھا مین نے عرض کیا کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تک پڑھا تھا آپنے فرمایا کہ قسم ہے اُس
خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر کوئی ہوشیار اس آیت کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی خوف خدا سے گر پڑے کذا فی
الحرز۔ اور جو آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین ہم سب لکھے دیتے ہین تاکہ طالب کو آسانی ہو سب سے اول سورۂ فاتحہ ہے
اُسکے لکھنے کی حاجت نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہے اُسکے بعد یہ آیتین ہین الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین
الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ
ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون۔ والہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ
سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ

الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم۔ للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیٔ قدیر آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و
المومنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف
اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من
قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ شہد اللہ انہ
لا الٰہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ
رب العالمین فتعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الٰہا آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ
عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔ والصّافات صفا فالزاجرات زجرا فالتالیات
ذکرا ان الٰہکم لواحد رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل
شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولہم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ
شہاب ثاقب فاستفتہم اہم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقنٰہم من طین لازب۔ ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو عالم الغیب
والشہادۃ ہو الرحمٰن الرحیم ہو اللہ الذی لا الٰہ ہو الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما
یشرکون ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم۔ وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ
صاحبۃ ولا ولدا وانہ کان یقول سفیہنا علی اللہ شططا بعد انکے سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین یہ بھی اکثرون کو
یاد ہوتی ہین اسلئے نہین لکھی گئین اور خصائص الکبریٰ مین بیہقی سے روایت ہے منقول ابو دجانہ سے کہ ابو دجانہ کہتے
ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکوہ لیگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جسوقت مین بچھونے پر لیٹتا ہون
تو اپنے گھر مین یکایک چکی کی سی آواز اور شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سنتا ہون اور بجلی کی سی چمک دیکھتا ہون۔ جب مین نے گھبراکر اپنا سر
ڈرتے ہوے اٹھایا تو دفعۃً مجھکو ایک سایہ سیاہ اونچا لٹکتا ہوا نظر آیا وہ میرے گھر کے صحن مین لمبا ہوتا جاتا تھا مین نے اسکا قصد کیا اور اسکی جلد کو ہاتھ
لگایا تو اسکی کھال سیہ کی کھال کیطرح تھی اسنے میرے مونہہ پر آگ کا سا شعلہ پھینکا جس سے مجھے گمان ہوا کہ اسنے مجھے پھونک دیا۔ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے گھر کا رہنے والا یعنی جن اے ابو دجانہ برا ہے پھر آپنے فرمایا کہ دوات اور کاغذ میرے پاس
لاؤ اور جب یہ سامان آیا تو آپنے قلم اور کاغذ حضرت علی بن ابیطالب کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والسائحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ
فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون
ورسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰہا آخر لا الٰہ الا ہو
کل شیٔ ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تغلبون حم لا تنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا

حرز ابو دجانہ

Marfat.com

باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم - ابودجانہ کہتے ہین کہ مین اُس نامہ کو اپنے گھر لے آیا اور مین اُسکو اپنے سر کے نیچے رکھکر سو
اور جب مین جاگا تو ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ یون کہتا ہے اے ابودجانہ قسم ہے لات وعزی کی ہمکو ان کلمون
نے پھونک دیا بس اگر اس نامہ والیکے طفیل سے تو ہمپر سے یہ نامہ اُٹھا لیگا تو ہم تیرے گھر مین کبھی نہ آئینگے اور نہ تیرے
ہمسایہ مین غرضکہ صبح ہوئی اور مین نے نماز صبح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو کچھ مین نے جنات سے
سنا تھا اُسکی آپکو اطلاع دی آپنے فرمایا کہ لے ابودجانہ ہٹالے عذاب کو اُن لوگون پر سے قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھے
حق پر بھیجا ہے کہ وہ اسکا رنج وعذاب قیامت تک پائینگے وَيُرْقَى الْمَعْتُوهُ بِالْفَاتِحَةِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّ
عَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ **دس** اور دیوانہ کو جھاڑے سورۂ فاتحہ پڑھکر تین دن تک صبح اور شام
جب الحمد تمام کرے تو اپنا تھوک جمع کرکے دیوانہ پر تھوکے نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی نے **ف** علاقہ بن صحار صحابی رضہ روایت
کرتے ہین کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو آتے تھے کہ عرب کے ایک محلے پر وارد
ہوے اُنہون نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت خیر وبرکت لائے ہو ہم مین ایک شخص دیوانہ ہے تم اُسکا
کچھ علاج دعا سے یا دوا سے کردو پھر اُسکو بندھا ہوا لائے مین نے تین روز تک صبح اور شام یہی عمل کیا وہ بالکل اچھا ہوگیا اُنہون
نے اُسکے عوض مجھے کچھ اجرت دی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا حکم پوچھا آپنے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹے عمل پر
عوض لیتا ہے بُرا کرتا ہے تو کچھ فکر نکر کہ تو نے افسون حق پر لیا کذا ذکرہ الفخر وَيُرْقَى اللَّدِيغُ بِالْفَاتِحَةِ **ع** سَبْعَ مَرَّاتٍ
ت اور بچھو کے کاٹے کو سورۂ فاتحہ سے جھاڑے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین سات بار پڑھکر جھاڑے نقل کیا اسکو ترمذی
نے وَلَدَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ
مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَّمِلْحٍ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **صط** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹا ایسی حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے
جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ اللہ بچھو کو لعنت کرے کہ یہ نمازی کو چھوڑے نہ غیر نمازی کو پھر آپنے پانی اور نمک منگایا
اور ڈنک کی جگہ دونو کو ملنے لگے اور سورہ کافرون اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے تھے - نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین
عَرَضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً مِّنَ الْحُمَةِ فَاَذِنَ لَنَا فِيْهَا وَقَالَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ مَّوَاثِيْقِ الْجِنِّ بِسْمِ
اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا **طس** عبداللہ بن زید رضہ کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک منتر ڈنک کا پیش کیا یعنی بچھو وغیرہ کے لئے ایک منتر جسکے معنی معلوم نہ تھے عرض کرکے اجازت چاہی آپنے ہمکو
اجازت دی اور فرمایا یہ منتر جنات کے عہد وپیمان سے ہے یعنی جنات نے حضرت سلیمان سے عہد کیا تھا کہ اسکے
پڑھنے والیکو ضرر نہ پہونچائینگے وہ منتر یہ ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا ر نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین **ف**
علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس منتر کے معنی معلوم نہین فقط الفاظ پڑھے جاتے ہین اور اسکے سوا دوسرا منتر کسی
زبان کا ہو ہندی یا ترکی یا عربی جب تک اُسکے معنی معلوم نہون اُسکا پڑھنا درست نہین کہ شاید کفر کے الفاظ ہون

Marfat.com

ذکر العلی اور قہستانی نے کہا ہے کہ ہمنے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس منتر مین سلام علی نوح فی العالمین بھی زیادہ کیا جاوے
کیونکہ سانپ اور بچھو نے طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہمین کشتی مین بٹھا لیجئے ہم عہد کرتے ہین
کہ جو کوئی آپکا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ہم اُسکو ضرر نہ پہونچائینگے فحز وَیُرْقِی الْمَحْرُوْقَ بِقَوْلِهٖ اَذْهِبِ
الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ س آ اور جلے ہوے کو جھاڑے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس قول مبارک سے اذہب الباس رب الناس الخ یعنی بیماری کو دور کرلے لوگون کے پروردگار تو شفا دے
کہ کوئی شفا دینے والا نہین سوا تیرے نقل کیا اسکو نسائی احمد نے وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفِئْهُ بِالتَّکْبِیْرِ ص
ق حص اور جب کوئی آگ لگی دیکھے تو چاہئے کہ اُسکو اللہ اکبر کہکر بجھادے نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے مصنف کہتے ہین
کہ [illegible] تجربہ ہے فقیر کہتا ہے کہ ان دنون مین جو خشکسالی اور دفع وبا کے لئے اذان کہتے ہین اُسکی اصل یہی ہے کہ ان دونو چیزون
[illegible] اکبر کہنے سے بجھانا مقصود ہے وَیُرْقِی مَنِ احْتَبَسَ بَوْلُهٗ اَوْ اَصَابَتْهُ
حَصَاةٌ بِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ
فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ
[illegible] فَیَبْرَاُ س د مس اور جس شخص کا پیشاب بند ہوجاوے یا پتھری کے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پڑھکر جھاڑا جاوے ربنا اللہ الذی الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو
[illegible] آسمان مین پاک ہے نام تیرا حکم جاری ہے آسمان اور زمین مین جسطرح کہ تیری رحمت خاص آسمان مین ہے
[illegible] زمین مین کر اور ہمارے وہ گناہ بخش جو ہمنے جان کر کئے اور جو چوک کر کئے تو پاک لوگون کا پروردگار
[illegible] ہے اور اپنی خاص رحمت سے اس درد پر ایسی شفا اور رحمت کہ یہ درد اچھا ہوجاوے نقل
کیا ابو داود و حاکم نے ف ظاہر یہ ہے کہ لفظ فیبرا بھی دعا مین شامل ہے فحز وَیُدَاوِیْ مَنْ بِهٖ قَرْحَةٌ
[illegible] السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا
یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا م اور جس شخص کے پھوڑا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو اُسکا علاج یون کیا جاوے
[illegible] انگشت شہادت زمین پر رکھکر اٹھا دے یہ کلمات پڑھتا ہوا بسم اللہ تربۃ ارضنا الخ یعنی مین برکت لیتا ہون اللہ
[illegible] یہ ہمارے زمین کی مٹی ہے ہم مین سے کسی کے تھوک سے ملی ہوئی تاکہ اچھا ہوجاوے ہمارا بیمار یا یہ فرمایا کہ شفا دیا
جاوے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے نقل کیا اسکو مسلم نے ف کرمانی نے امام نووی سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت پر لعاب مبارک لگاکر زمین پر رکھتے کہ کچھ خاک اُسکو لگجاتی پھر اٹھا کر زخم پر پھیرتے
اور یہ کلمات دعا کے پڑھتے جاتے یہان بھی اکثر شارحون نے یہی مراد لکھی ہے فحز وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَلْیَذْكُرْ
اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْهِ ی کد مح اور جب کسی کا پاؤن سو جاوے تو اُسکو چاہئے کہ لوگون مین سے سب سے زیادہ پیارے
کو یاد کرے نقل کیا اسکو [illegible] نے ف اپنے محبوب کو یاد کرنا اسلئے ہے کہ اُسکی یاد سے خوشی حاصل ہو تو آدمی کو

Marfat.com

چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے کہ سب سے زیادہ آپ ہی محبوب ہین ع وَمَنِ اشْتَکٰی اَلَمًا اَیْ شَیْئًا فِیْ
جَسَدِہٖ فَلْیَضَعْ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ یَاْلَمُ وَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ م عہ اور جو شخص درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا
اپنے بدن مین شکوہ کرے تو اُسکو چاہئے کہ اپنا داہنا ہاتھ دکھتی جگہ پر رکھکر تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار یہ دعا پڑھے
اعوذ باللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اور اُسکی قدرت کی اُس چیز کی برائی سے جسکو مین معلوم کرتا ہون اور ڈرتا
ہون یعنی اُسکی زیادتی سے آیندہ کو خوف کرتا ہون نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے ف عثمان بن ابی العاص رض
صحابی روایت کرتے ہین کہ مین نے درد کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کیا آپنے مجھ سے یہی عمل ارشاد
فرمایا مین نے اُسکو کیا اللہ تعالی نے مجھکو اچھا کر دیا فقط اور لفظ الیمنی فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے اَیْ اَعُوْذُ
بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا ط امص یا اس دعا کو سات بار پڑھے اعوذ بعزۃ اللہ الخ
یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اُس چیز کی برائی سے کہ مین پاتا ہون نقل کیا اسکو طا مین اور ابن
ابی شیبہ نے اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَضَعُ یَدَہٗ تَحْتَ
اَلَمِہٖ اط یا یہ دعا سات بار پڑھے اعوذ بعزت اللہ سے ما اجد تک یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے غالب ہونے اور ہر چیز
پر قادر ہونیکی اُس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہون اپنا ہاتھ اپنے درد کی جگہ کے نیچے رکھکر پڑھے یعنی گویا درد کے جاتے رہنے کا
اشارہ ہے نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے اَوْ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ
وَجَعِیْ ھٰذَا اِوْتْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَہٗ ثُمَّ یُعِیْدُ ھَات یا یہ دعا طاق مرتبہ پڑھے بسم اللہ اعوذ سے وجعی ہذا تک یعنی
شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے پناہ پکڑتا ہون خدا کی عزت اور اُسکی قدرت کی اُس چیز کی برائی سے کہ مین اپنے اس درد سے
پاتا ہون یعنی اس دعا کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے لیکن سات بار بہتر ہے پھر اپنا ہاتھ اٹھا دے پھر دوبارہ
یہی دعا پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے اَوْ یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ خ م د س ق یا
اپنے اوپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور خود دم کر لے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی
ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونو ہاتھون پر دم کر کے پھر ہاتھ اپنے مونہہ پر اور تمام بدن پر پھیرے اسیطرح بخاری نے
کہا ہے حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے
اور ہاتھ پھیرتے جب انتقال کی بیماری ہوئی تو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان سورتون کو دم کرکے
بدن مبارک پر پھیرتی اور جب آپکے گھر والون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ یہی پڑھکر دم کرتے۔ کذا فی المشکوۃ وجع العین
رَمَدٌ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ
مس ی اور جس شخص کی آنکھین دُکھین تو یہ دعا پڑھے اللھم متعنی الخ الٰہی مجھکو فائدہ دے میری بینائی سے اور اسکو
میرا وارث کر یعنی تادم مرگ باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے جو میت کے مرنے تک رہے اور مجھکو دشمن مین میرا انتقام دکھا

Marfat.com

اور مجھکو مدد دے اُس شخص پر جسنے مجھپر ظلم کیا نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے **ف** میرا انتقام دکھا یعنی کوئی اگر مجھپر ظلم کرے اُس سے عوض لون یا اُسکا عوض میرے سامنے ہو اور سوا ظالم کے کسی سے کینہ نرکھون جیسے کفر کی حالت مین جس سے دشمنی ہوتی تھی اُسکو مار ڈالتے تھے ایسی حالت نہو **فحز** وَمَنْ حَصَلَتْ لَهُ حُمَّى يَقُوْلُ **بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ** **مس مص** اور جسکو بخار آوے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ الکبیر الخ مین شروع کرتا ہون خداے بزرگ کے نام سے ہم پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ کی ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ کہنہ بخارون کے لئے بعض روایت حدیث مین تعویذ ذیل آیا ہے اُسکو لکھکر بخار والے کے گلے مین ڈالدیا جاوے خدا کے حکم سے شفا پاوے وہ تعویذ یہ ہے۔

براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتہشم العظم اما بعد فیاام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسی بن مریم علیہ السلام ان لاتاکلت لفلان ابن فلانۃ لحمًا ولاشربت لہ دمًا ولاہشمت لہ عظمًا وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الہًا آخر لاالہ الاہو العزیز الحکیم والاّ فانت بریئۃ من اللہ واللہ بریٔ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم۔ اس تعویذ مین فلان بن فلانۃ کی جگہ بخار زدہ اور اُسکی مان کا نام لکھا جاتا ہے۔ شفاء العلیل وغیرہ مین مذکور ہے وَاِنْ اَصَابَهُ ضُرٌّ سِتِّرِ الْحِبْرَةِ فَلَا يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ **اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ** **خ م د ى** اور اگر کسیکو ضرر بیماری وغیرہ کا پہونچے اور زندگی سے عاجز ہو تو موت کی آرزو نکرے اور اگر خواہ مخواہ موت کی آرزو ہی کرے یعنی ضررون سے ناچار ہو کر موت کی تمنا کرے تو یون کہے یا اللہ مجھکو زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور مجھکو موت دے جس وقت کہ میرے حق مین مرنا بہتر ہو نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود ابن سنی نے **ف** دنیا کے ضرر کے باعث مثلاً بیماری محتاجی وغیرہ کے سبب سے موت کی آرزو کرنی مکروہ ہے اور دیدار خدا تعالیٰ کے اشتیاق مین اور دنیاء فانی سے نجات کے لئے یا ضرر دین کے خوف سے موت کی تمنا جائز ہے چنانچہ اکثر صحابہ کرام سے یہ بات واقع ہوئی ہے اور بخاری اور امام طحاوی اور دوسرے علماء پرہیزگار جب کوئی بات خلاف شرع دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ آپ دعا مین فرماتے تھے کہ یا اللہ جب تو کسی قوم مین فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو وفات دے بدون اسکے کہ فتنہ مین پڑون **فحز** وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ **لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ** **خ س** اور جب بیمار کی عیادت کرے یعنی اُسکا حال پوچھے تو یون کہے لاباس طہور انشاء اللہ دوبار یعنی کچھ ڈر نہین یہ بیماری گناہون سے پاک کرنیوالی ہے اگر اللہ چاہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے **ف** عیادت کے آداب یہ ہین کہ خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے جاوے اور بیمار کو تسلی دے اور اُسکو صبر کرنیکے لئے کہے اور زندگی کا امیدوار کرے اور جو ثواب بیماری کے حدیثون مین لئے ہین اُنسے اُنکو خوش کرے اور جانیکے وقت لاباس طہور انشاء اللہ کہے اور بیمار پر ہاتھ رکھکر دعائین حدیث شریف کی پڑھے اور اُسکے حق مین دعا کرے اور اپنے لئے

Marfat.com

ان سے دعا کی درخواست کرے اور اُسکے پاس کم بیٹھے اور وضو کرکے جاوے یہ سب آداب حدیثون مین آئے ہین اور
عیادت کا بڑا ثواب آیا ہے اور اُسکو افضل عبادات فرمایا اور مروی ہے کہ قیامت کو اللہ تعالی بندہ سے فرمائیگا
اے میرے بندے مین تیرا پروردگار ہون مین بیمار ہوا تو میری عیادت کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو جہان
کا پروردگار ہے تیری عیادت کیسی تھی فرمائیگا کہ میرا فلان بندہ بیمار ہوا تو نے اُسکی عیادت نہ کی اگر تو اُسکی عیادت
کرتا تو مجھکو اُسکے پاس پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی بیمار پرسی کرتے اور
اُسکے پاس بیٹھتے اور اُس سے پوچھتے کہ تیرا کیا حال ہے کس چیز کو تیرا دل چاہتا ہے اگر کسی چیز غیر مُضر کو وہ بیان کرتا
تو ارشاد فرماتے اسکو کھلاؤ اور تین بار اُسکے لیئے دعا کرتے اور عیادت کا کوئی وقت معین نہ تھا رات دن مین
جب چاہتے تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ جو شخص بھائی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے تو بہشت کے باغ
مین چلتا ہے جب تک اُسکے پاس جاکر بیٹھے اور جب بیٹھتا ہے تو اُسپر رحمت اُترتی ہے حتّٰی کہ اُسمین غرق ہوجاتا
ہے اور اگر اول دن مین عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکے لئے بخشش کی دعا شام تک کرتے رہتے ہین
اور اگر رات کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اُسکی بخشش کی دعا مانگتے ہین اور اُسکو بہشت مین میوہ کی غذا ملتی ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ دُکھنے والے کی بھی خبر کو تشریف لیجاتے۔ اور ایک نوجوان یہودی کی کہ آپکا خادم
تھا اور اپنے چچا ابو طالب کی جو مشرک تھے بیمار پرسی فرمائی اور مسلمان ہونیکے لئے ارشاد فرمایا وہ خادم مسلمان ہوا
اور آپکا چچا اس دولت سے محروم رہا اور نیز مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے للہ عیادت کو جاتا ہے تو دوزخ
سے بقدر ساٹھ برس کی راہ کے دور ہوتا ہے کذا فی المشکوٰۃ وشرح الفخر بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا
يُشْفٰى سَقِيْمُنَا خ م د س ق بِاِذْنِ رَبِّنَا خ بِاِذْنِ اللّٰهِ خ بیمار پر یہ بھی پڑھے بسم اللہ الخ یعنی
شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی اور ہم مین سے بعض کا تھوک شفا دیا جاے ہمارا بیمار نقل کیا
اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے ایک روایت مین اسکے ساتھ باذن ربنا اور دوسری روایت
مین باذن اللہ نقل کیا ہے یعنی ہمارے پروردگار کے حکم سے ف یعنی بعض روایت مین پہلی دعا کے ساتھ باذن ربنا
اور بعض مین اُسکی جگہ باذن اللہ زیادہ آیا ہے وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ
النَّاسِ اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا خ م س اور بیمار پر داہنا
ہاتھ پھیرے یعنی اُسکی پیشانی پر یا ہاتھ پر یا اور عضو پر یہ دعا پڑھے اللھم اذہب الباس الخ یا اللہ بیماری کو دور کر اے لوگون
کے پروردگار اُسکو شفا بخش اور تو شفا دینے والا ہے کہ سوا تیری شفا کے اور کوئی شفا نہین یعنی دوا وغیرہ بدون تیری تقدیر
کے کسیکو کچھ کام نہین آتی تو بیمار کو ایسی شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے ف
لفظ شفا مفعول مطلق اشفہ کا ہے یعنی وہ شفا دے کہ بالکل اچھا ہوجاوے فخ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ م ت س ق بسم اللہ

Marfat.com

اور مجھکو مدد دے بسم اللہ الخ یعنی اللہ کے نام سے تجھپر افسون کرتا ہون یعنی تجھ کو اُسکی پناہ مین دیتا ہون ہر چیز سے جو اُس سے عوض لے اور ہر شخص کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے اللہ تجھ کو شفا دے خدا کے نام سے مین تجھ پر دشمنون کرتا ہون نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا محمد تم بیمار ہوا آپنے فرمایا کہ ہان بیمار ہون جبرئیل علیہ السلام نے یہی دعا آپ پر پڑھی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین دعا ذیل آئی ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ **س مص** اللہ کے نام سے مین تجھ پر افسون کرتا ہون اللہ تجھکو شفا دے ہر بیماری سے جو تیرے بدن مین ہے گرہ مین پھونکنے والی عورتون کی برائی سے یعنی جو عورتین جادو پڑھکر ڈورے مین گرہ دیتی ہین اور حسد کرنے والی کی برائی سے جب وہ حسد کرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ابی شیبہ نے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **مس** یہ دعا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو حاکم نے۔ اور ایک روایت مین دعا کے یہ الفاظ مین بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ **ا** اللہ کے نام سے مین تجھ پر افسون کرتا ہون اللہ تجھکو شفا دے ہر بیماری سے ہر حسد کرنیوالے کی برائی سے جب حسد کرے اور ہر نظر والے کی برائی سے نقل کیا اسکو احمد نے اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ **د حب مس** یا اللہ تو شفا دے اپنے بندے کو کہ جہاد کرے تیرے دشمن پر اور چلے تیرے لئے جنازہ کی نماز کو نقل کیا اسکو ابو داود ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ **مس ت حب** الٰہی اسکو شفا دے الٰہی اسکو تندرستی عنایت کر نقل کیا اسکو حاکم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ اَعْفِهٖ **س** يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ **مس** یا اللہ اسکو شفا دے یا اللہ اسکو تندرستی دے نقل کیا اسکو نسائی نے۔ اے فلانے (یعنی یہان بیمار کا نام لے) اللہ تیرے مرض کو شفا دے اور تیرے گناہ بخشے اور تجھکو تیرے دین اور بدن مین عافیت عنایت کرے تیری موت کے وقت تک نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ **د ت س حب مس مص** اور جو کوئی ایسے بیمار کی عیادت کرے کہ اُسکی موت نہ آئی ہو اور اسکے پاس یہ دعا سات بار پڑھے اسأل اللہ العظیم ان یشفیک یعنی مین اللہ بزرگ سے یہ سوال کرتا ہون جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تجھکو شفا دے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُس بیماری سے تندرستی عنایت فرمائیگا نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی جسکی موت نہ آئی ہو اُسکے پاس عیادت کرنے والا سات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اچھا کر دیتا ہے اور اگر موت ہی آئی ہو تو مرض لاعلاج ہے **فخر فقیر** کہتا ہے کہ الا عافاہ اللہ استثنا ہے شرطیہ عامہ سے تقدیر عبارت کی یہ ہے ما عاد احد مریضا و دعا بہذہ الکلمات الا عافاہ اللہ کذا فی الحرز وَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ

Marfat.com

اَیْسَرُ لَكَ اَنْ یَّبْرَاَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اشْفِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ یَبْرَاُ مو مص اور ایک
شخص حضرت علی مرتضیٰ رضہ کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص بیمار ہے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ تجھے اچھا معلوم ہوتا
ہے کہ وہ اچھا ہوجاوے اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھ یا حلیم یا کریم اشف فلانا یعنی اے بردبار اے کرم والے
فلان شخص کو شفا دے کہ اس دعا سے وہ اچھا ہوجائیگا نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا
بِقَوْلِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ
اُعْطِیَ اَجْرَ شَهِیْدٍ وَّاِنْ بَرَاَ بَرَاَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِیْعُ ذُنُوْبِهٖ مس اور جو مسلمان دعا مانگے اس آیت
سے لا آلہ الا انت سبحانک الآیۃ یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تو پاک ہے اور مین ظلم کرنے والون مین سے ہون چالیس
مرتبہ اس آیت کو پڑھے پھر اپنے اس مرض مین مرجاوے تو اُسکو ثواب شہید کا دیا جائیگا اور اگر بیماری سے صحت
پاوے تو ایسی طرح اچھا ہوگا کہ اُسکے سب گناہ بخشے جائینگے نقل کیا اسکو حاکم نے ف گناہون سے وہ گناہ مراد
ہین جو اللہ تعالیٰ کے کئے ہون اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مطلق گناہ مراد ہون اور اللہ تعالیٰ حق العباد کو کچھ عوض دیکر
معاف کروا دے فخر وَمَنْ قَالَ فِیْ مَرَضِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ت س ق حب مس اور جو شخص اپنی بیماری مین یہ دعا پڑھے
لا آلہ الا اللہ سے آخر تک جسکے الفاظ کا ترجمہ کئی بار گذر چکا ہے پھر مرجاوے یعنی اسی بیماری مین تو نہ کھائیگی اسکو دوزخ
کی آگ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ
اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ م عه جو کوئی اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگے
تو اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدون کے مرتبہ پر پہونچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے
مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِیَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ م جو کوئی مانگے شہید ہونا سچے دل سے تو اُسکو شہید ہونے
کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ شہادت اُسکو نہ پہونچے یعنی دنیا مین اگرچہ شہید واقعی نہ ہو نقل کیا اسکو مسلم نے مَنْ قَاتَلَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ
اَوْ قُتِلَ کَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ عه جو کوئی اللہ کی راہ مین لڑے اتنی دیر جتنی دیر اونٹنی کے دوبارہ دوہنے کے درمیان توقف ہوتا ہے
تو اُسکے لئے بہشت واجب ہوتی ہے جو شخص اللہ سے اپنا مارا جانا دل سے سچ مانگے پھر مرے یا مارا جاوے یعنی جہاد کے
سوا کسی اور جگہ تو اُسکو شہید کا ثواب ہوگا نقل کیا اسکو چارون نے ف دودھ دوہنے مین تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہین تاکہ
دودھ اُتر آوے پھر دوہنا شروع کرتے ہین اس ٹھہرنے کو فواق کہتے ہین یہان مراد تھوڑی دیر سے یعنی اسقدر بھی اگر جہاد
کریگا تو یہ ثواب پاویگا کذا ذکر القاری اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ خ
حضرت عمر فاروق رضہ نے یہ دعا کی اللہم ارزقنی الخ یعنی الٰہی مجھکو نصیب کر اپنی راہ مین شہید ہونا اور میری موت اپنے رسول

Marfat.com

مقبول کے شہر مین کر یعنی مدینہ منورہ مین نقل کیا اسکو بخاری نے فَاِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ وُجِّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ مس
اور جب کسیکو موت قریب ہو تو اُسکا مونہہ قبلہ کی طرف کیا جاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف موت قریب ہو یعنی
مرنیکی علامت معلوم ہو کہ ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہو جاوے اور پاؤن ڈھیلے پڑ جاوین اور کن پٹیان دھس جاوین اور قبلہ
کو متوجہ یون کرے کہ چت لٹا کر پاؤن قبلہ کیطرف کرکے سر اونچا کر دے کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو متاخرین کا فتویٰ
اسی پر ہے کذا فی شرح الملتقی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی خ مرت
اور قریب المرگ شخص یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو رفیق اعلیٰ سے ملا نقل کیا
اسکو بخاری مسلم ترمذی نے ف رفیق اعلیٰ انبیا علیہم السلام کی جماعت ہے کہ انکی روحین اعلیٰ علیین مین ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض موت مین یہی دعا پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رض کا آخر کلام بھی یہی تھا کذا ذکر العلی
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ خ س ق اور یہ کلمات کہے لا آلہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ
کے بیشک موت کی سختیان ہین نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے وقت
چہرہ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہ کلمات فرماتے تھے فخ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ
ت اور یہ کہے اللھم اعنی الخ یعنی یا اللہ میری مدد کر موت کی غفلتون اور موت کی سختیون پر یعنی میرے ہوش قائم رکھ
کہ تجھکو نہ بھولون نقل کیا اسکو ترمذی نے یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ
خَیْرٍ خدائے عز وجل فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ میرے نزدیک نیکی کے ہر مرتبہ پر قائم ہے ف یعنی اُس سے آخرت کی نیکیون
مین سے خوشی اور غم مین کوئی نیکی فوت نہ ہوگی اور اپنی حیثیت کے موافق سب مراتب پائیگا فخ یَحْمَدُنِیْ وَاَنَا
اَنْزِعُ نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ ا کیونکہ میری وہ تعریف کرتا ہے ایسے وقت کہ مین اُسکی جان اُسکے دونو پہلو سے
نکالتا ہون نقل کیا اسکو احمد نے ف یہ جملہ پہلے جملہ کی علت ہے یعنی بندہ مومن ہر نیکی کا استحقاق اسلئے رکھتا ہے
کہ جان کنی کے وقت مین بھی کہ نازک وقت ہے میری حمد مین مشغول رہتا ہے اور میری یاد ایسی حالت مین ہاتھ سے
نہین دیتا فخ وحرز۔ وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ فَلْیُلَقِّنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مو عہ اور جو شخص قریب المرگ کے
پاس کوئی اور آدمی ہو تو اُسکو لا آلہ الا اللہ تلقین کرے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے ف تلقین کے معنی ہین قریب
المرگ کو سمجھانا اور یہان مراد یہ ہے کہ جو شخص اُسکے پاس ہو وہ لا آلہ الا اللہ پڑھے تاکہ مریض سنکر خود پڑھنے لگے اور اُس سے
یہ نہ کہے کہ تو کلمہ پڑھ کیونکہ یہ نازک وقت ہوتا ہے کہین اُس شدت مین انکار نہ کر بیٹھے فخ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ د مس جس کسیکا آخر کلام لا آلہ الا اللہ ہو وہ بہشت مین داخل ہوگا نقل کیا اسکو ابوداود
حاکم نے ف بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ عذاب کے بعد ہو بشرطیکہ گنہگار ہو اور لا آلہ الا اللہ سے مراد پورا کلمہ طیبہ لا آلہ الا
اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ غرض اس کلمہ سے ایمان ہے اور ایمان بدون اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہین فخ وَاِذَا
غَمَّرَہٗ دعا لنفسہ ... فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا یَقُوْلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ

Marfat.com

فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ
م د س ق اور جب کوئی شخص میت کی آنکھ بند کرے تو اپنے نفس کے لئے دعاء خیر کرے یعنی اپنے خاتمہ بخیر ہونے کی
دعا مانگے کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اُس دعا پر کہ آنکھ بند کرنے والا کہتا ہے پھر یون کہے یا اللہ تو فلانے شخص کو بخش (یہان
اُس میت کا نام لے) اور اُسکا درجہ ہدایت یافتون مین بلند کر اور اُسکا نائب یعنی کارساز ہو اُسکے اہل وعیال مین جو اُسکے
پس ماندہ ہین اور ہمکو اور اُسکو بخشدے اے عالمون کے پروردگار اور اُسکے لئے اُسکی قبر مین فراخی کر اور اُسکے لئے اُسکی قبر
مین روشنی کر نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نے ف احتمال ہے کہ اپنے لئے جلدی دعا کرے اور اُسکے بعد میت کے
لئے یہ الفاظ کہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لفظ فیقول دعا کا بیان ہو یعنی آنکھ بند کرنے والا اسطرح دعا کرے تو اغفر لنا مین کہنے
والا بھی شریک ہو گیا فخ وَلْیَقُلْ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً م ع ہ اور چاہئے
کہ اسکے گھر والے یون کہین یعنی ہر ایک یہ دعا مانگے اللھم اغفر لی الخ یا اللہ تو مجھکو اور اُسکو بخش اور مجھکو اُسکا بدلا اچھا دے نقل
کیا اسکو مسلم اور چارون نے وَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ یٰسٓ س د ق حب مس اور چاہئے کہ کوئی شخص میت
پر سورہ یس پڑھے نقل کیا اُسکو نسائی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضون کے نزدیک میت سے مراد شخص قریب
المرگ ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے اور بعض کہتے ہین کہ مردہ مراد ہے یہ سورہ اسکے گھر مین یا اسکی قبر پر پڑھے کتاب درالنظم
مین روایت کیا ہے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت پہونچی کہ جو کوئی سورہ یس مسلمان پر مرنیکے بعد پڑھتا ہے تو
تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض فرشتہ بھیجتا ہے جو میت کے آگے صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ سے اُسکے
لئے رحمت وبخشش مانگتے ہین اور اُسکے جنازے اور دفن مین حاضر رہتے ہین اور جس مسلمان پر یہہ سورہ جانکنی کے وقت پڑھے
تو ملک الموت اسکی روح اُسوقت قبض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اُس سے معلوم کرتا ہے فخ وَیَقُوْلُ صَاحِبُ
الْمُصِیْبَۃِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا م اور مصیبت
والا یعنی میت کے پس ماندون مین سے ہر ایک یہ دعا پڑھے انا للہ الخ یعنی ہم اللہ کی ملک ہین اور ہمکو اُسکی طرف پھرنا ہے
الٰہی تو مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور مجھکو اُسکے عوض بہتر عنایت فرما نقل کیا اسکو مسلم نے وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ
الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ
اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ ت حب ی اور جب کسی مسلمان بندے کا لڑکا مرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون کو فرماتا ہے کہ تمنے میرے بندہ کے فرزند کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہین کہ ہان اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہین کہ اُسنے تیری تعریف کی اور آیہ انا للہ پڑھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے
بندہ کے لئے بہشت مین بڑا گھر بناؤ اور اُسکا نام بیت الحمد رکھو یعنی اسلئے کہ شکر اور تسلیم کے عوض ملا نقل کیا اسکو ترمذی ابن
حبان ابن سنی نے وَاِذَا عَزّٰی اَحَدًا یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ
مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق اور جب کوئی شخص کسیکی تعزیت کرے یعنی اسکو تسلی دے [illegible]

سلام علیک کرکے یون کہے اللہ ہی کے لئے ہے جو اُسنے لے لیا یعنی اگر اُسنے اپنی امانت لیلی تو جزع اور فزع بیجا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ اُسنے دیا اور ہر چیز اُسکے علم کے نزدیک ایک وقت مقرر تک ہے تو تمکو لازم ہے کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** ایک حدیث مین صیغہ فلتصبر ولتحتسب مونث غائب کے ہین اور اس کتاب مین یہ دونو صیغہ حاضر کے ہین اور لام اور ت انپر ایسے آئے جیسے کلام اللہ کی ایک قرارت مین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر ہین حدیث کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینبؓ نے آپکی خدمت مین عرض کرا بھیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہے آپ تشریف لائین آپنے سلام فرما بھیجا اور یہی ارشاد فرمایا ان للہ ما اخذ الخ اور حدیث شریف مین بیماری و مصیبت اور ماتم پر بڑی کا ثواب بہت آیا ہے اور نوحہ کرنے پر وعید وارد ہے ہم اُن حدیثون کے مضمون یہان بیان کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی پہونچایا چاہتا ہے تو اُسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو رنج یا دکھ یا فکر یا اندوہ یا ایذا یا غم پہونچتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُسکے گناہ دور کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو بیماری سے یا بیماری کے سوا کسی اور چیز سے ایذا پہونچے تو اللہ تعالی اُسکی برائیان ایسی دور کرتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ اُسپر درد کی سختی بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہوئی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے تازہ کھیتی کی نالی کہ ہوا اُسکو کبھی ادھر ڈالتی ہے کبھی اُدھر کبھی کھڑا کر دیتی ہے یعنی مومن کبھی اچھا رہتا ہے کبھی بلا مین مبتلا ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت کہ قایم اور ثابت رہے اور کوئی آسیب اُسکو نہ پہونچے یہانتک کہ دفعۃً اُکھڑ جائے یعنی منافق کو امراض اور مصیبت بہت نہین ہوتی کہ اُسکے گناہون کا کفارہ ہو اور ام سائب صحابیہؓ کے یہان حضرت تشریف لیگئے اور اُنسے پوچھا کہ کیون کانپتی ہو اُسنے کہا کہ مجھکو تپ چڑھی ہے خدا اسکو برکت نہ دے آپنے فرمایا کہ تپ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہ دور کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اُسکے لئے ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے تندرست اور مقیم ہونے کی صورت مین تھا یعنی اگر بیماری یا سفر مین کوئی عمل اُس سے فوت ہوا جو پہلے کیا کرتا تھا تو اُسکا ثواب اُسکو بدستور ملیگا اور فرمایا کہ سوا شہید فی سبیل اللہ کے سات اور شہید ہین اول جو دریا مین مرے۔ دوم جو ڈوب کر مرے سوم ذات الجنب والا چہارم پیٹ کے مرض سے مرے پنجم جو جلکر مرے ششم جو دبکر مرے ہفتم جو عورت حمل سے مرے یہ سب شہید ہین اور فرمایا کہ بندہ کو رنج یا اُس سے زیادہ اور کم جبھی پہونچتا ہے کہ جب وہ گناہ کرتا ہے اور بہت سے گناہ ایسے بھی ہین جنکو اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے یعنی اُنکے عوض کوئی تکلیف نہین دیتا پھر آپنے یہ آیت پڑھی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی تمکو جو مصیبت پہونچتی ہے تو وہ اُس چیز کے سبب سے ہے جسکو تمہارے ہاتھون نے کمایا اور بہت سی چیزون کو معاف کر دیتا ہے اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زیادہ سخت مصیبت کن لوگون پر ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ انبیا پر پھر جو اُنسے کم ہین مصیبت مین بھی اُنسے کم ہوتے ہین آدمی پر مصیبت اُسکے دین کے موافق ہوتی ہے اگر دین مین سخت ہوگا تو اُسکی مصیبت بھی سخت ہوگی اور اگر دین مین ڈھیلا ہوگا تو بلا بھی کم ہوگی اور دیندار ہمیشہ مبتلائے بلا رہتا ہے یہانتک

Marfat.com

کر زمین پر ایسی طرح چلتا ہے کہ اُسکے ذمہ کوئی گناہ باقی نہین رہتا یعنی مصیبت کے سبب سے اُسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین
اور فرمایا کہ بڑا ثواب بڑی بلا پر ہوتا ہے اور خداے عز وجل جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اُنکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے
اس حال مین جو کوئی بلا سے راضی ہو تو اُسکو مولیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور جو شخص خفا ہو اُس سے مولیٰ بھی ناراض رہیگا اور
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا مین اُسکے لیئے تکلیف جلد دیتا ہے اور جب اپنے بندے
سے برائی کیا چاہتا ہے تو دنیا مین اُسکے گناہ پر عذاب نہین دیتا یہانتک کہ اُسکو قیامت کے دن پورا عذاب دیگا اور
فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے علم مین کسی بندہ کو کوئی مرتبہ جنت مین ملتا ہے اور وہ بندہ اپنے عمل کے سبب اُس مرتبے پر
نہین پہونچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسکے بدن یا مال یا اولاد کی مصیبت مین مبتلا کرتا ہے پھر صبر عنایت فرماتا ہے یہانتک کہ اُسکو
اُسی مرتبے پر پہونچا دیتا ہے جو اللہ تعالے کے علم مین اسکو ملنا تھا اور فرمایا کہ جب وقت مصیبت والونکو ثواب عنایت ہوگا تو تندرستی
والے قیامت مین یہ چاہینگے کہ کاش ہمارے چمڑے دنیا مین مقراضون سے کاٹے جاتے یعنی اگر ہمپر مصیبت پڑتی تو ہمکو
بھی ثواب ایسا ہی ملتا اور فرمایا کہ مؤمن جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اُسکو اس مرض سے عافیت دیتا ہے تو یہ مرض
اُسکے اگلے گناہونکا کفارہ ہوجاتا ہے اور آیندہ کے لیے نصیحت ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہوکر عافیت پاتا ہے تو اُسکا
حال اونٹ کا سا ہے کہ مالک نے اُسکا زانو باندھا اُسکے بعد چھوڑ دیا تو اُسکو یہ نہین معلوم کہ کیون باندھا تھا اور کیون چھوڑا
یعنی مؤمن غفلت سے ہوشیار ہوجاتا ہے کہ گناہون کے سبب سے مجھے تکلیف ہوئی تھی آیندہ کو باز رہون اور منافق کو ذرا
بھی پروا نہین ہوتی کہ کیون بیمار ہوا اور کیون اچھا ہوا بیماری کا بیان ہوچکا اب تعزیت اور نوحہ کا بیان ہوتا ہے تعزیت
کرنی ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اور اُسکو تسلی دلاوے
تو اُسکو بھی ثواب مصیبت پر صبر والے کا سا ہوگا تو آدمی کو چاہیے کہ مصیبت زدہ کے پاس جاکر اُسکو تسلی دے
اور مصیبت کا ثواب اور اُسپر صبر کرنیکا اجر بیان کرے یہانکی عورتون کی طرح نہ بیٹھے نہ بیان کرکے روئے بہت
گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور ایام کفر کی
مانند بیان کرے یعنی واویلا اور ہاے واے کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین اور ابو موسیٰ صحابی رضی بیماری مین بیہوش
ہوے اُنکی بیٹی آواز سے روتی ہوئی آئی پھر ابو موسیٰ رضی کو افاقہ ہوا اُنہون نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تجھکو معلوم نہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون ایسی عورت سے کہ مصیبت مین سر منڈاوے اور چلاوے
اور اپنے کپڑے پھاڑے اور مروی ہے کہ چار خصلتین ایسی ہین کہ اُسکو اکثر لوگ نہین چھوڑتے اول فخر کرنا حسب پر
دوسرے طعن کرنا نسب مین تیسرے مینہ کی توقع کرنی ستارون سے یعنی فلان ستارہ اگر فلان منزل مین آویگا تو مینہ
برسیگا چہارم میت پر نوحہ کرنا یعنی اُسکی صفات بیان کرکے رونا اور فرمایا کہ جب عورت نوحہ کرنے والی اپنی موت سے
پہلے اس فعل سے توبہ نکرے تو قیامت کے دن کھڑی کیجاویگی ایسے حال مین کہ اُسکے بدن پر قطران کا کرتا ہوگا اور ایک
کرتا کھجلی کا یعنی اُسپر خارش مسلط کردی جاویگی جسپر قطران ملینگے تاکہ ایذا زیادہ [illegible]

Marfat.com

درخت اہل کی ہے جسکو ہُوبر کہتے ہین یعنی اُسکا تیل اور خارشتی اونٹون پر ملتے ہین آگ اُسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلد بھڑکتی ہے کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کی قبر پر گذرے کہ وہ قبر پر رو رہی تھی آپنے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر اُس عورت نے آپکو نہ پہچانا اور کہا کہ مجھ سے الگ ہو تجھپر میری سی مصیبت نہین پڑی جب لوگون نے اسکو جتایا کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ آپکے دروازے پر آئی اور وہان دربان نپایا آپکی خدمت مین عرض کیا کہ مین نے آپکو پہچانا نہ تھا اب جو ارشاد ہو بجالاؤن آپنے فرمایا کہ صبر تو پہلے ہی صدمہ کے وقت تھا یعنی اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تھا آخر کو تو صبر آہی جاتا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین جس اپنے بندے مؤمن کا محبوب بیٹا ساری دنیا سے پیارا قبض کرتا ہون پھر وہ اُسپر ثواب طلب کرتا ہے یعنی صبر کرنے سے تو میرے پاس اُسکی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہین اور فرمایا کہ جس میت پر نوحہ کیا جاتا ہے اُس میت کو نوحہ کی وجہ سے قیامت مین عذاب کیا جائیگا اور عبد اللہ بن رواحہ رضؓ صحابی بیہوش ہوے اُنکی بہن نے رونا اور واجبلاہ کہنا شروع کیا یعنی ہاے میرے پہاڑ اور اِس سے یہ مقصود ہے کہ اُنکی تعریف کر کے روتی تھین جب اُنکو افاقہ ہوا تو اُنہون نے بہن سے کہا کہ تو جو کچھ کہتی تھی مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ تو ایسا ہی ہے جب اُنکا انتقال ہوا تو اُنکی بہن نے اتنا صبر کیا کہ روئی بھی نہین اور نیز فرمایا کہ جب کوئی مرد مرتا ہے اور اُسپر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے واجبلاہ واسیداہ یا اور کوئی کلمہ اسیطرح کا کہتا ہے تو اللہ تعالی اُسپر دو فرشتے مقرر کرتا ہے تو وہ میت کے سینے مین گھونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تھا اور فرمایا کہ میت پر آنکھ کا فعل اور دل کا فعل اللہ کی طرف سے ہے یعنی رونا اور غم کرنا خدا کی طرف سے اور اُسکی رحمت ہے اور ہاتھ اور زبان کا فعل یعنی پیٹنا یا بیان کرنا یہ شیطان کی طرف سے ہے کذا فی المشکوٰۃ وَكَتَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُعَاذٍ يُعَزِّيْهِ فِيْ ابْنٍ لَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو ایک نامہ لکھا جسمین اُنکے بیٹے کے مرنے پر اُنکی تعزیت فرماتے تھے وہ نامہ اسطرح پر تھا جسکو مترجم نے تین ٹکڑے کر کے بیان کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فکان قد والسلام تک اُسکا ترجمہ یہ ہے مین شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مہربان یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کو کہ تجھپر سلام ہو مین تعریف پہونچاتا ہون تیرے پاس اُس اللہ کی کہ کوئی معبود برحق سوا اُسکے نہین بعد حمد کے مین یہ دعا کرتا ہون تیرے حق مین کہ اللہ تعالی تجھکو بہت ثواب دے اِس مصیبت پر اور تیرے دل مین صبر ڈالے اور ہمکو اور تجھکو شکر نصیب کرے کیونکہ ہماری جانین اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور اولاد خدائے عزوجل کی عمدہ بخششون سے ہین اور اُسکی عاریت رکھی ہوئی چیزون مین سے یعنی جب وہ چاہے اُنکو ہٹا لے ہم اُنسے

Marfat.com

ایک مدت معین تک بہرہ مند ہوتے ہین اور وہ اُنکو وقت مقرر پہ لے لیتا ہے پھر اُسنے بہر شکر فرض کیا ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہے **ف** تفسیر بحر العلوم مین ایک حدیث قدسی نقل کی ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو شخص میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون کا شکر نکرے اور میرے حکم پر راضی نہو تو اسکو چاہئے کہ میرے سوا کوئی اور پروردگار طلب کرے **ع** تخشی سر حکم یار مناسب + کار با بالغ است شور و خروش + ہیچ دانی کہ صدق چیست بحق + اُرّہ بر سر نہند و تو خاموش + اور ایک بزرگ نے کیا خوب بات لکھی ہے کہ آدمی کے تمام احوال اور اوقات چار چیزون سے خالی نہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہے یا معصیت تو بندہ کو نعمت پر شکر کرنا چاہئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اُسکی طرف سے جاننی چاہئے اور معصیت مین توبہ کرنی چاہئے۔ **مح** فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِي غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ الصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى تو تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ بخششون اور اُسکی سونپی ہوئی امانتون مین سے تھا تجھکو اُس سے فائدہ مند کیا اچھے حال مین کہ لوگ اُسپر رشک کرتے تھے اور مسرت مین اور اُسنے اُسکو تیرے پاس سے اُٹھا لیا بڑے ثواب کے بدلے مین جو دعا اور رحمت اور ہدایت ہے **ف** یعنی جیسے اللہ تعالی نے اس آیۃ مین ارشاد فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون یعنی اور خوشخبری سنا اُن صبر کرنیوالون کو کہ جب اُنکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے تو یون کہتے ہین کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور ہم کو اُسکی طرف پھرنا ہے اُنہین لوگون پر ہے اُنکے پروردگار کی دعا اور رحمت اور یہی لوگ ہین راہ پانیوالے اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَّمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ **مس مر** اگر تو ثواب چاہے تو صبر کر اور چاہئے کہ بیصبری کرنی تیرا ثواب تلف نکرے پھر تو پشیمان ہو یعنی اسلئے کہ صبر کیون نہ کیا کہ ثواب مفت ہاتھ سے دیا اور جان لے کہ بیصبری کرنا کسی چیز کو ہٹا نہین لاتا اور نہ غم کو دور کرتا ہے یعنی بیصبری سے مردہ واپس نہین آتا اور نہ غم جاوے اور جو چیز اُترنے والی ہے یعنی بلا اور حوادث مقدر تو اُسکو یہ خیال کر کہ گویا واقع ہوئی یعنی جزع اور فزع بیفائدہ ہے اور تجھپر سلام ہو نقل کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ نے **ف** جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بھی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہے کہ مصیبت سے اپنا دھیان ہٹا کر ثواب کا امیدوار رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعزیت کا خط لکھنا مستحب ہے اور خط کے اول و آخر مین سلام لکھنا بھی مستحب ہے جیسے ملاقات کے شروع مین اور رخصت کے وقت سلام مستحب ہے **فقیر** کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ لفظ فکان بفتح فا و کاف و ہمزہ و سکون نون ہے اور لفظ قد کے بعد فعل محذوف ہے یعنی وقع یا نزل اور حرز ثمین مین ہے کہ فکان نون مشدد کو مخفف کیا ہے اصل مین وکانہ قد وقع تھا ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے مگر اور محدثین نے اسکو حسن یا ضعیف بیان کیا ہے اور اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا بالاتفاق جائز ہے انتہی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ **مس**

Marfat.com

اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ اور اہل بیت کو فرشتون نے اسطرح تعزیت کی کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالی کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت سے یعنی وہی صبر اور تسلی دینے والا ہے ہر مصیبت پر اور اُسکے یہان عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا تو تم اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اُسی سے امید رکھو کیونکہ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے اور تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتین۔ نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو یعنی دنیا کی مصیبت کچھ مصیبت نہین اسلئے کہ اُسکا ثواب آخرت مین موجود ہے بلکہ حقیقی مصیبت یہ ہے کہ آدمی مصیبت پر صبر نکرے اور ثواب سے محروم رہے فخ وَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيْمٌ صَبِيْحٌ فَتَخَطَّى رِقَابَهُمْ فَبَكَى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **مس** اور ایک آدمی سفید ڈاڑھی والا فربہ خوبصورت گھر والون کے پاس آیا یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دن اور صحابہ کی گردنون پر سے پھاند گیا یعنی ازدحام کی وجہ سے جب آگے جانے کو راہ نپائی تو گردنون کے اوپر سے پھاندکر آگے بڑھا اور رویا پھر صحابہ رض کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اللہ کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت پر اور عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا اور نائب ہے ہر ہلاک ہونے والیکا تو اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اُسی کے ثواب کی رغبت کرو اور مبتلا و بلا کرنے مین اُسکی نظر تمہاری طرف ہے یعنی وہ اپنے علم قدیم سے تمہارے دلکی باتون کو ہر حال مین جانتا ہے تو فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتے ہو اور کیا کہتے ہو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جسکو مصیبت پر بدلا نہ دیا جاوے اور ثواب سے محروم رہے یہ کہکر وہ شخص چلا گیا حضرت ابوبکر رض اور حضرت علی رض نے کہا کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام رض تھے نقل کیا اِسکو حاکم نے وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ اَوْ حَمَلَهُ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ **مو مص** اور جو شخص کہ میت کو چارپائی پر رکھے یا اسکو زمین سے اُٹھادے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ **مس** اور جب وہ پر نماز پڑھے تو اللہ اکبر کہے پھر الحمد پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی دوسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ نماز کا درود پڑھے پھر پڑھے یعنی تیسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم عبدک الخ یعنی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود تیرے سوا نہین تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ بھی گواہی دیتا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین یہ تیری رحمت کا محتاج ہوا الخ

Marfat.com

اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا مگر اب اس بیکسی اور تنہائی مین زیادہ محتاج ہوا اور تو اسکے عذاب سے بے پروا ہے وہ دنیا سے اور
دنیا والون سے علیحدہ ہوا اگر یہ شخص گناہون سے پاک ہے تو اسکی پاکی زیادہ کر یعنی ثواب کامل کے دینے سے اور درجات
کے بلند کرنے سے اور اگر گنہگار ہے تو اسکی بخشش کر یا اللہ تو ہمکو اسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اسکے پیچھے گمراہ کر یعنی
بوجہ بیصبری کے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** جنازہ کی نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے اور صحت نماز کی شرط میت کا مسلمان
ہونا اور پاک ہونا اور جنازہ کا سامنے موجود ہونا ہے یعنی ہمارے نزدیک غائب شخص پر نماز درست نہین اور نماز کے ارکان
قیام اور تکبیرین ہین اور امام شافعی کے نزدیک الحمد پڑھنا واجب ہے اور امام اعظم رح اور امام مالک رح کے نزدیک الحمد کا پڑھنا
نماز جنازہ مین نہین اگر ثنا کے قصد سے پڑھے تو جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑھے
کذا ذکر الفہم اور بعض روایتون مین بجائے پہلی دعا کے تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا
کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْ لَہٗ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَ
زَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ **م ت س**
ق مص یا اللہ تو اسکو بخش اور اسپر رحم کر اور اسکو عافیت دے اور اسکی تقصیرین معاف کر اور اسکی مہمانی اچھی کر
یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور اسکی قبر فراخ کر اور اسکو پانی اور برف اور اولے سے پاک کر یعنی طرح طرح کی بخششین اور
رحمتین کر اور اسکو گناہون سے صاف کر جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اسکو گھر کے عوض اسکے گھر سے بہتر
بدلا دے اور اسکے اہل سے بہتر اہل یعنی خادم وغیرہ عنایت کر اور بی بی اسکی بی بی سے بہتر مرحمت کر اور اسکو بہشت مین
داخل کر اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اسکو پناہ دے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ
مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَہٗ **د ت س احب مص** اور ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لحینا الخ یا اللہ تو ہمارے زندون کو بخش
اور ہمارے مُردون کو اور ہمارے چھوٹون کو اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مَردون کو اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضر
شخصون کو اور ہمارے غائب لوگون کو یا اللہ تو ہم مین سے جسکو زندہ رکھے تو اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور جسکو ہم مین سے
موت دے تو اسکو ایمان پر مار یا اللہ ہمکو اسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اسکے پیچھے گمراہ کر نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی
نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ
رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ **د س لما س لہ د** ایک دعا یہ ہے
اللہم انت ربہا یعنی یا اللہ تو اس روح کا پروردگار ہے تو نے ہی اسکو پیدا کیا اور تو نے ہی اسکو اسلام کی راہ دکھائی اور
تو نے ہی اسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے اسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے روح قبض ہوئی اور تو

Marfat.com

زیادہ جانتا ہے اُسکے باطن اور ظاہر کو ہم حاضر ہوئے ہین سفارش کرنے والے کہ تو بخشدے اُسکو روایت کیا اسکو ابوداود
نسائی نے۔ نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لہا ضمیر مؤنث کی روایت کی ہے اور ابوداود نے لہ بضمیر مذکر اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ
فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **د ق** ایک دعا یہ ہے اللھم ان فلان الخ یا اللہ فلان بیٹا فلان
کا تیرے عہد اور تیری ہمسائگی کے امن مین ہے یعنی ایمان لانے کی وجہ سے تیری پناہ اور حفاظت مین مرا ہے تو اُسکو
قبر کی آزمایش اور دوزخ کے عذاب سے بچا تو ہی وفا والا ہے یعنی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور تو ہی لائق حمد کے ہے یا اللہ تو اُسکو
بخش اور اُسپر رحم کر کہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے نقل کیا اسکو ابوداود و ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ **مس**۔ ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اُسکی
عذاب سے بے پروا ہے اگر یہ نیک تھا تو اُسکی نیکی مین زیادتی کر اور اگر گنہگار تھا تو اُس سے درگذر فرما نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ
حب ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود سواے خدا کے نہین
اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین اور تو میری نسبت اُسکا حال زیادہ جانتا ہے اگر یہ شخص نیک تھا تو اُسکی
نیکی مین فزونی کر اور اگر گنہگار تھا تو اُسکو بخشدے اور ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے فتنے مین ڈال نقل کیا
اسکو ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
د ت س حب اور جب مردہ کو اُسکی قبر مین رکھے تو بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یعنی خدا کے نام سے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر اُسکو دفن کرتا ہون نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** یعنی اسکو رکھتا ہون اللہ کے نام اور اُسکے حکم سے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی
بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** اور دفن کے وقت یون کہے منہا خلقناکم الخ یعنی ہمنے تمکو
زمین سے پیدا کیا تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور زمین ہی مین ہم پھر تمکو لیجائینگے یعنی مرنیکے بعد اور اُسی
سے ہم تمکو دوبارہ نکالینگے یعنی قیامت کو مین دفن کرتا ہون اللہ کے نام اور اللہ کی راہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ مٹی ڈالنے کے وقت تین لپ
بھر کر سرہانے کی طرف سے قبر مین ڈالے اول لپ مین منہا خلقناکم کہے اور دوسرے مین وفیہا نعیدکم اور تیسری مین
ومنہا نخرجکم تارۃ اخری تو شاید یہ بھی آیا ہو مگر یہان یہ مقصود ہے کہ مردہ کو قبر مین رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے فَاِذَا فَرَغَ

Marfat.com

مِنْ دَفْنِهٖ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ دمس
دَرُسْنِيْ اور جب میت کے دفن سے فراغت ہو تو قبر کے پاس کھڑا ہو کر حاضرون سے کہے کہ اللہ سے بخشش مانگو اپنے بھائی
کے لئے اور اُسکے حق مین دعا کرو کہ ثابت رہے یعنی منکر و نکیر کے جواب مین کیونکہ وہ اب پوچھا جائیگا نقل کیا اسکو ابو داؤد و حاکم و بزار و بیہقی نے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ زندون کا دعا کرنا مردونکو مفید ہوتا ہے اور اہل سنت و جماعت کا مذہب بھی یہی ہے کہ زندون کے دعا کرنے اور ثواب کی نیت سے صدقہ
دینے مین مُردونکو نفع ہے اور اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین فحز وَيُقْرَأُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتُهَا
سنی اور قبر پر دفن کے بعد شروع سورۂ بقر کا اور اُسکا اخیر پڑھے نقل کیا اسکو بیہقی نے **ف** اور بعض روایت مین آیا ہے کہ شروع سورۂ
بقر یعنی الم مفلحون تک قبر کے سرہانے پڑھے اور آمن الرسول خاتمہ سورت تک پائینتی کذا فی المشکوٰۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْيَقُلْ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ م س ق اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ س اور جب کوئی شخص
قبرون کی زیارت کرے تو یون کہے السلام علی اہل الدیار الخ یعنی سلام ہو مکان والون پر یعنی قبر والون پر یا سلام ہو تم پر اے گھر والو
یعنی مومن اور مسلمان اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہین ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے
ہین نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے
پیچھے آنیوالے **فقیر** کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین کہا کہ موت یقینی چیز ہے اسکے لئے انشاء اللہ یا تو حصول برکت کے
لئے ذکر کیا ہے یا اس آیت پر عمل کرنے کو وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ انتہی اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ
الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُوْنَ م س ق زیارت قبور کی ایک دعا یہ ہے السلام علی الخ سلام ہو ایمان دارون اور مسلمانون کے گھر والون
پر اور اللہ رحم کرے ہم مین سے اگلون پر اور پچھلون پر یعنی مردون اور زندون پر اور ہم اگر اللہ نے چاہا تمہارے ساتھ
ضرور ملینگے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور ایک دعا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ
مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ م س تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے
گھر والو اور تمہارے پاس وہ ثواب اور عذاب آیا جسکا وعدہ تمکو فردائے قیامت مین کیا جاتا تھا تم ڈھیل دیے گئے یعنی
مدت عمر تک اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے **فقیر** کہتا ہے اتٰکم بصیغۂ ماضی ہے
اور مراد اس سے زمانہ آیندہ ہے اور غدا ظرف ہے توعدون کا اور مؤجلون خبر مبتدا محذوف کی یعنی انتم اور معنی یہ ہے کہ
جو کچھ تمسے ثواب و عذاب کا وعدہ ہے قیامت مین تمکو ملیگا تمکو بلحاظ اجر ملنے کے ڈھیل دی گئی کذا فی الحرز اور ایک دعا
یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ د تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے
گھر والو اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے۔ اور ایک دعا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ
الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ت تم پر سلام ہو اے قبر والو خدا ہمکو اور تمکو بخشے تم ہمسے پہلے

Marfat.com

پہونچے اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** زیارت کے آداب یہ ہین کہ قبلہ کی طرف پشت کرے اور قبر کیطرف مونہہ کرکے کھڑا ہو اور سلام مذکورۂ بالا کہے کوئی سا صیغہ ہو اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور نہ بوسہ دے اور نہ قبر کے سامنے جھکے جیسے یہانکے لوگ سلام کرتے مین جھکتے ہین اور ناک گھسنی اور سجدہ قبر کو نکرے اور نہ اُسکے گرد پھرے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے چنانچہ شیخ عبدالحق نے بھی یہی لکھا ہے اور فتویٰ اسپر ہے کہ قبر پر قرآن پڑھنا مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ سات بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ گیارہ بار قل کھڑے ہوکر پڑھے پھر بیٹھے اور قبر کی زیارت جمعہ کے دن افضل ہے خصوصاً اول وقت مین اور بعض روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کے وقت سورہ یٰس پڑھے تو مقبرہ کے مردون کو اُسدن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اور جتنے مردہ مقبرہ مین ہین اُسی قدر نیکیان پڑھنے والے کو لکھے جائینگی اور ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ پڑھنا بھی بعضون نے لکھا ہے کذا ذکر الفخر اور سورۂ تکاثر پڑھے پھر یہ دعا پڑھے آنس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وکفر سیئاتکم وتقبل حسناتکم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم۔ ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمشائخنا ولاستاذنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا ولعماتنا ولاخوالنا ولخالاتنا ولسائر اقاربنا واصحابنا واحبارنا ولمن لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع المعلیٰ بعد اسکے یہ پڑھے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربۃ محمد فی الترب وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین یہ وہ دعا ہے کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین زیارت قبور کے وقت پڑھتے ہین ع الذکر الذی ورد فضلہ غیر مخصوص بوقت ولا سبب ولا مکان لا الٰہ الا اللہ ھی افضل الذکرت یہ ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیثونمین بدون خصوصیت کسی وقت اور سبب وارد ہوئی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنی محمد رسول اللہ کے ساتھ سب ذکرون سے افضل ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** وقت کی خصوصیت جیسے کھانے وغیرہ کے وقت اور مکان کی خصوصیت جیسے حج مین یا عرفات مین غرض یہ کہ وہ دعائین مذکور ہونگی کہ آدمی جسوقت اور جس جگہ چاہے پڑھے وَھِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ أ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ قَالَھَا خَالِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ **خ** اور کلمہ توحید سب نیکیون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو احمد نے میری شفاعت سے قیامت کے دن سب لوگونمین زیادہ بہرہ ور وہ ہوگا جسنے اس کلمہ کو اپنے خالص دل سے کہا ہوگا یا یہ فرمایا کہ خالص اپنی جان سے کہا ہوگا۔ نقل اسکو بخاری نے یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ وَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ بُرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ **خ مت** دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین جو کے برابر نیکی ہوگی یعنی ایمان یا فرمایا جو کے برابر ایمان ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اُسکے دل مین خیر یا ایمان یا گیہون کے برابر ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین ذرہ

Marfat.com

ف مراد یہ ہے کہ جسکے دل مین تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا اور کلمہ
کے برابر خیر یا ایمان ہوگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ
توحید پڑھیگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیگا فحم
الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قم کوئی بندہ ایسا نہین کہ یہ کلمہ پڑھے
پھر اسی اعتقاد پر مرے کہ بہشت مین داخل نہ ہوا اگرچہ اُسنے زنا کیا ہو اگرچہ اُسنے چوری کی ہو ان الفاظ وان زنی وان سرق کو
تین بار فرمایا نقل کیا اسکو مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤمن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہیگا اگرچہ بے توبہ مرے ملکہ
اپنے کردار کی سزا پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سے اصل ایمان نہین
جاتا اگرچہ ایمان کے کمال مین نقصان آجاوے یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا فحم جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اط پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیا کیا کرو ایمان
نیا کرو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنا ایمان کیونکر نیا کرین آپنے فرمایا کہ زیادہ کہا کرو کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنی اس کلمہ سے ایمان
مین قوت اور تازگی آتی ہے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ ت اس کلمہ
کو خدا کے نزدیک کوئی پردہ نہین یہانتک کہ اُس تک پہونچ جاوے یعنی کوئی چیز اسکے پہونچنے کو نہین روکتی جلد مقبول ہو جاتا ہے
نقل کیا اسکو ترمذی نے فَلَهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ مص اس کلمہ طیب کا کہنا کوئی گناہ نہین چھوڑتا
اور کوئی عمل اُسکے مشابہ نہین ہے نقل کیا اسکو حاکم نے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِيْ كِفَّةٍ وَّ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ حب س ر اگر ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلہ مین ہون اور
لا الٰہ الا اللہ کا ثواب دوسرے پلڑے مین تو بھی ثواب والا پلڑا اُنسے بھاری ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان نسائی بزار نے مَا
قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ ت س
مص کوئی بندہ اس کلمہ طیب کو کبھی اخلاص سے نہین کہتا کہ اُسکے لئے آسمان کے دروازہ نہ کھولین یعنی اُسکی قبولیت اُسکے پڑھنے
کے واسطے یہانتک کہ پہونچتا ہے عرش تک بشرطیکہ کبیرہ گناہون سے اجتناب کیا جاوے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے
ف کبیرہ گناہون سے اجتناب کیا جاوے یعنی کلمہ کہنے والے نے بڑے گناہ نہ کئے ہون یا کئے ہون تو اُنسے توبہ کرلی
ہو اور مقصود یہ ہے کہ قبولیت اور ثواب اس کلمہ کا جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی کبیرہ گناہون سے بچے بمقتضاے اس ارشاد
خداوندی کے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ تعالی عمل کو صرف پرہیزگارون ہی سے قبول کرتا ہے ع لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ
اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ خ م ت س ا وَمَنْ كَعِتْقِ نَسَمَةٍ امص جو کوئی لا الٰہ الا اللہ سے شی
قدیر تک دس بار پڑھے تو وہ ایسا ہوگا جیسے وہ شخص کہ چار بردے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرے نقل کیا اسکو
بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کلمہ مذکور ایک بار پڑھے تو اُسکا ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنیکے برابر ہوگا نقل کیا اسکو
احمد ابن ابی شیبہ نے وَمِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ

Marfat.com

وَمَائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ عو اور جوکوئی اوپر کا کلمہ سو بار پڑھے تو اس کلمہ کا ثواب اُس شخص کے لئے دس بردون کے آزاد کرنیکے ثواب
کے برابر ہوگا اور اُسکے لئے سو نیکیان لکھی جائینگی اور سو گناہ اُسکے مٹائے جائینگے اور یہ کلمہ اُسکے لئے شیطان سے پناہ
ہوگا اور کوئی شخص بہتر اُسکے عمل سے نہ لائیگا یعنی قیامت کو بجز اُس شخص کے جسنے اُس سے زیادہ عمل کیا ہو یعنی جسنے
سو بار سے زیادہ پڑھا ہوگا وہ سو بار والے سے افضل ہوگا نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ اِبْنَهٗ
فَاِنَّ السَّمٰوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا مص یہ وہ کلمہ ہے کہ حضرت نوح
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا اور ایسا کلمہ ہے کہ اگر سب آسمان ایک پلڑے مین ہون اور یہ کلمہ ایک پلڑے مین تو یہی
بھاری ہوگا اور اگر آسمان حلقہ ہون تو یہ انکو توڑ دے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی اگر بالفرض سب آسمان
بطور رکابیہ کے ہون اور اس کلمہ کا ثواب اُس کڑے پر رکھا جاے تو بوجھ کے سبب سے کڑا پچک کر اُسکے دونو کنارہ ملجائین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھے تو اسکو فقر سے امن ہوگا اور
قبر کی وحشت مین اُنس اور اُسکے لئے جنت کے دروازے کھولے جائینگے کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ
اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ طب لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر
دو کلمے ہین انمین کا ایک یعنی لا الٰہ الا اللہ اسکو عرش سے اسطرف انتہا نہین یعنی عرش ہی تک پہونچتا ہے اور مقبول ہوتا ہے اور
دوسرا یعنی اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کو یعنی اپنے ثواب اور نور سے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَهُمَا مَعَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَّقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت س اور یہ دونو کلمے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے ہین کہ روئے
زمین پر جو کوئی ان تینو کو کہے تو اُسکے گناہ اُسکے ذمہ سے دور کئے جاتے ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون یعنی بہت ہون
نقل کیا اُسکو ترمذی نسائی نے مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ
اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَ
اَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا خ م جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ اور اس بات کی کہ محمد رسول
اللہ ہین تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ دوزخ پر حرام کرتا ہے یہ حدیث معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سننے
کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین لوگون کو اسکی خبر نہ دون کہ وہ خوش ہو جائین آپنے فرمایا کہ اگر ابھی تو خبر دیگا تو اسی کے پڑھنے
پر تکیہ کرینگے یعنی تیری شہادت پر تکیہ کرکے دوسرے عمل چھوڑ دینگے ابھی کہنا مصلحت نہین لوگون کو عمل کرنے دے حضرت معاذ
رض نے اس بشارت کی خبر اپنے مرنیکے نزدیک سنائی گناہ سے بچنے کے لئے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی جب یکما
لوگ عمل کرنے پر مستعد ہین اور علم کا چھپانا گناہ ہے کیونکہ چھپانے والے کو آگ کی لگام دی جائیگی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابتداء اسلام مین اس بشارت دینے سے منع فرمایا تھا کہین پھر بھی منع نہو چونکہ مجتہد تھے یہ اجتہاد کرکے خبر دی کہ

Marfat.com

اور انجام کو گناہ سے بچنے کے لئے خبر دی کذا ذکرالفخر اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ شبہ پڑتا ہے
کہ اکثر حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار موحد کلمہ گو بھی دوزخ مین داخل ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
سے نجات پائینگے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل دوزخ مین نہ جائینگے اس شبہ کے کئی جواب ہین تنبے اختصار
کے لئے ایک پر اکتفا کیا وہ یہ ہے کہ کلمہ کہنے سے مقصود یہان یہ ہے کہ کلمہ کہا اور اُسکے حق بھی ادا کئے یعنی ممنوع باتون سے
بچا اور احکام کو بجالایا اور اسی وجہ سے کہ اس حدیث کے معنی ظاہر نہ تھے حضرت معاذ رضؓ نے پہلے خبر نہ دی تھی مَنْ شَهِدَ
بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ **مت** جوکوئی گواہی دے اس کلمہ کی اخلاص کے ساتھ تو اللہ تعالی اُسکو حرام کریگا
آگ پر نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے وَحَدِيْثُ الْبِطَاقَةِ الَّتِيْ تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **ق حب مس** اور پرچہ کاغذکی وہ حدیث ہے کہ یہ
پرچہ بھاری ہوگا ننانوے مکتوب سے یعنی اعمال نامون سے جنمین برائیان لکھی ہونگی اور ہر مکتوب اُسکا اتنا ہوگا کہ جہانتک نظر کام
کرے یعنی زمین سے آسمان تک کہ لکھا ہوا اُس پرچہ مین اشهدان لا آله الا الله واشهدان محمدا عبده ورسوله مشہور ہے نقل کیا اسکو
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث البطاقۃ مبتدا ہے اور لفظ مشہور اُسکی خبر محذوف ہے وہ حدیث یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی ایک شخص کو مخلوق کے سامنے نکالیگا اور اُسکے آگے ننانوے مکتوب
اسقدر لمبے کہ جتنی نظر کام کرے پھیلائیگا پھر فرمائیگا کہ تو انمین سے کچھ انکار کرتا ہے آیا اعمالنامے لکھنے والون نے تجھپر ظلم کیا
ہے بندہ عرض کریگا کہ مین انکار نہین کرتا اور نہ تیرے کاتبون نے مجھپر ظلم کیا پھر فرمائیگا کہ تیرے پاس کیا عذر ہے وہ عرض
کریگا کہ میرے پاس کچھ عذر نہین اللہ تعالی فرمائیگا کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے تجھپر آج ظلم نہوگا اُسوقت ایک پرچہ کاغذ
نکالا جائیگا جسمین لکھا ہوگا اشهدان لا آله الا الله واشهدان محمدا عبده ورسوله پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ اپنے اعمال پر حاضر ہو یعنی
اس پرچہ کو اُنکے برابر رکھ وہ عرض کریگا اے پروردگار اس پرچہ کی اُن مکتوبون کے مقابلہ مین جو گناہون سے بھرے ہین کیا
حقیقت ہے اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھپر آج ظلم نکیا جائیگا یعنی یہ پرچہ بہت عالیشان ہے اسکو تول غرضکہ سب گناہون کے
مکتوب ایک پلہ مین رکھی جائینگی اور یہ پرچہ دوسرے پلہ مین تو وہ ہلکے ہونگے اور یہ پرچہ بھاری پڑیگا کیونکہ اللہ تعالی کے نام کے
ساتھ کوئی چیز برابر نہین وہ سب سے بھاری ہے کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ **خ م س** جوکوئی یہ دعا پڑھے اشهد
ان لا آله الا الله سے والنار حق تک تو اللہ تعالی اُسکو بہشت مین داخل کریگا بہشت کے آٹھ دروازون مین سے جس دروازہ
سے چاہے دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہین اور یہ کہ عیسی اللہ کے بندے اور اُسکی لونڈی کے بیٹے ہین اور اُسکا کلمہ جسکو مریم کی طرف
ڈالا اور روح ہین اُسکی طرف سے اور یہ کہ بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے نقل کیا اسکو مسلم بخاری نسائی نے **ف** خواہ ہر دون

Marfat.com

عذاب کے اپنے فضل و کرم سے بہشت مین داخل کریگا یا گناہون پر عذاب دینے کے بعد فحر مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيُّهَا شَاءَ خ م س جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین اور اس بات کی کہ عیسیٰ علیہ السلام اُسکے بندے اور رسول اور اُسکی لونڈی کے بیٹے اور اُسکا کلمہ ہین جسکو مریم کی طرف ڈالا اور اُسکی طرف سے روح ہین اور اس بات کی کہ بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت مین داخل کریگا جس عمل پر کہ وہ شخص ہو یعنی خواہ نیک عمل پر ہو یا بد عمل پر یا یہ فرمایا کہ بہشت کے آٹھ دروازون مین سے جس دروازہ مین سے چاہیگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے ف بعض روایت مین جملہ اخیر علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہے اسلیے مصنف نے لفظ اَو سے اختلاف روایت بیان کیا اور غرض یہ ہے کہ داخل کریگا اللہ تعالیٰ بہشت مین کسی عمل پر ہو بہشت کے آٹھون دروازون مین سے جسمین سے وہ چاہیگا اور حضرت عیسیٰ کو کلمہ اسلیے کہا کہ کُن کے کہنے سے بدون باپ کے پیدا ہوے ہین فحر كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ خ م س پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے لا اِلٰہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تنہا کافرون کے گروہ پر غالب ہوا یعنی غزوہ خندق مین بدون آدمیون کے لڑے ہوے فتح ہوے تو کوئی چیز باقی نہین اُسکے پیچھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے ف ترجمہ فلا شئ بعدہ کا موافق ترجمہ شیخ فخر الدین کے ہمنے کیا ہے اور ملا علی قاری نے دوسرے معنی مناسب لکھے ہین کہ عارف کی نظر مین کوئی چیز سوا اُسکے وجود اور حاصل ہونے اُسکے مشہود اور دیکھنے اُسکے کرم وجود کے نہین یہ سب اُسی سے ہین اور اُسکی طرف پھر جاینگے تو توکل اور اعتماد اُسی پر چاہیے کیونکہ نفع اور ضرر اُسکے سوا کسی سے نہین ہو سکتا تو مدد بھی اُسی سے مانگنا چاہیے انتہی حَدِيْثُ الْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م یہ حدیث اعرابی کی حال کی ہے یعنی اس حدیث کا مصنف نے پتہ بتلایا کہ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسا کلام سکھاؤ کہ جسکے پڑھنے کی مداومت کرون آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اسکے معنی یہ ہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اللہ بہت بڑا ہے بزرگی کی راہ سے اور تعریف بہت اللہ ہی کے لئے اور اللہ پاک ہے جو پروردگار ہے عالمونکا نہین ہے بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ غالب حکمت والے کی مدد سے یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھ کو سیدھا رستہ دکھا اور مجھ کو رزق دے نقل کیا اسکو مسلم نے ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع دعا کا لا الٰہ الا اللہ سے العزیز الحکیم تک فرمایا تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر

Marfat.com

میرے رب کا ہے اسمین میرے لیے کہا ہے آپنے فرمایا اسکے ساتھ پڑھ اللہم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَھَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃً وَمَنْ قَالَھَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ ت س جوکوئی سبحان اللہ وبحمدہ ایک بار کہے یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی حمد سے تو اسکے لئے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور جوکوئی ان کلمات کو دس بار کہے اسکے لئے سو نیکیان لکھی جاتی ہین جوکوئی انکو سو بار کہے اسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین اور جوکوئی زیادہ کہے اللہ تعالیٰ اسکو ثواب زیادہ دیگا یعنی دس گنے حساب سے ثواب بڑھا جائیگا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عق جوکوئی سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار کہے اسکے گناہ دور کئے جاتے ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے وَھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ م ت س مص اور یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سب کلامون مین سے اللہ کو بہت پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے وَھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفٰی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ م عو اور یہ کلمہ وہ کلام افضل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتون کے لئے چن لیا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوعوانہ نے وَھِیَ الَّتِیْ اَمَرَ نُوْحٌ بِھَا ابْنَہٗ فَاِنَّھَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَبِھَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ مص اور یہ کلمہ وہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اسکی مداومت کا حکم کیا اپنے بیٹے سام کو کیونکہ یہ کلمہ سب مخلوقات کی عبادت اور خلق کی تسبیح ہے اور اسکی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَھَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ز جوکوئی اس کلمہ کو پڑھے اسکے لئے ایک درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے نقل کیا اسکو بزار نے مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یُّکَابِدَہٗ اَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْھَا فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ جَبَلِ ذَھَبٍ یُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط جسکو رات اس بات سے ڈراوے کہ اسکو رنج مین ڈالیگی یعنی اگر بیماری وغیرہ کے سبب سے شب کی سختی اور محنت کا خوف ہو یا جوکوئی مال کا بخل کرے اسکے خرچ کرنے سے یا بزدل ہو دشمن سے اسکے ساتھ لڑنے سے تو اسکو چاہئے کہ سبحان اللہ وبحمدہ بہت پڑھے یعنی یہ سب باتین اسکے پڑھنے سے دفع ہو جائینگے کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو سب پیارا ہے سونے کے پہاڑ سے جسکو تو خدا کی راہ مین صرف کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ عو کلام مین سے بہت پیارا اللہ کو یہ کہنا ہے سبحان ربی وبحمدہ نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَتْ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ا جوکوئی سبحان اللہ العظیم کہے اسکے لئے ایک درخت بہشت مین اگتا ہے نقل کیا اسکو احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ت س حب مس مص جوکوئی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہے اسکے لئے خرما کا ایک درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف لفظ العظیم کا ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ ز کیونکہ یہ کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ خلق کی عبادت ہے یعنی سب چیزین زبان حال یا قال سے اسکی تسبیح اور تحمید مین مشغول ہین اور اسی کلمہ کی برکت سے انکے رزق معین کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو بزار نے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ

Marfat.com

حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ **خ م ت مص** دو کلمہ ہین زبان پر ہلکے
ترازو مین بھاری رحمان کو پیارے یعنی اُنکا پڑھنے والا اللہ کو پیارا ہے وہ دونو کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم نقل
کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَهَا مَعَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ
عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَخْتُومَةً كَمَا قَالَهَا اور جو کوئی ان
کلمون یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو اس صیغہ استغفار کے ساتھ استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ پڑھے تو یہ کلمات لکھے
جاتے ہین جسطرح اُسنے کہا ہو یعنی بلاکم وبیش پھر لٹکائے جاتے ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کے لئے اُنکو کوئی گناہ
نہین مٹاتا جو انکا پڑھنے والا کرے یہانتک کہ قیامت کے روز وہ اللہ سے ملیگا اسی طرح کہ وہ کلمات سربمہر ہونگے جیسے اُسنے
کہے تھے یعنی اُسی طرح محفوظ ہونگے بدون کسی تبدیل کے نقل کیا اُسکو بزار نے **ف** اسمین اشارہ ہے اسبات کا کہ ان کلمات کا
پڑھنے والا کفر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ سوائے کفر کے کوئی گناہ اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نابود نہین کرتا ۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ
أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى
نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ **م عہ عو** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین جویریہ رضہ کو کہا جس وقت
آپ انکے پاس سے صبح کی نماز پڑھکر انکے گھر سے باہر نکلے اور جویریہ اپنے مصلے پر تسبیح پڑھتی رہین پھر آپ وقت چاشت کے بعد
واپس تشریف لائے اور وہ بیٹھی تھین آپنے پوچھا کہ تو برابر اُسی حال پر رہی جسپر مین نے تجھ کو چھوڑا تھا یعنی صبح سے ابتک
بیٹھی ہوئی ذکر کرتی رہی جویریہ نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ مینے تجھ سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین بار ایسے کہے ہین کہ
اگر وہ تیری پڑھائی کے ساتھ جو آج دن کے شروع سے تو نے کی ہے تولے جائین تو وہ کلمات تیرے ذکر سے بھاری ہونگے
وہ یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی واسطہ اُسکی حمد سے بقدر تعداد اُسکی خلق کے اور موافق اُسکی ذات کی
رضامندی اور برابر اُسکے عرش کے وزن کے اور مطابق اسکے کلمون کی مقدار کے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابو عوانہ
ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جب
بندہ لا الٰہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو فرماتا ہے کہ اس بندہ کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہنا مخلوقات کی تعداد کے برابر
لکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ثواب اور فضیلت کی تمنا بندہ اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہے اسکو اپنے نامۂ اعمال
مین بدون عمل کے پاویگا تو اُسکا سبب پوچھیگا حکم ہوگا کہ یہ عمل تیری تمنا کرنیکا ہے کذا ذکر الفخر عن الطیبی اور بعض روایت مین چار کلمے
اسطرح آئے ہین ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ **م س مص عو** سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ
مداد کلماتہ اس روایت مین پہلے کلمہ پر وبحمدہ نہین ہے اور باقی تین جگہ لفظ سبحان اللہ زیادہ ہے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ابی

Marfat.com

شیبہ ابوعوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَذٰلِکَ س اور الحمدللہ اسیطرح ہے نقل کیا اسکو نسائی نے ف یعنی الحمدللہ چاردن
جگہ ملاوے اور یون کہے الحمدللہ عدد خلقہ الحمدللہ رضا نفسہ الحمدللہ زنتہ عرشہ الحمدللہ مداد کلماتہ کذا ذکر الفخر اور ایک روایت
مین چار کلمے یون آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ
وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ س اس صیغہ مین وبحمدہ کے بعد لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پہلے صیغہ کی نسبت زیادہ
آیا ہے نقل کیا اسکو نسائی نے وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَۃٍ دَخَلَ عَلَیْہَا وَبَیْنَ یَدَیْہَا نَوًی اَوْ
حَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ہُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ہٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ
مَا ہُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بیٹی کو جسکے پاس آپ آئے
تھے اور اُسکے سامنے کھجور کی گٹھلیان یا کنکریان تھین جنسے وہ تسبیح گنتی تھی ارشاد فرمایا کہ مین تجھکو کیا ایسی چیز بتاؤن جو تجھپر
اس سے بہت آسان ہو یا فرمایا بہت بہتر ہو پھر آپنے فرمایا کہ وہ آسان تسبیح یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق الخ یعنی پاکی
ہے اللہ کو موافق اُس چیز کی تعداد کے جسکو اُسنے آسمان مین پیدا کیا اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے کہ درمیان زمین
اور آسمان کے ہے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر شمار اُس چیز کے جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر اسی
طرح پڑھا ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا جسطرح سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک فرمایا تھا کسی راوی نے
اختصار کے لیے کھدیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے ہی فرمایا ہوگا اور الحمدللہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کر لینا
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ د ت
س حب مس اور الحمدللہ کو پڑھا اسیطرح اور لا الٰہ الا اللہ کو اسیطرح اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو اسیطرح نقل کیا اسکو
ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰی صَفِیَّۃَ وَبَیْنَ یَدَیْہَا اَرْبَعَۃُ اٰلَافِ نَوَاۃٍ تُسَبِّحُ بِہِنَّ
فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ وَقَفْتُ عَلٰی رَاْسِکِ اَکْثَرَ مِنْ ہٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِیْ قَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ د مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین صفیہ رض کے پاس آئے اور اُنکے آگے چار ہزار کھجور کی
گٹھلیان تھین جنسے وہ تسبیح پڑھتی تھین آپنے فرمایا کہ مین نے جسوقت سے کہ تیرے سر پر کھڑا ہوا ایسی تسبیح پڑھی کہ اس سے
بہت ہے یعنی تھوڑی سی دیر مین میری تسبیح کا ثواب زیادہ ہے بہ نسبت تیرے پڑھنے کے صفیہ نے عرض کیا کہ وہ تسبیح مجھ
سکھاؤ آپنے فرمایا کہ وہ تسبیح یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق یعنی پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جسکو اُسنے پیدا کیا نقل
کیا اسکو ابوداود حاکم نے وَقَالَ لِاَبِیْ الدَّرْدَاءِ اَلَا اُعَلِّمُکَ شَیْئًا ہُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اللَّیْلَ مَعَ النَّہَارِ وَالنَّہَارَ
مَعَ اللَّیْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ
مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

Marfat.com

ملأ ما احصى كتابه ط اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو درداء رضہ صحابی کو فرمایا کہ مین تجھکو کچھ سکھاتا ہون یعنی ذکر
جامع کہ وہ بہتر ہے اللہ تعالی کے ذکر کرنے سے رات دن مین اور دن رات مین وہ یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی
پاکی ہے اللہ کو بقدر اسچیز کے شمار کے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اسچیز کے بھرنیکے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو
ہر چیز کے شمار کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنیکے برابر اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اسچیز کے شمار کے جو اسکی کتاب یعنی لوح
محفوظ نے جمع کیا کہ اسمین سب کچھ لکھا ہے اور پاکی ہے اللہ کو اسچیز کے بھرنیکے برابر جو اسکی کتاب مین جمع ہے اور تعریف ہے
اللہ کو اسچیز کے شمار کے برابر جو اُسنے پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے شمار کے برابر اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنے کے برابر
اور تعریف ہے اللہ کو اسچیز کے شمار کے برابر کہ اُسکی کتاب نے جمع کیا اور تعریف ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنیکے برابر جو اُسکی کتاب مین ہے
نقل کیا اسکو طبرانی نے وَقَالَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ
مَعَ اللَّيْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي
الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ
وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ نس حب مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضہ کو فرمایا کہ کیا مین تجھکو
بتاؤن ایک ایسا ذکر جو بہت اور افضل یعنی ثواب اور کیفیت مین تیرے ذکر کرنے سے رات اور دن اور دن رات مین
ہو وہ یہ ہے کہ تو یون کہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اسچیز کے شمار کے برابر جو اُسنے پیدا کی پاکی ہے
اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کی برابر جو اسنے پیدا کی پاکی ہے اُسچیز کی تعداد کے برابر جو زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ
کو اُسچیز کے بھرنے کے کہ زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُسچیز کے شمار کے برابر جسکو اُسکی کتاب نے جمع کیا اور پاکی
ہے اللہ کو اُسچیز کے بھرنے کی برابر جو اُسکی کتاب مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کی گنتی کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز
کے بھرنیکے برابر اور الحمد للہ اسیطرح پڑھا یعنی جہان سبحان اللہ تھا ساری دعا مین اُسکی جگہ الحمد للہ پڑھا نقل کیا اسکو
نسائی ابن حبان حاکم نے وَكَذَا رَوَاهُ ط اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتَسْبِيْحُهٗ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَكْبِيْرُهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا رَوَاهُ أ سِوَى التَّكْبِيْرِ اور اسیطرح طبرانی نے اُسکو روایت کیا مگر
اُسنے سبحان اللہ کی جگہ الحمد للہ کہا ہے پھر کہا کہ سبحان اللہ اسیطرح پڑھے اور اللہ اکبر اسیطرح پڑھے اور اسکی مانند احمد
نے روایت کیا ہے بجز اللہ اکبر کہنے کے وَقَالَتْ سَلْمٰى اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا
تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ اَللهُ اَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
يَقُوْلُ اللهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَقُوْلُ اللهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَيَقُوْلُ قَدْ
فَعَلْتُ ط اور سلمی نے جو ابو رافع کی اولاد کی ماں مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول
اللہ مجھکو چند کلمے بتا دیجیے اور بہت نہ بتلائیے یعنی تھوڑے ہون کہ یاد ہو سکین آپنے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہنا اللہ تعالی

Marfat.com

فرمائیگا کہ یہ میرے لئے ہے اور پھر سبحان اللہ دس بار کہنا تو اللہ تعالی فرمائیگا یہ میرے لئے ہے یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھ ہی کو ہے نہ کسی دوسرے کو اور کہنا اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ تو مجھ کو بخش اللہ تعالی فرمائیگا کہ مین نے تجھ کو بخشا تو تو اس لفظ کو دس بار کہیگی اور ہر بار اللہ تعالی فرمائیگا کہ مین نے تجھ کو بخشا نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** ابورافع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد تھے اور انکی بی بی سلمی حضرت فاطمہ رض کی اولاد اور حضرت ابراہیم کی دائی جنائی تھین کذا ذکرہ الفہر **اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ ت** سب کلام سے بہتر سبحان ربی وبحمدہ دو بار کہنا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُ الْمِيْزَانَ م ت** اور سبحان اللہ والحمد کا کہنا زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور فقط الحمد للہ کہنا اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے **ف** سبحان اللہ کے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی سب عیبون سے پاک ہے اور الحمد للہ کے یہ معنی کہ اللہ بہت بڑا ہے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے یہ معنی کہ گناہون سے پھرنا نہین ہے اور نہین ہے قوت طاعت پر مگر اللہ کی محافظت اور مدد سے یہان ان الفاظ کے معنی لکھدیے کہ آگے ترجمہ مذکور نہین ہوا **اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ م ت** بہت پیارا کلام اللہ کو چار کلمات ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تجھکو ضرر نہین کرتا انمین سے جس کلمہ سے ابتدا کرے یعنی تقدیم وتاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہین مگر اولی یہی ہے کہ حدیث کی ترتیب کے موافق پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے **هِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ا** یہ چارون کلمے بہترین کلام ہین قرآن کے بعد اور یہ کلمات قرآن ہی کے ہین یعنی اگرچہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن مین مذکور نہین لیکن علیحدہ علیحدہ سب مذکور ہین نقل کیا اسکو احمد نے **مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط** جو کوئی انکو پڑھے اسکے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے **لَاَنْ اَقُوْلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ م ت مس مص عو** پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ان کلمات کو کہنا مجھ کو بہت پیارا ہے اس چیز سے جسپر آفتاب نکلا ہے یعنی دنیا کی سب چیزون سے پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے **اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهٖ ت** بہشت کی مٹی اچھی ہے اور پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہین اسکے درخت یہ کلمات ہین نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سے پڑھے ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کو مین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہون نے کہا کہ اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ الخ **فحز** اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہے **يُغْرَسُ لَكَ بِكُلٍّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مس طس** تیرے لئے بدلے ہر ایک کلمے کے ایک درخت بہشت مین بویا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین **خُذُوْا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا** یعنی **هٰذِهٖ** تم آگ دوزخ سے اپنی سپر بناؤ یعنی ان کلمات کو کہو **ف** یعنی وہ سپر یہ ہے کہ تم ان چار کلمون کو کہو چنانچہ راوی نے

Marfat.com

لفظ یعنی سے مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا فَاِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ کیونکہ
یہ کلمے قیامت کے دن داہنے بائین اور پیچھے آئینگے **ف** یعنی اپنے پڑھنے والیکی محافظت کے لئے سب طرف سے بطور فوج کے
ہوکر اسکو بہشت مین لیجائینگے وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ **س مس صط طس** اور یہ کلمات تفسیر باقیات
صالحات کی ہین نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے اور طبرانی نے صغیر اور اوسط مین **ف** یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہے والباقیات
الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا مراد باقیات صالحات سے یہی کلمات ہین اور معنی آیۃ کے یہ ہین اور باقی رہنے والی
نیکیان تیرے پروردگار کے نزدیک ثواب مین بہتر اور آرزو رکھنے مین اچھے ہین فجر وَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ **م دق** اور ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے یعنی انکے پڑھنے کا ثواب صدقہ کا سا
ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود ابن ماجہ نے وَهُنَّ اللَّوَاتِيْ يُقَلْنَ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ
خِصَالٍ اور یہ وہ کلمات ہین کہ صلوۃ التسبیح مین پڑھے جاتے ہین اور اسکا بیان یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا
حضرت عباس کو فرمایا کہ اے عباس اے میرے چچا کیا مین تجھکو نہ دون کیا مین تجھ کو عنایت نکرون کیا مین تجھ کو عطا نکرون
کیا تجھکو مین اجازت نہ دون دس خصلتون کی **ف** دس خصلتون سے مراد دس دس بار تسبیح کہنا ہے ہر رکن نماز مین
سوا قیام کے اور طیبی نے کہا کہ دس خصلتون سے اشیاء ذیل مراد ہین اول چار رکعتین پڑھنی دوسرے ہر رکعت مین فاتحہ پڑھنی
تیسرے سورہ کا ملانا چوتھے قیام مین پندرہ بار تسبیح کہنا پانچوین رکوع مین دس بار کہنا چھٹے قومہ مین اسکا دس بار کہنا۔
ساتوین پہلے سجدہ مین اسکا دس بار کہنا آٹھوین دونو سجدون کے درمیان جلسہ مین دس بار کہنا نوین دوسرے سجدہ مین
دس بار کہنا دسوین جلسہ استراحت مین یعنی دوسرے سجدے کے بعد دس بار کہنا تو یہ معنی بہت مناسب ہین بنظر
سیاق حدیث کے اور بعض علما نے دس خصلتون سے دس طرح کے گناہ دور ہونے مراد لئے ہین جیسے کہ حدیث مین
مذکور ہین تو یہ معنی ہوے کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کے گناہ بخشے جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہے فجر فقیر
کہتا ہے کہ اعطیک اور امنحک اور احبوک سب کے معنی ایک ہین اور یہ الفاظ قریب المعنی تاکید کے لئے بیان فرمائے اور افعل
بک کے معنی آمرک یعنی تجھکو اجازت دون اور عشر خصال مفعول سب پہلے افعال کا ہے اور خصال جمع خصلت کی ہے اسکے
معنی یہان خلقی خاصیت کے نہین بلکہ یہان مراد ایسی بات سے ہے جسکی طرف انسان کو حاجت پڑے کذا فی
البحر اور یہ جو مترجم نے ذکر کیا کہ دس طرح کے گناہ جو حدیث مین مذکور ہین یعنی اسی حدیث مین جو ارشاد ہے اولہ وآخرہ سے
سرہ وعلانیتہ تک کل دس اقسام ہوے اور بعضون نے کہا ہے کہ عشر خصال سے دس بار تسبیح کہنا مراد ہے کہ سوائے قیام
کے سب جگہ دس دس دفعہ کہے جاتے ہین کذا فی شرح المشکوۃ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ
وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرُ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ

Marfat.com

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً جسوقت توان دس فصلتون کو کریگا اسد تعالی تیرے گناہ بخشیگا پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے چوک کے اور دانستہ چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے وہ دس خصلتین یہ ہین کہ چار رکعتین پڑھو ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سی سورت **ف** ابن عباس رض سے منقول ہے کہ چار سورتین یہ ہین کہ سورۂ تکاثر اور عصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور بعض روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور قل ہو اللہ آئی ہین فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ مَرَّةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اور جب تو پہلی رکعت مین قرأت سے فارغ ہو اور تو کھڑا ہی رہے تو کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر اور اُن کلمات کو رکوع مین دس بار پڑھ یعنی سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد پھر تو اپنا سر رکوع سے اُٹھا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد پھر سجدہ مین جا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سبحان ربی الاعلی کہنے کے بعد پھر اپنا سر سجدہ سے اُٹھا اور ان کلمون کو دس بار کہہ پھر دوسرا سجدہ کر اور ان کلمون کو دس بار پڑھ پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلمون کو کھڑا ہونے سے پہلے دس بار کہہ تو یہ تسبیحات ہر رکعت مین پچھتر بار ہوئین چارون رکعت مین یہی فعل کر إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً **د ق مس حب** اگر تجھ سے ہو سکے کہ ہر دن مین ایکبار اس نماز کو پڑھے تو پڑھ اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ مین ایکبار پڑھ اور اگر ہفتہ مین نہ پڑھ سکے تو ہر مہینے مین ایکبار پڑھ اور اگر مہینے مین نہ پڑھ سکے تو ہر برس مین ایکبار پڑھ اور اگر ہر برس مین بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑھ نقل کیا اسکو ابوداود ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** مین نے اُستاد یگانۂ آفاق مولنا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفًا سے سنا کہ یہ تسبیحات قعدون مین التحیات سے پہلے پڑھے بخلاف دوسرے ارکان کے کہ اُنمین اُنکے ذکرون کے بعد پڑھے اور جلال الدین سیوطی رح نے لکھا ہے کہ قعدۂ اخیر مین التحیات کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک توفیق اہل الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم حتی اخافک اللہم انی اسالک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق بہ رضاک وحتی اناصحک بالتوبۃ خوفا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن الظن بک سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئی قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے معنی یہ ہین یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت والونکی توفیق اور یقین والون کے عمل اور توبہ والون کی خیر خواہی یعنی اخلاص اور صبر والونکا قصد مصمم اور ڈرنیوالون کی کوشش اور رغبت والون کی طلب اور

Marfat.com

پرہیزگارون کی عبادت اور عالمونکی معرفت یہانتک کہ مین تجھ سے ملون یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایسا خوف کہ مجھکو تیری نافرمانی سے باز رکھے اور یہانتک کہ مین ایسے عمل کرون تیری طاعت کے جنکے سبب سے مین تیری خوشنودی کے لایق ہون اور یہانتک کہ تجھ سے ڈر کر خالص توبہ تیرے سامنے کرون اور یہانتک کہ تیرے لئے خالص اخلاص تجھ سے حیا کر کے کرون اور یہانتک کہ سب باتون مین تجھ ہی پر بھروسہ کرون اور تجھ سے مانگتا ہون تجھپر نیک گمان رکھنا پاک ہے نور کا پیدا کرنیوالا اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمکو بخش کہ تو ہر چیز پر قادر ہے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین - یہ دعا طبرانی نے بھی اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز مین خالق النور تک سلام سے پہلے مضمر نقل کی ہے اور عبدالعزیز بن داؤد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اپنے اوپر صلوۃ التسبیح کا پڑھنا لازم کرے اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہے کہ مین نے کوئی چیز سختی اور غم کے دفع کرنیکے لئے صلوۃ التسبیح کے برابر نہین دیکھی اور اکثر ائمہ اور بزرگونکا عمل اسپر رہا ہے اور جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اگر اسمین سجدہ سہو کی احتیاج پڑے تو اُن سجدون مین تسبیحات نہ پڑھے کیونکہ شمار تین سو سے زیادہ ہو جائیگا **فخ و ع** **فقیر** کہتا ہے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر قرارت سے پہلے ان تسبیحات کو پندرہ بار پڑھے اور قرارت کے بعد دس بار پھر اور ارکان مین دس دس بار پڑھے اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھکر تسبیحات نہ پڑھے اور نہ التحیات کے قعدون مین اور یہی صورت بہتر ہے اور اسی کو عبداللہ بن مبارک نے اختیار کیا ہے اور اگر تسبیح کے بعد ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی زیادہ کرے تو بہتر ہے کہ بعض روایات مین یہ بھی آیا ہے کذا فی الحرز وھی مع وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَھُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا وَھُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ **ط** اور یہ کلمات یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان الفاظ کے ساتھ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ تفسیر آیہ الباقیات الصالحات کے ہین یعنی باقیات الصالحات سے مراد یہی پانچون کلمے ہین اور یہ پانچون کلمات گناہون کو ایسا جھاڑتے ہین جیسے درخت اپنے پتون کو جھاڑتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانون مین سے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یعنی گنج بہشت کے حاصل ہونے کے اسباب ہین یا اُنکے پڑھنے والون کو دنیا کے خزانہ کے برابر جنت مین ثواب ملیگا بلکہ اُسکے مقابلہ مین یہانکے خزانون کی کیا حقیقت ہے کذا ذکر الفخر تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَنْ لَّا یَسْتَطِیْعُہٗ **مص** یہ کلمات قایم مقام قرآن کے ہوتے ہین اُس شخص کے حق مین کہ قرآن نہ پڑھ سکے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَکَذٰلِکَ مَعَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ لَّا یَسْتَطِیْعُہٗ مَنْ اَخَذَہٗ فَقَدْ مَلَأَ یَدَہٗ مِنَ الْخَیْرِ **دس** اور اسیطرح یہ کلمات اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کے ساتھ قایم مقام قرآن کے ہوتے ہین اُس شخص کو جو قرآن نہ پڑھ سکے جسنے یہ کلمات یاد کئے اُسنے اپنا ہاتھ نیکی سے بھر لیا نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی نے وَھُنَّ اَیْضًا بَعْدَ الدُّعَاءِ مَعَ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ قَبَضَ عَلَیْھِنَّ مَلَکٌ فَضَمَّھُنَّ تَحْتَ جَنَاحِہٖ وَصَعِدَ بِھِنَّ لَا یَمُرُّ بِھِنَّ عَلٰی جَمْعٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِھِنَّ حَتّٰی یُحَیِّیَ بِھِنَّ

Marfat.com

وَجْهُ الرَّحْمٰنِ مو مس اور یہ کلمات بدون دعا کے یعنی اللهم ارحمنی الخ کے اور لفظ تبارک الله کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے
ہین کہ اُنپر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ ان الفاظ کو اپنے پرون مین جمع کرتا ہے یعنی احتیاط کے لیئے اور آسمان پر انکو
لے چڑھتا ہے جس کسی فرشتون کی جماعت پر وہ گذرتا ہے تو وہ فرشتے اُن کلمات کے پڑھنے والے کے حق مین بخشش
مانگتے ہین یہانتک کہ الله تعالیٰ کی ذات اُن کلمون سے تعریف کی جاتی ہے یعنی اُنکو خدا کی درگاہ مین
عرض کرتے ہین تاکہ اُسکی رحمت اور خوشنودی اُنکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو نقل کیا اسکو موقوفاً حاکم نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ
عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ
نَفْسِهٖ كُتِبَ لَهٗ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ سَيِّئَةً س ا مس ر الله تعالیٰ نے آدمی کے
کلام سے چار کلمے چن لئے ہین وہ یہ ہین سبحان الله والحمد لله ولا آله الا الله والله اکبر تو جو کوئی سبحان الله کہے اُسکے لئے بیس
نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکے بیس گناہ دور کئے جاتے ہین اور جو کوئی الحمد لله کہے تو اُسکا ثواب بھی ایسا ہی ہوگا اور
جو شخص الله اکبر کہے تو اُسکا ثواب بھی اسیطرح ہے اور جو کوئی لا آله الا الله کہے تو اُسکا ثواب بھی اُسی جیسا ہے اور جو کوئی
الحمد لله رب العالمین اپنے تہ دل سے کہے یعنی از خود بدون ریا اور کسیکے جبر کرنیکے کہے تو اُسکے لیئے تیس نیکیان لکھی جاتی
ہین اور اُسکے تیس گناہ دور کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی احمد حاکم بزار نے اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ كُلَّ
يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ر ط پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم نے صحابہ رض سے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو یہ طاقت نہیں کہ
ہر روز کوہ احد کے برابر عمل کرلے یعنی اُس عمل کا ثواب کوہ احد کی برابر ہو صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول الله ایسا کون کرسکتا ہے
آپنے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک کرسکتا ہے اُنہون نے عرض کیا کہ یا رسول الله وہ کیا عمل ہے آپنے فرمایا کہ سبحان الله کہنے کا
ثواب کوہ اُحد سے بہت بڑا ہے اور لا آله الا الله کہنے کا ثواب اُحد سے بہت زیادہ ہے اور الحمد لله کہنے کا ثواب احد سے بہت بڑا ہے اور الله اکبر کہنے کا ثواب احد سے
بہت زیادہ ہے نقل کیا اسکو بزار طبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ بَدَنَةٍ
مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ س ق مس ط مص تحس بمكة ط سو بار سبحان الله کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب
کے ہے کہ سو بردہ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کرے اور سو بار الحمد لله کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے کہ سو گھوڑون
زین کسے لگام دیے ہوے پر غازیان راہ خدا کو سوار کیا جاوے یعنی جہاد کے لئے اور سو بار الله اکبر کہنے کا ثواب اُس ثواب
کے برابر ہے کہ سو اُونٹ گلو بند پڑے ہوے مقبول کو قربانی کیا جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے

Marfat.com

اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ اونٹ مکہ میں ذبح کئے جاویں یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہے ایسا ہی ثواب
کہنے والا پائیگا **ف** قلادہ اسکو کہتے ہیں کہ قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز باندھ دیتے ہیں تاکہ قربانی کی علامت
ہو وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ **س ق مس ط** اور لا آلہ الا اللہ کا ثواب بھر دیتا ہے
آسمان و زمین کے درمیان نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِی الْمِیْزَانِ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُہٗ
س حب مس د ا ط بہت اچھی بہت عمدہ ہیں پانچ چیزیں کیا ہی بھاری ہیں میزان اعمال میں یعنی چار
کلمات کا کہنا لا آلہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور پانچویں بات مرد مسلمان کے نیکبخت بیٹے کا مرنا کہ اسپر ثواب
چاہے یعنی صبر اور شکر اور راضی بقضا ہونے سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نے اِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ
مِنْ جَلَالِ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ
النَّحْلِ تُذَکِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَوْلَا یَزَالُ مَنْ یُذَکِّرُ بِهٖ **ق مس** جن چیزوں سے
تم اللہ کی بزرگی بیان کرتے ہو انمیں سے یہ کلمات ہیں سبحان اللہ اور لا آلہ الا اللہ اور الحمد للہ یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے
ہیں انکی بھن بھناہٹ شہد کی مکھی کی طرح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے پڑھنے والے کا حال یاد دلاتے ہیں تم میں سے کوئی
یہ نہیں چاہتا کہ کوئی چیز ایسی ہو یا ہمیشہ ہو کہ اسکی یاد دلاتی رہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِیَاتِ
الصّٰلِحَاتِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **س حب**
تم بہت پڑھو باقی رہنے والی نیکیاں جو یہ ہیں اللہ اکبر اور لا آلہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ
نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّهَا کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ **ع ا ر
ط** کہا کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ کلمہ خزانہ ہے بہشت کے خزانوں میں سے نقل کیا اسکو صحاح ستہ میں اور احمد
بزار طبرانی نے بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ **ا ط س** یہ کلمہ دروازہ ہے بہشت کے دروازوں میں سے نقل
کیا اسکو احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّۃِ **حب ا ط** یہ کلمہ بہشت کا درخت ہے یعنی اسکے پڑھنے سے بہشت
میں درخت لگتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان احمد طبرانی نے وَتَقَدَّمَ اَنَّهَا دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ
دَآءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ **مس ط** اور پہلے یہ حدیث گذر چکی کہ کلمہ لاحول ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے
ادنیٰ غم ہے اسکو حاکم طبرانی نے نقل کیا ہے کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهَا فَقَالَ اَتَدْرِیْ
مَا تَفْسِیْرُهَا قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلٰی
طَاعَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ **ز** ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ میں نے یہ کلمہ یعنی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا آپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ
جانتے ہیں آپنے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ نہیں ہے پھرنا اللہ کی نافرمانی سے بجز اللہ کی محافظت کے اور نہیں ہے اسکی

Marfat.com

طاعت پر قوت بجز اللہ کی مدد کے نقل کیا اسکو بزار نے وَهِيَ مَعَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ س د اور یہ کلمہ لاحول کا ان الفاظ کے ساتھ ولا منجا من اللہ الا الیہ یعنی اور نہیں ٹھکانا اللہ سے مگر اُسیکی طرف ایک خزانہ ہے جنت کے خزانون سے نقل کیا اسکو نسائی بزار نے **ف** یعنی نجات کی جگہ خدا کے عذاب سے کوئی نہین بجز اُسی کی طرف کے جیسے یہ ہندی کی مثل ہے ماں بچہ کو مارے تو بچہ ماں ہی ماں پکارے مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ س مُ د مص جو کوئی کہے رضیت باللہ سے رسولا نبیا تک اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اِسکے معنی یہ ہین کہ مین راضی ہوا اللہ کے پروردگار ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور پیغمبر ہونے سے نقل کیا اسکو نسائی مسلم ابو داود و ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ عِنْدِيْ عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ جو کوئی یہ دعا اللہم رب السموات سے لا تخلف المیعاد تک پڑھے اللہ عز و جل قیامت کے دن اپنے فرشتون کو فرماویگا کہ میرے بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے اُسکو وہ عہد پورا کو دو اور اُسکو اللہ عز و جل بہشت مین داخل کریگا اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے مین عہد کرتا ہون تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی مین اس بات کا کہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین تو اگر مجھکو میرے نفس کے حوالہ کریگا اپنی توفیق و عنایت مجھ سے بند کریگا تو نفس مجھکو برائی سے نزدیک کریگا یعنی اسلئے کہ وہ ہوا و حرص سے بھرا ہوا ہے تو برائی ہی کریگا اور مجھکو بھلائی سے دور کر دیگا اور مین تکیہ نہین کرتا مگر تیری رحمت پر تو تو میرے واسطے اپنے پاس ایک عہد کرلے یعنی طاعتون کے قبول کرنے اور بخشش کرنیکا اور بہشت مین داخل کرنیکا جسکو تو قیامت کے دن پورا کرے کیونکہ تو اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا **ف** لفظ الا عبارت الا قال اللہ مین زائد ہے چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق کیا گیا یا پہلی عبارت مین کلمہ نفی مقدر ہوا اور یہ استثنا اسی مقدر سے ہو گویا اصل یون تھی کہ اس دعا کو کوئی بندہ نہین کہتا مگر کہ اللہ تعالی یون فرمائیگا فخز و ع قَالَ سُهَيْلٌ فَاَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَوْنًا اَخْبَرَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَا فِيْ اَهْلِنَا جَارِيَةٌ اِلَّا وَهِيَ تَقُوْلُ هٰذَا فِيْ خِدْرِهَا ا سہیل اس حدیث کے راوی کہتے ہین جو تبع تابعین ہین سے ہین کہ مین نے قاسم بن عبد الرحمن سے کہا جو بڑے تابعی ہین کہ عوف نے کہ وہ بھی تابعی ہین مجھے خبر دی اس طرح کی قاسم نے جواب دیا کہ ہمارے گھر کی کوئی ایسی لڑکی نہین جو یہ دعا اپنے پردہ مین نہ پڑھتی ہو یعنی یہ حدیث صحیح ہے اور ہمارے خورد و بزرگ مین مشہور ہے نقل کیا اسکو احمد نے

Marfat.com

وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيْصٌ عَلٰى اَنْ يَّكْتُبُوْهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا حَتّٰى رَفَعُوْهَا اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ **حب مس** اور جب وہ شخص معہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اُسنے یہ کلمات کہے الحمد للہ سے یرضی تک جسکے معنی یہ ہین کہ سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت جسطرح پر کہ ہمارا پروردگار دوست رکھے اور راضی ہو تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ ان الفاظ کی طرف دس فرشتے دوڑے کہ سب انکے ثواب لکھنے کے آرزومند تھے اور انکو معلوم نہوا کہ اسکا ثواب کیونکر لکھین یہانتک کہ انکو اللہ تعالی کے پاس اُٹھا لیگئے خدائے عزوجل نے فرمایا کہ انکو اسطرح پر لکھو جیسے میرے بندے نے کہا ہے یعنی صدق و خلاص سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** مراد یہ ہے کہ اُسکے الفاظ جون کے تون لکھ رکھو اور انکا ثواب لکھنے کے درپے نہو کیونکہ انکا ثواب میرے فضل و کرم پر موقوف ہے جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکر المفوا اور ابو یعلی اور قاضی ابو سے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم و اللیلہ مین اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان رض سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کا مطلب پوچھا لہ مقالید السموات والارض یعنی اُسکی ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین مجھکو ارشاد فرمایا کہ اے عثمان تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے اسکو مجھ سے نہین پوچھا آسمانون اور زمین کی کنجیان یہ کلمات ہین لآالٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور استغفر اللہ الذی لآالٰہ الا ہو اور ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت وہو حی لایموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی قدیر یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہے اور تصرف مین آتا ہے ویسے ہی اِنکے پڑھنے والے کو آسمانون اور زمین کی برکتین حاصل ہوتی ہین او معنی پہلے چار کلمات کے گذر گئے اور استغفر اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے کہ کوئی معبود اُسکے سوا نہین وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے کہ نہ مریگا اُسکے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر فرمایا اے عثمان جو کوئی اس دعا کو ہر روز سو بار پڑھے تو اُسکے سبب سے اُسکو دس چیزین عنایت ہوتی ہین اول یہ کہ اُسکے گذشتہ گناہ بخشے جاتے ہین دوسرے یہ کہ اُسکے لیے آگ سے نجات لکھی جاتی ہے تیسرے یہ کہ اُسکے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہین کہ رات دن مین اُسکی محافظت آفتون اور بلاؤن سے کرین چوتھے یہ کہ اُسکو ڈھیرون ثواب ملتا ہے پانچوین یہ کہ اُسکو ثواب ایسے شخص کا ہوتا ہے جو دس بردے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے آزاد کرے ساتوین یہ کہ اُسکے لئے ایک مکان بہشت مین بنایا جاتا ہے اٹھوین یہ کہ اُسکو حور عین ملتی ہین نوین یہ کہ اُسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جاویگا دسوین یہ کہ اُسکے اہل بیت کے ستر آدمیون کے حق مین سفارش مقبول ہوگی اے عثمان اگر تو کر سکے تو کسی دن اسکو ناغہ نکر اُسکے سبب سے تجھکو مراد ملیگی مراد پانے والون کے ساتھ اور اُسکے سبب سے تو اولین و آخرین پر سبقت لیجائیگا اور چھٹی بات اصل نسخہ مین رہ گئی ہے شاید راوی بھول گیا ہو

Marfat.com

اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض سے یون روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ مقالید السموات والارض مجھکو بتائیے آپنے فرمایا کہ وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر جو کوئی اسکو دس بار صبحکو اور دس بار شام کو پڑھے تو اے عثمان اللہ تعالی اُسکو چھہ چیزین عنایت فرماتا ہے اول محفوظ رہنا ابلیس اور اُسکے لشکر سے دوم دیا جانا قنطار یعنی تودہ ثواب کا بہشت مین سوم نکاح ہونا حور بڑی آنکھون والی سے چہارم بخشا جانا اُسکے گناہ کا پنجم اُسکا ساتھ ہونا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اُنکے قبہ مین ششم حاضر ہونا بارہ فرشتون کا اُسکے مرنے کے وقت تاکہ اُسکو خوشخبری دین رضاء حق کی اور اسکو اُسکی قبر سے آراستہ کرکے موقف مین لیجائین اور اگر قیامت کے اہوال مین سے کچھ اُسکو معلوم ہو تو وہ یہ کہین کہ تو خوف مت کر کیونکہ تو امن لوگون مین سے ہے پھر اللہ تعالی اُس سے آسان حساب لیگا پھر اُسکو جنت کا حکم کیا جائیگا تو فرشتے اسکو موقف سے بناؤ کرکے جنت مین لیجائینگے جیسے دُلہن کو لیجاتے ہین یہانتک کہ خدا کے حکم سے اُسکو بہشت مین داخل کرینگے اور لوگ ابھی شدت حساب ہی مین ہونگے کذا فی الدر المنثور +

وَتَقَدَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ خ س اور سید الاستغفار کا بیان پہلے گذرا یعنی صبح کی دعاؤن مین جسکو بخاری نسائی نے روایت کیا **فقیر** کہتا ہے کہ صبح کی دعاؤن مین دعاء سید الاستغفار کو نام لیکر ذکر نہین کیا بلکہ اس نام کی قید سے دعاء مذکور رات دن کے وظیفہ مین مذکور ہے اور وہان بھی بخاری اور نسائی سے منقول اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ص واتوب اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ص طس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے نقل کیا اسکو ابویعلی نے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہون دن مین ستر بار نقل کیا اسکو ابویعلی اور طبرانی نے اوسط مین **ف** ابویعلی حدیث کے شروع مین دو روایتین رکھتا ہے ایک مین فقط استغفر اللہ ہے اور دوسری مین واتوب الیہ بھی ہے اور حدیث کا اخیر دونو روایتون مین فی الیوم سبعین مرۃ ہے کذا ذکر الفخر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً خ س ق طس توبہ اور استغفار ستر بار سے زیادہ کرتا ہون نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین مِائَۃَ مَرَّۃٍ طس مص ہر روز توبہ و استغفار سو بار کرتا ہون نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ عو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کو فرمایا کہ اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرو کیونکہ مین اُسکے سامنے دن مین سو بار توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً د گناہ پر اصرار نہین کیا جس شخص نے کہ مغفرت چاہی اگرچہ دن مین ستر بار وہی گناہ کیا ہو نقل کیا اسکو ابوداود نے **ف** گناہ پر اصرار کرنا بُرا ہے کیونکہ اصرار کے باعث صغیرہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا قریب کفر کے ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی گناہ پر توبہ اور استغفار کرے اور اُس سے شرمندہ ہو خواہ صغیرہ گناہ ہو یا کبیرہ تو اصرار کی حد سے باہر ہو جاتا ہے اسلئے کہ اصرار کنندہ وہی ہے کہ گناہ کی مغفرت اللہ سے اور اپنے گناہ سے شرمندہ نہو **فخر** اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

Marfat.com

فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **م د س** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ ہوجاتا ہے اور مین اللہ تعالی سے دن میں
سو بار بخشش مانگتا ہون نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک
ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے او کسیوقت غافل نہو لیکن بوجہ مباح چیزون مین مشغول ہونے کے مثلاً کھانے پینے اور
ازواج سے اختلاط کرنے اور ایسے ہی اور چیزون سے جو فی الجملہ غفلت ہوجاتی تھی اسکو اپنی نسبت پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتے تھے اور علمانے بیان کے اور معنی بھی لکھے ہین اور اکثر نے یہ لکھا ہے کہ یہ لفظ متشابہات سے ہے اسکا علم اللہ اور رسول
ہی کو معلوم ہے **فحر** وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ
اللهَ لَغَفَرَ لَكُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ
لَهُمْ **اص** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ
تمہارے گناہ آسمان وزمین کے درمیان کو بھردین پھر تم اللہ سے استغفار کرو تو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور قسم ہے اُس ذات
کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو خدا تعالی ایک دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرے اور اُسکے بعد اللہ سے
بخشش چاہین اللہ اُنکی مغفرت کرے نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے **ف** اس حدیث سے مغفرت اور وسعت رحمت
الٰہی کا بیان مقصود ہے یعنی وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ اپنے نام غفور کے معنی ظاہر کرنیکو جس صورت مین کہ تم گناہ نکرو دوسری
مخلوق پیدا کرے جو گناہ کرین اُنپر صفت مغفرت کی ظاہر کرے اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ توبہ کرنیکی رغبت کرین
نہ یہ کہ رغبت گناہ پر کرین اسلئے کہ گناہ سے تو اُسنے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی لئے بھیجا ہے **فحر** وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ
م آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو اللہ
تمکو لیجاوے اور دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرین اور اللہ سے بخشش چاہین اور اللہ اُنکو بخشے نقل کیا اسکو مسلم نے۔
مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ غَفَرَ اللهُ لَهُ **ت س** جو کوئی اللہ سے بخشش چاہے اللہ تعالی اُسکو بخشتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی
نسائی نے مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْاسْتِغْفَارِ **طس** جو کوئی یہ چاہے کہ اسکے
اُسکا نامۂ اعمال خوش کرے تو چاہیے کہ اُسمین بہت استغفار درج کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْ ذَنْبِهِ
ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **مس** جو کوئی مسلمان
کوئی گناہ کرتا ہے تو فرشتہ جو اُسکے گناہون کے لکھنے پر معین ہے تین ساعت تک ٹھیرا رہتا ہے یعنی تھوڑا توقف کرتا
ہے اور وہ گناہ نامۂ اعمال مین نہین لکھتا تو اگر وہ شخص گنہگار اللہ تعالی سے اپنے اُس گناہ کی بخشش اِن تین ساعتون
کے اندر چاہے تو فرشتہ اُسکو اُس گناہ پر آگاہ نکریگا یعنی آخرت مین جبکہ ہر کسیکو اُسکے گناہ دکھائے جائینگے اور قیامت
کے دن اُس گناہ پر عذاب ندیا جائیگا نقل کیا اسکو حاکم نے اِنَّ اِبْلِيسَ قَالَ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ

Marfat.com

أُغْوِيْ بَنِيْ آدَمَ مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فِيْهِمْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ فَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ **اص** شیطان نے اپنے پروردگار عزوجل سے عرض کیا کہ تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ مین بنی آدم کو ہمیشہ گمراہ کرونگا جب تک انمین جان رہیگی اُسکے پروردگار نے اُسکو فرمایا کہ قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی کہ مین برابر بخشتا رہونگا اُنکو جب تک کہ مجھ سے بخشش چاہین گے۔ نقل کیا اسکو احمد ابویعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ **مس** اور اُس شخص کی حدیث پہلے گذری یعنی صلوة التوبہ مین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ ہاے میرے گناہ یعنی آپنے اُسکو بھی استغفار کے لئے فرمایا تھا اس حدیث کو حاکم نے نقل کیا ہے مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرَى فِيْ أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ آخِرِهَا اسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ **ر** کرام کاتبین جب اللہ کے پاس کسی دن کسیکا نامۂ اعمال پیش کرتے ہین اور اللہ تعالی اعمالنامہ کے شروع مین اور آخر مین استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تعالی بابرکت فرماتا ہے کہ مین نے اپنے بندہ کی وہ خطائین کہ اعمالنامہ کے دونون طرفونکی درمیان مین ہین بخشدین یعنی آج کے سب گناہ استغفار کے سبب سے مین نے بخشدیے۔ نقل کیا اسکو بزار نے **ف** ایک فرشتہ آدمی کے داہنی طرف ہے جو نیکیان لکھتا ہے اور ایک بائین طرف داہنی طرف والا بائین طرف والے پر سردار ہے جب بندہ نیکی کرتا ہے داہنی طرف والا اُسے چند لکھتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو بائین طرف والا داہنی طرف والے سے اجازت چاہتا ہے وہ کہتا ہے ذرا ٹھہر جا شاید یہ استغفار کرے جب تین بار اجازت چاہ لیتا ہے اور بندہ استغفار بھی نہین کرتا تو داہنی طرف والا اجازت دیتا ہے کہ اب لکھ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً **ط** جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لئے تو اللہ تعالی اُسکے لئے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے مین ایک ایک نیکی لکھتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا الْحَدِيْثَ **د س ق حب** اور پہلے غم کی دعاؤن مین یہ حدیث گذری کہ جو کوئی استغفار پڑھنے کی مداومت کرے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے آخر حدیث تک جسکو ابوداود و نسائی ابن حبان نے نقل کیا ہے وَتَقَدَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ الْحَدِيْثَ **ط** اور پہلے ہو چکی یعنی سونیکے وقت کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لئے ہر روز آخر حدیث تک جسکو طبرانی نے نقل کیا ہے وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ جَاءَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ **طس ط** اور پہلے گذری یعنی نماز توبہ کے بیان مین اُس شخص کی حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص گناہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھا جاتا ہے اُسنے کہا کہ پھر وہ بخشش چاہتا ہے اُس گناہ سے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے

Marfat.com

اُس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور کبیر مین نقل کیا ہے یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَۃً **ت** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو جب تک مجھ سے دعا کریگا اور مجھ سے امید رکھیگا مین تجھ کو بخشونگا تو کسی حالت پر ہو اور مین پروا نہین رکھتا اے ابن آدم اگر تیرے گناہ بلندی آسمان تک پہونچین پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو مین تیری مغفرت کرونگا اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لاوے پھر مجھ سے ملے اسطرح پر کہ میرے ساتھ شریک نکرتا ہو کسیکو تو مین لاؤنگا تیرے لئے زمین بھر کر بخشش نقل کیا اسکو ترمذی نے اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلٰثًا فَلْیَعْمَلْ مَا شَاءَ **خ م س** ایک بندہ کے بندون مین سے گناہ کو پہونچا اور اُسنے کہا کہ اے میرے پروردگار مینے گناہ کیا تو اُسکو میرے لئے بخشدے اُسکے پروردگار نے فرشتون سے کہا کہ آیا میرے بندے نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر وہ بندہ کسی مدت تک جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی گناہ سے ٹھیرا رہا پھر اُسنے کوئی گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو بخشدے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر بندہ جس مدت تک اللہ نے چاہا ٹھیرا پھر گناہ کیا اور کہا اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو معاف کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اُسپر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا تین بار ایسا ہی ہوا پھر وہ بندہ جو چاہے عمل کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** لفظ ثلاثا سے راوی نے تکرار کا بیان کیا یعنی سوال و جواب بندہ اور اللہ تعالیٰ کا حدیث مین تین بار ہے اور فلیعمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک بندہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کیا کرے بشرطیکہ اپنے گناہ سے ندامت کرتا رہے یہ بیان استغفار کی فضیلت کا ہے اور اُسکی تاثیر گناہون کی بخشش مین اور عنایت آلہی کا کمال ظاہر کرتا ہے نہ یہ کہ گناہون کے لئے اجازت دینی ہے **ح ع** طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا **ق** خوشحالی ہے اُسکو جو اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت پائے نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الَّذِیْ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِهٖ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ **مص ی** اور پہلے گذری اُس شخص کی حدیث جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

خدمت مین اپنی زبان کی تیزی کا شکوہ کیا تو آپ نے اُسکو فرمایا کہ تو استغفار سے کہان ہے یعنی کیون غافل ہے نقل کیا
اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نے وَكَيْفِيَّةُ الاِسْتِغْفَارِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مقم اور طریق
استغفار پڑھنے کا یہ ہے کہ کہے استغفر اللہ استغفر اللہ یعنی مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے دوبار نقل کیا اِسکو موقوفاً مسلم
نے ف کر رکہنے سے مراد کثرت ہے نہ صرف دوبار کہنا مقصود یہ ہے کہ کثرت سے بخشش چاہے کذا ذکر الفخر مَنْ قَالَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ
د ت ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت حب موط جو کوئی یہ الفاظ پڑھے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک جسکے یہ معنی
ہین کہ مین بخشش چاہتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین وہ زندہ ہے اور توانا اور مین توبہ کرتا ہون اُسکے
سامنے تو اُسکی بخشش کی جاتی ہے اگرچہ بھاگا ہو کافرون کی لڑائی سے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نے
اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے مرفوعاً اور طبرانی نے موقوفاً خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ
عَلَیْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ مص جو کوئی اس استغفار کو پانچ بار پڑھے تو اُسکی بخشش کیجاتی ہے اگرچہ اُسپر گناہ سمندر کے
جھاگ کے برابر ہون۔ نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی
الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَةَ مَرَّةٍ عه حب اور ہم یعنی صحابہ
گنا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کو ایک ہی مجلس مین سو بار رب اغفرلی سے الرحیم تک یعنی اے میرے
پروردگار تو مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر مشیک تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان یعنی یہ دعا اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتی
نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان نے وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَقُلْ
اَحَدُكُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَیَكُوْنَ ذَنْبًا وَّكَذِبًا بَلْ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ
عَلَیَّ اور ربیع بن خثیم تابعی رضی اللہ عنہ نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ کوئی تم مین سے یون نہ کہے یعنی غفلت دل کے ساتھ
کہ استغفر اللہ واتوب الیہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہون کیونکہ یہ کہنا گناہ اور جھوٹھ ہوگا
بلکہ یون کہے اللہم اغفرلی وتب علیّ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور میری توبہ قبول کر یعنی اپنی رحمت اور توفیق طاعت
دینے سے ف اسلئے کہ توبہ اور استغفار کے مقام مین جو ندامت اور حضور کا وقت ہے غفلت کرنا حقیقت مین سستی اور
بے ادبی ہے اور لفظ استغفر اللہ الخ سے مغفرت کی طلب اور توبہ کرنیکی خبر دینی ہے جب حقیقت مین طلب نہ ہوئی تو یہ کہنا جھوٹھ
ہوا اور گناہ سے یہان گناہ شرعی مراد نہین بلکہ طریقت کی تقصیر اور بے ادبی اور مقام حضور سے غفلت مراد ہے کیونکہ
اہل طریقت غفلت کو معصیت سمجھتے ہین خصوص توبہ اور استغفار کے مقام مین کہ خشوع اور خضوع کا وقت ہے کذا ذکر الفخر
اور ملا علی قاری نے بھی لکھا ہے کہ یہ گناہ شرعی نہین بلکہ مقربانِ درگاہ کی نسبت تقصیر ہے جیسے اس قول مین
حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی اچھے لوگون کی نیکیان مقربون کی برائیان ہوتی ہین اور سبکی رحمہ سے منقول ہے کہ
استغفار مین بہرحال فائدہ ہے لیکن حضور قلب کے ساتھ نور علی نور ہے اور کمال کے چھوڑنے سے گناہ لازم نہین آتا

Marfat.com

کیونکہ سب علما کا اسپر اجماع ہے کہ جو کوئی اللہ کو یاد کرے یا زبان سے استغفار پڑھے بدون حضور قلب کے تو وہ گنہگار نہین ہوتا بلکہ اپنے بعض اعضا کے اعتبار سے عابد ہی ہوتا ہے۔ تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری کی۔ اب سنئے کہ لفظ تب علی تک ربیع کا کلام تمام ہوا اُسکے بعد جو نووی نے کتاب لاذکار مین ربیع کا قول نقل کرکے شبہ کیا ہے کہ استغفر اللہ کی کراہت اور اُسکے جھوٹھ ہونے پر مین واقف نہین ہوا تو اسکا جواب مصنف آگے دیتا ہے جسکا شروع ولیس کما فہم ہے فخر وَلَيْسَ كَمَا فَهِمَ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا أَنَّ الْإِسْتِغْفَارَ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كِذْبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَإِنَّهُ إِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَأُ إِلَى اللهِ بِقَلْبِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَ هٰذَا كَقَوْلِ رَابِعَةَ اسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ إِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَأَمَّا إِذَا قَالَ أَتُوْبُ إِلَى اللهِ وَلَمْ يَتُبْ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ كِذْبٌ اور قول ربیع ۔ کے معنی وہ نہین جو ہمارے بعض پیشواون نے یعنی نووی نے سمجھے مین کہ اسطرح استغفار یعنی لفظ استغفر اللہ سے جھوٹھ ہوتا ہے یعنی فقدان الفاظ سے ذکر کرنا جھوٹھ نہین ہے کہ اُسپر اعتراض وارد ہو بلکہ مین کہتا ہون کہ وہ صورت اسوجہ سے گناہ ہے کہ جب کہنے والا دل غافل سے بخشش چاہے کہ دلکو مغفرت چاہنے کے لئے حاضر نکرے اور دل سے اللہ کی طرف التجا کرے تو یہ صورت گناہ ہے جسکی سزا یہ ہے کہ استغفار کے مقبول ہونے سے محروم رہے اور یہ صورت ایسی ہے جیسے حضرت رابعہ کا قول ہے کہ ہمارا استغفار یعنی دل کی غفلت کے ساتھ بہت سے استغفار کا محتاج ہے اور جس صورت مین کہ زبان سے کہا اتوب الی اللہ یعنی اللہ کیطرف رجوع کرتا ہون اور دل سے رجوع نکیا تو بیشک یہ کہنا جھوٹھ ہوا ف مصنف کے قول کا حاصل یہ ہے کہ ربیع کے قول کو یعنی گناہ اور کذب کو لف ونشر پر محمول کیا کہ استغفار کے غفلت سے پڑھنے مین گناہ لازم آتا ہے اور توبہ کے غفلت سے کہنے مین جھوٹھ لازم آتا ہے کیونکہ مومن مغفرت کا طالب ہمیشہ ہوتا ہے اگرچہ غفلت کے سبب بعض وقت مین اُسکو خبر نہ ہو تو غافل شخص جو مغفرت مانگتا ہے وہ سچا ہے کیونکہ واقع مین طلب اُسکے ساتھ رہتی ہے اگرچہ اُسوقت حاضر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنے مین جھوٹھ نہ ہوگا بلکہ غفلت کا گناہ ہوگا اور اتوب الیہ کو غفلت سے کہنے مین جھوٹا ہوگا کیونکہ یہ بیان اپنے رجوع کرنیکا ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا تو نووی نے جو مطلق جھوٹھ لازم آنا سمجھکر اعتراض کیا تھا وہ دور ہوگیا واللہ اعلم فخر وَأَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ أَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ أَنْ يَلِجَ وَيُوَضِّحُ ذٰلِكَ إِكْثَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ لِمَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً أَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور باقی رہا دعا کرنا بخشش اور توبہ کے لئے یعنی اللہم اغفرلی وتب علی کہکر دعا کرنا اگرچہ کہنے والا غافل ہو مگر بعض اوقات ایسا موقع ملجاتا ہے یعنی او قات قبولیت مین ہوتا ہے کہ اُسکی دعا مقبول ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دروازہ بہت کھٹکھٹاتا ہے وہ کبھی نہ کبھی اُسکے اندر جائیگا اور اللہم اغفرلی وتب علی کے پڑھنے کو جو بہتر کہا ہے اُسکا بہتر ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مجلس مین اسی صیغہ کو سو بار فرماتے تھے اور نیز اس وجہ سے کہ آپنے اُس شخص کے حق مین جسنے استغفر اللہ و

Marfat.com

اتوب الیہ کہا تھا حکم قطعی اُسکی بخشش کا کیا اگرچہ وہ بھاگا ہو صف جہاد سے ایکبار یا تین بار **ف** بالمغفرۃ متعلق قطعہ
کا ہے یعنی قطعًا اور جزمًا حکم اُسکی بخشش کا کیا یہ بھی اسپر دلالت کرتا ہے کہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہنا گناہ نہین **فقیر** کہتا ہے کہ مرۃ
او ثلاث مرات متعلق فر من الزحف کے ہو سکتا ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ اُسنے ایکدفعہ کیا ہو یا تین دفعہ تب بھی اُسکے حق مین
قطعی مغفرت کا حکم ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ متعلق من قال کے ہو یعنی اُس شخص نے لفظ استغفر اللہ واتوب الیہ کو ایک
دفعہ کہا تھا یا تین دفعہ تو اُسکی مغفرت کا حکم ہوا واللہ اعلم **فَهَا قَدْ كُشِفَ لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُو وَفِي
كُتُبِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ سَائِلًا** تو ہوشیار
ہو کہ تیرے لئے پردہ یعنی حقیقت حال کھل گئی اپنے نفس کے لئے جو تجھے اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کر یعنی چاہے استغفر اللہ
واتوب الیہ کہہ یا اللہم اغفرلی وتب علیّ اور کتاب الزہد مین حضرت لقمان سے روایت ہے کہ اُنہون نے اپنے بیٹے کو کہا کہ
اپنی زبان پر اللہم اغفرلی کہنے کی عادت ڈال کیونکہ خدا تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتین ہین جنمین وہ سائل کو محروم نہین کرتا یعنی
جب زبان سے ہر وقت طلب مغفرت نکلیگی تو کسیوقت مقبول ہی ہو جاویگی **فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِنْهُ
وَاٰيَاتٍ** یہ بیان قرآن مجید کی فضیلت اور اُسکی بعض سورتون اور آیتون کی فضیلت کا ہے **اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ م** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے
دن اپنے پڑھنے والونکا سفارشی ہو کر آویگا نقل کیا اسکو مسلم نے **يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ
ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَآ اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ ت مى** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کسیکو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھتا
ہے تو مین اُسکو اُسچیز سے بہتر دیتا ہون جو دوسرے مانگنے والون کو دیتا ہون اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے
کلامون سے ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اُسکی سب مخلوق پر ہے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی نے **ف** حدیث
کے پہلے جملے کے یہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول رہا اور کچھ ذکر اور دعا مجھ سے نہ کی تو اُسکو مین دعا کرنے
والون سے زیادہ دونگا من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ اُسکا کارساز ہوتا ہے **تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ
وَاقْرَؤُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُلِئَ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ
مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ ت س ق
حب** قرآن کو سیکھو اور اُسکو پڑھو یعنی تلاوت کی مداومت کرو اور اُسپر عمل کرو کہ تلاوت کا اصلی مقصود اُسکے بموجب عمل کرنا
ہے کیونکہ قرآن کی مثال اُس شخص کے حق مین جو اُسکو سیکھ کر پڑھتا ہے اور اُسپر عمل کرتا ہے یا راتکو اُسکو نوافل
مین پڑھتا ہے اُس تھیلی کی مثال ہے جو مشک سے بھری ہو کہ تمام مکان مین اُسکی خوشبو کی لپٹ جاتی ہو اور
مثال اُس شخص کی جو قرآن کو سیکھے اور سو رہے یا اُسپر عمل کرنے سے غافل ہو اور قرآن اُسکے دل مین ہو اُس تھیلی کی
طرح ہے جس مین مشک ہو اور اُسکا مونہہ بند کر دیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ خوشبو نہ پھیلے۔ نقل کیا اِسکو ترمذی

Marfat.com

نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** قاری کا سینہ مشک کی تھیلی کی طرح ہے اور قرآن مشک کی مانند تو اگر قاری نے قرآن پڑھا تو اُسکی برکت پڑھنے اور سُننے والیکو پہونچی اور جسنے سنا اُسکو ثواب حاصل ہوا اور اگر سیکھا اور نہ پڑھا تو اُسکی برکت نہ اُسکو پہونچی نہ دوسرے کو **حد** مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ **ت** جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اُسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیون کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب مین مین یہ نہین کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی الم کہنے مین تیس نیکیان ہوئی نقل کیا اِسکو ترمذی نے لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **خ م** رشک صرف دو شخصون مین ہے یعنی یہ رشک کرنا کہ مین بھی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہیے صرف دو شخصون پر ہو ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن دیا یعنی حافظ کیا کہ وہ اُسکی خدمت کرتا ہے رات کے وقتون مین اور دوسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا کہ وہ خرچ کرتا ہے رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے **ف** دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اُسکو خرچ کرتا ہے راہ حق مین اور اُسکی خوشنودی مین تو اگر کوئی شخص اسراف کے طور پر خرچ کرے تو اُسپر رشک درست نہین حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی نعمت والے کو دیکھکر رشک نہ کرنا چاہیے مگر اُس نعمت والے پر جسکی نعمت اللہ سے نزدیک کرے اور اسی حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد وغیرہما کہ اُنکے درجون کی بھی آرزو جائز ہے **حد** يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُ **د ت** قرآن پڑھنے والے سے کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا مین ٹھہر کر پڑھتا تھا یعنی بے تکلف اور تجوید کے ساتھ کیونکہ تیرا مرتبہ اُس آخر آیت کے پاس ہے جسکو تو پڑھیگا۔ نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اُسپر عمل کرے اور بعض نے کہا کہ جو قرآن کے معانی جانتا ہو اور اُسکا حافظ ہو اور منقول ہے کہ بہشت کے درجات شمار مین قرآن کی آیتون کے برابر ہین تو جو کوئی تمام قرآن آہستہ تجوید کے ساتھ پڑھیگا وہ بہشت کے اوپر کے درجہ پر جو اُسکے حال کے لائق ہو چڑھیگا اور جسنے تھوڑا تجوید سے پڑھا اور تھوڑا بدون تجوید کے وہ اُسیقدر چڑھیگا جتنا تجوید سے پڑھا ہو مصنف نے لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ جو حافظ توقف اور تجوید سے پڑھتے ہین اُنکو بہشت مین اعلی درجہ ملیگا حاصل یہ ہے کہ تجوید اور ترتیل اور قرآن کے معنی مین غور کرنا بڑا رتبہ رکھتا ہے **ع و حد** اَلَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ **خ م** جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس سے خوب واقف ہے وہ نیکی لکھنے والون فرشتون کے ساتھ ہوگا جو بزرگ اور اچھے ہین اور جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور اُسمین اٹکتا ہے اور قرآن اُسپر مشکل ہوتا ہے تو اُسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے **ف** ماہر کے معنی یہ ہین کہ اُستاد

Marfat.com

کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین ہو اور پڑھنا اُسپر یاد کے سبب گران نہ ہو تو ایسا شخص آخرت مین اُن رُتبون مین ہوگا جہان
ملائکہ اور انبیا ہونگے اور اٹک کر پڑھنے والے کو دوہرا ثواب اسطرح ہے کہ ایک تلاوت کا ثواب دوسرا مشقت کا اور ماہر
کا ثواب بلاشبہ اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ انبیا اور فرشتون کے ساتھ ہوگا لیکن تعب اور مشقت کے اعتبار سے غیر ماہر
کو بھی ثواب ملیگا غرضکہ مقصود طالب کا تسلی کرنا ہے اُسکی مشقت اور ریاضت پر فخر اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ خ د س ق سورہ فاتحہ یعنی الحمد قرآن کی بڑی سورت ہے وہ
سات آیتون کی ہے جو مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن مجید ہے نقل کیا اِسکو بخاری ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف سورہ
فاتحہ کا نام کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم آیا ہے سبع اسلئے کہ سات آیتون کی ہے اور مثانی یعنی مکرر اسلئے کہ
نماز مین بار بار پڑھی جاتی ہے اور اُسکو قرآن عظیم مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے کیونکہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے مجمل طور پر
اس سورہ مین ہین فخر اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھکو سورہ الحمد عرش کے نیچے سے عطا ہوئی یعنی اُٹکتی تھی اور یہ ارشاد اسکی بزرگی سے کنایہ ہے نقل کیا اِسکو حاکم
نے بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ
هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ م س
اس اثنا مین کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے جبرئیل نے ایک آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنا سر
اٹھایا اور کہا کہ یہ آواز والا ایک فرشتہ ہے جو زمین پر اترا ہے اور آجتک سوا کبھی نہین اترا اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر سلام کیا اور کہا مژدہ لیجیئے دو نورون کا جو آپکو دیے گئے یعنی یہ دو سورتین اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کو
نور ہونگی اور راہ کی آفات سے بچائینگی اور آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہین دیا گیا ایک ایک اُنمین سے سورہ فاتحہ ہے دوسرا خاتمہ
سورہ بقر کا آپ اُنمین سے کوئی حرف نہ پڑھینگے کہ اُسکا ثواب آپکو نہ ملے نقل کیا مسلم نسائی نے ف آپکو ثواب ملے یا یہ
کہ دعا جو اُنمین ہے وہ مقبول نہ ہو یعنی جو دعا سورہ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہے مثلاً اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور ربنا لا تؤاخذنا اور سوا
انکے وہ مقبول ہوگی اس تقدیر پر حرف سے مراد کلمات ہین جو آیتون مین واقع ہوئے ہین یہ معنی انسب اور اولی ہین
اور خاتمہ سورہ بقر کا بعضون نے آمن الرسول سے لکھا ہے اور کعب احبار اور مصنف نے لله ما فی السموات سے آخر تک
فخر اَلْبَقَرَةُ یہ بیان سورہ بقرہ کی فضیلت کا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ
م ت س شیطان بھاگتا ہے اُس گھر مین سے جس گھر مین سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی
نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ سورہ بقر کا پڑھنا گھر مین دفع شیطان و آسیب کے لئے اسطرح ہے کہ چار آدمی گھر کے
چارون کونون مین کھڑے ہوکر ایسی طرح اس سورہ کو پڑھین کہ ایک کی آواز دوسرے تک پہونچے اسکا ہمنے مجرب پایا
اِقْرَءُوْهَا فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ م سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اسکا پڑھنا

Marfat.com

اور اُسپر عمل کرنا برکت ہے اور اُسکا چھوڑنا حسرت کا سبب ہوگا یعنی قیامت مین جب پڑھنے والون کو ثواب ملیگا اور
اِسکی طاقت نہین رکھتے سحر کرنیوالے نقل کیا اِسکو مسلم نے ف بطلہ سے مراد ساحر اور کاہل وجود ہین یعنی ساحر اور
باطل کام والے اور سست آدمی اسکے پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق نہین پاتے فخ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ
الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ ت مس حب ہر چیز کے لئے ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے یعنی ثواب
مین سب سے بڑی نقل کیا اسکو ترمذی حاکم ابن حبان نے مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ لَيَالٍ
وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ اَيَّامٍ حب جو کوئی سورۂ بقرہ رات کو پڑھے تو شیطان اُسکے
گھر مین تین رات داخل نہین ہوتا اور جو کوئی اسکو دن مین پڑھے تو شیطان اُسکے گھر مین تین دن داخل نہین ہوتا
یعنی واقع نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا - نقل کیا اسکو ابن حبان نے اُعْطِيتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ
مش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سورۂ بقرہ ذکر اول یعنی اوپر صحیفون سے عنایت ہوئی - نقل کیا اسکو
[illegible] سے اللہ تعالیٰ کی کتابین مثلاً توریت و انجیل وغیرہ مراد ہون فخ الْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ
[illegible] آل عمران کی فضیلت کا ہے اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ
اَصْحَابِهِمَا [illegible] پڑھو دو روشن کو یعنی سورۂ بقرہ اور آل عمران ہین کیونکہ یہ دونو قیامت کو ایسی آوینگی گویا دو
[illegible] بادل ہین یا دو ٹکڑیان پرند جانورون کی ہین صف باندھے ہوئے یہ دونوں اپنے
[illegible] جھگڑینگی نقل کیا اسکو مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ
[illegible] آیت الکرسی اور آل عمران کی آیتین شہد اللہ سے ان الدین عند اللہ الاسلام تک اور قل اللھم مالک الملک سے بغیر حساب
تک ایسی ہین کہ انمین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہین اور وہ جناب باری مین عرض کرتی ہین کہ خداوندا ہمکو
زمین پر اتارا اور اُس شخص پر جو تیری نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ میرے بندون
مین سے جو کوئی تمکو ہر نماز کے بعد پڑھیگا اُسکی خوابگاہ جنت کیجائیگی وہ کسی عمل پر ہو اور اُسکو حظیرۃ القدس مین ساکن
کرونگا اور اُسکی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ستر بار نظر کرونگا اور ہر روز اُسکی ستر حاجتین پوری کرونگا جنمین سے
ادنیٰ مغفرت ہے اور اُسکو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھونگا اور اُنسے اُسکی مدد کرونگا کذا فی معالم التنزیل اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ م د یہ آیہ سب آیات سے قرآن
مجید مین بڑھکر ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت
حب مس یہ آیہ قرآن کی آیتون مین اشرف ہے یعنی اس وجہ سے کہ اسمین اسماء صفات الٰہی ہین نقل کیا
اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حب تو اس آیت
کو کسی مال اور اولاد پر نہ رکھیگا یعنی اُسپر دم نکریگا یا لکھکر نہ لٹکائیگا کہ پھر شیطان تیرے نزدیک ہو یعنی اسکے رکھنے سے

Marfat.com

شیطان مال اور اولاد کے پاس نہین آئیگا اور اپنا تصرف نکریگا نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَلْاٰیَتَانِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
اٰخِرُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ ت س حب مس دو آیتین آمن
الرسول سے سورۂ بقر کے آخر تک ایسی ہین کہ نہ پڑھی جائین کسی گھر مین تین بار کہ پھر شیطان اُس گھر کے پاس پھٹکے نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطَانِیْهِمَا مِنْ کَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِهٖ
فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ وَاَبْنَآءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْاٰنٌ وَّدُعَآءٌ مس اللہ تعالی نے
سورۂ بقرہ کو ختم کیا دو آیتون سے جو مجھکو دی ہین اپنے اُس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے یعنی اپنے خزانہ رحمت سے تو
تم اُنکو سیکھو اور اپنی عورتون اور اپنے بیٹون کو سکھاؤ یعنی سب گھر والون کو سکھاؤ کیونکہ وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن
یعنی اُسکا ٹکڑا اور دعا ہین نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْاَنْعَامُ اسمین سورۂ انعام کی فضیلت کا بیان ہے لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَا سَدَّ
الْاُفُقَ مس جب سورۂ انعام اُتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا یعنی خوشی کی وجہ سے پھر فرمایا کہ
اس سورہ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارہ کو ڈھانک لیا نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْكَهْفُ سورۂ کہف کی
فضیلت کا بیان مَنْ قَرَاَهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ مس جو کوئی سورۂ کہف
کو جمعہ کے دن پڑھے روشن ہوتا ہے یعنی اُسکا دل اُسکے لئے نور سے یعنی اس سورہ کے نور سے اس جمعہ سے آیندہ جمعہ
تک نقل کیا اسکو حاکم نے مَنْ قَرَاَهَا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
مو می جو کوئی اسکو جمعہ کی رات مین پڑھے روشن ہوتا ہے اُسکے لئے نور پڑھنے والے سے لیکر خانہ کعبہ تک یعنی اسکو
بہت نور حاصل ہوگا نقل کیا اسکو موقوفًا دارمی نے مَنْ قَرَاَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مِّنْ مَّقَامِهٖ اِلٰی مَكَّةَ
وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْهِ س مس جو کوئی سورۂ کہف کو ایسی
طرح پڑھے جیسے اُتری ہے یعنی ترتیل و تجوید سے بے کم و بیش پڑھے تو اُسکے لئے ایک روشنی ہوگی پڑھنے والے کی پڑھنے
کی جگہ سے مکہ معظمہ تک اور جو شخص دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک پڑھے اور اُسکے بعد دجال
نکلے تو دجال کو اُس شخص پر تسلط نہوگا نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَّوْمَ
الْقِیٰمَةِ مِنْ مَّقَامِهٖ اِلٰی مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّهٗ طس
جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اُسکو قیامت کے دن نور ہوگا اُسکی جگہ سے مکہ تک یعنی جسقدر مسافت پڑھنے والے اور مکہ
مین دنیا مین ہوگی اُسقدر وہان نور ہوگا اور جو کوئی دس آیتین آخر سورۂ کہف کی پڑھے پھر دجال نکلے تو اُسکو ضرر نکریگا
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین شروع آیتونکا وعرضنا جہنم سے کیا
ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شروع آیت افحسب الذین کفروا سے ہو تاکہ شمار پورا ہو جاوے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے
تو جو کوئی اِن آیات کے معنی سمجھیگا فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا کیونکہ ان مین عجیب مضامین ہین مثلاً افحسب الذین کفروا

Marfat.com

ان تیخذوا عبادی من دونی اولیاء وغیرہ کذا فی حزثمین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ مِّنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُر
د ت س جوکوئی دس آیتین اول سورۂ کہف کی یعنی شروع سے من امرنا رشدا تک یاد کرے بچایا جائیگا فتنۂ دجال
کے سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ مُر د مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ
عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُر د س جوکوئی دس آیتین یاد کرے یہ الفاظ مسلم ابوداود نے بیان کئے یعنی انکی
روایت مین شروع حدیث کا من حفظ ہے اور دوسری روایت مین شروع حدیث اسطرح ہے من قرا العشر الاواخر یعنی جوکوئی
دس آیتین آخر سورۂ کہف کی پڑھیگا محفوظ رہیگا دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيٰتٍ مِّنْ
اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ت جوکوئی تین آیتین شروع سورۂ کہف کی پڑھے بچایا جائیگا دجال کے فتنہ
سے نقل کیا اِسکو ترمذی نے مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَهَا اَلْحَدِيْثَ مُر عه جوکوئی
دجال کو پاوے توچاہئے کہ اُسپر سورۂ کہف کی شروع آیتین یعنی تین یا دس آیتین پڑھے آخر حدیث تک جسکو مسلم اور چارون نے
نقل کیا ہے فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِّنْ فِتْنَتِهٖ د کیونکہ وہ آیتین تمہاری نگہبان ہین دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو ابوداود جوازله
نے وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھکو سورۂ طٰہٰ اور جنکے شروع مین طٰس ہے یعنی سورۂ نمل وغیرہ اور جنکے شروع مین حٰم ہے موسیٰ علیہ السلام کی تختیون سے
عنایت ہوئی ہین نقل کیا اسکو حاکم نے ف یعنی یہ سورتین توریت سے ہی ہین جو زبرجد کی تختیون پر لکھی ہوئی اُتری
تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حٰم سات سورتین ہین اور دوزخ کے دروازہ بھی سات تو ہر ایک حٰم ایک ایک
دروازہ پر کھڑی ہوجائیگی اور جناب باری مین عرض کریگی کہ آلٰہی اس دروازہ مین ایسے شخص کو داخل مت کر جو مجھپر ایمان
لایا اور مجھکو پڑھا اور فرمایا ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن کے پھل حٰم والی سورتین ہین یہ باغ ہرے بھرے گھنکے
ہین جو چاہے کہ جنت کے باغون مین میوہ کھاوے وہ اِن سورتون کو پڑھے توصبحکو گناہ بخشا ہوا اُٹھیگا اور جوکوئی الم
تنزیل سجدہ اور سورۂ ملک رات دن مین پڑھے گویا اُسنے لیلۃ القدر کو پایا یعنی اُس رات کے جاگنے کا ثواب ملیگا
کذا فی الدر المنثور اور جوکوئی حٰم الدخان جمعہ کی رات مین پڑھے تو اُسکی مغفرت ہوتی ہے اور جنت مین اُسکے لئے ایک
گھر بنایا جاتا ہے کذا فی لطائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ لَا يَقْرَاُهَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا
غُفِرَ لَهٗ اِقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ س د ق حب قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جوکوئی اِسکو پڑھے کہ اللہ اور آخرت
کے گھر کو چاہتا ہو یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اُسکی بخشش ہوتی ہے اِسکو اپنے مُردون پر پڑھو نقل کیا
اسکو نسائی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان نے ف قرآن کا دل یعنی اُسکا خلاصہ کیونکہ قیامت کا ذکر مفصل اور توحید
وغیرہ کا بیان اسمین مذکور ہے اور اسکو موتیٰ پر پڑھے تاکہ اُنپر ثواب پہونچے یا موتیٰ سے مراد قریب المرگ ہون اُنپر پڑھنے سے
یہ غرض کہ قیامت وغیرہ کا ذکر سُنین اور اُنکے معانی سمجھین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سورہ کی خاصیت یہی ہو کہ اُسوقت
کا پڑھنا مفید ہو چنانچہ بعض علما نے کہا ہے کہ اِس سورہ کو جس مطلب کے لئے پڑھو مفید ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلی

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اسکو خوف مین پڑھے امن ہو جاے بھوکا پڑھے تو سیر ہو تشنگا پڑھے تو کپڑا ملے پیاسا پڑھے
تو پانی ملے اور نیز فرمایا کہ جو کوئی یٰس پڑھے اسکو دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے کذا ذکر علی او روعدہ مغفرت او ررحمت
الٰہی کا جمعہ کی رات مین اسکو پڑھنے پر وارد ہوا ہے کذا فی وظائف النبی اَلْفَتْحُ سورہ انا فتحنا کی فضیلت کا بیان ہے
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ خ س ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فتح مجھکو بہت پیاری
ہے ان چیزوں سے جسپر آفتاب نکلا یعنی دنیا اور اسکی چیزون سے زیادہ محبوب ہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی ترمذی نے تَبَارَکَ
اَلْمُلْکُ سورہ ملک کی فضیلت کا بیان ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ حب عه مس تیس آیتون
یعنی سورہ ملک نے ایک شخص کی سفارش کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا نقل کیا اسکو ابن حبان اور چارون نے اور حاکم نے
تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهٗ حب یہ سورہ بخشش مانگتی ہے اپنے پڑھنے والے کے لئے یہانتک کہ
بخشا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ مس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ سورہ ملک ہر مومن کے دل مین ہو یعنی اُسکو یاد ہو اور پڑھتا ہے نقل کیا اسکو
حاکم نے یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ لَکُمْ سَبِیْلٌ کَانَ یَقْرَأُ بِیْ سُوْرَةَ الْمُلْکِ
ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ صَدْرِهٖ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ رَاْسِهٖ کُلٌّ یَقُوْلُ ذٰلِکَ فَهِیَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَهِیَ فِی التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَأَهَا فِیْ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَکْثَرَ وَاَطْیَبَ موقوف عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اُسکی
قبر مین آتے ہین یعنی دفن کے بعد سوال کے لئے تو اُسکے پاؤن کی طرف سے آتے ہین یعنی اول پاؤن کی جانب سے سوال شروع
کرتے مین تو پاؤن کہتے ہین کہ تمکو میرے تعرض کی کوئی راہ نہین کیونکہ یہ شخص میرے سبب سے یعنی نماز مین مجھپر کھڑا ہوکر سورہ ملک
پڑھتا تھا پھر فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی جانب سے آتے ہین پھر سر کی طرف سے آتے ہین ہر ایک عضو یہی کہتا ہے تو یہ سورہ
ملک فرشتون کو عذاب قبر سے روکتی ہے اور یہی سورت توریت مین اس فضیلت سے مذکور ہے کہ جو کوئی اُسکو کسی رات مین پڑھے
تو اُسنے بہت نیکیان اور بہت اچھا کام کیا نقل کیا اسکو موقوفا حاکم نے اِذَا زُلْزِلَتْ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت اذا زلزلت قرآن
کی چوتھائی ہے یعنی ثواب مین نقل کیا اسکو ترمذی نے ف اسلئے کہ قرآن مین توحید اور نبوت او رمعاش اور آخرت کا احوال
ہے اور اس سورہ مین آخرت کا بیان اچھی طرح ہے اس اعتبار سے قرآن کی چوتھائی کے برابر ہوئی اور بعضون نے یہ معنی لکھے
ہین کہ اسکا ثواب قرآن کی چوتھائی کے اصل کے برابر ہوتا ہے یعنی بدون مضاعف کرنے کے جو اصل ثواب ہوتا ہے اسکے
برابر فحز تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ت مس وہ سورہ آدھے قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے
ف اسلئے کہ قرآن مین دنیا اور آخرت کا ذکر ہے اور اس سورت مین آخرت کا خوب ذکر ہے تو اس لحاظ سے آدھے قرآن
کے برابر ہوئی یا اسکا ثواب آدھے قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فحز یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ د س مس حب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو پڑھاؤ ایک سورہ جامع یعنی جس مین دین و دنیا کے سب مطلب ہون آپنے اُسکو اذا زلزلت الارض پڑھائی یہانتک کہ اُس سے فارغ ہوے اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جنے تمکو حق کے ساتھ بھیجا مین اُس سے کبھی زیادہ نکرونگا یعنی یہی سورہ مجھے کافی ہے پھر اُسنے پیٹھ پھیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مطلب یاب ہوا یہ الفاظ دو بار فرمائے نقل کیا اسکو ابو داود نسائی حاکم ابن حبان نے **ف** اِس سورہ کا سب مطالب کو شامل ہونا اس لحاظ سے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین سب کچھ کرنا نکرنا مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُسپر جان کنی آسان کرے اور عذاب قبر سے اُسکو پناہ دے اور پل صراط سے اُسکو گذرنا قیامت کے دن آسان کرے کذا فی شرح الصدور اَلْكَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ **ت** سورہ کافرون قرآن کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ **ت مس** وہ سورہ قرآن کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** قرآن مین ذکر توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اس سورہ مین توحید خوب مذکور ہے اس لحاظ سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کی مانند ہے فحز نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا يُقْرَاٰنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ الْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ **حب** دو سورتین اچھی ہین جو فجر کی سنتون مین پڑھی جاتی ہین وہ سورتین قل یا اور قل ہو اللہ ہین نقل کیا اسکو ابن حبان نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ **ت** سورہ اذا جاء قرآن کی چوتھائی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** قرآن مین اگلون اور پچھلون کا قصہ مذکور ہے اور امر اور نہی اور اس سورہ مین آیندہ کا قصہ مذکور ہے اس سبب سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فحز قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ **خ م ت ق** قل ہو اللہ تہائی قرآن کی ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **خ د ت مس** وہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود ترمذی حاکم نے **ف** قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اور اس سورہ مین توحید خوب مذکور ہے تو اس لحاظ سے قرآن کی تہائی ہوئی یا اُسکا ثواب تہائی قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فحز وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا لِاَصْحَابِهِ فِي الصَّلٰوةِ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ **خ م س** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک شخص کا ذکر ہوا جو اپنے یارون کی امامت کے وقت نماز مین قل ہو اللہ پڑھا کرتا تھا کہ اُسکو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھا کرتے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ اُس سے اسکا سبب پوچھو لوگون نے اُنسے پوچھا تو اُنہون نے کہا کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے مین اسکو دوست رکھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال سنکر فرمایا کہ اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھکو دوست رکھتا ہے کذا ذکرہ الفحز وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ يَلْزَمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ **خ ت** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو ہمیشہ اور سورتون کے

Marfat.com

ساتھ قل ہو اللہ بھی نماز مین پڑھا کرتا تھا ارشاد فرمایا کہ تیرا اس سورت کو دوست رکھنا تجھکو جنت مین داخل کریگا نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتے تو قل ہو اللہ پڑھتے اُسکے بعد اور سورہ بھی پڑھتے لوگون نے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم اس سورہ پر بس نہین کرتے اسکو پڑھو یا دوسری ہی پڑھو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے محلہ مین تشریف لیگئے تو لوگون نے یہ بات آپکی خدمت مین عرض کی آپنے اُنسے سبب پوچھا اُنہون نے عرض کیا کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون تب آپنے ارشاد فرمایا کہ اُسکو تیرا دوست رکھنا تجھے جنت مین داخل کریگا **فح** وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُهَا فَقَالَ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ اَیْ لَهُ **مُرت طا س مس** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ پڑھتا تھا آپنے فرمایا کہ بہشت واجب ہوئی راوی کہتے ہین یعنی اُسکے لئے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے اور موطا مین اور نسائی حاکم نے وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **خ د س** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود و نسائی نے مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ **ت** جو کوئی چاہے کہ اپنے بستر پر سووے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹکر سو بار قل ہو اللہ پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا پروردگار اُسکو فرماویگا کہ اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے بہشت مین داخل ہو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** اسلئے کہ داہنی طرف کے محل اور باغ وغیرہ بائین طرف سے افضل ہین کذا ذکر الفخر۔ اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑھے اُسکے لئے ایک محل بہشت مین بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع اچھی صورت سے ہشاش بشاش آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالی تمکو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کا ایک نسب ہے اور میرا نسب قل ہو اللہ احد ہے جو کوئی میرے پاس تیری امت کا شخص ایسا آویگا جسنے قل ہو اللہ احد اپنی عمر مین ہزار بار پڑھی ہوگی تو مین اُسکو نجات کا نشان دونگا اور اُسکے آگے میرا عرش ہوگا اور اُسکی شفاعت ایسے ستر آدمیون کے حق مین قبول کرونگا جنپر عذاب واجب ہو گیا ہوگا اور فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے گھر کے دروازہ کے دونو بازو پکڑکر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اللہ تعالی اُسکا نگہبان رہتا ہے یہانتک کہ سفر سے پھر آوے اور حضرت انس سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک مین تھے کہ ایکدن آفتاب نہایت روشن کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُس سے تعجب کیا اور حضرت جبرئیل ع سے اُنکے آنے پر پوچھا کہ اس روشنی کا سبب کیا ہے اُنہون نے کہا کہ اسکا یہ سبب ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیثی نے آج مدینہ طیبہ مین انتقال کیا اللہ تعالی نے اُنکے جنازہ پر ستر ہزار فرشتون کو بھیجا کہ اُنکی نماز پڑھین آپنے پوچھا کہ اس توقیر کا کیا سبب ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ شخص قل ہو اللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات شبا روزی مین بہت پڑھتا تھا تم بھی اسکو بہت پڑھو کہ یہ سورہ تمہارے رب کا نسب ہے اور جو کوئی اسکو پچاس بار پڑھے اللہ تعالی اُسکے پچاس ہزار درجے بلند کرے اور اُسکی پچاس ہزار برائیان دور کرے اور اُسکے لئے پچاس ہزار نیکیان لکھے اور جتنا کوئی زیادہ پڑھے اتنا ہی اللہ تعالی اُسکو ثواب زیادہ دے کذا فی الدر المنثور۔ اور

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ احد اپنے مرض موت مین پڑھے تو اپنے قبر کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور قبر کے بھینچنے سے امون اور قیامت کے دن فرشتے اُسکو اپنی ہتیلیون پر اُٹھائینگے یہانتک کہ اُسکو پل صراط سے پار کرینکے بعد جنت مین لیجائین کذا فی شرح الصدور اَلْفَلَقُ وَالنَّاسُ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان

اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا د س پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی رض کو ارشاد فرمایا کہ مین تجھکو دو اچھی سورتین نہ بتا دون جو پڑھی جاتی ہین نقل کیا اسکو ابو داود ونسائی نے ف اچھی سے مرادیہ ہے کہ پناہ مانگنے کے لئے بہتر ہین اور وہ دونو سورتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین ع اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا س حب ان دونو سورتون کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھیگا ان دونو جیسی یعنے تعوذ کے حق مین اور کچھ ان سورتون کے برابر نہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ت س ق اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے جن سے اور آدمی کی نظر سے یعنی اور دعائین پڑھکر یہانتک کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس اترین جب یہ دونو اترین تو آپنے پناہ کے لئے ان دونو کو اختیار کیا اور انکے سوا دوسری دعاؤن کو چھوڑ دیا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا مص نہ انکا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونو سورتون جیسی کی ساتھ یعنی سوال اور پناہ مانگنے مین کوئی انکی مثل نہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ مص پڑھ ان دونون کو جب تو سووے اور جب تو اُٹھے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْلَغَ عِنْدَهٗ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ مس قل اعوذ برب الفلق کو پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھیگا جو اللہ کے نزدیک اسکی نسبت زیادہ پیاری ہو اور زیادہ پہونچنی والی اور خوب کامل اُسکے نزدیک ہو یعنی تعوذ کے حق مین تو اگر تجھ سے یہ ہوسکے کہ اُسکا پڑھنا تجھ سے ناغہ نہو یعنی اُسکی مداومت نماز وغیرہ مین اگر ہوسکے تو کر نقل کیا اسکو حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ی تو ہرگز نہ پڑھیگا کوئی سورہ جو خوب کامل ہو خدا کے نزدیک بہ نسبت قل اعوذ برب الفلق کے نقل کیا اسکو ابن سنی نے اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ م ت س عجیب آیتین ہین کہ آجکی رات اُتری ہین تو نے اُن جیسی کبھی نہ دیکھی ہونگی وہ آیتین سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے ف الم تر تعجب کے لئے آتا ہے اسلئے اُسکا لفظی ترجمہ نہین کیا گیا اور جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتا ہے تو کوئی چیز باقی نہین رہتی کہ یون نہ کہتے ہو کہ الٰہی تو اس شخص کو میری بُرائی سے محفوظ رکھ اور جسنے سورۂ الحمد پڑھی گویا کلام اللہ کی چوتھائی پڑھی اور جو کوئی سورۂ تکاثر پڑھتا ہے گویا ہزار آیتین پڑھتا ہے کذا فی الدر المنثور فی فضائل حوامیم اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھا ہوا سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور فلق اور ناس سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کرتا ہے اور اُسکو ہر مؤمن کے شمار کے موافق ثواب عنایت

Marfat.com

فرماتا ہے اور ایک روایت مین بعد ان سورتون کے سات بار یہ دعا پڑھنی بھی مذکور ہے اللھم یاغنی یاحمید یامبدی یامعید یا
رحیم یاودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک واغننی بفضلک عمن سواک - توجو کوئی اسپر مواظبت کرے
اللہ تعالی اُسکو اپنی خلق سے غنی کرے اور اُسکو ایسی جگہ سے روزی دے جہان سے اُسکو گمان بھی نہ ہو - اور ابن سنی
نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوکوئی بعد نماز جمعہ کے سورۂ اخلاص اور سورۂ
فلق اور سورۂ ناس سات سات پڑھے تو اللہ تعالی اُسکو اُنکے وجہ سے دوسرے جمعہ تک ہر بُرائی سے پناہ دیتا ہے
کذا فی وظائف النبی - اور قرآن کے بعض فضائل اور بعض سورتون کے جو مصنف نے بیان نہین کئے ہم مشکوٰۃ وغیرہ سے
چنکر لکھتے ہین کہ لوگون کو مفید ہون - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دلونکو زنگ لگجاتا ہے جیسے لوہے کو
پانی لگنے سے زنگ آجاتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اُسکا جلا کرنا کیا ہے آپنے فرمایا کہ موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت
اور فرمایا کہ جوکوئی قرآن پڑھے اور اُسپر عمل کرے تو اُسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاویگا جسکی روشنی آفتاب
کی روشنی سے جو دنیا کے گھرون مین ہو بہت اچھی ہوگی تو اگر آفتاب کی روشنی تمہارے گھرون مین ہو تو اُس شخص کا خیال
کرنا چاہئے جسنے قرآن پر عمل کیا ہو یعنی جب اُسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خود اُسکا کیا درجہ ہوگا اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور
اُسکو یاد کیا اور اُسکے حلال کو حلال جانا اور اُسکے حرام کو حرام یعنی اُسپر عمل کیا تو اللہ تعالی اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور اُسکی
سفارش اُسکے گھر والون مین سے ایسے دس شخصون کے حق مین قبول فرمائیگا کہ سب کے لئے دوزخ واجب ہوئی ہوگی -
اور فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور پھر اُسکو بھول جاوے تو وہ اللہ تعالی سے قیامت کے دن ایسی صورت سے ملیگا کہ اُسکا
ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہین لایا - اور فرمایا کہ اَے قرآن والو
تکیہ نکرو قرآن پر یعنی اُسکے معانی مین فکر کرنے اور اُسکے اسرار جاننے سے غافل نہ ہو صرف اُسکے الفاظ پر بھروسہ مت کرو اور
فرمایا کہ قرآن کو اوقات شبانروزی مین جیسا چاہئے ویسا پڑھو یعنی اُسکے پڑھنے مین چار باتین چاہئین اول لفظون کو درست
پڑھنا دوم معانی کا سمجھنا سوم معانی کا مقصود معلوم کرنا - چہارم اُسکے موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑھے تو پڑھنے کا حق
ادا ہوا اور فرمایا کہ قرآن کو ظاہر کرو یعنی تین طرح سے ظاہر ہوتا ہے - اول پڑھنا دوم عمل کرنا سوم تعظیم کرنا - اور فرمایا کہ قرآن
کو بآواز خوش پڑھو اور جو مضمون اُسمین ہے اُسکو سوچو یعنی جو آیتین اُسمین تنبیہ اور وعید اور خوف کی ہین اُنمین بہت
غور کرو کہ تمکو نجات ملے اور فرمایا کہ قرآن کے ثواب مین جلدی نکرو یعنی اُسکا بدلہ دنیا مین نہ چاہو کیونکہ آخرت مین اُسکا بڑا
ثواب ہے اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین ہر بیماری کی شفا ہے اور جوکوئی سورۂ آل عمران کو جمعہ کے دن پڑھے اُسپر فرشتے
رات تک رحمت بھیجتے ہین اور فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھو - اور فرمایا کہ جوکوئی سورۂ یٰس صبحکو پڑھتا ہے اُسکی سب
حاجتین روا کی جاتی ہین اور جوکوئی اُسکو اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے پڑھتا ہے اُسکے پیشتر کے گناہ بخشے جاتے ہین
اور فرمایا ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمن ہے - اور جوکوئی سورۂ واقعہ ہر رات مین پڑھے تو اُسکو فاقہ
کبھی نہ پہونچے - اور ابن مسعود رض اپنے بیٹون کو حکم کیا کرتے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست

Marfat.com

رکھتے تھے سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا کو جو کوئی شب کو سورۂ حم دُخان پڑھے تو صبح کرتا ہے ایسی کیفیت سے کہ اُسکے لئے
ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہین اور جو کوئی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ پڑھے تو اُسکے پچاس برسکے گناہ دور کئے جاتے
ہین بشرطیکہ اُسپر قرض نہ ہو یعنی بندونکا حق بخشا نہین جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل مین کچھ بھی قرآن نہ ہو اُسکا دل اُجاڑ گھر کی طرح
ہے اور جامع صغیر مین روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی یہ بات دوست رکھے
کہ اپنے ربسے کلام کرے تو اُسکو چاہئے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتون سے افضل ہے اور
جیسے اسکے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے دوسری چیز سے ویسی نہین ہوتی انتہی۔ اور جب کلام اللہ
پڑھنا شروع کرے تو پہلے اعوذ پڑھے اور یہ جانے کہ مین اپنے ربسے مناجات کرتا ہون اور پڑھنے مین رووے اگرچہ
تکلف کے ساتھ ہو اور جب آیہ رحمت پر پہونچے تو خوش ہو اور دعا کرے اور اگر آیۃ عذاب پر پہونچے تو ڈرے اور پناہ
مانگے اور جو آداب کہ شروع کتاب یعنی آداب الذکر مین مذکور ہوے اُنکو بجا لاوے اور آخر سورہ فاتحہ کے اور نیز سورۂ بقرہ
کے آخر مین آمین کہے اور فبای آلاء ربکما تکذبان کے جواب مین کہے لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اور سورۂ قیامہ کے
آخر مین بلی کہے اور سورۂ مرسلات کے آخر مین آمنت باللہ اور سورۂ اعلی کے شروع مین سبحان ربی الاعلی اور سورۂ تین کے
آخر مین بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور سورۂ ضحی سے آخر قرآن تک کی سورتون مین تکبیر کہنا مسنون ہے یعنی
ختم سورہ کے بعد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اور جب قرآن ختم کرے تو الحمد اور شروع سورہ بقر کا مفلحون تک پڑھے یہ مضمون
وظائف انبی کے مضمون کا خلاصہ ہے اگر کسیکو مفصل دیکھنا ہو تو اُسمین یا قرارت کی دوسری کتاب مین دیکھے وَالْاَدْعِيَةُ
الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَخْصُوْصَةٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ اور یہ بیان اُن دعاؤن کا ہے جو کسی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص
نہین بلکہ مشتمل ہین تمام اوقات اور حالات اور دین و دنیا کے مطالب کو **ف** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ
بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ
خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ **ع** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے اور زیادہ بوڑھا ہونے
سے اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون آگ کے عذاب اور آگ کے فتنہ سے یعنی ایسے امتحان سے
جو دخول دوزخ کا موجب ہو یا داروغہ دوزخ کے سوال سے اور پناہ مانگتا ہون فتنہ قبر سے یعنی منکر نکیر کے جواب مین حیران
رہنے سے اور پناہ مانگتا ہون عذاب قبر سے اور توانگری کے فتنہ کی برائی سے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور مال حرام کمانے
سے اور پناہ مانگتا ہون محتاجگی کے فتنہ کی برائی سے یا اللہ میرے گناہ پاک کر برف اور اولے کے پانی سے اور میرا دل گناہون
سے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تونے فاصلہ
کیا مشرق اور مغرب مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ

دعاؤن کا بیان جو کسی وقت اور سبب سے مخصوص نہین

Marfat.com

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس
صط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور زیادہ بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون
قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی ابن حبان حاکم نے
اور طبرانی نے صغیر مین وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَ
الْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ حب مس صط ابن حبان اور حاکم نے اور طبرانی نے صغیر مین دعاء مذکورہ بالا مین
یہ بھی زیادہ نقل کیا ہے واعوذ بک الخ یعنی اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سنگدلی اور غفلت سے یعنی ادار طاعت مین اور فقر
اور فاقہ اور ذلت اور محتاجی سے اور پناہ مانگتا ہون اُس محتاجی سے کہ بےصبری کے ساتھ ہو اور کفر اور نافرمانی اور مخالفت سے یعنی حق اور اہل دین
کی مخالفت سے اور شہرت اور نمود سے یعنی لوگونکے سنانے دکھانیکو عبادت کرنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون بہرا ہونے اور گونگا ہونے اور دیوانہ
ہونے سے اور جذام اور تمام بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ
ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ د ت س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر اور غم اور عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور بخل اور قرضے کے
بوجھ سے اور آدمیون کے دبانے سے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ غلبہ کی اضافت فاعل کیطرف بھی ہوسکتی ہے اور مفعول
کیطرف بھی یعنی مین لوگونکو دباؤن یا لوگ مجھکو دباوین اور مقصود یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہون ظالم یا مظلوم ہونے سے اور کرمانی نے کہا کہ یہ دعا الفاظ جامعہ سے
ہے کیونکہ رذائل تین قسم کے ہین نفسانی اور بدنی اور خارجی جیسے نفس کی قوتین تین ہین عقلی اور غضبی اور شہوانی تو فکر و غم متعلق قوت عقلی سے ہے اور
نامردی قوت غضبی سے اور بخل قوت شہوانی سے اور عجز اور کسل بدنی رذائل ہین اور قرضہ کا بوجھ اور آدمیون سے دبنا خارجی رذائل ہین اور پہلی چیزین خلقی وغیرہ
نفسانی ہین کذا فی الحرز ملخصا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون اسبات سے کہ پھیرا جاؤن زیادہ خواب عمر کو اور تیری پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنہ سے یعنی دنیا کی سب بلاؤن سے کہ بیماری اور گناہ و غیرہ
ہین اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ
الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ
نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا م ت س مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور بخل اور
بہت بوڑھا ہونے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ تو میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عنایت کر اور تو اسکو پاک کر تو اُن شخصون کا بہتر ہے جو نفس کو پاک
کرتے ہین تو اُسکا کارساز اور مددگار ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے یعنی دین کا علم نہو یا بےعمل ہو اور ایسے
دل سے پناہ مانگتا ہون جو اللہ سے نہ ڈرے اور ایسے نفس سے پناہ مانگتا ہون جو سیر نہو یعنی اللہ کے دیے پر قانع نہو اور دنیا کا حریص ہو اور ایسی
دعا سے پناہ مانگتا ہون جو مقبول نہو اور یعنی حق کے خلاف ہو نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے ف
دوسرے معنی لایخشع کے یہ ہین کہ دل اللہ کے ذکر سے اطمینان اور تسکین نہ پاوے اور اُس چیز پر بس کرے جو اللہ نے مقدر کی

Marfat.com

اوامر اور نہی فرمایا ع- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ دس ق حب یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں نامردی اور بخیلی اور عمر کی برائی سے یعنی زندگی میں اعمال صالح نہوں یا معیشت کی تنگی ہو اور پناہ مانگتا ہوں سینہ کے فتنہ سے یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ م خ س یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے غلبہ کی کہ کوئی معبود سوا تیرے نہیں اس بات سے کہ تو مجھکو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ خ یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں بلا کی مشقت اور بدبختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے یعنی ہماری مصیبت پر نقل کیا اسکو بخاری نے ف حضرت عمر رضہ سے منقول ہے کہ بلا کی مشقت مال کی قلت اور اولاد کی کثرت ہے اور بری تقدیر سے مراد وہ برائی ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو فکر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ م د س ق یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُسچیز کی برائی سے جو میں نے کی یعنی گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں اُسچیز کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کی یعنی آیندہ کو کوئی کام تیری مرضی کے خلاف نکروں نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْلَمْ س مص یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُسچیز کی برائی سے جنکو میں جانتا ہوں یعنی دنیا او دین کے امور اور اُسچیز کی برائی سے جنکو میں نہیں جانتا نقل کیا اسکو نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِعْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ م د س یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے نعمت کے جاتے رہنے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب ناگہانی سے اور تیرے سب غصوں سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ت د س مس یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت کی برائی سے یعنی بُری اور جھوٹی باتیں نہ سنوں اور اپنی بینائی کی برائی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں اور اپنی زبان کی برائی سے یعنی کلام بیہودہ اور فحش نہ بکوں اور اپنے دلکی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ نرکھوں اور اپنی منی کی برائی سے یعنی زنا کرنے سے نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د س ق مس یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر اور فاقہ سے اور ذلیل ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھپر ظلم کرے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا د س مس یا اللہ میں تیری

پناہ مانگتا ہون مکان کے گرنے سے یعنی دبکر نہ مرون اور تیری پناہ مانگتا ہون بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور زیادہ بوڑھے ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شیطان مجھکو مرتے وقت حیران کرے یعنی وسوسہ ڈالکر گمراہ کرے اور تیری پناہ مانگتا ہون اِس بات سے کہ تیری راہ مین پیٹھ پھیر کر مرون یعنی جہاد سے بھاگ کر اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ زہردار جانورون کے کاٹنے سے مرون نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے **ف** ڈوبکر یا جلکر وغیرہ سے مرنا اگرچہ شہادت کا حکم رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اسلئے مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے مبادا بیصبری کرے اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردے۔ **فحز** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاۗءِ **ت حب مس** وَالْاَدْوَاۗءِ **ت** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بُرے اخلاق اور اعمال بد اور بری خواہشون سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین والادواء بھی ہے یعنی بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **ت** یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین اُس خیر کی بھلائی کہ تجھ سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور تجھ سے پناہ مانگتے ہین اُس خیر کی برائی سے جس سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور تجھ ہی سے مدد مانگی گئی ہے اور تجھ ہی پر کفایت ہے یعنی تو ہی سب کو کافی ہے اور نہین ہے پھر نا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** ابوامامہ صحابی رضہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سی دعا پڑھی جو مجھے یاد نہ رہی مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی دعا کی کہ مجھکو یاد نہ رہی آپنے فرمایا کہ مین تجھکو ایسی دعا بتاتا ہون کہ اُسمین سب دعائین آجائین پھر آپنے اللهم انا نسالک آخر تک تعلیم فرمائی کہ یہ دعا جامع ہے **فحز** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ **س حب مس** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بُرے ہمسایہ سے سکونت کے گھر مین کیونکہ جنگل کا ہمسایہ یعنی سفر کا ہمسایہ بدل جاتا ہے یعنی آدمی سفر سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے تو ایسے ہمسایہ کی برائی سہل ہے مشکل اُسی ہمسایہ کی برائی ہے جو ہمیشہ پاس رہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ **س حب مس** مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی کفر اور قرض سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ **مس حب** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بہت قرضدار ہونے سے اور دشمن کے غالب ہونے سے اور دشمنون کے خوش ہونے سے نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاۗءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ **مس مص** وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ **مس مص** وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ مِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا

Marfat.com

والممات اللھم انا نسئلک عزائم مغفرتک و منجیات امرک والسلامۃ من کل اثم والغنیمۃ
من کل بر والفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار **مس** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو مفید نہ ہو
اور ایسے دل سے جو خوف نہ کرے اور ایسی دعا سے جو مقبول نہو اور ایسے نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے
اور تیری پناہ مانگتا ہون بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے یعنی اسکے سبب سے حضور اور خاطر جمعی مین فرق آتا ہے اور بھوک کے
ضعف سے عبادت سے رکتا ہے نقل کیا اسکو حاکم ابن شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہون مین خیانت سے کہ بری خصلت ولگی ہے
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی اور بہت بوڑھا ہونے سے اور اس بات سے کہ خوار زندگی کی طرف پھرا جاؤن اور دجال
کے فتنے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین ایسے عمل کہ تیری بخشش کو لازم کرین
اور لگتے ہین .... ایسے عمل کہ تیرے حکم سے نجات دین یعنی تیرے حکم کی بجاآوری کے عہدہ سے خلاصی دین اور
مانگتے ہین ہر گناہ سے محفوظ رہنا اور ہر نیکی سے غنیمت یعنی بہرہ وافی پانا اور مانگتے ہین بہشت کو پہونچنا اور آگ سے نجات
پانا نقل کیا اسکو حاکم نے اللھم انی اسألک علما نافعا واعوذبک من علم لا ینفع **حب** یا اللہ مین تجھ
سے مانگتا ہون علم نافع اور تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اللھم انی اعوذ
بک من علم لا ینفع و عمل لا یرفع و قلب لا یخشع و قول لا یسمع **حب مس مص** یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس عمل سے کہ آسمان پر اٹھایا نجائے یعنی قبول نہو بوجہ باطل ہونیکے یا اخلاص
نہ ہونیکے اور پناہ مانگتا ہون اس دل سے کہ نہ ڈرے اور اس دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
اللھم انا نعوذبک ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا **مو خ م** یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے
ہین اس بات سے کہ اپنی ایڑیون کے بل پھرین یعنی ایمان کے بعد مرتد ہو جائین یا فتنہ مین ڈالے جائین اپنے دین سے یعنی
دین مین قصور آجائے نقل کیا اسکو موطا بخاری مسلم نے نعوذ باللہ من عذاب النار نعوذ باللہ من الفتن
ما ظہر منہا وما بطن نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال **عو** ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آگ کے عذاب سے
اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی ان فتنون سے جو ظاہر ہوے اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہون ہم پناہ مانگتے ہین
اللہ کی دجال کے فتنے سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن قلب
لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع اللھم انی اعوذبک من ھؤلاء الاربع
مص طس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ خوف نہ کرے اور اس
نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے کہ مقبول نہو یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ان چارون سے نقل کیا اسکو
ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط مین اللھم اغفر لی ذنوبی وخطائی وعمدی **طس** یا اللہ تو
بخشدے میرے گناہ جو مین نے چوک کر کئے ہین اور جو جانکر کئے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین +
اللھم انی اعوذبک من دعاء لا یسمع و قلب لا یخشع و نفس لا تشبع **ط** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا

Marfat.com

اُس دعا سے کہ مقبول نہو اور اُس دل سے کہ خوف نکرے اور اُس نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی اور بہت بوڑھا ہونے اور سینہ کے فتنے سے یعنی بُرے عقائد اور کینا اور حسد وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ ط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بُرے دن سے یعنی جس مین دین و دنیا کی برائی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون بری رات سے اور بری ساعت سے جسمین تیری یاد سے غافل ہون اور پناہ مانگتا ہون بُرے ساتھی سے یعنی جو اچھی صلاح نہ دے اور پناہ مانگتا ہون بُرے ہمسایہ سے سکونت کے گھر مین نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ د س مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برص سے اور دیوانگی سے اور جذام سے اور بُری بیماریون سے نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ د یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون مخالفت اور نفاق سے اور بُری عادتون سے نقل کیا اسکو ابو داود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ د یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون خیانت سے کہ وہ بری رفیق نہانی ہے نقل کیا اسکو ابو داود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ د یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون چار چیزون سے ایسے علم سے جو نفع ندے اور ایسے دل سے جو خوف نکرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہو اور ایسی دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا اسکو ابو داود نے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ خ م د س یا اللہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا مین بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود و نسائی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ خ م مص یا اللہ بخش میرے وہ گناہ جو مین نے چوک کر کئے ہین اور انجانی سے کئے ہین اور میری زیادتی کو میرے کام مین اور وہ گناہ بخش جسکو تو بہت جانتا ہے بنسبت میرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَاىِٕیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ خ م یا اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو قصدًا کئے ہین اور جو ہنسی سے کئے ہین اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے ہین اور یہ سب میرے پاس موجود ہین یعنی یہ جملہ اپنی عاجزی اور اپنے گناہون کا اقرار ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اور ایک روایت مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خ م تو آگے کرنے والا ہے یعنی رحمت اور بخشش مین جسکو چاہے آگے کردے اور تو پیچھے کرنیوالا ہے یعنی اپنی رحمت سے جسکو چاہے پیچھے کردے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

Marfat.com

لِی جِدِّی وَھَزْلِی وَخَطَائِی وَعَمْدِی وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِی مض یا اللہ میرے وہ گناہ بخش جو
مین نے قصدًا کئے اور جو ہنسی سے کئے اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے اور یہ سب میرے پاس موجود ہین نقل
کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّی خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا
نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ خ م یا اللہ دھو مجھ سے میرے گناہون کو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دلکو گناہون سے
ایسا پاک کر جیسا تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسا تو نے
فاصلہ کیا پورب اور پچھم مین نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی
طَاعَتِکَ م س یا اللہ اے دلون کے پھیرنے والے ہمارے دلون کو پھیر دے اپنی طاعت پر نقل کیا اسکو مسلم
نسائی نے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ م یا اللہ تو مجھکو دین کی راہ دکھا اور مجھکو راہ مستقیم پر استقامت دے
نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ م یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور
اور راست پر ٹھیرنا نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی م
ق یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور خلق سے بے پروائی اور دلکی توانگری
نقل کیا اسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ
دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ
فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ م یا اللہ درست کر میرا دین جو بچاؤ ہے میرے کام کا
اور درست کر میری دنیا جسمین میری زندگی ہے اور درست کر میری آخرت جسمین میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے
لئے ہر نیکی مین زیادتی کا سبب کر یعنی جسمین نیکی بہت کرون اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر نقل
کیا اسکو مسلم نے ف دین کو کام کا بچاؤ اسلئے کہا کہ تمام امور کی درستی دین کی درستی سے ہوتی ہے اور نفس اور مال
مین بچاؤ اسی سے حاصل ہوتا ہے اور گناہون سے بچنے اور عذاب آخرت سے محفوظ رہنے کا باعث بھی ایمان کامل
ہوتا ہے اور دنیا کی اصلاح وجہ معیشت کے حاصل ہونے سے اور عبادت کی توفیق سے ہوتی ہے اور اصلاح آخرت خاتمہ
بخیر ہونے سے ہوتی ہے اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر اسکے یہ معنی کہ اگر ایسا فتنہ ظاہر ہو جو میرے
مبتلا کرنے اور ایمان سے نکل جانیکا باعث ہو تو مجھکو اُس سے پیشتر وفات دے تاکہ راحت پاؤن فحر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ھ وَاھْدِنِیْ م یا اللہ تو مجھکو بخش اور تو مجھپر رحم کر اور تو مجھکو عافیت دے اور تو مجھکو روزی دے نقل
کیا اسکو مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین اس دعا کے بعد بھی آیا ہے واھدنی یعنی مجھ کو سیدھی راہ دکھا رَبِّ اَعِنِّیْ
وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ
عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَھَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا

Marfat.com

مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَ
اهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ ع ہ حب مس مص اے میرے پروردگار تو میری مدد کر
یعنی اپنے ذکر اور شکر کی اور اچھی عبادت کی توفیق دے اور دشمنون کی مدد نکر میرے ضرر پر یعنی جو دشمن کہ مجھکو تیری
طاعت سے روکے خواہ شیطان ہو یا انس و جن اُنکو مجھپر غالب نکر اور تو مجھکو اُنپر مدد دے یعنی نفس اور شیطان اور سب دشمنوں
پر مجھکو غالب کر اور اُنکو مجھپر مدد نہ دے اور میرے لئے اُنپر مکر کر اور اُنکے لئے مجھپر مکر مت کر اور مجھ کو سیدھی راہ دکھا اور
سیدھی راہ چلنا میرے حق مین آسان کر اور مجھ کو مدد دے اُس شخص پر جسنے مجھپر ظلم کیا اے میرے پروردگار مجھکو
ایسا کر دے کہ ہو جاؤن تجھکو بہت یاد کرنے والا تیرا بہت شکر کرنیوالا تجھ سے بہت ڈرنیوالا تیری اطاعت بہت کرنیوالا
تیرے سامنے بہت فروتنی کرنیوالا بہت آہ و نالہ کرنیوالا بہت توبہ کرنیوالا اے میرے پروردگار تو میری توبہ قبول
کر اور میرے گناہ کو دھو ڈال اور میری دعا پذیرا کر اور میری دلیل ثابت رکھ یعنی ایمان کو یا منکر نکیر کے جواب مین
ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر یعنی سوائے حق اور سچی بات کے اور کچھ زبانپر نہ آدے اور میرے دلکو راہ دکھا اور
میرے سینہ سے کینہ نکالدے نقل کیا اِسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف مکر فریب کو کہتے
ہین اور اللہ کے مکر سے یہان بلا و رنکا بھیجنا دشمنان دین پر ہے ایسی جگہ سے کہ وہ گمان بھی نکرین فخر اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ
ق د یا اللہ تو ہمکو بخش اور ہمپر رحم کر اور ہمسے راضی ہو یعنی اپنی طاعت کی ہمکو توفیق دے کہ تیری رضامندی کا باعث
ہو اور ہمسے قبول کر ہمارے اعمال اور ہمکو بہشت مین داخل کر اور ہمکو آگ سے نجات دے اور ہمارے سب کام درست
کر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو داود نے اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا
شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا د حب مس ط یا اللہ ہمارے دلون مین اُلفت
ڈال یعنی تا کہ آپسمین دوستی رکھین اور اصلاح کر ہمارے درمیان اور ہمکو سلامتی کی راہین دکھا اور ہمکو کفر کے اندھیرون
سے نجات دے ایمان کی روشنی کی طرف اور ہمکو گناہون سے بچا جو اُنمین سے ظاہر ہوے یعنی جو ہو چکے ہین اُنکو
بخشدے اور جو اُنمین سے چھپے ہین ابھی نہین ہوے اُنسے محفوظ رکھ اور ہمکو برکت دے ہماری سماعتون اور بینائیون
اور دلون اور بیبیون اور اولاد مین اور ہماری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان اور ہمکو اپنی نعمت
کا شکر گذار اور اُسپر تعریف کرنیوالا کر اور ہمکو اُس نعمت کا قبول کرنے والا کر اور اُس نعمت کو ہمپہ تمام کر نقل کیا اسکو
ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

Marfat.com

مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ت حب مس مص یا اللہ مین
تجھ سے مانگتا ہون ثابت رہنا دین کے معاملہ مین اور مانگتا ہون تجھ سے پختہ ہدایت یعنی ہدایت کو اپنے ذمہ لازم سمجھون
اُسکو رخصت نجانون اور تجھ سے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کو اچھی طرح کرنا اور تجھ سے مانگتا ہون
سچی زبان اور چنگا دل یعنی بُرے عقاید اور برے اخلاق سے پاک اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جسکو
تو جانتا ہے یعنی جسکی برائی تجھے معلوم ہو اور تجھ سے مانگتا ہون اُس چیز کی بھلائی جسکی بھلائی تو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش
چاہتا ہون اُس گناہ کی جسکو تو جانتا ہے یعنی اور مین نہین جانتا بیشک تو ہی ہے چھپی باتونکا جاننے والا۔ نقل کیا اسکو
ترمذی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ مس ا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ا یا اللہ تو بخش وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو مین نے پیچھے کئے
اور جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے اور وہ گناہ جنکو تو بہت جانتا ہے بہ نسبت میرے نقل کیا اسکو حاکم
احمد نے اور احمد کی ایک روایت مین لا الٰہ الا انت بھی زیادہ آیا ہے یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ
خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ
مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا یا اللہ ہمکو نصیب کر اپنے خوف سے اُسقدر جس سے تو ہم مین اور اپنی نافرمانیون
کے درمیان حائل ہو یعنی اُس ڈر کے سبب سے ہم تیرے گناہون سے بچین اور ہمکو اپنی طاعت سے اُسقدر نصیب کر جسکے
سبب سے تو اپنی بہشت مین ہمکو پہونچا وے اور ہمکو یقین اُسقدر نصیب کر جسکے سبب سے تو ہمپر دنیا کی مصیبتین آسان کرے
ف یعنی تو اپنی ذات اور صفات پر اور رسول مقبول کے ارشاد پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیان ہمپر آسان ہون مثلاً
جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا وہ ہرگز فکر نکریگا اور اُسی پر بھروسا کریگا یا جو کوئی اس بات کا یقین کریگا کہ آخرت کی مصیبتین
زیادہ سخت ہین اور دنیا کی مصیبتین ناپائدار ہین تو اُسپر یہان کی مصیبتین آسان ہو جائینگی تو ایسا یقین ہمکو عطا فرما آمین
یا رب العالمین قحز وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا اور ہمکو
فائدہ مند کر ہماری سماعتون اور ہماری بینائیون اور ہماری قوت سے جب تک تو ہمکو زندہ رکھے اور فائدہ مندی کو ہمارا
وارث کر ف یعنی اُسکو باقی رکھ اُن لوگون مین جو بعد ہمارے ہون یا اُسکو باقی رکھ ہماری آخر عمر تک ع فقیر کہتا ہے کہ
ضمیر مفعول لفظ واجعلہ کے راجع کرنے مین کئی قول ہین ایک یہ کہ راجع ہے فعل متعنا کے مصدر کی طرف جیسے مترجم نے
ترجمہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ سمع اور بصر وغیرہ ہر ایک کی طرف راجع ہے اور اس قول کی موید وہ حدیث ہے جو آگے
آویگی متعنی بسمعی وبصری واجعلہما الخ کہ ضمیر تثنیہ سمع اور بصر کی طرف راجع ہے قاضی عیاض نے اسکو ترجیح دی ہے اور معنی
وہی ہین جو ملا علی نے لکھے ہین وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا
فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
ت س مس اور ہماری کینہ کشی اُس شخص پر کہ جسنے ہمپر ظلم کیا یعنی ہم ظالم ہی سے بدلہ لین دوسرے پر زیادتی

Marfat.com

کرین اور ہماری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین جسنے ہمسے دشمنی کی اور ہماری مصیبت ہماری دین مین مت کر یعنی ایسی چیز
مین مبتلا مت کر جو ہمارے دین کے نقصان کا باعث ہو اور دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر اور نہ ہمارے علم کی نہایت
اور نہ ہماری نہایت رغبت اور نہ ہمپر ایسے شخص کو مسلط مت کر کہ جو ہمپر رحم نکرے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف**
دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر یعنی تمام وکمال دنیا کے فکر و تدبیر مین نرہین بلکہ غم اور فکر سب امور آخرت کا ہو کذا ذکرہ الفخر
مشکوٰۃ مین روایت ہے کہ یہ بات کم تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اُٹھین اور یہ دعا اپنے صحابہ کے سامنے نہ
پڑھین یعنی اکثر اوقات مجلس مین آپ یہ دعا پڑھتے تھے **فقیر** کہتا ہے کہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ولا غایۃ رغبتنا بعض
نسخون مین زیادہ آیا ہے لیکن مصنف نے تصحیح المصابیح مین لکھا ہے کہ مین نے اس جملہ کو حدیث مین نہین پایا اور ہم تشدید
میم غم اور قصد دونو معنون مین آتا ہے اور دونو معنی حدیث مین درست ہین ایک معنی مترجم نے بیان کئے اور دوسری صورت
مین یہ معنی ہین کہ دنیا کو ہمارا بڑا مقصود مت کر کہ مقصود بالذات اُسی کو سمجھنے لگین اور آخرت سے غافل رہین کذا فی الحرز اَللّٰھُمَّ
زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا
ت س مس یا اللہ تو ہمکو زیادہ کر یعنی علم اور عمل اور اپنی نعمتون مین اور کم مت کر ہمسے اپنی نعمتین اور ہمکو بزرگ قدر کر
اور ہمکو ذلیل مت کر اور ہمکو دے یعنی خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور ہمکو محروم مت کر اور ہمکو ترجیح دے یعنی دشمنان دین پر
غالب کر اور ہمپر کسیکو ترجیح مت دے اور ہمکو راضی کر اپنی تقدیر پر اور ہمسے راضی ہو یعنی عبادت پر اگرچہ کم ہو نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی حاکم نے **اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ت** یا اللہ میرے دل مین ڈال میری
راہ یابی اور مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے نقل کیا اسکو ترمذی نے **اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ**
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ مس حب
یا اللہ مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے اور حکم کر میرے لئے میرے کام کی بھلائی پر یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو مین نے پوشیدہ
کئے اور جو مینے ظاہر کئے اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے اور جو نادانی سے کئے نقل کیا اسکو حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْاَلُ
اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **ت** مین مانگتا ہون اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کیا اسکو ترمذی نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا
اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ
اِلٰی حُبِّكَ ت مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائیون کے کرنیکی توفیق اور برائیون کے چھوڑنے کی اور مانگتا ہون
محتاجون کی دوستی کہ انکو مین دوست رکھون اور وہ مجھے دوست رکھین اور یہ بات مانگتا ہون کہ تو مجھے بخشے اور مجھپر رحم کرے اور جب
تو کسی قوم پر فتنہ چاہے تو مجھکو وفات دے ایسی طرح کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور تجھ سے مانگتا ہون تیری محبت اور ایسے شخص
کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور مانگتا ہون اُس عمل کی محبت جو تیری محبت سے نزدیک کرے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم
نے **ف** مشکوٰۃ کے باب المساجد مین حدیث ہے جسکا حاصل مختصر یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بار

Marfat.com

فرمایا کہ اے محمد کس چیز کے ثواب لیجانے مین فرشتے آپس مین جھگڑتے ہین یعنی ایک کہتا ہے کہ مین لیجاؤن اور دوسرا کہتا ہے کہ مین لیجاؤن پھر اللہ نے مجھے اُس بات کا علم عنایت کیا مین نے کہا کہ کفارات مین جھگڑتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ کفارات کیا ہین مین نے کہا کہ قدم رکھنا جماعتون کے حاصل کرنیکو اور نماز کے بعد مسجدون مین بیٹھنا یعنی دوسری نماز کے انتظار مین اور وضو کا پورا کرنا سخت وقتون مین یعنی سردی وغیرہ مین - فرمایا پھر کس چیز مین جھگڑتے ہین مین نے عرض کیا درجات مین فرمایا وہ کیا ہین مین نے کہا کہ کھانا کھلانا اور کلام نرم کرنا اور تہجد پڑھنا ایسے وقت مین کہ لوگ سوتے ہون پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ کچھ مانگ مین نے یہی دعا مانگی اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر مگر اُس روایت مین کچھ الفاظ اسکی نسبت کم ہین اور کچھ لفظون مین بھی فرق ہے ؛ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ت مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیری محبت اور اُس شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھے اور اُس عمل کی محبت جو مجھکو تیری محبت پر پہونچا دے یا اللہ تو اپنی محبت مجھکو بہت پیاری کر میری جان کی محبت اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے ف ٹھنڈے پانی کی محبت دل سے ہوا کرتی ہے تو یہ مراد ہوئی کہ تیری محبت دل سے رکھون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا داؤد علیہ السلام کی دعاؤن مین سے ہے کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ یا اللہ مجھکو نصیب کر اپنی محبت اور اُس شخص کی محبت جسکی محبت مجھکو تیرے پاس نفع دے یا اللہ جیسے تو نے مجھ کو وہ چیز نصیب کی جسکو مین دوست رکھتا ہون تو اسکو میری قوت کا سبب کر اُس چیز مین جسکو تو دوست رکھتا ہے ف یعنی تو نے جو مجھ کو میری محبوب چیز یعنی مال اور عافیت وغیرہ عطا فرمائی اُنکو شکر اور اپنی طاعت کا سبب کر تاکہ مین اُنکو تیری راہ اور خوشنودی مین صرف کرون اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ت یا اللہ اور جو چیز کہ تو نے مجھ سے باز رکھی اور نہین دی ایسی چیزون مین سے جنکو مین دوست رکھتا ہون تو اُسکو میری فراغت کا سبب اُس چیز مین کر جسکو تو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی جو مال وغیرہ تو نے مجھ کو نہین دیا تو اُسکو اپنی عبادت مین مشغول ہونیکا سبب کر کہ بدون کسی مانع کے تیری عبادت ہی مین مشغول رہون فخر اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ ت مس ر یا اللہ تو مجھ کو فائدہ مند کر میری سماعت اور بینائی سے اور ان دونو کو میرا وارث کر یعنی باقی رکھ آخر عمر تک اور میری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین جو مجھ پر ظلم کرے اور اُس سے میرا کینہ اور بدلہ لے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم بزار نے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ ت ن س مس ا ص اے دلون کے پھیرنے والے میرا دل ثابت رکھ اپنے دین پر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی اعلی جنۃ الجنۃ جنۃ الخلد س حب مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون وہ
ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہے اور مانگتا ہون وہ نعمت کہ فنا نہو یعنی بہشت کی نعمت کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور مانگتا ہون
رفاقت اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہشت کے بلند تر درجہ مین جسکا نام جنت الخلد ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان
حاکم نے **ف** یہ مقصود نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سا درجہ ملے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مین توفیق اچھے عملون کی
چاہتا ہون تاکہ رفاقت او خدمتگاری آپکی نصیب ہو آمین آمین یارب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَرِضْوَانًا س مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایمان کی صحت اور ایمان اچھی عادت کے ساتھ اور
مراد پانا جسکے پیچھے تو رستگاری لاوے اور مانگتا ہون تجھ سے رحمت یعنی طاعت کی توفیق اور عافیت اور تیری بخشش
اور خوشنودی نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ
بِهٖ مس س یا اللہ مجھ کو فائدہ دے اُس چیز سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور مجھکو ایسی چیز سکھا
جو مجھے فائدہ دے یعنی اُسی قدر سیکھون کہ فائدہ مند ہو اور مجھ کو ایسا علم نصیب کر جس سے تو مجھے نفع دے نقل کیا اسکو
حاکم نسائی نے اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق صحں یا اللہ تو مجھ کو نفع دے اُس چیز سے جسکو تو نے مجھے سکھایا
اور مجھ کو ایسی چیز سکھا جو مجھے نفع دے اور مجھکو علم مین زیادہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہر حال پر اور مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون
دوزخ والون کے حال سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے ایمان کی نعمت پر
شکر کرنیکا کیونکہ اگر فرض کیجیے کہ کوئی شخص دنیا مین تمام بلاؤن مین گرفتار رہے تو اُسکے ایمان کے سبب اُسکے حق مین دوزخ
سے نجات پانا ہی نعمت ہونیکو کافی ہے اور اسکا شکر اُسپر واجب کذا ذکر النحر اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی
الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی
الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَیْنٍ لَّا
تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰی بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ
اِلٰی لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا
هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ س مس آ ط یا اللہ بطفیل اپنے جاننے کے غیب کی باتون کو اور بطفیل اپنی قدرت کے
پر مجھکو زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ میرے لئے زندگی بہتر ہے اور تو مجھ کو وفات دے جب تو جانے مرنے کو میرے حق
مین بہتر اور مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا خوف باطن او ظاہر مین اور مانگتا ہون کلمہ حق کہنا حالت خوشی اور غضب مین اور
تجھ سے وہ نعمت مانگتا ہون کہ فنا نہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک کہ موقوف نہو اور تجھ سے مانگتا ہون راضی ہونا تقدیر پر اور
زندگی کی خنکی یعنی راحت مرنے کے پیچھے یعنی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون تیرے طرف دیکھنے کی لذت یعنی آخرت

Marfat.com

مین اور شوق تیرے ملنے کا اور تیری پناہ مانگتا ہون ضرر کرنے والی سختی یعنی بیماری اور فقر سے جسمین صبر نہو اور پناہ مانگتا ہون گمراہ کرنے والے فتنہ سے یعنی مال وجاہ کی زیادتی سے جو گمراہ کرے یا اللہ ہمکو آراستہ کر ایمان کی زینت سے اور ہمکو راہ نما اور راہ یاب کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مانگتا ہون کلمہ اخلاص سے یہ مراد کہ حق ہی کہون خلق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی اور خفگی کی حالت مین حق کہون عوام کی طرح نہ ہون کہ خفگی مین برا کہتے ہین اور خوشی مین خوشامد کرتے ہین اور آنکھون کی ٹھنڈک سے مراد اُنکی لذت ہے یا اولاد کا باقی رہنا اپنے بعد یا نماز کی مداومت اور اولی یہ ہے کہ دونو جہان کی بھلائی مراد ہو اور راہ نما اور راہ یاب کا یہ مطلب کہ جیسے اورونکو اچھی راہ بتادین آپ بھی اُسپر عمل کرین ایسے نہون کہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت کذا ذکر الفخر۔ ایکبار حضرت عمار صحابی رض نے نماز پڑھائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے نماز مین تخفیف کی اُنہون نے کہا کہ مجھے کچھ ضرر نہین کیونکہ مین نے اس نماز مین وہ دعا پڑھی ہے جسکو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر یہی دعا پڑھی۔ اللھم بعلمک الغیب الخ کذا فی النسائی اور شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ التحیات کے بعد پڑھتے ہونگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَیْرًا **ق حب مس** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تمام بھلائیان بالفعل اور آیندہ کی یعنی اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ مین اُنسے جانتا ہون اور جو کچھ نہین جانتا اور مین تیری پناہ پکڑتا ہون تمام برائیون سے اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ مجھے معلوم ہے اور جو معلوم نہین یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی اُسچیز کی جسکو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نے مانگا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُسچیز کی برائی سے جس سے تیرے بندہ اور تیرے نبی نے پناہ مانگی یا اللہ مین تجھ سے بہشت مانگتا ہون اور ایسی چیز جو بہشت کے نزدیک کرے کلام ہو یا کام اور مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ سے اور اُسچیز سے جو دوزخ کے نزدیک کرے قول ہو یا عمل اور مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کو کہ تو میرے حق مین ہر حکم کو بہتر کرے۔ نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاَسْأَلُکَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا **امس** اور حاکم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین یہ کلمات زیادہ آئے ہین واسألک الخ یعنی اور مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات کہ جو کچھ تو نے میرے لئے کسی امر کا حکم کیا تو اُسکا انجام اچھا کرے اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ **حب مس** یا اللہ تو انجام ہمارا اچھا کر سب کامون مین اور تو ہمکو محفوظ رکھ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ

Marfat.com

لَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ مس
حب یا اللہ تو مجھکو نگاہ رکھ اسلام پر کھڑے ہونیکی حالت مین اور مجھکو اسلام پر نگاہ رکھ بیٹھے ہوے اور مجھکو نگاہ رکھ
اسلام پر سوتے ہوے اور میری مصیبت پر کسی دشمن کو خوش مت کر اور نہ کسی حاسد کو یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہر
بھلائی جسکے خزانے تیرے قبضہ مین ہین نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ حب یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس
چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑ رہا ہے یعنی جو تیرے قبضۂ قدرت مین ہے اور تجھ سے مانگتا ہون تمام بھلائی
جو تیرے قبضہ مین ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس ط یا اللہ ہم
تجھ سے مانگتے ہین وہ اعمال کہ موجب ہون تیری رحمت کے اور لازم کرین تیری بخشش کو اور مانگتے ہین ہر گناہ سے
سلامتی اور ہر نیکی سے غنیمت اور مانگتے ہین مراد حاصل ہونی بہشت سے اور محفوظ رہنا آگ سے نقل کیا اسکو حاکم
طبرانی نے اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط طب یا اللہ ہمارا کوئی گناہ مت چھوڑ
جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسا فکر چھوڑ جسکو تو دور نکرے اور نہ کوئی قرض جسکو تو ادا نکرے اور نہ کوئی حاجت دنیا
اور آخرت کی حاجتون سے جسکو تو روا نکرے اے بہت رحم کرنے والے رحم کرنے والون مین نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر
مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ مس آ یا اللہ تو ہماری مدد کر
اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کو اچھی طرح کرنے پر یعنی تیری عبادت ایسی طرح کرین کہ گویا تجھے دیکھ رہے ہین
نقل کیا اسکو حاکم احمد نے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ل یا اللہ تو میری ... اپنے
ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اپنی عبادت خوب کرنے پر نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ
لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ مس یا اللہ تو مجھکو قناعت دے اس چیز پر جو تو نے مجھکو نصیب
کی یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور مجھکو اسمین برکت دے اور میری ہر چیز غائب پر تو خلیفہ ہو خیر کے ساتھ یعنی میرے
مال اور اہل کو جب میرے پاس نہون اچھی طرح رکھ نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّ
مِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون پاکیزہ زندگی اور اچھا
مرنا یعنی ایمان کے ساتھ اور مانگتا ہون پھرنا جو خوار نہوا اور نہ فضیحت کرنے والا یعنی حشر کے دن نقل کیا اسکو ...
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى
رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ مس مص
یا اللہ مین کمزور ہون تو میری ناتوانی کو اپنی خوشی کے حاصل کرنے مین قوت ...

Marfat.com

اور اسلام کو میری نہایت رضامندی کر یعنی مقصود بالذات مجھ کو اسلام ہو نہ دنیا کے امور یا اللہ میں ضعیف ہون تو مجھ کو
قوی کر اور مین ذلیل ہون تو مجھے عزت دے اور مین محتاج ہون تو مجھ کو رزق دے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ ل الفقر
الْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ **ط س** یا اللہ تو ہی پہلے
تھا کہ کوئی چیز تجھ سے پہلے نہ تھی اور تو ہی آخر ہے کہ کوئی چیز تیرے بعد نہین مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر زمین کے
چلنے والے سے جسکے پیشانی کے بال تیرے قبضہ مین ہین یعنی جو تیرے اختیار مین ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون
گناہ سے اور کاہلی اور قبر کے عذاب اور قبر کے فتنے سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ کی جگہ حاضر ہونے سے اور
قرض سے یا اللہ مجھا میرے گناہون سے ایسا پاک کر جیسے تونے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے یا اللہ تو دوری
ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تونے دوری کی مشرق اور مغرب مین یہ وہ دعا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب سے مانگی یعنی آپنے اثناء دعا مین یہ کلمہ بھی فرمایا ہذا ما سال الخ نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ
وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ
خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَآ اٰتِیْ وَخَيْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَآ اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجٰتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ
تُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَ
فِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ **مس ط س** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بہترین سوال یعنی سوال کی چیزین اور مانگتا ہون
اچھی دعا اور اچھا مراد پانا اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور اچھا جینا اور اچھا مرنا اور یہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو ثابت رکھ یعنی
اسلام پر اور بھاری کر میرے اعمال کے بوجھ یعنی میزان اعمال مین اور میرا ایمان ثابت اور استوار رکھ اور میرا درجہ
بلند کر اور میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخشدے اور تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول
کر یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون بھلائی کے سرے اور اوسکے انتہائین یعنے جامع بھلائیان یعنی جو دونو جہان مین نفع دین

Marfat.com

اور بھلائی کا اول اور اُسکا آخر اور اُسکا ظاہر اور اُسکا باطن اور بہشت کے بلند درجے اس دعا کو قبول فرما۔ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا
ہون اُس چیز کی بھلائی جسکو مین لاتا ہون یعنی عبادتین اور اُس چیز کی بھلائی جو مین کرتا ہون یعنی اعضا سے اور اُس چیز کی بھلائی جو چیز
کرتا ہون دل سے اور اُس چیز کی بھلائی جو پوشیدہ ہے یعنی جسکا ہونا آخرت مین مقدر ہے اور اُس چیز کی بھلائی جو ظاہر ہے یعنی دنیا
مین واقع ہوئی اور مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر۔ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات کہ تو میرا ذکر
بلند کرے اور تو میرے گناہ کا بوجھ دور کرے اور تو میرا حال اچھا کرے اور تو میرے دلکو پاک کرے اور میری شرمگاہ کو محفوظ رکھے
یعنی بدکاری سے اور تو میرے دلکو روشن کرے اور تو میرے گناہ بخشے اور مین تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو یہ
دعا قبول کر یا اللہ مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو میرے لئے برکت دے میری سماعت اور میری بینائی اور میری روح اور
میری صورت اور میری سیرت اور میرے اہل وعیال اور میری حیات اور میری موت اور میرے عمل مین اور یہ کہ تو میری نیکیان
قبول کرے اور مین تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے کبیر اور
اوسط مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ مس طس یا اللہ اپنی زیادہ
فراخ کر روزی مجھپر میرے بڑھاپے کے وقت اور میری عمر کے تمام ہونے پر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ حب یا اللہ تو بخش میرے گناہ میری چوک اور میرے گناہ دانستہ
کو نقل کیا اسکو ابن حبان نے يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ
وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ
الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ
مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهُ
وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ طس اے وہ شخص کہ جسکو آنکھین نہین دیکھ سکتین اور
جسکی کنہ ذات وصفات کو گمان نہین پہونچ سکتے اور جسکی تعریف وصف کرنے والے نہین کر سکتے اور جسکو حادثے نہین
بدل سکتے اور جو زمانہ کی گردشون سے نہین ڈرتا اور جو پہاڑون کے وزن اور دریاؤن کے پیمانے اور مینہ کی بوندون کی
گنتی اور درخت کے پتون کی شمار جانتا ہے اور نیز اُس چیز کی شمار جسپر رات نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی ہے جانتا ہے
یعنی دنیا کی سب چیزون سے واقف ہے اور اُس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو نہین چھپا سکتا اور نہ ایک زمین
دوسری زمین کو چھپاوے اور نہ دریا اُس چیز کو جو اُسکے گہراؤ مین ہے اور نہ پہاڑ اُس چیز کو جو اُسکے اندر ہے یعنی کانین اور چشمے
اور مقصود یہ ہے کہ یہ سب موجودات ہر حال مین اُسکے سامنے موجود ہین چیزون کے اندر اور باہر کی اشیا سب اُسکو معلوم
ہین تو اے ایسے اوصاف والے میری آخر عمر کو بہتر کر اور میرے آخر عمل کو بہتر عمل فرما اور میرے دنون مین سے اُس
دن کو بہتر کر جسمین مین تجھ سے ملون۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ
حَتّٰى اَلْقَاكَ ط اے اسلام اور مسلمانون کے مددگار تو مجھکو اسلام پر ثابت رکھ یہانتک کہ مین تجھ سے ملون اسپر

Marfat.com

اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظْرِ اِلٰی
وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ ط طس یا اللہ مین
تجھسے مانگتا ہون تقدیر پر راضی ہونا اور زندگی کی ٹھنڈک بعد مرنیکے اور نظر کی لذت تیرے دیکھنے سے اور شوق تجھ سے ملنے کا
بدون ایسی سخت حالت کے جو ضرر دینے والی ہو اور بدون ایسے فتنہ کے کہ گمراہ کرنے والا ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط
مین اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اط یا اللہ
ہمارا انجام سب کامون مین اچھا کر اور ہمکو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ نقل کیا احمد اور طبرانی نے مَنْ
کَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَہٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَہُ الْبَلَاءُ ط جس شخص کی یہ دعا ہو یعنی اللھم احسن الخ تو وہ شخص مرتا
ہے پہلے اس سے کہ اسکو کوئی مصیبت پہونچے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف یعنی جو کوئی اس دعا پر مداومت کرتا ہے
تادم زیست محفوظ رہتا ہے ایسی بلا سے جو دارین کی رسوائی کا سبب ہو اور مصنف رحہ نے کہا کہ یہ حدیث بڑے رتبہ
کی ہے اور مداومت کے لائق ہے کیونکہ یہ مجرب ہے ع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ اط یا اللہ
مین تجھسے مانگتا ہون اپنا بے پروا ہونا مخلوق سے اور اپنے دوست اور بھائی اور مددگار کا بے پروا ہونا نقل کیا اسکو
طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً مَّرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ط یا اللہ مین
تجھسے مانگتا ہون پاکیزہ جینا اور اچھا مرنا اور حشر مین پھرنا جو خوار اور فضیحت کرنے والا نہ ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ ط یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھ کو بہشت مین داخل کر نقل
کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مَصِیْرِیْ
وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ
شَرٍّ لـ یا اللہ تو مجھکو برکت دے میرے دین مین جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری آخرت مین جسکی طرف مجھے پھرنا ہے
اور میری دنیا مین جسمین میرا وسیلہ ہے یعنی اعمال نجات آخرت کے وسیلہ مین اور میری زندگی کو ہر نیکی مین زیادتی کا
سبب کر اور موت کو میرے آرام کا سبب ہر برائی سے فرما۔ نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ
شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ر یا اللہ تو مجھکو بہت صابر کر اور مجھکو بہت شاکر
کر اور مجھکو میری آنکھون مین چھوٹا کر یعنی تاکہ غرور نہ آوے اور لوگون کی آنکھون مین بڑا کر تاکہ ذلیل نہ ہون نقل کیا اسکو
بزار نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ
اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَۃً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ بز یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون پاکیزہ چیزین یعنی رزق
حلال یا اچھے اعمال اور مانگتا ہون بری باتونکا چھوڑنا اور محتاجون کی دوستی اور یہ کہ تو مجھ کو توبہ کی توفیق دے یا میری توبہ
قبول کرے اور اگر تو چاہے اپنے بندون پر فتنہ یعنی کوئی بلا اتارنی چاہے تو مین یہ مانگتا ہون کہ تو مجھے اپنی طرف اٹھالے
اسیطرح کہ فتنے مین نہ پڑون یعنی بلا کے اترنے سے پہلے مجھکو وفات دے نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

Marfat.com

عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ طط س یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا اور مین
تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اِسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا
نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ط س یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط
مین اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ط س یا اللہ تو ہمارے زمین مین اُسکی برکت اور زینت
اور خاطر جمعی رکھ یعنی جو چیزین زینت کی سبب ہین وہ پیدا کر یا اُسکو تر و تازہ کر اور خاطر جمعی سے یہ مقصود ہے کہ اُسکے
باشندونکی دادرسی کر کہ اُنکی خاطر جمع ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا
شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ
تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ مص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کے وسیلہ سے کہ
تو اول ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہین اور تو آخر ہے کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ظاہر ہے کوئی چیز تیرے اوپر نہین اور تو
پوشیدہ ہے کوئی چیز تیرے نیچے نہین یہ مانگتا ہون کہ تو ہمارے ذمہ سے قرض ادا کرے اور تو ہمکو محتاجی سے بے پروا کر
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ
یا اللہ مین تجھ سے راہ نمائی چاہتا ہون اپنے اُس کام کی جو میرے لئے بہتر ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس
کی برائی سے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ
وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ مص یا اللہ مین تجھ سے بخشش مانگتا ہون اپنے
گناہونکی اور تجھ سے رہنمائی چاہتا ہون اپنے حال کے مقاصد کی یعنی اپنے سب معاملات مین میانہ روی چاہتا ہون
کہ کمی بیشی نہو اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون تو میری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار یا اللہ تو میری
طرف کر یعنی تیرے سوا دوسرے کی خواہش نرکھون اور میری بے پروائی میرے سینہ مین کر اور مجھکو برکت دے
چیز مین جو تو نے مجھکو دی اور مجھ سے قبول کر یعنی استغفار اور اطاعت کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار نقل کیا اسکو ابن
ابی شیبہ نے يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ
الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی يَا مُنْتَهٰی
كُلِّ شَكْوٰی يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا
مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ مس اے وہ جس نے
نیکی ظاہر کی یعنی اپنے بندون کی اور ڈھانکی بُرائی اے وہ شخص کہ نہین پکڑتا گناہون کے سبب یعنی جلدی انکے صادر
ہونیکے مواخذہ نہین کرتا بلکہ توبہ کی امید پر توقف فرماتا ہے بلکہ اکثر درگذر کرتا ہے اور ... نہین کرتا اے
بہت معاف کرنے والے اے عمدہ درگذر کرنے والے اے بخشش کے عام کرنے والے اے ... دونو ہاتھونکو

Marfat.com

رحمت سے کھولنے والے یعنی بہت دینے والے اے ہر راز کے صاحب یعنی ہر ایک رازدار کا راز اور مناجات تجھے معلوم ہے
اے ہر شکایت کی نہایت یعنی سب کی شکایت تو ہی سنتا ہے اے گناہون سے اچھے درگذر کرنے والے اے بہت
احسان کرنے والے اے نعمتون کے شروع کرنے والے انکے مستحق ہونے سے پیشتر یعنی طاعت اور عبادت کرنے سے پیشتر
نعمت عنایت کرتا ہے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار اے ہمارے مالک اے ہمارے رغبت کی انتہا یعنی تیرے
برابر ہمکو کسی چیز کی رغبت نہین مین تجھ سے مانگتا ہون اے اللہ یہ بات کہ تو میری صورت کو آگ سے نہ جلاوے نقل کیا
اسکو حاکم نے **ف** منتہی کل شکوی مین اسبات کا اشارہ ہے کہ اُسکے سوا کسی سے اپنی شکایت نکرے جیسے حضرت یعقوب
علیہ السلام نے فرمایا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یعنی مین اپنے حال پرملال کی شکایت اور غم صرف خدا کے سامنے کرتا ہون
تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَ
أَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ
وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِآلَائِكَ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ **ص**
مو مص تیرا نور ہدایت پورا ہوا تو تو نے سیدھی راہ دکھائی سو تجھی کو تعریف ہے تیری بردباری زیادہ ہوئی تو تو نے بندون
کو بخشا سو تجھی کو تعریف ہے تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ انعام سے پھیلایا اور ہر کسیکو عطا دی تو تجھی کو تعریف ہے اے
ہمارے پروردگار تیری ذات مقدس سب ذاتون سے بزرگ ہے اور تیرا رتبہ سب رتبون سے بہت بڑا ہے اور تیری
بخشش سب بخششون سے افضل اور بہت گوارا ہے اے رب ہمارے تو اطاعت کیا جاتا ہے تو اُسکا ثواب دیتا ہے
اور تو نافرمانی کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے تو بخشتا ہے اور تو عاجز کی دعا قبول کرتا ہے اور تو ضرر کو دور کرتا ہے اور تو
بیمار کو شفا دیتا ہے اور تو گناہ کو بخشتا ہے اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور کوئی تیری نعمتونکا بدلہ نہین دیتا اور تیری تعریف کو
کسی کہنے والے کا قول نہین پہونچ سکتا نقل کیا اسکو ابویعلی نے اور موقوفًا ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ **ط** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا فضل اور تیری رحمت کیونکہ
رحمت کا مالک سوا تیرے کوئی نہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ **ا رط** یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو مین نے چوک کر کئے اور جو قصدًا کئے اور جو
پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو نادانستہ کئے اور جو جانکر کئے۔ نقل کیا اسکو احمد بزار طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا **اط** یا اللہ
ہمارے گناہ بخشدے اور ہمارے ظلم اور ہماری بیہودگیان اور ہمارے قصدًا گناہ اور ہمارے چوک کے گناہ اور ہمارے دانستہ
گناہ معاف کر اور یہ سب گناہ ہمارے پاس موجود ہین نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ
وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا أَحْرَمْتَنِيْ **طس** یا اللہ تو بخش میری

Marfat.com

چوک اور میرے دانستہ گناہ اور میری بیہودگیان اور میرے قصداً گناہ اور مجھکو محروم مت کر اُس چیز کی برکت سے جو تو نے مجھے دی
اور مجھ کو فتنہ میں مت ڈال اُس چیز میں جس سے تو نے مجھے محروم کیا یعنی کسی چیز کے نہ دینے کو فتنہ کا سبب مت کر اُس پر بے صبری وغیرہ کر دن
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ اص یا اللہ تو نے اچھی بنائی میری صورت
تو اچھی کر میری سیرت نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ ا ص اے
میرے پروردگار بخش اور رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا یعنی دین کی نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ ت س ق حب مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش اور عافیت مانگو کیونکہ کوئی شخص ایمان کے بعد کوئی چیز عافیت سے بہتر نہیں دیا گیا یعنی دولت
ایمان کے بعد عافیت ہی کا درجہ ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَدْعُو
اللّٰهَ بِهٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْئَلُهُ
رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط حضرت عباسؓ روایت کرتے ہین کہ
مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ سکھاؤ کہ مین اللہ سے اُن کلمات کے ساتھ دعا کرون آپنے فرمایا کہ اپنے پروردگار سے
عافیت مانگو تو مین چند روز ٹھیرا رہا پھر آپکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ بتاؤ کہ مین اُسکو اپنے پروردگار
عزوجل سے مانگون آپنے فرمایا اے میرے چچا اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو نقل کیا اسکو طبرانی نے یَا عَمِّ اَكْثِرِ الدُّعَاءَ
بِالْعَافِيَةِ ط اے میرے چچا عافیت کی بہت دعا کر نقل کیا اسکو طبرانی نے مَا سَاَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ
يَّغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ ر اللہ تعالیٰ سے بندون نے کوئی چیز اس سے بہتر نہ مانگی کہ اللہ انکو بخشے اور عافیت دے یعنی بخشش
اور عافیت کا سوال سب سوالون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو بزار نے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُعَلِّمُنِيْ دَعْوَةً اَدْعُوْ بِهَا لِنَفْسِيْ
قَالَ بَلٰى قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ
الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ا حضرت ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا نہین سکھاتے جسکو مین اپنے لیے مانگو
آپنے فرمایا کہ ہان سکھاتا ہون یون کہہ اللهم رب النبی الخ یعنی اے اللہ پروردگار پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تو میرے گناہ
بخش اور میرے دل کا غصہ دور کر یعنی وہ چیزین دور کر جنسے غصہ ہوتا ہے مثلاً حسد وغیرہ اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنون سے
جب تک تو ہمکو زندہ رکھے نقل کیا اسکو احمد نے لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ
لٰكِنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط تم مین سے کوئی یون دعا نہ مانگے کہ اللہ مجھکو میری
دلیل سمجھا کیونکہ کافر بھی اپنی دلیل سمجھایا جاتا ہے یعنی دلیل باطن اُسکو بھی سکھاتے ہین اسلیئے صرف دلیل کی دعا مانگو
بلکہ یون کہے یا اللہ مجھکو ایمان کی دلیل سمجھا یعنی کلمہ طیب وغیرہ مرنیکے وقت مجھ کو نصیب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے فَضْلُ
الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ درود و سلام بھیجنے
کی فضیلت پیغمبر خدا پر کہ انپر بہتر درود و سلام مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ

Marfat.com

إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ **حب دت س مس** جو قوم کسی
مجلس مین بیٹھی کہ اللہ کو اسمین یاد نہ کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو یہ مجلس اُنپر حسرت کا سبب قیامت کے دن ہوگی اگرچہ
بہشت مین ثواب کے لئے داخل ہون نقل کیا اسکو ابن حبان احمد ابوداود ترمذی نسائی حاکم نے **ف** للثواب متعلق حسرۃ
کے ہے یعنی قیامت مین جب ذکر اور درود کا ثواب دیکھینگے تو پشیمان ہونگے اور کہینگے کہ کاش ہم اپنی تمام عمر اسی مین صرف
[illegible] لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس مین سے یہ دونو کام کرے اگر ایک سے بھی
[illegible] کا باعث ہوگا اور ایک کا کرنا دوسرونکو کفایت نکریگا اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ جو
[illegible] حسرت اسکو ہوگی سب کو نہ ہوگی أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ
[illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ تمہارا درود بھیجا
[illegible] نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ مجھپر درود
[illegible] دن کہ تمہارا درود جب پڑھتے ہو مجھپر پیش ہوتا ہے اور جمعہ کو بطریق اولی ہوگا اسکی فضیلت
[illegible] ہے کیونکہ جمعہ دنونکا سردار ہے اور آپ اولین و آخرین کے سردار ہین اور کثرت
[illegible] کذا ذکرہ الشیخ اسحق لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ
[illegible] بھیجتا ہے تو اسکا درود مجھپر پیش کیا جاتا ہے یعنی اُسدن جلد پیش ہوتا ہے
بخلاف اور دنون کے کہ شاید کچھ توقف بھی ہوتا ہو نقل کیا اسکو حاکم نے مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ
عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ **د** جو کوئی مجھپر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر میری روح کو پھیرتا ہے تاکہ اُسکو
سلام کا جواب دون نقل کیا اسکو ابوداود نے **ش** اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ نہین ہین جواب سلام کے وقت روح
آجاتی ہے تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ روح کے پھر آنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت کی روح مبارک جو حضور جناب باری
مین مستغرق رہتی ہے اُس سے افاقہ دیکر ادھر متوجہ کرتے ہین تاکہ سلام کا جواب دین اور یہ غرض نہین کہ روح مبارک
بدن سے جدا ہے صرف جواب کے وقت آجاتی ہے فخر أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً **ت**
حب قیامت کے دن سب آدمیون مین سے مجھسے قریب تر وہ ہوگا جو اُنمین سے مجھپر درود بہت بھیجتا ہوگا یعنی اُس شخص
کا رتبہ مجھسے زیادہ قریب ہوگا نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
ت س حب مس بڑا بخیل وہ ہے جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن یعنی میرا نام لیا جاوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے
نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكٰوةٌ لَّكُمْ **ص** مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ
[illegible] زکوۃ ہے یعنی ثواب کی زیادتی اور مال کے بڑھنے اور گناہون کی پاکی کا سبب ہے نقل کیا
[illegible] رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ [illegible] خاک مین بھرے اُس شخص کی

Marfat.com

ناک یعنی خوار و ذلیل ہو ایسا شخص جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان بزار طبرانی
نے ف اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مجلس مین لیا جاوے تو ہربار
درود بھیجے مگر علماء نے لکھا ہے کہ ایکبار واجب ہے اور ہربار مستحب اور افضل ﷺ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ
س طس ص ی جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن تو چاہیئے کہ مجھپر درود بھیجے نقل کیا اسکو نسائی نے اور طبرانی
نے اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نے فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ی ابن سنی کی
روایت مین اوپر کی حدیث مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے فانہ من صلی الخ یعنی کیونکہ جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالی
اُسپر درود بھیجتا ہے یعنی رحمت بھیجتا ہے دس بار مَنْ ذُكِرْتُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ ص جو کوئی مجھکو یاد کرے یعنی میرا نام
لے تو چاہیئے کہ مجھپر درود بھیجے نقل کیا اسکو ابو یعلی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ
س حب مس اللہ کے چند فرشتہ زمین کے پھرنے والے ہین کہ مجھکو میری امت کی طرف سے سلام پہونچاتے
ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی لوگ دور ہونیکا خیال نکرین اور توجہ اور حضور دل سے غافل نہون کیونکہ جہان
مجھپر درود و سلام بھیجینگے مجھے پہونچ جایگا ﷺ اِنِّيْ لَقِيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى
عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُكْرًا مس ا مین جبرئیل علیہ السلام
سے ملا تو انہون نے مجھے خوشخبری دی اور کہا کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی تجھپر درود بھیجے مین اُسپر درود بھیجتا ہون اور
جو کوئی تجھپر سلام بھیجے تو مین اُسپر سلام بھیجتا ہون تو مین نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا نقل کیا اسکو حاکم احمد نے يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ جَعَلْتُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِيْثَ ت مس ا ابی بن کعب رض
نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپکے درود کے لئے تمام وقت اپنی دعا اور ورد کا کر دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب
تیری ساری مہمات دینی اور دنیوی کفایت کی جائینگی اور ساری حاجتین پوری ہونگی اور تیرے سارے گناہ بخشے جائینگے
آخر حدیث تک نقل کیا اسکو ترمذی حاکم احمد نے ف ساری حدیث یون ہے کہ ابی ابن کعب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بھیجون تو جسوقت کو کہ مین نے اپنی دعا کے لئے معین کیا ہے اُسمین سے آپکے درود کے لئے
کسقدر مقرر کرون آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے درود مین صرف کر ابی بن کعب رض نے عرض کیا کہ اپنے ورد کے وقت مین
چوتھائی آپکے درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر چاہے صرف کر لیکن اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے انہون نے عرض
کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر تو چاہے لیکن زیادہ کرنا تیرے حق مین بہتر ہے پھر عرض کیا کہ
دو تہائی صرف کرون آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہون نے
عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی اپنے ورد کا تمام وقت آپکے درود مین خرچ کرونگا آپنے فرمایا اذا یکفی الخ
یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین صرف کرتا ہے اور اسکی رضا کو اپنے مطالب پر مقدم
رکھتا ہے تو وہ اسکی سب مہمات کو کفایت کرتا ہے من کان اللہ کان اللہ لہ [illegible]

Marfat.com

ہوتا ہے کذافی المشکوٰۃ وشرح الفخر مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا م د ت س ط جو
کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُسپر دس درود بھیجتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی طبرانی نے جَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ
یَا مُحَمَّدُ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ
اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا س حب مس مص می پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے یعنی
صحابہ کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی آپکے چہرہ مبارک پر تو آپنے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ کہا
کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تجھکو یہ بات خوش نہین کرتی اے محمد کہ تجھپر تیری امت مین سے جو کوئی درود بھیجے تو اسپر مین
دس بار درود بھیجون اور جو کوئی تیری امت مین سے تجھپر سلام بھیجے تو مین اُسپر دس بار سلام بھیجون نقل کیا اسکو نسائی
ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ
عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ س حب مس رط جو کوئی ایکبار مجھپر درود بھیجے اللہ تعالیٰ
اسپر دس بار درود بھیجتا ہے اور اسکے ذمہ سے دس گناہ دور کئے جاتے ہین اور اُسکے دس درجہ بہشت مین بلند کئے جاتے
ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے۔ اور نسائی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہ الفاظ بھی زیادہ آئے ہین
وَکُتِبَتْ لَہٗ بِھَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ س ط یعنی لکھی جاتی ہین اُسکے لئے درود کے سبب سے دس نیکیان مَنْ صَلّٰی عَلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً م جو کوئی درود بھیجے ایکبار
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے اُسپر ستر درود بھیجتے ہین یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کیا اسکو احمد نے وَکَیْفِیَّۃُ
الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ اور کیفیت یعنی درود اور سلام کے بھیجنے کی طرح پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم پر پہلے گذر چکی یعنی التحیات کے بعد قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُلُّ دُعَآءٍ مَّحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس حضرت علی مرتضیٰ رض نے فرمایا کہ ہر دعا رکی رہتی ہے قبولیت سے یعنی
قبول نہین ہوتی یہانتک کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر درود بھیجا جاوے۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَعَنْ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی
نَبِیِّکَ ت اور حضرت عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین مین ٹھیری رہتی ہے اُسمین سے کچھ اوپر نہین چڑھتی
جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی دعا کا قبول ہونا موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود قبول
ہی ہوتا ہے تو اُسکے ذریعہ سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے فخ وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَاْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ
بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ بِکَرَمِہٖ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَھُمَا
اور شیخ سلیمان دارانی رح نے کہا ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو اُسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے درود بھیجنے

Marfat.com

بسے شروع کرے پھر جو چاہے دعا مانگ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے اپنی دعا کو ختم کر کیونکہ خداے سبحانہ اپنے کرم سے دونو درودون کو قبول کرتا ہے یعنی اول و آخر دعا کے درود دونکو اور وہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اُن دونو کے درمیان کی چیز کو چھوڑ دے **ف** یعنی اول و آخر کے درود کے طفیل سے اُنکی بیچ کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور شیخ ابو سلیمان کا نام عبد الرحمن ہے شام کے بڑے اولیا اور فضلا مین سے ہین اُنکا انتقال ۲۱۵ھ ہجری مین ہوا کذا ذکر الفخر اور درود شریف کی فضیلتین اسکے سوا اور بھی بہت ہین کہ اُنکا احاطۂ تقریر مین آنا مشکل ہے لیکن حصول سعادت کے لئے چند روایتین بیان ہوتی ہین اللہ تعالی ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کتاب مین مجھپر درود بھیجتا ہے یعنی کتاب مین لکھتا ہے تو اُسکے لئے فرشتے ہمیشہ بخشش مانگتے ہین جب تک کہ میرا نام اُس کتاب مین رہے اور فرمایا کہ جس نے قرآن کی تلاوت کی اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہے تو اُسنے خیر کی جستجو اُسکے ٹھکانے سے کی اور درود شریف کے پڑھنے سے آدمی کی محتاجی دور ہوتی ہے اور وہ لوگون سے بے پروا ہو جاتا ہی۔ جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپکے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسا عمل اللہ سے بہت نزدیک ہے آپنے فرمایا کہ سچی بات اور امانت کا ادا کرنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور بھی فرمائیے آپنے فرمایا کہ رات کو نماز پڑھنا اور گرمی روزہ رکھنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور زیادہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ خدا کا ذکر زیادہ کرنا اور مجھپر درود بھیجنا کہ یہ امر فقر کو دور کرتا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتہ ہین سیر کرنے والے جب وہ ذکر کے حلقہ پر گذرتے ہین تو ایک دوسرے کو کہتے ہین کہ بیٹھ جاؤ اور جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتہ آمین کہتے ہین اور جب یہ لوگ درود بھیجتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وہ بھی اُنکے ساتھ درود بھیجتے ہین یہانتک کہ جب وہ فراغت پاتے ہین تو بعض فرشتہ بعض کو کہتے ہین کہ ان لوگون کو مژدہ ہو کہ یہ ایسی طرح پھرتے ہین کہ اُنکی بخشش ہوگئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو وہ چیز تمکو یاد آجاویگی یہ عمل مجرب ہے۔ اور حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین جید اور صحیح سند سے جو عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضہ تک پہونچتی ہے روایت کیا کہ اُنھون نے کہا کہ جس کسیکو اللہ کیطرف حاجت ہو تو چاہیے کہ بدھ اور جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور طہارت کرے یعنی غسل باوضو اور جمعہ کی نماز کو اول وقت جاوے اور کچھ صدقہ اللہ کے نام پر دے کم ہو یا زیادہ پھر جب جمعہ پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمن الرحیم واسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا ھو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان تعطینی حاجتی وھی کذا وکذا یعنی لفظ کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے تو یہ اُسکی دعا انشاء اللہ مقبول ہوگی اور عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے کہ یہ دعا نادانون کو مت سکھاؤ کیونکہ وہ اس سے گناہ اور قطع رحم کی دعا کرینگے اور سفیان ثوری جب مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یون کہتے صلے اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیائہ اور بعض علما نے حدیثون سے استنباط کرکے لکھا ہے کہ درود شریف بندہ کے لئے زیادتی نور کا سبب ہے پل صراط پر اور اس بات کا سبب ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کے لئے آسمان

Marfat.com

اور زمین والوں کے درمیان مین اچھی تعریف باقی رکھے کیونکہ درود بھیجنے والا اللہ سے یہ طلب کرتا ہے کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اُنکی توقیر کرے اور جزا عمل کی جنس ہوا کرتی ہے اسیلئے اُسکی تعریف باقی رہیگی اور نیز درود شریف درود بھیجنے والیکی ذات اور عمل اور عمر مین برکت کا سبب ہوتا ہے اور دوسری بہت سی خوبیون کا باعث ہے مثلاً رحمت خدا کا پہونچنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ کو محبت ہونی اور سمرد کائنات کا پڑھنے والے کو دوست رکھنا اور دین کی راہ کا معلوم ہونا اور دلکا زندہ ہونا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنے والے کے نام کا پیش ہونا اور پل صراط پر قدم جمنا اور اُس سے پار اُترنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے یہ معنی کہ بندہ آپکے لئے دعا کرے اور بندہ کا دعا و سوال کرنا اپنے رب سے دو طرح ہے ایک یہ کہ اپنی حاجات اور مہمات اللہ تعالیٰ سے مانگے دوسرے یہ کہ اُسکے دوست کی صفت وثنا کرے تو اس صورت مین بیشک اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھیگا اور اُسکا رسول بھی اُس سے محبت کریگا کیونکہ اُسنے اپنی حاجت مانگنے اور وقت دعا کو اللہ اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور اپنی حاجات پر مقدم رکھا تو اگر درود کا فائدہ کچھ نہ ہوتا تو صرف اللہ اور رسول کی محبت ہی ہوتی تو یہی فائدہ کافی تھا مصنف حصن حصین کہتے ہین کہ درود شریف کے فوائد بیشمار اور اُسکے ثمرات دنیا اور آخرت مین بے تعداد ہین خصوصاً انکے دفع اور مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات کے لئے اکسیر ہے مین نے اسکا بارہا تجربہ کیا کہ اکثر خوف اور ہلاک کی جگہ مین مبتلا ہوا تو مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے ہی سے نجات ملی کذا فی المفتاح شرح المؤلف۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھپر دس بار درود بھیجے گویا اُسنے ایک بردہ آزاد کیا اور فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن بہت درود بھیجا کرو [illegible] اور فرمایا کہ تم مین سے قیامت کے دن بڑا نجات پانے والا [illegible] مجھپر بہت درود بھیجتا ہوگا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہون کو نابود کرتا ہے بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے آگ کو یعنی جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اُس سے زیادہ درود گناہون کو مٹاتا ہے کذا فی الشفا اور درود بھیجنا واجب ہے جب ذکر کیا جاوے اور سنا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک۔ اور حضرت حسن بصری فرماتے تھے کہ جسکو یہ منظور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پورا پیالہ پیوے تو یہ درود پڑھا کرے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واہل بیتہ واصہارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اُنہون نے امام شافعی کا حال اُنکے مرنے کے بعد خواب مین پوچھا اُنہون نے کہا کہ میرے رب نے مجھکو بخشدیا اور مجھپر رحم کیا اس وجہ سے کہ مین نے اپنے ایک رسالہ کے شروع مین اس درود کو ذکر کیا تھا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علی محمد وعلی آل محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ کشتی مین سوار ہوے۔ تو ایک تیز ہوا چلی اُسنے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا اور دریا نے موج ماری اور طوفان ہوا تو سب گھبرا گئے اور ڈوبنا اور موت کا یقین کرلیا اسی حالت مین ایک شخص نے کچھ سوتے اور کچھ جاگتے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس فتنے کے دور کرنے اور نجات ملنے کے لئے اُسکو یہ درود تعلیم فرماتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ اپنے

Marfat.com

اپنے یارون کو یہ درود سکھا کہ وہ اسکو ہزار بار پڑھین وہ شخص کہتا ہے کہ جب مین ہوشیار ہوا تو مین نے لوگون کو وہ درود سکھایا اور وہ پڑھنے لگے ارادہ ہزار بار پڑھنے کا تھا لیکن تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھہر گئین اور وہ درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰۃ وبعد الممات انک علی کل شئ قدیر۔ اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی درود ذیل کو کثرت سے پڑھے تو اسکی برکت سے خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہان آرا سے مشرف ہو۔ اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صل علی محمد کما ہو اہلہ اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسد محمد فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہے کہ طہارت کے ساتھ درود ذیل کی ملازمت سے خواب مین رویت سید انام صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے۔ اللھم صل علی محمد وآلہ وسلم کما تحب وترضی لہ۔ اور مفاخر الاسلام مین ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا اپنی منزل بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو پانچ جمعون تک ایسا ہی کرے خدا کے فضل سے اُسکو وہ چیز نظر آئیگی جس سے اُسکو مسرت ہو اور جو کوئی جمعہ کی رات کو دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام نماز کے بعد سو بار یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وسلم تو اُسکو خواب مین زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوگی اگر اسکی تقدیر مین ہے تو تین جمعہ سے انشاء اللہ زیادہ عرصہ نہ گذریگا۔ اور بعض فقرا نے اسکا تجربہ کیا ہے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہے کہ جو کوئی شب جمعہ مین دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد پچیس بار قل ہو اللہ اور ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللہ علی النبی الامی تو وہ بھی سعادت دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین بہرہ مند ہوگا یہ عمل بھی مجرب ہے۔ اور اس سعادت کے حاصل کرنیکو دوسرے طریق بھی لوگون نے بیان کئے ہین اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر اور باطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مین مستغرق رہے اور درود کی کثرت اور دائمی توجہ اُسطرف رکھے اور مدار کار اللہ تعالی کے فضل و عنایت پر موقوف ہے واللہ الموفق اور جیسے سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر درود کی کثرت جمعہ کی رات مین فضیلت رکھتی ہے اس حکم مین دوشنبہ کی رات بھی جمعہ کے شریک ہے کیونکہ دوشنبہ بھی عمدہ دنون مین سے ہے کہ اسمین بندون کے اعمال درگاہ عزت مین پیش ہوتے ہین۔ احیاء العلوم مین ہے کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعتین نماز کی ادا کرے اور پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت مین دس بار بڑھاوے یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری مین تیس بار اور چوتھی مین چالیس بار اور سلام کے بعد بھی پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے پچھتر بار استغفار پڑھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار درود بھیجے اُسکے بعد جو حاجت حق سبحانہ سے مانگیگا اسکو ملیگی اور درود کی فضیلت پنجشنبہ کے دن مین بھی حدیث مین وارد ہوئی ہے چنانچہ مفاخر الاسلام مین ہے کہ حدیث مین آیا

Marfat.com

کہ جو کوئی جمعرات کے دن سو بار درود پڑھے کبھی محتاج نہو گا تمام ہوا کلام شیخ کا - اور یہانتک فضیلت درود شریف پوری ہوچکی اب مصنف بعد ذکر کرنے وارائی کے کلام کے کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ تو رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم اور تابعان ابراہیم علیہ السلام پر کہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے یا اللہ برکت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعان محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ تو رحمت خاص بھیج انپر جب کبھی انکو یاد کرین یاد کرنے والے یا اللہ تو رحمت خاص بھیج جب کبھی انکے ذکر سے غفلت کرین غفلت کرنے والے یعنی ہمیشہ رحمت بھیج کیونکہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سے خالی نہین رہتا اور سلام بھیج بہت سا سلام اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ اِدْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ وَلَا تُحِلَّ بِهِمْ مَا لَا يُطِيْقُوْنَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اللہ بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے کہ وسیلہ جو تیرے پاس ہے مخلوق سے دور کر وہ مصیبت کہ انپر اتری ہے اور انپر مسلط مت کر ایسے شخص کو جو انپر رحم نکرے کہ انپر وہ مصیبت اتری ہے جسکو کوئی سوا تیرے دور نہین کر سکتا اور نہ اسکو کوئی سوا تیرے کھو سکے یا اللہ ہمسے سختی دور کر اے کرم والے اے سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحیم

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ فَرَغْتُ مِنْ تَرْصِيْفِ هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِمَدْرَسَتِي الَّتِيْ اَنْشَاْتُهَا بِرَاْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ الَّتِيْ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن الجزری کہ خدا تعالیٰ اسکی غربت مین اسپر لطف فرماوے اور سختی مین اسکا ہاتھ پکڑے کہتا ہے کہ مین نے اس حصن حصین کی ترتیب سے جو کلام سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے مرتب ہوئی فراغت پائی اتوار کے دن ظہر کے بعد بائیسوین تاریخ با حرمت مہینہ ذی الحجہ ۷۹۱ھ ہجری مقدسہ مین اپنے اس مدرسہ مین جسکو مین نے عقبہ کتان کے راستہ کے سرے پر بنایا تھا محفوظ دمشق کے اندر خدا تعالیٰ اسکو اور تمام مسلمانون کے شہرون کو آفات سے بچاوے هٰذَا وَجَمِيْعُ اَبْوَابِ دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُشَيَّدَةٌ بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَلَى الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِيْ جَهْدٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحِصَارِ وَالْمِيَاهُ مَقْطُوْعَةٌ وَالْاَيْدِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَةٌ وَقَدْ اُحْرِقَ ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَنُهِبَ اَكْثَرُهٗ وَكُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجِلٌ مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَسُوْءِ

Marfat.com

أَعْمَالِهِ وَقَدْ تَحَصَّنَ بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ هٰذَا حِصْنِي وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ حَسْبِي وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ یہ تصنیف ایسے وقت مین تمام ہوئی کہ دمشق کے سب دروازے بند تھے بلکہ پتھرون سے مضبوط کئے گئے تھے اور مخلوق شہر پناہون پر جناب باری مین فریاد کرتی تھی اور لوگ بڑی مشقت مین تھے ظالمون کے محاصرہ کرنیکی وجہ سے اور پانیون کا آنا شہر کے اندر مسدود تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف کو عاجزی کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے اور شہر کے گرد و نواح کو پھونک دیا گیا تھا اور اکثر کو لوٹ لیا تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور عیال اور مال کا خوف تھا اور اپنے گناہون سے اور شامت اعمال سے ترسان تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے موافق پناہ اختیار کی تھی مین نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنائی اور اپنا کام خدا کو سونپا وہی مجھکو کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے وَقَدْ أَجَزْتُ أَوْلَادِي أَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّدًا وَأَبَا بَكْرٍ أَحْمَدَ وَأَبَا الْقَاسِمِ عَلِيًّا وَأَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا وَفَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمٰى وَخَدِيْجَةَ رِوَايَتَهُ عَنِّي مَعَ جَمِيْعِ مَا يَجُوْزُ لِي رِوَايَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَجَزْتُ أَهْلَ عَصْرِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ أَوَّلًا وَآخِرًا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَصَلَوَاتُهُ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامُهُ ۔ اور مین نے اپنی اولاد کو اجازت دی یعنی ابو الفتح محمد اور ابو بکر احمد اور ابو القاسم علی اور ابو الخیر محمد اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمہ اور خدیجہ کو کہ مجھ سے اس کتاب کی روایت کرین مع تمام اُن چیزون کے جنکی روایت مجھے جائز ہے اور اسیطرح مین نے اجازت دی اپنے وقت کے لوگون کو اور سب تعریف اللہ کو ہے جو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور اُسکی رحمتین نازل ہون مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی آل اور اُنکے اصحاب پر اور اُسکا سلام اُن سب پر ہو ف ملا علی قاری کی شرح مین متن کا آخر یہین تک ہے اور بعض نسخون مین عبارت کچھ اور بھی ہے چنانچہ ذیل کی عبارت پر نسخہ کی علامت کر دی گئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهِ وَلِكَاتِبِهِ وَلِمَنْ قَرَأَ فِيْهِ وَلِمَنْ دَعَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ الٰہی تو بخشدے اس کتاب کے مصنف اور اسکے لکھنے والے کو اور اُس شخص کو جو اُسمین پڑھے اور اُسکو جو اُنکے حق مین دعاء خیر کرے اور بخش سب مسلمانونکو اور سب تعریف خدائے یگانہ کو ہے اور خدا تعالیٰ رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنپر سلام بھیجے اللہ تعالیٰ ہمکو کافی اور اچھا کارساز ہے وہ اچھا مالک اور اچھا مددگار ہے ۔ الحمد للہ

کہ ترجمہ حصن حصین کا

تمام ہوا ۔

فقط

Marfat.com

اب کتاب کا خاتمہ شروع ہوتا ہے جسمین عمدہ مضامین کی حدیثین ہین

ہر شخص کو لازم ہے کہ ان حدیثون کا بھی جسقدر ہوسکے دیکھنا اپنے اوپر لازم کرے تاکہ نفس گناہونکی نجاست سے پاک ہو اور [illegible] حاصل ہو اب جاننا چاہیئے کہ ہمنے صرف پہلی حدیث کے شروع پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے باقی حدیثون کے شروع پر طوالت کے خوف سے اُسکو ذکر [illegible] حدیث لکھدیا ہے فقیر کہتا ہے کہ خاتمہ کی حدیثون کو اول مترجم نے اسطرح لکھا تھا کہ ترجمہ حدیث کا سطرون کے [illegible] مندرج تھا اور ایک حدیث کو دوسری سے فقط نشان سے علیحدہ کیا تھا ہمنے وہ طرز بدل دی بلکہ اصل کتاب کی طرح اول ساری حدیث لکھی اُسکے بعد اُسکا ترجمہ پھر حرف **ف** لکھکر حاشیہ کا فائدہ درج کردیا تاکہ ہر ایک حدیث کا مطلب بہت وضاحت سے عام فہم ہوجاوے اور چونکہ مترجم نے یہ حدیثین مشکوۃ سے نقل کی ہین اسلئے آخر مین کتاب کا نام نہین [illegible] اگر کسیکو یہ دریافت کرنا ہو کہ یہ حدیث کونسی کتاب کی ہے تو مشکوۃ مین عنوان کی مطابقت سے دیکھ لے جو عنوان مترجم نے لکھا ہے وہی مشکوۃ مین ہے **کتاب الرقاق** یعنی اسمین ایسی حدیثین مذکور ہین جو دلکو نرم کرین **ف** جو بات مشکوۃ مین عربی عبارت مین ہے اُسکا ترجمہ ہندی مین بیان کیا گیا ہے جسکو کسی حدیث مین شبہ ہو تو مشکوۃ مین دیکھ لے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتین ایسی ہین کہ جنمین بہت لوگ ٹوٹے مین ہین اول تندرستی دوم فراغت **فقیر** کہتا ہے کہ مطلب اسکا یہ ہے کہ بہت لوگ ان دونو نعمت کی قدر نہین جانتے اور مفت انکو رایگان کرتے ہین اور اُنکے معاملہ مین نفس سے دھوکہ کھاتے ہین اور فراغت سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام اور کوئی تشویش آدمی کو نہو اور مقصود یہ ہے کہ بدن کی صحت اور بےفکری بڑی نعمتین ہین اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور کافر کا باغ **فقیر** کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ مومن پر محنت و مشقت دنیا مین ہتی ہے اور کافر کو لذت و راحت اور بعض نے یہ معنی لکھے ہین کہ مومن ہرچند نعمت و راحت مین رہے مگر اسکو ثواب آخرت کے مقابلہ مین قیدخانہ سمجھیگا اور کافر ہرچند سختی اور شدت مین رہے لیکن عذاب آخرت کے مقابلہ مین اُسکو جنت سمجھیگا کذا ذکرہ الشیخ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ دوزخ نفسانی خواہشون سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت مشقتون سے چھپائی گئی ہے **ف** یعنی نفسانی خواہشون کے ارتکاب سے دوزخ کو پہونچتا ہے اور مشقتین جھیلنے کے باعث سے یعنی شہوات کو دور کرنے اور طاعت کی مشقتین اُٹھانے سے جنت کو پہونچتا ہے کذا ذکرہ السید تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ

Marfat.com

قد ماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة ان استاذن
لم يؤذن وان شفع لم يشفع ہلاک ہو دینار کا بندہ اور درم کا بندہ اور لباس کا بندہ کہ اگر دیا جاوے تو راضی ہو اور
نہ دیا جاوے تو ناخوش ہو ہلاک ہوا اور سرنگون ہوا اور جب اُسکے کانٹا لگے تو نکالا نجاوے مژدہ ہے اُس بندے کو جو اپنے
گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ مین پکڑے ہوے ہو اور اُسکے سر کے بال پراگندہ اور دونو قدم خاک مین بھرے ہون اگر
اُسکو اگلی فوج مین رہنے کا حکم ہو تو اگلی فوج مین رہے اور اگر پچھلی فوج مین رہنے کا حکم ہو تو پچھلی فوج مین رہے اگر کسیکے
یہان آنیکی اجازت چاہے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو اُسکی سفارش قبول نہو **فقیر** کہتا ہے
کہ پہلے جملے مین دنیا کے کُتّون کا بیان ہے جو مال ملنے سے راضی اور نہ ملنے سے ناراض ایسون کے حق مین دعا بد
فرمائی کہ ہلاک اور سرنگون ہون اور اُنکی ایذا کوئی دور نکرے اور دوسرے جملہ طوبی لعبد سے ایسے لوگون کی ثنا فرمائی
کہ جو دنیا اور اُسکی زینت پر لات مار کر جہاد مین مصروف ہون اور شرع کے ایسے تابع کہ جہان حکم ہو وہان رہین اور صورت
کے لوگون کے نزدیک ایسے ذلیل کہ لوگ اُنکو پاس نہ بیٹھنے دین اور نہ اُنکی سفارش قبول کرین فوالله لا الفقر اخشى
عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها
كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم قسم ہے اللہ کی کہ مین تمپر محتاجی کا خوف نہین رکھتا لیکن تمپر اس بات
کا خوف کرتا ہون کہ دنیا تمپر ایسی فراخ کی جاوے جیسے تمسے پیشتر کے لوگون پر فراخ ہوئی پھر تم اُسمین رغبت کرو جیسے
اُنہون نے رغبت کی تھی اور وہ تمکو ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اللهم اجعل رزق ال محمد قوتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اولاد محمد کا رزق قوت کر
یعنی اسقدر رزق دے کہ اُس سے زندہ رہین قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما اتاه اُس
شخص نے نجات پائی جو اسلام لایا اور بقدر کفایت روزی دیا گیا یعنی جس سے سوال سے باز رہے اور اللہ نے اُسے قانع کیا
اُس چیز پر جو اُسکو عنایت کی يقول العبد مالي مالي ان ماله من ماله ثلث ما اكل فافنى اولبس
فابلى او اعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ
مال تو اُسکی ملک مین سے تین چیزین ہین ایک جو کھالیا اور فنا کردیا یا پہنا اور پرانا کیا یا دیا اور آخرت کے لئے ذخیرہ کیا
اور جو ان تین باتون کے سوا ہے وہ اُسکے ہاتھ سے نکلنے والا ہے اور اُسکو لوگون کے لئے چھوڑ جانے والا يتبع الميت
ثلثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله و
يبقى عمله تین چیزین مردہ کے ساتھ جاتی ہین اُنمین سے دو پھر آتی ہین ایک اُسکے ساتھ رہتی ہے - اُسکے ساتھ اہل
اور مال اور عمل جاتے ہین تو اہل اور مال واپس آتے ہین اور اُسکا عمل باقی رہتا ہے ايكم مال وارثه احب اليه
من ماله قالوا يا رسول الله ما منا احد الا ماله احب اليه من مال وارثه قال فان ماله ما
قدم ومال وارثه ما اخر تم مین سے ایسا کون ہے جسکو اپنے وارث کا مال اپنے مال کی نسبت بہت پیارا ہے

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے سب کسیکو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے اپنے وارث کے مال کی نسبت آپنے
فرمایا کہ اپنا مال وہ ہے جو آگے بھیجا یعنی خیرات کرکے ذخیرہ آخرت کیا اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا یعنی مرنے
کے بعد لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ توانگری اسباب کی کثرت سے نہین ہوتی
لیکن توانگری نفس کی توانگری ہے **ف** یعنی تھوڑے پر قانع ہونے یا علم اور عمل کے کمالات حاصل ہونے سے
توانگری ہوتی ہے سعید عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ
ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِھِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ
خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ
اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُکْثِرِ الضَّحِکَ فَاِنَّ الضَّحِکَ تُمِیْتُ الْقَلْبَ
حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتین مجھ سے کون لیتا
ہے جو انپر عمل کرے یا انکو ایسے شخص کو سکھاوے جو انپر عمل کرے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین لیتا ہون
آپنے میرا ہاتھ پکڑکر پانچ باتین شمار کین اور فرمایا کہ حرام چیزون سے پرہیز کرکہ لوگون مین سے زیادہ عابد ہو جائیگا اور
راضی ہو اس چیز پر کہ اللہ تعالی نے تیری قسمت مین کیا کہ سب لوگون سے زیادہ توانگر ہو جائیگا اور اپنے ہمسایہ کے
ساتھ احسان کر تو مومن کامل ہو جائیگا اور لوگون کے واسطے وہ بات پسند کر جو اپنے حق مین تو پسند کرتا ہے کہ
پکا مسلمان ہو جائیگا اور بہت مت ہنس کیونکہ بہت ہنسنا دلکو مارتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ
اللہ تعالی فرماتا ہے اے آدم زاد تو فارغ ہو میری عبادت کے لئے مین تیرا سینہ بھر دونگا بے پروائی سے اور تیری محتاجی
کو بند کردونگا اور اگر تو ایسا نکریگا یعنی میری عبادت کے لئے فارغ نہوگا تو تیرا ہاتھ کام سے بھر دونگا اور تیری احتیاج
کو بند نکرونگا **ف** مقصود یہ ہے کہ دنیا کے شغلون مین مصروف رہنے سے مفلسی اور احتیاج دور نہین ہوتی اور اللہ
تعالی کی عبادت مین مصروف رہنے سے آرام اور بے پروائی دونو حاصل ہوتی ہین حق ۔ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَّاجْتِھَادٍ وَّذُکِرَ اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَۃِ یعنی الورع ایک شخص کا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا عبادت اور مشقت
مین یعنی وہ شخص عبادت اور محنت بہت کرتا ہے اور دوسرے شخص کا مذکور ہوا ورع مین یعنی پرہیزگار ہے تو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کو برابر نکر ورع سے یعنی پرہیزگاری افضل چیز ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّھُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ
قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ آپ اسکو نصیحت فرماتے تھے کہ پانچ چیزونکو پانچ باتون سے پہلے غنیمت جان ل

Marfat.com

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے دوئم اپنی تندرستی کو اپنے مرض سے پہلے سوم اپنی توانگری کو اپنی محتاجی سے پیشتر
چہارم اپنی بیکاری کو کام سے پہلے پنجم اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے **فقیر** کہتا ہے کہ بیکاری کو شغل سے پہلے غنیمت
جان اسکے یہ معنی کہ دین کے کام سے پہلے اگر دنیا کا کوئی کام اور تشویش نہ ہو تو اسکو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اُسوقت مین
ایسا کام کرنا چاہیے جس سے نجات آخرت حاصل ہو۔ حق مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا
اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ
السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ تم مین سے ہر ایک یہی انتظار کرتا ہے یعنی ہر ایک کو یہی باتین پیش آتی ہین تو انگری
گمراہ کرنیوالی یعنی خدا کی امر و نہی سے یا محتاجی بھلانیوالی یعنی بھوک کے فکر مین طاعت حق کو بھولجاتا ہے یا بیماری بگاڑنے
والی یعنی بدن مین سستی لاوے جس سے دین کا کام نہو سکے یا بڑھاپا بیعقل کرنے والا اور عقل کم کرانے سے یا موت
اچانک آنے والی جسمین فرصت توبہ کی نہ ملے یا دجال کا انتظار تو دجال برا غائب ہے جسکا انتظار کیا جائے یا قیامت
کا انتظار ہے اور قیامت نہایت سخت اور تلخ ہے **ف** حاصل یہ کہ آدمی فرصت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان چیزون
اور مکروہات کا منتظر ہے یعنی فقر کی حالت مین آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور اُسپر صبر نہین کرتا بلکہ توانگری
چاہتا ہے جو سرکش کرے اور راہ حق سے گمراہ کرے اسیطرح توانگری کی حالت مین نعمت کا شکر نہین کرتا اور اُسکو خدا
کی طرف سے نہین پہچانتا اور نہ اُسکی عبادت کرے ایسی ہی باقی چیزونکا حال قیاس کرنا چاہیئے حق اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا
مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا خبردار
ہو کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا مین ہے اُسپر لعنت ہوئی ہے مگر اللہ کا ذکر کرنا اور وہ باتین جو کہ
اللہ سے نزدیک کرین اور عالم یا علم کا طالب لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالی کافر
کو اُس سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا **فقیر** کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر [illegible]
دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی تو کافرون کو اُس سے کچھ بہرہ نہ ہوتا بلکہ قدر و منزلت کی چیز اپنے احباب
ہی کو عنایت فرماتا مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ
اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى جو کوئی اپنی دنیا کو محبوب جانے [illegible]
آخرت کو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی اپنی آخرت کو دوست رکھے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہونچاتا [illegible]
اختیار کرو ایسی چیز کو جو باقی رہے یعنی آخرت کو ایسی بات پر جو [illegible] ہو جاوے
کو ترجیح دو **ف** کیونکہ حب دنیا کی محبت رکھیگا اُسکے حاصل کرنیکی فکر مین [illegible]
کے لئے فراغت نہین پائیگا۔ حق لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ملعون ہوا دینار
کا بندہ اور ملعون ہوا درم کا بندہ **فقیر** کہتا ہے کہ لعن جملہ خبریہ ہو سکتا ہے [illegible]

Marfat.com

ہوا اور ہو سکتا ہے کہ جملہ انشائیہ یعنی دعا کے ہو یعنی بندۂ دینار اور درم راندۂ درگاہ ہو کہ نیکی اور رحمت سے دور پڑے حق
مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ دو بھوکے
بھیڑیے جو کسی ریوڑ میں چھوڑے جائیں وہ اس ریوڑ کی اتنی تباہی نہیں کرتے جتنی آدمی کی حرص مال اور شرف پر اسکے
دین کو تباہ کرتی ہے **ف** لدینہ متعلق افسد کا ہے یعنی جیسے مال اور شرف کی حرص دین میں تباہی ڈالتی ہے ویسی تباہی
بھیڑیے ریوڑ میں بھیڑ بکریوں کی تباہی نہیں کرتے غرض یہ کہ حرص کا فساد بہت ہوتا ہے۔ حق لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ
فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا باغ اور کھیتی کو مت حاصل کرو کہ اسکے سبب سے دنیا میں رغبت کرو گے مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ
نَفَقَۃٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْھَا اِلَّا نَفَقَتَہٗ فِیْ ھٰذَا التُّرَابِ کوئی مومن کچھ خرچ نہیں کرتا کہ اسمیں اسکو ثواب نہ ملتا ہو بجز اسکے
خرچ کے جو اس مٹی میں یعنی مکان بنانے میں خرچ کرنیکا ثواب کچھ نہیں ملتا **ف** مکان سے یہ مراد ہے کہ حاجت سے
زیادہ فخر کے لئے بنائے۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً
مُشْرِفَۃً فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ
حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ
الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَھَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّۃُ قَالُوْا شَکٰی اِلَیْنَا صَاحِبُھَا
اِعْرَاضَکَ فَاَخْبَرْنَاہُ فَھَدَمَھَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ کُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَالَا اِلَّا مَالَا یَعْنِیْ
اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْہُ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم ایک روز نکلے اور ہم آپکے ساتھ تھے آپنے ایک روز اونچا برج دیکھا اور
ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے یعنی کسنے بنایا ہے آپکے اصحاب نے عرض کیا کہ یہ فلان شخص انصاری کا ہے آپ چپ ہو رہے
اور اس بات کو اپنے دل میں رکھا یہانتک کہ اسکا بنانے والا آیا اور لوگون میں آپ پر سلام کیا تو آپنے اس سے مونہہ
پھیر لیا اس شخص نے یہ امر کئی دفعہ کیا یعنی کئی بار سلام کیا اور آپنے مونہہ پھیر لیا یہانتک کہ اس شخص نے آپ میں غصہ
اور اپنے طرف سے روگردانی معلوم کی اسنے اس بات کی آپکے مقرب یارون سے شکایت کی اور کہا کہ بخدا میں رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ آپ نکلے تھے اور تیرا برج دیکھا تھا یعنی بظاہر یہی وجہ خفگی کی
ہوئی وہ شخص اپنے برج پر گیا اور اسکو ڈھا ڈالا یہانتک کہ اسکو زمین کے ہموار کردیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک
روز نکلے تو اس برج کو نہ دیکھا آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ برج کیا ہوا لوگون نے عرض کیا کہ اسکے بنانے والے نے ہمسے آپکے
مونہہ پھیر لینے کی شکایت کی تھی ہمنے اسکو خبر دی یعنی اس برج کی اسلیے اسنے اسکو ڈھا دیا آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو ہر عمارت
اپنے بنانے والے پر وبال ہے بجز اس عمارت کے کہ نہ اس لفظ کو دو دفعہ فرمایا اور مقصود یہ ہے بجز اس عمارت کے نہ
چارہ ہو اس سے یعنی جو عمارت رہنے کی ضرورت کے لئے ہو اسکے سوا بلا ضرورت بنوانا وبال ہوتا ہے لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ

Marfat.com

حق سوی هذه الخصال بیت یسکنه وثوب یواری به عورته وجلف الخبز والماء آدم زاد کا حق
ان باتون کے سوا اور کسی چیز مین نہین ایک گھر جسمین رہے اور ایک کپڑا جس سے اپنی برہنگی چھپاوے اور خشک روٹی یعنی
بدون سالن کے اور ایک پانی جاء رجل فقال یا رسول الله دلنی علی عمل اذا انا عملته احبنی الله واحبنی
الناس قال ازهد فی الدنیا یحبك الله وازهد فیما عند الناس یحبك الناس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ مجھ کو ایسا عمل بتائیے کہ جب مین اُسے کرون تو اللہ مجھے دوست رکھے اور لوگ مجھے دوست رکھین آپنے فرمایا کہ دنیا مین بے رغبتی
کر اللہ تجھے دوست رکھیگا اور اُن چیزون مین جو لوگون کے پاس ہین بے رغبتی کر یعنی کسیکے مال کی رغبت مت کر لوگ تجھے دوست
رکھینگے نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسده فقال ابن مسعود یا رسول الله لو امرتنا ان
نبسط لك ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح
وترکها آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر سوئے اور اُٹھے ایسی کیفیت سے کہ آپکے جسم مین بوریے کے نشان ہو گئے
تھے ابن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے لئے بچھونا بچھاتے اور کوئی بات کرتے آپنے فرمایا
کہ مجھ کو دنیا سے کیا سروکار میرا اور دنیا کا ایسا حال ہے جیسے کوئی سوار کہ کسی درخت کے نیچے سایہ لے پھر اُسکو چھوڑ کر چلا جاوے
ف کوئی بات کرتے یعنی جو آپ کی راحت اور لذت کا سبب ہوتی جیسے دنیا کی آسائش کی چیزین ہین۔ سیہ قال اغبط
اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوة احسن عبادة ربه واطاعه فی السر و
کان غامضا فی الناس لا یشار الیه بالاصابع وکان رزقه کفافا فصبر علی ذلك ثم نفد بیده
فقال عجلت منیته قلت بواکیه قلت تراثه آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوستون مین سے میرے
نزدیک رشک کے لائق وہ مؤمن ہے جو سبکبار ہو یعنی مال اور عیال کم رکھتا ہو نماز سے بڑے حصے والا ہو جسنے اپنے رب کی
عبادت اچھی کی اور اُسکی فرمانبرداری پوشیدگی مین بجالایا اور لوگون مین مشہور نہوا کہ اُنگلیون سے اُسکی طرف اشارہ کیا
جاتا ہو اور اُسکا رزق احتیاج کے موافق تھا جسپر اُسنے صبر کیا پھر اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا کہ اُسکی موت جلد
آئی ہو اور اُسپر رونے والیان کم ہون اُسکی میراث کم رہی ہو ف نقد پرکھنے کو کہتے ہین یہان یہ غرض ہے کہ تعجب اور تقلیل
کے طور پر ایک انگلی کو دوسری پر مارا جیسے روپیہ پرکھنے مین مارتے ہین۔ حق عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکة
ذهبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیك وذکرتك واذا
شبعت حمدتك وشکرتك مجھ پر میرے رب نے یہ امر ظاہر کیا کہ میرے لئے بطحاء مکہ کو سونا بنادے مین نے عرض کیا کہ
یارب ایسا نکر لیکن ایسا رکھ کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بھوکا رہون تو جب مین بھوکا رہون تیرے سامنے گڑگڑاؤن
اور تجھکو یاد کرون اور جب مین شکم سیر ہون تو تیری حمد کرون اور تیرا شکر کرون ف بطحاء اُس زمین کو کہتے ہین جس مین سنگریزے
ہون اور مکہ کی زمین ایسی ہی ہے۔ حق من اصبح منکم آمنا فی سربه معافی فی جسده عنده قوت
یومه فکانما حیزت له الدنیا بحذافیرها جو کوئی تم مین سے صبح کرے اس طرح کہ اپنے نفس [illegible]

Marfat.com

اپنے دن میں عافیت کے ساتھ اُسکے پاس ایک دن کی غذا ہو تو گویا اُسکے لئے دنیا سراسر جمع ہو گئی مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَ ثُلُثٌ شَرَابٌ وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِهِ آدمی نے کوئی برتن نہین بھرا زیادہ بُرا پیٹ سے یعنی پیٹ کو ناکون ناک بھرنا نہایت بُرا ہے آدم زاد کو چند لقمہ کافی ہین جو اُسکی پیٹھ سیدھی رکھین تو اگر پیٹ بھرنا ضروری ہی ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے رکھے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی اپنا سانس لینے کے لئے سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا آپنے فرمایا کہ اپنی ڈکار کم کر یعنی کم کھا کہ بہت کھانے سے ڈکار آتی ہے کیونکہ لوگون مین سے زیادہ بھوکا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اُن مین سے زیادہ شکم سیر دنیا مین ہوگا یعنی جو دنیا مین پیٹ زیادہ بھریگا وہی آخرت مین زیادہ بھوکا رہیگا - إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ ہر امت کے لئے ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے یعنی اللہ تعالی اُنکو تونگر اسلئے کرتا ہے کہ اُنکو جانچے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین - يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ آدمی کو قیامت کے دن لایا جائیگا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے یعنی ضعف اور حقارت کے سبب سے اور اللہ تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائیگا تو اللہ تعالی اُسکو فرمائیگا کہ مین نے تجھکو مال دیا تھا اور تجھ کو مالک کیا تھا اور تجھپر انعام کیا تھا تو تو نے کیا کیا وہ عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار مینے اُسکو جمع کیا اور بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے مین نے اُسکو زیادہ چھوڑا تو اب مجھکو دنیا مین پھیر تاکہ مین اُس سب کو تیرے پاس لاؤن اللہ تعالی اُس سے ارشاد فرمائیگا کہ مجھ کو دکھلا جو تو نے کوئی بھلائی آگے بھیجی پھر وہ یہی کہیگا یارب مین نے اُسکو اکٹھا کیا اور اُسکو بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے زیادہ چھوڑ آیا تو مجھ کو پھیر کہ تیرے سامنے سب حاضر کرون غرضکہ اُسکے حال سے ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے جسنے کوئی خیر آگے نہین بھیجی تو اُسکو دوزخ مین لیجانیکا حکم کیا جائیگا لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ ابن آدم کے دونون پاؤن قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہلینگے یہانتک کہ پانچ باتون سے پوچھا جائے اول اُسکی عمر کا حال کہ کس چیز مین فنا کیا دوم اُسکی جوانی کا حال کہ کس چیز مین صرف کی سوم اُسکے مال کا حال کہ اُسکو کہان سے کمایا چہارم اُسکو کس چیز مین صرف کیا پنجم اپنے علم کے بموجب کیا عمل کیا مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى

Marfat.com

دَارِ السَّلَامِ جو بندہ دنیا مین بے رغبتی کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکے دلمین دانائی پیدا کرتا ہو اور اُسکی زبان سے دانائی بلواتا ہو اور اُسکو دنیا کا عیب اور دنیا
کا مرض اور اُسکا علاج دکھاتا ہو اور اُسکو دنیا سے صحیح سالم بہشت کی طرف نکالتا ہو **ف** دنیا کے مرض سے مقصود اخلاق بد مثل حسد کینہ وغیرہ کے
ہین ؎ حق قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً
وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَ
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پائی اُس شخص نے جسکا دل اللہ تعالیٰ نے
خالص کیا ایمان کے لئے اور اُسکے دلکو سالم بنایا یعنی اخلاق بد سے اور اُسکی زبان کو سچی اور اُسکے نفس کو اطمینان والا اور
اُسکی طبیعت کو سیدھی بنایا اور اُسکے کان کو حق بات کا سُننے والا اور اُسکی آنکھ کو صانع کی دلیلین دیکھنے والی بنائی تو
کان تو ایک قیف ہے باقی رہی آنکھ وہ ٹھیرانے والی اُس بات کی ہے جسکو دل نگاہ رکھتا ہے اور نجات پائی اُس شخص
نے جسکا دل نگہبان امور شروع کا بنایا گیا **ف** کان قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشہ مین پہونچتا
ہے ایسی ہی بات کان سے دل مین پہونچتی ہے اور آنکھ ٹھیرانے والی ہے یعنی آنکھ کی راہ سے بھی بہت چیزین دل مین
جاتی ہین اور اُسمین ثابت رہتی ہین ؎ حق اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ
مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ
جب تو دیکھے کہ اللہ عز وجل کو کہ وہ کسی بندہ کو دنیا مین سے اُسکی محبوب چیزین باوجود اُسکی نافرمانیون کے عنایت فرماتا ہے
سو یہ امر صرف ڈھیل دینی ہے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا بہ الآیہ یعنی جب کافر بھولے
وہ باتین جنسے اُنکو نصیحت کی گئی تو ہمنے اُنپر ہر چیز کے دروازے کھولدیے یہانتک کہ جب وہ خوش ہوے اُن چیزون
سے جو اُنکو دی گیئن ہمنے اُنکو یکایک پکڑا تو اُسوقت حیران نا امید ہو گئے اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ
دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ ایک شخص نے اہل صفہ مین سے وفات پائی اور ایک اشرفی چھوڑی
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے راوی کہتے ہین کہ پھر دوسرا شخص مرا اور اُسنے دو اشرفیان چھوڑین
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہین **ف** یہ ارشاد زاہد اور فقرا کے حق مین ہے کہ دعویٰ فقیری کرین اور مال رکھین
جھوٹے دعوے کی یہی سزا ہے کہ اُس مال سے اُنکو داغا جاے لیکن اگر مال جمع کرے اور اُسکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے تو مضائقہ
نہین ؎ حق وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ
مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالُ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ
خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ اور حضرت امیر معاویہ سے مروی ہے کہ اپنے ماموں ابو ہاشم

Marfat.com

ابن عتبہ رض کے پاس گئے کہ انکی بیمار پرسی کرتے تھے تو ابو ہاشم راوی امیر معاویہ رض نے کہا اے ماموں تم کیون روتے ہو کیا کوئی درد ہے جو تمکو بیقرار کرتا ہے یا دنیا کی حرص ہے اُنہون نے کہا یون تو ہرگز نہین ولیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم گروہ صحابہ کو ایک وصیت کی تھی جسپر مین نے عمل نہین کیا امیر معاویہ رض نے کہا کہ وہ کیا وصیت تھی اُنہون نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ یون ارشاد فرماتے تھے کہ مال کے جمع کرنے سے تجھکو یہ کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور ایک سواری اللہ کی راہ مین یعنی جہاد کے لئے ہو اور مین اپنے آپکو دیکھتا ہون کہ مین نے بہت سا مال جمع کیا عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ ام درداء سے مروی ہے کہ اُسنے کہا کہ مین نے ابو درداء یعنی اپنے شوہر سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین مانگتا جیسے فلان شخص مانگتا ہے ابو درداء نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جسکو بوجھل آدمی پار نہ ہونگے اسلئے مین دوست رکھتا ہون کہ اُس گھاٹی کے لئے ہلکا پھلکا رہون **ف** سخت گھاٹی سے مراد مرنا اور قبر مین رہنا پھر حشر ہونا پھر قیامت کے خوف ہین هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِیْ عَلَی الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ کیا کوئی ایسا ہے جو پانی پر چلے اور اسکے دونون پاؤن نہ بھیگین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کوئی نہین آپنے فرمایا کہ یہی حال دنیا دار کا ہے کہ گناہون سے سالم نہین رہتا **ف** اس حدیث مین توانگری سے خوف دلایا اور فقر کی رغبت دلائی مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے سوال سے بچنے کو اور اپنے گھر والون کی خبرگیری کو اور اپنے ہمسایہ پر سلوک کرنیکو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے اس حال مین ملیگا کہ اُسکا چہرہ چودھوین رات کا سا چاند ہوگا اور جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے کہ مال کا جمع کرنے والا اور فخر کرنے والا اور نمود کرنے والا ہو تو وہ اللہ سے ایسی طرح ملیگا کہ خدا تعالی اُسپر خشمناک ہو اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ دنیا اس شخص کا گھر ہے جسکا گھر آخرت مین نہو اور اُسکا مال ہے جسکا مال آخرت مین نہو اور اُسکو وہی جمع کرتا ہے جسکو عقل نہو **ف** یعنی عاقل کو مناسب نہین کہ گھر اور مال دنیا مین تیار کرے جسکا گھر اور مال آخرت مین ہو سید الخمر جِمَاعُ الْاِثْمِ النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی شراب گناہونکا مٹھ ہے یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور عورتین شیطان کے پھندے ہین اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ راوی کہتے ہین اور مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے

Marfat.com

تھے کہ عورتون کو پیچھے ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیچھے ڈالا **ف** یعنی ذکر مین اور مرتبہ مین اور شہادت اور جماعت مین
تو تم بھی کسی بات مین اُنکو مقدم مت کرو سیدان اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الْهَوٰی وَطُولُ الْاَمَلِ فَاَمَّا
الْهَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ
الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِی
الدُّنْیَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْیَوْمَ فِی دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِی دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ جس بات
سے کہ مین اپنی امت پر زیادہ ڈرتا ہون وہ خواہش نفسانی اور آرزو حیات کی درازی ہے خواہش نفسانی تو امر حق سے روکتی
ہے اور آرزو حیات کا زیادہ ہونا آخرت کو بھلاتا ہے اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی
آرہی ہے اور ان دونو مین سے ہر ایک کے تابعدار ہین تو اگر تم سے یہ ہو سکے کہ دنیا کے تابعدارون مین سے نہو تو ایسا
کرو کیونکہ تم آج عمل کے گھر مین ہو اور کچھ حساب نہین اور تم کل کو آخرت کے گھر مین ہوگے اور وہان عمل نہ ہوگا اَلَا اِنَّ
الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَیَقْضِی فِیْهَا مَلِكٌ
قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا
وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا
یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ آگاہ ہو کہ دنیا موجود اسباب ہے جس سے نیک اور بد کھاتے ہین آگاہ ہو کہ
کہ آخرت ایک سچا وقت ہے جسمین بادشاہ قادر حکم کریگا آگاہ ہو کہ بھلائیان سب کی سب بہشت مین اکٹھی ہین آگاہ ہو کہ
تمام برائیان دوزخ مین اکٹھی ہین آگاہ ہو اور عمل کرو ایسی حالت مین کہ اللہ سے خوف کرتے رہو اور جان لو کہ تم اپنے
اعمال پر پیش کئے جاؤگے تو جو کوئی ایک ذرہ بھر بھلائی کریگا وہ اُسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ کی برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ
لیگا **ف** اللہ سے ڈرتے رہو یعنی حساب اور عذاب اور بندگی کے مقبول نہونیکا خوف رکھو سید مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْهَا مَلَكَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ
مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی جب آفتاب نکلتا ہے تو اُسکے دونطرف دو فرشتہ پکارتے ہین تمام خلائق کو سوا جن اور
انسان کے سناتے ہین یعنی یہ آواز لے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آؤ جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے اُس مال کی نسبت
بہتر ہے جو بہت ہو اور اللہ کی یاد سے غافل کرے اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ
مَا خَلَّفَ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ آگے کیا بھیجا اور بنی آدم یعنی وارث کہتے ہین کہ پیچھے کیا چھوڑا
ف یعنی فرشتون کی نظر نیک اعمال پر ہوتی ہے اور لوگون کی نظر مال پر حق قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا
مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے آپنے فرمایا کہ ہر ایک دل کا پاک زبان کا سچا صحابہ نے عرض کیا کہ زبان کے

Marfat.com

سچے کو ہم جانتے ہین لیکن مخموم القلب کیا ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایسا آدمی ہی جو پاک متقی ہو کہ اُسپر کوئی گناہ نہو نہ ظلم نہ کینہ نہ
حسد اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ
وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ چار باتین ہین کہ جب تجھ مین ہون تو تجھ کو دنیا کے فوت ہونے سے کچھ ضرر نہین ایک امانت کی محافظت
دوم بات کا سچ کہنا سوم عادت کا اچھا ہونا چہارم پرہیزگاری لقمہ مین **ف** دنیا کے فوت ہونے سے اسلئے ضرر نہوگا کہ
بہشت کی نعمتین ہاتھ لگینگی اور لقمہ مین پرہیزگاری سے یہ مراد ہے کہ حرام اور حاجت سے زیادہ نہو اور بہت نہ کھاوے
سیوطی قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَ
اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْ امام مالک نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ تجھکو کس
چیز نے اِس مرتبہ پر پہونچایا جو ہم دیکھتے ہین یعنی فضیلت پر لقمان نے کہا کہ بات کے سچ کہنے اور امانت کے ادا کرنے اور بیفائدہ
بات چھوڑنے نے مجھکو اس درجہ پر پہونچایا تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ
عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ
ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ
الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ
هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اعمال آوینگے یعنی شفاعت کے لئے قیامت مین تو نماز آویگی اور کہیگی اے میرے پروردگار
مین نماز ہون یعنی مجھکو شفاعت کا رتبہ ہے تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے یعنی تو خوب ہے لیکن صرف تو ہی کفایت نہین کرتی
پھر صدقہ آویگا اور عرض کریگا کہ یا رب مین صدقہ ہون ارشاد فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر روزہ آویگا اور عرض کریگا کہ یا رب
مین روزہ ہون ارشاد کریگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اور اعمال اسطرح آئینگے اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اسلام آویگا
اور عرض کریگا کہ یا رب تو عیبون سے سالم ہے اور مین اسلام ہون تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے آج مین تجھی سے
مواخذہ کرونگا اور تیرے ہی ذریعہ سے دونگا یعنی جاہ کیا جاہتا ہے اللہ تعالی اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہے ومن یبتغ غیر
الاسلام الآیۃ یعنی جو کوئی سواے اسلام کے کوئی دین ڈھونڈھے تو ہرگز اُس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت مین
نقصان والون سے ہوگا جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ
فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي
النَّاسِ ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ مجھکو نصیحت فرمائی اور مختصر فرمائی آپنے فرمایا کہ جب
تو اپنی نماز مین کھڑا ہو تو ایسی طرح اُسکو ادا کر جیسے رخصت کرنیوالے کی نماز ہو اور ایسے کلام مت بول جس سے تو کل عذر کرے اور
دل مین ناامیدی ٹھان لے اس مال سے جو لوگون کے قبضہ مین ہے یعنی اُنکے مال کی طمع نکر **ف** رخصت کرنے والے
کی طرح نماز پڑھے یعنی جو ماسوی اللہ کو چھوڑنے والا ہو اور کل سے مراد روز قیامت پروردگار کے سامنے ہے۔ حق تلاد سوئی

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّرِدِ اللهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ومن یرد اللہ الآیۃ یعنی جس کسیکو خدا چاہے کہ اسکو دین کی راہ دکھائے تو اُسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے اور آپنے فرمایا کہ نور جب سینہ مین داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا اس حال کی کوئی علامت ہے جس سے پہچانا جاوے آپنے فرمایا ہان یہ پہچان ہے کہ فریب کے گھر یعنی دنیا سے دور ہونا اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت کا مستعد رہنا اُسکے آنے سے پیشتر **ف** سینہ کھلجاتا ہے یعنی نفس اُسکو قبول کرتا ہے اور بری باتون سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ حق وَاِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ جب تم کسی بندہ کو دیکھو کہ دنیا مین بے رغبتی اور کم بولنا اُسکو دیا جاتا ہے تو اُسکے پاس ہو کیونکہ اُسکو حکمت سکھائی جاتی ہے **ف** حکمت سے مراد اچھے افعال اور صدق مقال ہے۔ حق

باب دوسرا درویشون کی فضیلت کے بیان مین

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهٗ بہت سے شخص پراگندہ بال غبار آلودہ دروازون سے دھکے دیے ہوئے ہوتے ہین اگر قسم کھائین اللہ پر تو اللہ اُنکو سچا کرتا ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اس حدیث کے دو معنی ہین اول یہ کہ اگر وہ لوگ کچھ خدا سے سوال کرین اور خدا کو قسم دین کہ یہ کام کر یا یہ چیز دے تو اللہ اُنکا سوال پورا کرتا ہے اور اُنکی دعا رد نہین کرتا اور دوسرے یہ معنی ہین کہ اگر وہ لوگ خدا کی قسم کھائین کہ یہ کام یون ہوگا یا ایسا نہوگا تو اللہ تعالیٰ اُنکو اس قسم مین سچا کرتا ہے اور اُنکی قسم ہی کی بموجب ہوجاتا ہے اور یہی معنی ظاہر ہین اور حدیث انس بن نضیر رض کے موافق ہین کہ اُنہون نے قسم کھائی تھی کہ بخدا اُس عورت کا دانت نہ ٹوٹیگا اور ایسا ہی ہوا۔ حق۔ اور مختصر قصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ ایک عورت نے دوسری کا دانت توڑ دیا تھا اور وہ شریف تھی حضرت نے قصاص کا حکم فرمایا لوگون نے اُسکی شرافت کی جہت سفارش کی آپنے سفارش منظور نفرمائی اور فرمایا کہ اگر فاطمہ زہرا بھی ایسا کرتین توبھی یہی سزا ہوتی انس بن نضیر رض نے قسم کھائی کہ بخدا اسکا دانت نہ ٹوٹیگا انجام کو بعیوض دیت پر صلح کرلی اور دانت نہ ٹوٹا اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جنت مین جھانکا تو اُسکے اکثر رہنے والے مین نے درویش دیکھے اور دوزخ مین جھانکا تو اکثر رہنے والی مین نے عورتین دیکھین مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہین سیر ہوئے والے محمد صلعم کے جو کی روٹی سے دو دن پیاپے یہانتک کہ رسول خدا صلعم وفات ہوئے اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ حضرت ابوہریرہ رض ایک قوم پر گذرے جنکے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی اُنہون نے ابوہریرہ رض کو بلایا ابوہریرہ نے اُسکے کھانے سے انکار کیا اور اپنا یہ عذر بیان کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے نکلے اور جو کی روٹی سے کبھی سیر نہوئے قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ

Marfat.com

وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِي هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ حضرت عمر فاروق رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک برگ خرما سے بُنے ہوے بوریئے پر لیٹے ہوے ہین کہ آپکے اور اُسکے بیچ مین بچھونا نہ تھا آپ کے پہلو مین بوریئے کے بٹھون نے نشان کردیے تھے آپ ایک چمڑے کے تکیئے پر جسکا بھراؤ پوست خرما تھا سہارا دیے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کرین کہ آپکی امت پر فراخی کرے کیونکہ فارس اور روم کو فراخی عنایت ہوئی حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتے آپنے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تو اسی فکر مین ہے یہ لوگ وہی ہین جنکو اُنکی لذتین دنیا کی زندگی مین جلد دی گئی ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے فرمایا کہ تو کیا اس بات سے راضی نہین کہ اُن لوگون کو دنیا ہو اور ہمکو آخرت قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ مین نے ستر صحابی صفہ والے ایسے دیکھے کہ اُنمین سے کوئی ایسا نہ تھا جسپر چادر ہو یا فقط تہبند تھا یا فقط کملی کہ اپنی گردنون مین باندھتے تھے اُنمین سے کوئی آدھی پنڈلیون تک پہونچتی اور کوئی ٹخنون تک پہونچتی اور اُسکو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کئے رہتا اس بات کے مکروہ جاننے کو کہ اسکی برہنگی سوجھے **ف** کچھ لوگ فقراء مہاجرین سے ایسے تھے جنکے پاس گھر اور مال اور اولاد نہ تھی اور توکل پر رات گذارتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفہ مین اور صفہ ایک پٹی ہوئی سایہ دار جگہ مسجد کے اندر تھی یہ لوگ ستر آدمی تھے کبھی کم و بیش ہوجاتے تھے اور اللہ کے مہمان کہلاتے تھے جہاد اور ذکر اللہ کرنے اور قرآن پڑھنے اور حدیثین یاد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکے پاس بیٹھنے کا حکم تھا آپ اُنسے فرماتے کہ مین بھی تم مین سے ایک ہون ـ حق يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفُ يَوْمٍ فقرا جنت مین توانگرون سے پانسو برس پہلے داخل ہونگے جو آدھا دن ہے **ف** یعنی قیامت کے بعض مواضع کا ہزار برس کا دن ہوگا اُسکا آدھا پانسو برس ہوے قَالَ اَبْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُونَ اَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اپنے ضعیفون مین تلاش کرو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے یا تمکو مدد ملتی ہے تمہارے ضعیفون کے ذریعہ سے **ف** اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھکو ضعیفون کا پاس خاطر زیادہ منظور ہے جان سے ہمیشہ اُنکے ساتھ ہون اور بعض اوقات تن سے بھی تو تم اُنکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اُنمین پاؤگے ـ سيد لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ اِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ یعنی لنار رشک مت کر کسی بدکار پر نعمت کا کیونکہ تو نہین جانتا کہ وہ کیا ملنے والا ہے اپنے مرنے کے بعد اُسکو تو خدا کے پاس ایک مارنے والا ہے کہ نمریگا یعنی آگ

Marfat.com

ف مقصود یہ ہے کہ فاجر کا انجام عذاب سخت ہے کہ کبھی فنا نہ ہوگا تو اسپر رشک کرنا اچھا نہین ۔ح۔ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ
عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَآءَ جب اللہ تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اُسکو
دنیا سے روکتا ہے جیسے تم مین سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے روکے رہتا ہے یعنی استسقا والے کو اِثْنَتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ
اٰدَمَ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَیَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ وَقِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ
دو چیزین ہین جنکو آدمی بُرا جانتا ہے ایک موت کو حالانکہ موت مومن کے حق مین فتنہ سے بہتر ہے دوم بُرا جانتا ہے مال کی
کمی کو اور مال کا کم ہونا حساب کی کمی کا باعث ہے ۔ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا
عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ حَجَرَیْنِ ابو طلحہ انصاری
کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھولکر ایک ایک پتھر دکھایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھولکر دو پتھر دکھلائے ف یعنی ہر ایک نے بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لئے تھے کہ
کمر ٹیڑھے ہونے اور رستہ چلنے کی قوت ہو اور غرض یہ کہ انکو دکھایا کہ مین تمسے اسباب مین زیادہ ہون اسپر صبر کرنا چاہئے
خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاقْتَدٰی
بِہٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ
نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا جس
شخص مین دو خصلتین ہون اللہ تعالی اُسکو شکر گذار صابر لکھتا ہے یعنی جو شخص کہ اپنے دین مین اپنے سے زیادہ کو دیکھے
اور اُسکی پیروی کرے اور اپنی دنیا مین اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کی حمد کرے اسبات پر کہ اللہ نے اُسکو اُس کم پر فضیلت
دی تو ایسے شخص کو اللہ تعالی شاکر صابر لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے دین مین اپنے سے کمتر شخص کو دیکھے اور اپنی دنیا مین
اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور افسوس کرے اُس چیز پر جو اُسکو نہ ملی تو ایسے شخص کو اللہ نہ شاکر لکھے نہ صابر ف یعنی جب دین
کی بات کرے تو اپنے سے افضل کو دیکھنا چاہئے کہ مین نے یہ کام کیا ہے فلان شخص مجھ سے زیادہ کرتا ہے تب صابر شاکر
لکھا جائیگا اور عجب اور تکبر نہ آئیگا اور اگر دنیا کی تکلیف وغیرہ دیکھے تو اپنے سے کم رتبہ کو دیکھے کہ اُسکی نسبت میں بھی اچھا ہون تو مجھ سے زیادہ مصیبت
مین گرفتار ہے تو اسبات سے صبر آجائیگا اور اسکے خلاف کرنے مین غرور اور حسد پیدا ہوگا قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ
اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْھُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقِیْ
وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْئَلَ اَحَدًا شَیْئًا وَّاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ
وَاِنْ کَانَ مُرًّا وَّاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ وَّاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ابوذر رض کہتے ہین کہ مجھکو میرے دوست یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سات باتوں کا حکم کیا ایک مجھکو حکم کیا مساکین کے دوست رکھنے اور اُنسے قریب ہونیکا اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ اپنے سے
کمتر کو دیکھوں یعنی دنیا کے باب مین اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھوں اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ صلہ رحم کرون یعنی رشتہ دارون

Marfat.com

سے سلوک کرون اگرچہ وہ قطع قرابت کرین اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگون اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ حق بات کہون اگرچہ تلخ ہو اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ دین خدا کے معاملہ مین کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرون اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ کہا کرون کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کے خزانہ مین سے ہے حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ مجھکو محبوب کردی گئی خوشبو اور عورتین اور کی گئی ہے میری راحت نماز مین ہے اِیَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ اپنے آپکو دور رکھ آرام طلبی سے کیونکہ اللہ کے بندہ آرام طلب نہین ہوتے۔ یعنی جو اللہ کی عبادت مین مشغول ہین وہ تن آسانی نہین کرتے مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِّنَ الْعَمَلِ جو کوئی اللہ سے راضی ہو تھوڑے سے رزق پر تو اللہ اُس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے سے عمل پر مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہُ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ جو کوئی بھوکا ہو یا محتاج ہو اور لوگون سے اس بات کو چھپا وے تو خدائے عزوجل پر حق ہوگا کہ اُسکو ایک برس کا رزق وجہ حلال سے روزی کرے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ اللہ تعالی اپنے بندے مومن کو دوست رکھتا ہے جو فقیر اور پارسا اور کنبہ والا ہو اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْئَ بِمَآءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہُ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَھَوَاتِھِمْ فَقَالَ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ ایک روز حضرت عمر فاروق رضہ نے پانی مانگا تو آپکے پاس پانی شہد ملا ہوا لائے اُنہون نے فرمایا کہ یہ عمدہ چیز ہے لیکن مین خدائے عزوجل کو سنتا ہون کہ اُسنے ایک قوم پر اُنکی خواہشونکا عیب کیا ہے اور فرمایا ہے اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا۔ یعنی تم اپنی خواہشون کو اپنی دنیا کی زندگی مین لے چکے اور اُنسے تم فائدہ اُٹھا چکے تو مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ ہماری نیکیونکا ثواب ہمکو جلد دیا جاے اور آپنے اُس پانی کو نہ پیا ف یعنی جیسے کافرون کو اللہ تعالی فرمائیگا کہ دنیا ہی مین فائدہ اُٹھا چکے تو مبادا ہماری نیکیون کے عوض یہ نعمتین دنیاوی نہو جائین اور ہم وہانکے ثواب سے محروم رہین اسلئے وہ شہد کا شربت نہ پیا۔ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہین کہ ہم کھجورون سے شکم سیر نہوے یہانتک کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا

باب سوم امل اور حرص کا بیان

امل کے معنی اُس چیز کی امید رکھنی جسکو دل چاہے مثلاً عمر کا زیادہ ہونا اور مالدار ہونا۔ سید قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اُسکی دو چیزین جوان ہوتی ہین ایک مال پر حرص کرنا دوم عمر پر حرص کرنا اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلَی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَہُ حَتّٰی بَلَّغَہُ سِتِّیْنَ سَنَۃً اللہ تعالی نے اُس شخص کا عذر دور کردیا جسکی اجل مین تاخیر کی یہانتک کہ اُسکو ساٹھ برس تک پہونچایا ف یعنی جب اتنی عمر کو پہونچگیا اور پھر بھی توبہ نکی اور مرگیا تو اُسکا کچھ عذر سنا نجائیگا کیونکہ جوانی مین توقع بڑھاپے کی تھی اور بڑھاپے مین سواء مرنے کی کیا توقع ہوگی حق لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ

Marfat.com

وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا ابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ
اگر آدمی کے پاس دو نالے مال کے ہون تو تیسرے کو چاہیگا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہین بھرتی بجز مٹی کے یعنی مٹی
مین جانے تک حرص نہین جاتی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اُس شخص کی جو توبہ کرے یعنی حرص سے قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بعض بدن پکڑا اور فرمایا کہ دنیا
مین رہ ایسی طرح کہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ کا گذرنے والا اور اپنے نفس کو قبر والون مین شمار کر **ف** یعنی مخلوق سے علاقہ
قطع کرنے اور اپنی لذتون کو چھوڑنے کے سبب سے اپنے آپکو مردہ کی طرح جان۔ حق قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ
مِنْ ذٰلِكَ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اور مین اور میری ماں گھر کو گارا لگا رہے تھے آپ نے
فرمایا کہ اے عبداللہ یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ دیوار ہے کہ جسکی ہم مرمت کرتے ہین آپنے فرمایا کہ امر زیادہ جلد ہے اس سے **ف**
یعنی اجل اور دنیا سے گذرنا اسکے ڈھنے سے زیادہ جلد ہے اور غرض یہ کہ آخرت کی صلاح اور مرمت دنیوی امور مین مشغول
ہونے سے بہتر ہے۔ حق اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهُ رسول خدا صلے علیہ وسلم پیشاب کرتے
پھر مٹی سے تیمم کرتے ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین عرض کرتا کہ یا رسول اللہ پانی آپسے نزدیک ہے تو آپ فرماتے کہ مجھے کیا معلوم
ہے کہ شاید پانی تک نہ پہونچون **ف** یعنی عمر وفا نکرے اور فرصت نہ پاؤن کہ پانی تک پہونچون اور وضو کرون۔ حق
قَالَ هٰذَا الْاِبْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اُسکی موت ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گُدّی کے پاس رکھا پھر ہاتھ پھیلایا یعنی دور کیا
اور فرمایا اس جگہ اُسکی آرزو ہے یعنی فاصلہ پر **ف** مقصود یہ ہے کہ اجل نزدیک ہے اور آرزو دور دراز اَعْمَارُ اُمَّتِيْ
مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ میری امت کی عمرین ساٹھ سے لیکر ستر برس تک
ہین اور اُنمین سے کم ایسے شخص ہین کہ اس سے تجاوز کرین اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَ
اَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ اس امت کی درستی اول یقین ہے اور زہد اور اُسکا اول بگاڑ بخل ہے اور آرزو
ف یعنی اسباب کا یقین ہو کہ اللہ تعالی رازق اور رزق کا کفیل ہے جسکو اسباب کا یقین ہوگا وہ بخل نکریگا اور جو کوئی
زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کریگا تو آرزو نکریگا۔ سید لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ
الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ دنیا مین بے رغبتی موٹا کپڑا پہننے اور گزی کا لباس پہننے اور روکھی
روٹی کھانے سے نہین بلکہ دنیا مین بے رغبتی آرزو کا کم کرنا ہے سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ
طِيْبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ زید بن حصین کہتے ہین کہ مین نے امام مالک سے سنا اُس حال مین کہ انسے کسی نے

Marfat.com

پوچھا کہ دنیا میں زہد کیا چیز ہے انہون نے فرمایا کہ حلال کمائی اور آرزو کا کم ہونا **باب چہارم مال اور عمر کو طاعت کے لئے دوست رکھنے کا بیان** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندہ متقی غنی گوشہ نشین کو یعنی جو مخلوق سے علیحدہ ہو کر خدا کی عبادت کرے اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَآءَ عَمَلُہٗ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے آپنے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ ہو اور اسکے عمل اچھے ہون اسنے عرض کیا کہ کونسا آدمی برا ہے آپنے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ اور اسکے عمل برے ہون یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَھُوَ صَادِقُ النِّیَّۃِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُھُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَھُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَھٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَھُوَ بِنِیَّتِہٖ وَوِزْرُھُمَا سَوَآءٌ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تین باتین ہین جنکی یعنی انکے حق ہونے پر مین قسم کھاتا ہون اور ایک حدیث تمسے بیان کرتا ہون کہ تم اسکو یاد رکھو جن باتون پر مین قسم کھاتا ہون وہ تو یہ ہین کہ کسی بندہ کا مال صدقہ سے کم نہین ہوتا اور کوئی بندہ کسی طرح کا ظلم نہین کیا جاتا کہ اُسپر وہ صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے اُسکی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہین کھولتا کہ اللہ تعالیٰ اُسپر محتاجی کا دروازہ نہ کھولے اور رہی وہ حدیث جسکو مین بیان کرتا ہون اور تم اسکو یاد رکھو اُسکو یون فرمایا کہ دنیا چار ہی آدمیون کے لئے ہے ایک وہ بندہ جسکو اللہ نے مال اور علم دیا تو وہ اسمین اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحم کرتا ہے اور اللہ کے واسطے مال مین اُسکا حق ادا کرتا ہے تو یہ شخص افضل مرتبہ کا ہے اور دوسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے علم دیا اور مال نہ دیا اور وہ نیت کا سچا ہے یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی فلان شخص کا سا کام کرتا تو ان دونو شخصون کا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے مال دیا اور علم نہ دیا اور وہ اسپنے مال مین بے جانے بوجھے جا بیجا خرچ کرتا ہے اسمین اپنے رب سے نہین ڈرتا اور نہ اپنے قرابتیون سے سلوک کرے اور نہ موافق حق کے اسمین عمل کرے تو یہ شخص نہایت برے مرتبہ کا ہے اور چوتھا وہ بندہ کہ اللہ نے نہ اسکو مال دیا نہ علم اور وہ یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین اسمین فلان شخص یعنی تیسرے بندے کا سا کام کرتا تو یہ شخص بنیت خود ہے انکا گناہ برابر ہے **ف** صدقہ دینے سے مال کم نہین ہوتا یعنی مال کی برکت صدقہ دینے سے کم نہین ہوتی یعنی

Marfat.com

اُسکا ثواب قیامت کو سات سو حصہ بلکہ زیادہ ملتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مراد ہے کہ بندہ کے مال کا نقصان للہ دینے
سے نہین رہتا بلکہ للہ دینا مال کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے - ط - اور یہ جو فرمایا کہ مال اور علم دیا یعنی اچھی طرح خرچ کرنیکی
سمجھ عنایت کی - سیا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِیْلَ کَیْفَ یَسْتَعْمِلُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ یُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ اللہ تعالی جب کسی بندہ پر بھلائی چاہتا ہے تو اُس سے کام لیتا ہے آپکی حضرت
مین عرض کیا گیا کہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو توفیق عنایت کرتا ہے اچھے کام کی موت سے پہلے اَلْکَیِّسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ دانا وہ شخص ہے
جو حساب لیتا رہے اپنے نفس سے اور ثواب بعد موت کے لئے عمل کرے اور احمق وہ ہے کہ اپنے نفس کو اُسکی خواہش کا تابع
کرے اور اللہ سے آرزو رکھے **ف** یعنی گناہ کرتا رہے اور جنت کی طمع رکھے معروف کرخی نے فرمایا ہے کہ جنت کا طلب کرنا
بدون عمل کے بھی ایک گناہ ہے اور شفاعت کی امید رکھنی بلا وجہ غرور کی ایک قسم اور رحمت کی امید رکھنی ایسے شخص کو کہ طاعت
بجا نہ لاوے جہل اور حمق ہے اور عمر بن منصور نے اپنے کسی بھائی کو لکھا کہ تو صبح اُٹھتے ہی اپنی عمر کی درازی چاہتا ہے اور اُس
سے بہت سی آرزوئین باوجود اپنی بدکرداری کے رکھتا ہے تو یہ بات صرف ٹھنڈا لوہا پیٹنا ہے - حق یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ
وَجَاءَكُمُ النَّذِیْرُ ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ قیامت کے دن پکاریگا کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور یہ وہی
عمر ہے جسکے حق مین اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر و جاءکم النذیر یعنی کیا ہمنے تمکو عمر نہ دی تھی اسقدر کہ
نصیحت قبول کرسکے اُسمین جو کوئی نصیحت مانے اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی بڑھاپا اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمِ
وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ هَرَمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا كَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ
الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ اگر کوئی بندہ اپنے مونہہ کے بل گرے جسدن سے کہ پیدا ہوا یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مرے اللہ تعالی کی طاعت
مین تو قیامت کے دن اُسکو بھی کم جانیگا اور یہ بات دوست رکھیگا کہ دنیا مین پھیرا جاوے تاکہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کرے
ف یعنی اگر بالفرض بندہ اپنے پیدا ہونیکے وقت سے بڑھاپے اور مرنیکے وقت تک سجدے اور نماز مین پڑا رہے تب بھی قیامت
مین اس طاعت کو حقیر جانیگا - حق - **باب پنجم توکل اور صبر کا بیان** - **ف** توکل کے معنی ہین اپنی عاجزی کو
ظاہر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا - حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے بہشت مین ستر ہزار بے حساب داخل ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ منتر پڑھواتے نہین اور نہ
برا شگون لیتے ہین اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین **ف** اور بعض روایت مین آیا ہے کہ ستر ہزار اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر
ہزار داخل ہونگے اور منتر نہین پڑھواتے اسکے یہ معنی کہ جو منتر قرآن و حدیث مین نہین آیا اور جسمین شرک کا خوف ہے اُس سے
پرہیز کرتے ہین اور برا شگون نہین لیتے یعنی کام اور جسمین جاہلیت [illegible]

Marfat.com

كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
ضَرَّآءُ صَابَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ عجب ہے مؤمن کے حال سے کہ اُسکے سب کام اُسکے حق مین بہتر ہین اور یہ بات کسی کے لئے بجز
مؤمن کے نہین اگر اُسکو خوشی پہونچے شکر کرے تو یہ اُسکے حق مین بہتر ہوگا اگر اُسکو ضرر پہونچے تو صبر کرے یہ اُسکے حق مین بہتر
ہوگا اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ
وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَ
مَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مؤمن قوی یعنی اعتقاد ایمان اور توکل مین بہتر اور زیادہ پیارا ہے اللہ کو ضعیف
مؤمن سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص اُس بات کی کر جو تجھ کو نفع دے یعنی دین کے معاملہ مین اور اللہ سے مدد مانگ اور عمل
کرنے سے مت تھک اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہہ کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا اور ایسا ہوتا بلکہ یون کہہ کہ اللہ نے
مقدر کیا اور اُسنے جو چاہا سو کیا کیونکہ لفظ لو شیطان کا عمل کھولتا ہے **ف** یعنی وسوسہ کا باعث ہوتا ہے اور پشیمانی سے
کہنا ہے تو اگر یہ بات تقدیر کے مقابلہ مین شک کرکے کہے تو منع ہے اور نہین تو ممنوع نہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کی خوشی کے لئے فرمایا ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت الحدیث یعنی اگر مین پہلے سے جانتا اپنے معاملہ مین اس بات
کو جسے پیچھے معلوم کیا اگر کونکا حلال ہونا احرام حج سے تو مین بھی ہدی نہ لاتا تاکہ حلال ہو جاتا۔ حق لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا اگر تم اللہ پر توکل کرتے اُسپر توکل کا حق
تو وہ تمکو ایسی طرح رزق دیتا جیسے پرندون کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہین اور شام کو گھونسلون مین پیٹ بھرے
جاتے ہین **ف** حق توکل یہ ہے کہ یقینًا جانے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی کچھ نہین کرسکتا تو اس سے کسب کرنا منع نہ ہوا بلکہ اسکی
تعلیم ہوئی رزاق اللہ کو جانے اور کسب کو اُسکا وسیلہ نہ یہ کہ کسب کو رزق مین مؤثر سمجھے۔ سید اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ
شَيْءٍ يُّقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُّقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ
رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَآءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ اے لوگو جو چیزین کہ تمکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کرین اُن کا
مین نے تمکو حکم کیا اور جو چیزین کہ تمکو دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرین اُنسے تمکو منع کرچکا اور روح امین یعنی جبرئیل علیہ
السلام نے میرے دل مین پھونکا یعنی پوشیدہ وحی لائے کہ کوئی نفس ہرگز نہ مریگا یہانتک کہ اپنا رزق لیلے آگاہ ہو اللہ سے ڈرو
اور میانہ روی طلب مین کرو اور تمکو رزق کا دیر کرکے پہونچنا اسبات کا باعث نہو کہ تم اُسکو اللہ کی نافرمانیون سے طلب کرو کیونکہ
جو چیز اللہ کے پاس ہے یعنی رزق حلال وہ ہاتھ نہین آتی بجز اُسکی طاعت کے **ف** کوئی نفس نہ مریگا اس جملہ کا یہ مطلب ہے کہ
آدمی صبر کرے کیونکہ بدون پورا کرنے رزق مقدر کے مریگا نہین اور طلب مین میانہ روی کرو یعنی زیادتی نہ کرو یہ مجمل بیان ہوا آگے
اُسکی شرح ہے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام مت طلب کرو۔ اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ

Marfat.com

الحَلَالِ وَلَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ دنیا مین بے رغبتی حلال کے حرام کرنے سے نہین یعنی صرف لذات اور شہوات کے ترک کرنے سے نہین اور نہ مال کے کھو دینے سے بلکہ دنیا مین بے رغبتی اسطرح ہے کہ تو اپنے قبضہ کی چیز پر زیادہ اعتماد کرنے والا بہ نسبت اللہ کے قبضہ کی چیز کے نہو اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب مین جب تجھکو کوئی مصیبت پہونچے زیادہ راغب ہو بہ نسبت اسکے کہ وہ مصیبت تیرے لئے باقی رکھی جاتی یعنی تجھکو نہ پہونچتی **ف** یعنی مومن جب گناہ کرتا ہے اور دنیا مین اُسکے بدلہ مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے تو آخرت مین ثواب پاتا ہے اور اگر گناہ کے بدلہ دنیا مین مصیبت نہین پہونچتی تو وہ گناہ باقی رہتا ہے اور آخرت مین اُسکی سزا ملتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ تیری رغبت مصیبت مین ثواب کے لئے زیادہ ہو بہ نسبت تیری رغبت کے نہونے مین۔ ط و سعید قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ ابن عباس رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک دن سوار تھا آپنے فرمایا اے لڑکے اللہ کا حق نگاہ رکھ یعنی اُسکی رضا طلب کر اللہ تجھکو محفوظ رکھیگا یعنی دنیا او آخرت کی برائیون سے اللہ کو نگاہ رکھ تو اُسکو اپنے سامنے پاویگا یعنی تیری محافظت اور مدد کریگا جدھر تو متوجہ ہوگا اور تیرے کام آسان کریگا اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے چاہ اور جان رکھ کہ اگر تمام لوگ اس بات پر متفق ہون کہ تجھکو کچھ نفع دین تو وہ تجھکو اُسی چیز کا فائدہ دینگے جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کی ہے اور اگر وہ سب اس بات پر اتفاق کرین کہ تجھکو کچھ ضرر پہونچائین تو تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے بجز ایسی بات کے جسکو اللہ نے تجھپر مقدر کیا ہے اٹھا گئے قلم اور خشک کئے گئے صحیفے یعنی تقدیر کا لکھا تمام ہو چکا اُسمین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ آدمی کی نیک بختی سے ہے اس بات پر راضی ہونا جو اللہ نے اسکے لئے مقدر کی ہے اور آدمی کی بدبختی مین سے ہے ترک کرنا اللہ سے خیر چاہنے کو اور آدمی کی بدبختی سے ہے اُسکا خفا ہونا اُس بات پر جو اللہ نے مقدر کی ہے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا ترک نہ کرے یہ بات بری ہے بلکہ اُس سے بہتری کی دعا کرے کہ جو کچھ ہو سب حق مین بہتر ہو و کو سعید انّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ

Marfat.com

فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ +
حضرت جابر رضؓ نے جہاد کیا ہمراہ رکاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نجد کی جانب مین جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مراجعت فرمائی تو جابر بھی آپکے ساتھ پھرے اُن لوگون کو دوپہر ایک میدان مین ہوئی جس مین کیکر بہت تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اترے اور لوگ متفرق ہوے کہ درختونکا سایہ لیتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے نیچے اُترکر اپنی تلوار اُسمین لٹکادی اور ہم ایک نیند سوئے یکایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو پکارتے تھے اور دیکھا کہ اُنکے پاس ایک گنوار تھا آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مجھپر میری تلوار سونتی اور مین سوتا تھا تو مین جاگا اور تلوار اُسکے ہاتھ مین کھچی ہوئی تھی اس شخص نے کہا کہ مجھ سے تمکو کون بچاویگا مین نے اس سے کہا کہ اللہ بچاویگا تین بار یہی سوال اور جواب ہوا اور آپنے اُسکو سزا نہ دی اور اُٹھ بیٹھے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اُسپر عمل کرین تو وہ آیت اُنکو کافی ہووے وہ یہ ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے تو اللہ اُسکے لئے نجات کی جگہ کرتا ہے اور اُسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہ گمان نہین کرتا **ف** یعنی اگر لوگ تقوی کرین تو یہ آیت اُنکو طلب رزق اور اُسکے اسباب کی مشقت سے کافی ہو چنانچہ بعض مشائخ کا قول ہے کہ ہر قوم کا ایک حرفہ ہے اور ہمارا حرفہ تقوی اور توکل ہے۔ حق كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو بھائی تھے اُنمین سے ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور دوسرا پیشہ کرتا اُس پیشہ والے بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کی آپنے فرمایا کہ شاید تجکو اُسکی برکت سے رزق ملتا ہو اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا آدمی کے دل کے لئے ہر میدان مین ایک شاخ ہے یعنی دل مین اسباب معیشت کی طرح طرح کی فکرین ہین تو جو کوئی اپنے دلکو طرح طرح کے فکرون کے پیچھے لگاویگا تو اللہ تعالی پروا نکریگا کہ کس میدان مین اُسکو ہلاک کرے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے تو اللہ تعالی اُسکو سب فکرون سے کافی ہوگا **ف** یعنی اُسکی ہر طرح کی حاجتین اُسپر آسان کریگا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ لَوْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ تمہارے پروردگار عز و جل نے فرمایا کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کرین تو مین اُنپر رات کو مینہ برساؤن اور دنکو اُنپر آفتاب نکالون اور اُنکو گرجنے کی آواز نہ سناؤن **فقیر** کہتا ہے کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر بالفرض سب لوگ طاعت جیسی کہ چاہئے بجالاوین تو امن اور سلامتی خالص اُنکو عنایت کی جاے جس مین خوف ہلاک اور آفت کا نہو۔ حق دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ اِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا

Marfat.com

وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَّرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِىْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اپنے گھر والون مین آیا اور جب اُنکی حاجت دیکھی تو جنگل کو نکلا یعنی گھبرا کر جب اُسکی بی بی نے دیکھا یعنی شوہر کا نکل جانا تو چکی کی طرف اُٹھی اور اُسکو تیار کیا اور تنور پر جا کر اُسکو جھونکا پھر کہا یا اللہ تو ہمکو رزق دے پھر اُسنے نظر کی تو دیکھا کہ کونڈا بھر گیا تھا ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ وہ عورت تنور کے پاس گئی تو اُسکو روٹیون سے بھرا پایا راوی کہتے ہین کہ اُسکا شوہر واپس آیا اور کہا کہ میرے پیچھے تمکو کچھ ملا اُسکی بی بی نے کہا کہ ہان ہمارے پروردگار کے یہان سے اور شوہر چکی کے پاس گیا اور اُسکو اُٹھا لیا یہ حال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اگر وہ شخص چکی کو نہ اُٹھاتا تو قیامت تک برابر پھرتی رہتی اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ - رزق بندہ کو طلب کرتا ہے جیسے اُسکی اجل اُسکو طلب کرتی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اسی مضمون کو مثنوی مولانا روم مین بیان کیا ہے ؎ ہان توکل کن مجنبان پا و دست رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ﴿ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِىْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِىْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ حضرت ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ گویا مین دیکھ رہا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ایک نبی کا انبیا مین سے بیان کرتے تھے کہ اُنکو اُنکی قوم نے مارا اور اُنکو خون آلودہ کیا اور وہ خون اپنے چہرہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی میری قوم کو بخشدے کہ وہ نہین جانتے **باب شرم** و ریا کا **بیان** - یعنی عبادت جو دکھانے اور سنانے کو کرے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری صورتون اور تمہارے مالونکو نہین دیکھتا ہے تمہارے دلون اور عملون کو قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِىْ غَيْرِىْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِئٌ هُوَ لِلَّذِىْ عَمِلَهٗ اللہ تعالی نے فرمایا مین سب شریکون سے زیادہ بے پرواہون شرک سے جسنے کوئی کام کیا کیا جسمین میرے غیر کو شریک کیا مین اُسکو اُسکے شرک کے ساتھ چھوڑ دونگا اور ایک روایت مین یون ہے کہ مین اُس سے بیزار ہون وہ اُسی کا ہے جسکے لئے اُسنے کیا **ف** انا اغنی الشرکا کے یہ معنی کہ جہان کے شرکا شرکت سے مل جانے پر راضی ہوتے ہین بخلاف میرے کہ مین اُس سے بے پرواہون کہ شرکت کے ساتھ عبادت پر راضی ہون بلکہ خالص عبادت پسند کرتا ہون ﴿ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِىْ يُرَائِى اللّٰهُ بِهٖ جو کوئی سنا دے اللہ تعالی اُسکو سنا دیگا اور جو کوئی دکھا وے اللہ تعالی اُسکو دکھا دیگا **ف** یعنی جو کوئی عبادت دکھانے اور سنانے کی غرض سے کرے اللہ تعالی قیامت مین اُسکو فضیحت اور رسوا کریگا - سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ

Marfat.com

الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ فرمائیے اُس شخص کا حال کہ اچھا عمل کرتا ہے اور لوگ اُسکی تعریف اُس عمل پر کرتے ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ لوگ اُسکو اُس عمل پر دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ حالت مُومن کی بشارت جلد ہے **ف** یعنی مرنے سے پہلے دنیا ہی مین جزا ملے اور خلاصہ یہ کہ خالص اللہ کے لئے عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونون مین جزا دیتا ہے حق إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ جب اللہ تعالیٰ لوگون کو قیامت کے دن یعنی اُسدن کہ جس مین شک نہین جمع کریگا تو ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جسنے اپنے کسی عمل مین اللہ کا کسیکو شریک کیا ہو تو چاہیئے کہ اُس عمل کا ثواب خدا کے سوا اُس دوسرے سے مانگے کیونکہ اللہ شریکون مین سے زیادہ بے پروا ہے شرک سے مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ اَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ جو کوئی لوگون کو سنادے اپنا عمل تو اللہ اُسکو سنادیگا اپنی خلق کے کانون مین اور اُسکو حقیر کریگا اور اُسکو ذلیل کریگا مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ جسکی نیت طلب آخرت کی ہو اللہ تعالیٰ اُسکی بے پروائی اُسکے دل مین کرتا ہے اور اُسکے پریشانی کو جمع کرتا ہے اور اُسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسکی نیت طلب دنیا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ محتاجی کو اُسکے سامنے کرتا ہے اور اُسکا حال اُسپر پریشان کرتا ہے اور دنیا مین سے اُسکو وہی آتا ہے جو اُسکے لئے مقدر ہے **ف** یعنی طلب آخرت مین اُسکا دل غنی کردیگا اور اُسکو ضروری رزق پر قانع کریگا اور پریشانی جمع کرنے سے یہ غرض کہ اُسکی خاطر جمع ہو جاتی ہے کیونکہ اُسکے اسباب ایسی جگہ سے مہیا ہوتے ہین کہ اُسکو معلوم نہین ہوتا اور دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے یعنی اُسکی طلب مین وہ شخص بہت سعی کا محتاج نہین ہوتا سید قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَاٰنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اثنا مین کہ مین اپنے گھر مین اپنی جانماز پر تھا کہ ایک شخص مجھپر داخل ہوا اور جس حال پر کہ اُسنے مجھکو دیکھا مجھے اچھا معلوم ہوا یعنی یہ فرمائیے کہ یہ ریا ہوئی یا نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ اللہ تعالیٰ تجھپر رحم کرے تجھ کو دو ثواب ہین ایک ثواب پوشیدگی کا اور ایک ثواب ظاہر کا **ف** اگر عمل کو ظاہر مین اس نیت سے کرے کہ اور لوگ دیکھکر میرا اقتدا کرینگے تو اُس مین بھی ثواب ہوگا حضرت ابوہریرہ بظاہر اسی نیت سے خوش ہوئے تھے اسلئے آپکو ثواب کی بشارت دی گئی حق يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِي يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُوْنَ فَبِي حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ اخیر زمانہ مین کچھ لوگ نکلینگے کہ دنیا کو دین سے فریب دینگے
یعنی دین کے اعمال سے دنیا والون کو فریب دیکر اُنسے طالب ہونگے پہنینگے لوگون کے رجوع کرنے کو بھیڑ کے چمڑے نرمی ظاہر
کرنیکے واسطے انکی زبانین شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اُنکے بھیڑیون کے دلونکی طرح ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ
لوگ دھوکھا کھاتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ اُن لوگون پر انھین مین سے ایسا فتنہ
بھیجونگا کہ اُنکے دانا کو حیران چھوڑے یعنی اُسکے دفع کا علاج دانشمندون سے بھی نہ ہوسکیگا اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً
وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ
ہر چیز کے لئے ایک زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لئے سُستی ہے تو اگر اُسکے عامل نے میانہ روی اور استقامت کی تو اُسکی فلاح
کی امید رکھو اور اگر اُسکی طرف اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے تو اُسکو کچھ مت شمار کرو **ف** یعنی اہل فلاح سے مت جانو اور
اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ زیادتی اور کمی راہ کی اختیار کی - **حق فقیر** کہتا ہے کہ شِرّۃ بکسر شین
و تشدید را مہملہ و تا در آخر حرص و نشاط کو کہتے ہین اور یہان اُس سے مراد افراط ہے اور فترۃ بفتح فا و سکون تا سستی
کو کہتے ہین جس سے مراد تفریط ہے اور مقصود حدیث یہ ہے کہ اعمال ظاہری کے اور اخلاق باطنی کے دو طرفین ہین ایک
افراط یعنی زیادتی دوم تفریط یعنی کمی اور یہ دونو صورتین بری اور نقصان کے باعث ہین اور عمدہ اور کامل میانہ روی
ہے جسکو اِس اشارہ سے بیان فرمایا فان صاحبہا سدد الخ - حق بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ
فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى آدمی کو برائی سے یہی کافی ہے کہ اُسکی طرف دین کی باتون مین یا دنیا کی
باتون مین اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے مگر جسکو اللہ تعالی بچاوے **فقیر** کہتا ہے کہ شہرت اور انگشت نما ہونیکی برائی
دنیا مین تو ظاہر ہے کہ امن اور سلامتی سے دور پڑتا ہے اور تیر آفت کا نشانہ بنجاتا ہے اور دین مین اُسکی برائی اس
ہے کہ اُسکے باعث سے خود کے جال مین پھنسنے اور ریاست اور امامت اور لوگون کی تعظیم کے متوقع ہونے اور شیطان کے
داؤن مین آجانیکا موقع ہے - حق قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ
مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا
فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ
اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ ابو تمیمہ کہتے ہین کہ مین حاضر
ہوا صفوان اور اُسکے یارون کے پاس اور جندب اُنکو نصیحت کرتے تھے اُنہون نے جندب سے کہا کہ تو نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے جندب نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سناوے یعنی
اپنے اعمال اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن سناویگا یعنی فضیحت کریگا اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے یعنی دوسرون پر یا
طاقت سے زیادہ اپنے نفس پر تو اللہ تعالی اُسپر قیامت کے دن مشقت ڈالیگا لوگون نے کہا کہ ہمکو وصیت کرو جندب نے

Marfat.com

کر کہ آدمی مین سب سے پہلے اُسکا پیٹ سڑتا ہے تو جس سے ہو سکے کہ حلال کے سوا اور کچھ نہ کھاوے تو چاہیئے کہ اُسکو کرے اور جس سے ہو سکے کہ اُسکے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون کا گرانا حایل نہ ہو تو چاہیئے کہ کرے **ف** یعنی ناحق کسیکا خون کرنا اسکا مانع ہے جنت مین داخل ہونیکو تو یہ مطلب ہوا کہ جو کوئی اپنے جنت مین داخل ہونیکے لئے خون ناحق نکرے تو اُسپر کار بند ہو اور چلو بھر کی قید اس بات کا اشارہ ہے کہ تھوڑا سا بھی حایل ہوتا ہے چہ جائیکہ بہت ہو سید اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ حضرت عمر فاروق رض ایک روز مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گئے اور معاذ بن جبل رض کو پایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھے روتے ہین فاروق رض نے پوچھا کہ کون چیز رلاتی ہے معاذ بن جبل رض نے کہا کہ وہ بات رلاتی ہے جسکو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تھوڑی سی نمود بھی شرک ہے اور جس نے کسی اللہ کے دوست سے دشمنی کی اُسنے اللہ تعالے سے لڑائی کی [illegible] اور دوست رکھتا ہے نیک بختون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو [illegible] جو موجود ہون تو اُنکے تئین نہ نزدیک کئے جاوین اُن لوگون کے [illegible] اس کے سبب اندھیرا رہتا ہے اسقدر اُنکو [illegible] اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا جب بندہ ظاہر مین [illegible] اور اچھی طرح ادا کرتا ہے اور پوشیدگی مین پڑھتا ہے اور اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ میرا بندہ [illegible] ٹھیک ہے يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ آخر زمانہ مین کچھ لوگ ہونگے کہ ظاہر مین ایک دوسرے کے بھائی اور باطن مین دشمن کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کسطرح ہوگا فرمایا کہ یہ اسطرح ہوگا کہ بعض کو بعض کی طرف رغبت ہوگی اور بعض کو بعض سے خوف [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ محبت اور دشمنی دنیوی غرضون سے ہوگی اگر کوئی غرض کسی سے آپڑے تو رغبت کرینگے اور اگر کچھ غرض نہو یا غرض حاصل نہو تو [illegible] اور دشمن بناوین مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ جو کوئی نماز پڑھے کہ دکھاتا ہے تو اُسنے شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھاوے کو اُسنے شرک کیا اور جو کوئی خیرات کرے نمود کو اُسنے شرک کیا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْاِشْرَاكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ

Marfat.com

اَمَا اِنَّھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰکِنْ یُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ وَالشَّھْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُھُمْ صَآئِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَھْوَۃٌ مِّنْ شَھَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ مین اپنی امت پر شرک اور پوشیدہ خواہش سے ڈرتا ہون شداد رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ آیا آپکی امت آپکے بعد شرک کریگی آپنے فرمایا ہان جان رکھو کہ وہ نہ آفتاب کو پوجین گے نہ چاند نہ پتھر کو نہ بت کو بلکہ اپنے اعمال کو اور پوشیدہ شہوت کو دکھاوینگے اسطرح کہ انمین سے کوئی صبح کو روزہ رکھیگا اور اُسکو کوئی خواہش اُسکی خواہشون مین سے پیش آئیگی تو اپنا روزہ چھوڑ دیگا **ف** خواہش سے مراد کھانا اور جماع وغیرہ ہے حاصل یہ کہ اپنی خواہش نفسانی کو خدا کی طاعت پر ترجیح دیگا۔ سید قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ابوسعید رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور ہم کانے دجال کا ذکر کرتے تھے آپنے فرمایا کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاؤن کہ وہ تمپر میرے نزدیک بہ نسبت کانے دجال کے بھی زیادہ خوفناک ہے ہمنے عرض کیا ہان یارسول اللہ ہان آپ بتا دیجئے آپنے فرمایا کہ وہ بات شرک خفی ہے اسطرح کہ آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور پھر اپنی نماز کو زیادہ کرے جب کسی آدمی کی نظر اپنی طرف دیکھے لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا کُوَّۃَ خَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَآئِنًا مَا کَانَ اگر کوئی آدمی کوئی عمل ایسے غار مین کرے جسمین نہ دروازہ ہو نہ سوراخ تو اُسکا عمل جو کچھ ہوگا لوگون تک نکلیگا **ف** اسمین یہ اشارہ ہے کہ اظہار عمل کی کچھ ضرورت نہین خود بخود شائع ہو جاتا ہے تو ظاہر کرنے کی حاجت نہ [illegible] ہو۔ سید مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ اَظْھَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا رِدَآءً [illegible] اچھی خصلت یا بری ہو تو اللہ تعالیٰ اُس خصلت کی ایک علامت ظاہر کر دیتا ہے جس سے [illegible] خصلت کی علامت صلاح و تقویٰ ہے تو ایسے شخص کو اظہار کی ضرورت نہین کہ ظاہر کرکے ریا [illegible] اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَسْتُ کُلَّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ اَتَقَبَّلُ ھَمَّہٗ وَھَوَاہُ فَاِنْ کَانَ ھَمُّہٗ وَھَوَاہُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَہٗ حَمْدًا لِّیْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین ایسا نہین ہون کہ دانا [illegible] لیکن مین اُسکا قصد اور خواہش قبول کرتا ہون تو اگر اُسکا قصد و خواہش میری طاعت مین ہو تو مین اُسکے سکوت کو [illegible] حمد اور تعظیم کر دیتا ہون اگرچہ وہ کچھ نہ بولے **ف** اسلئے کہ اُسکے دل مین میری محبت اور [illegible] حق

باب ہفتم رونے اور ڈرنے کا بیان یعنی خوف خدا

سید وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ بخدا مین نہین جانتا بخدا مجھے معلوم نہین حالانکہ مین خدا کا رسول ہون کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ یہ جانتا ہون کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا **ف** جب عثمان بن مظعون صحابی نے انتقال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنپر بوسہ دیا ایک عورت نے اُنکے بوسہ دینے کے سبب کہا کہ اُسکی عاقبت بخیر ہوئی اُسکی تنبیہ کو آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ غیب کی خبر کسیکو نہین عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْھَا امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ھِرَّۃٍ لَّھَا

Marfat.com

ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض حتى ماتت جوعا ورأيت عمرو بن عامر الخزاعي
يجر قصبه في النار وكان اول من سيب السوائب مجھ پر دوزخ پیش کی گئی تو مین نے اسمین بنی اسرائیل کی
ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی بلی کے باب مین عذاب دی جاتی تھی اسنے بلی کو باندھ رکھا کہ نہ خود اسکو کھانا کھلایا اور نہ اسکو چھوڑا
کہ زمین کے حشرات یعنی چوہے چڑیا وغیرہ کھاتی یہانتک کہ وہ بلی بھوکی مرگئی اور مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی
انتڑیان آگ مین گھسیٹ رہا تھا اور اس شخص نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے تھے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج
وماجوج مثل هذه وحلق باصبعه الابهام والتي تليها قالت زينب فقلت يا رسول الله افنهلك
وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز ڈرتے ہوے ام المومنین زینب بنت
جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آئے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی ایک برائی سے جو نزدیک پہونچی یعنی عنقریب فتنے ہونگے
[illegible] حضرت عثمان غنی رض کا آج یاجوج ماجوج کی دیوار مین سے اتنا کھل گیا اور آپنے دو انگلیون
کا حلقہ کرکے یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت سے ملاکر حلقہ بنایا زینب کہتی ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک
ہوجائینگے حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے آپنے فرمایا کہ جس صورت مین کہ برائیان بہت ہونگی ليكونن من امتي اقوام
يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم
يأتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ اخرين قردة و
خنازير الى يوم القيمة میری امت مین سے کچھ قومین پیدا ہونگی کہ وہ حلال جانینگی خز کو جو ایک قسم ریشمی کپڑے کی ہے
اور حریر کو اور شراب اور باجون کو اور کچھ قومین ایک پہاڑ کی طرف اترینگی کہ انکے پاس انکے مواشی آئینگے ایک آدمی انکے پاس
کسی کام کو آویگا یعنی کچھ دودھ مانگیگا تو اسکو کہینگے کہ ہمارے پاس کل کو پھر آنا یعنی اسوقت سوال رد کردینگے تو اللہ تعالی راتکو انکو ہلاک کریگا اور
پہاڑ کو انپر گرادیگا اور دوسرون کی صورت بدلیگا بندرون اور سورون سے قیامت تک ف یعنی قیامت تک اسی
صورت پر باقی رہینگے ط اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم
جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو جو لوگ انمین ہین ان سب پر عذاب پہنچتا ہے پھر اٹھائے جائینگے آخرت
مین اپنے عملون پر يبعث كل عبد على ما مات عليه ہر ایک بندہ اس چیز پر اٹھایا جائیگا جسپر کہ وہ مرا ہے یعنی کفر
یا ایمان پر ما رأيت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها مین نے کوئی چیز دوزخ جیسی سختی اور
ہول مین نہین دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہے اور نہ بھلائی مین جنت جیسی کوئی چیز دیکھی کہ اسکا طالب سو رہے ف
یعنی جب کوئی دشمن قوی کے شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہین تو آگ جیسی چیز سے بھاگنے والے کو چاہئے کہ غفلت نکرے اور بھاگنے
مین جسقدر ہوسکے کوشش کرے یعنی طاعت کرنا اور گناہون کا چھوڑنا اپنے اوپر لازم کرے اسیطرح طالب جنت کو چاہئے کہ
اسکے حاصل کرنے مین سعی کرے اور غافل نہو حق اني ارى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق

Marfat.com

لها ان تئط والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ واللہ
لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات
تجأرون الی اللہ تعالی قال ابو ذر یا لیتنی کنت شجرۃ تعضد میں وہ چیز دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور وہ بات
سنتا ہون جو تم نہین سنتے یعنی قیامت کے ہول اور عذاب کی شدت چرا تا ہے آسمان اور اسکو چرانا شایان ہے قسم ہے اُس
ذات کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ آسمان مین کوئی جگہ چار انگشت کی بھی نہین جہان ایک فرشتہ اپنا ماتھا اللہ تعالی کے
سجدہ کے لئے نہ رکھے ہو بخدا اگر تم جانو وہ بات جسکو مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنسو اور بہت سا روؤ اور بستر وں پہ عورتون سے
لذت نہ اٹھاؤ اور راہون کی طرف اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے نکل جاؤ ابو ذر رض نے کہا کہ اے کاش مین ایک درخت ہوتا
جو کاٹ دیا جاتا **ف** یعنی تاکہ گناہون مین گرفتار نہ ہوتا۔ حق یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی
یوما او خافنی فی مقام خداے عزوجل فرمائیگا کہ دوزخ مین سے اُس شخص کو نکالو جس نے مجھکو ایک دقت یاد کیا ہو یعنی
اخلاص اور توحید کے ساتھ یا مجھ سے کسی جگہ مین ڈرا ہو **ف** یعنی نفس کو گناہ کرنے سے میرے خوف کی وجہ سے باز رکھا ہو
حق قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الایۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم
وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکن ہم الذین یصومون و
یصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات
حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِس آیت کے معنی پوچھے والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ یعنی
اور وہ لوگ کہ دیتے ہین جو چیز دیتے ہین ایسے حال مین کہ انکے دل ڈرتے ہوتے ہین آیا یہ لوگ وہی ہین کہ شراب پیتے ہین اور چوری کرتے
ہین آپنے فرمایا نہین اے صدیق کی بیٹی بلکہ یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور اس بات
ڈرتے ہین کہ یہ عمل انسے قبول نہ کیا جاوے یہ وہی لوگ ہین کہ بھلائیون مین جلدی کرتے ہین **ف** آیہ مذکورہ کی باقی یہ ہے
انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب
ثلثا اللیل قام فقال یا ایہا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ جاء الموت
بما فیہ جاء الموت بما فیہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب دو تہائی رات کی گذرتی تو کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ
اللہ کو یاد کرو پہلا نفخہ آیا اسکے پیچھے دوسرا نفخہ آویگا آئی موت اُن ہولونکے ساتھ جو اُسمین ہین آئی موت اُن ہولون کے ساتھ جو اُسمین ہین یعنی عذاب قبر اور اُسکے سوا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ فرأی الناس کانہم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم ذکر ہادم
اللذات لشغلکم عما اری الموت فاکثروا ذکر ہادم اللذات الموت فانہ لم یأت علی القبر یوم
الا تکلم فیقول انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود واذا دفن
العبد المؤمن قال لہ القبر مرحبا واہلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظہری الی فاذ ولیتک
الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیتسع لہ مد بصرہ ویفتح لہ باب الی الجنۃ واذا دفن العبد

Marfat.com

الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان كنت لابغض من يمشي على ظهري الي
فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك قال فيلتئم عليه حتى تختلف اضلاعه قال
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم باصابعه فادخل بعضها في جوف بعض ويقيض له سبعون
تنينا لو ان واحدا منها نفخ في الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهسنه ويخدشنه
حتى يفضى به الى الحساب قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض
الجنة او حفرة من حفر النار نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لئے نکلے لوگون کو دیکھا کہ گویا وہ ہنستے ہین آپنے فرمایا
کہ یاد رکھو اگر تم لذتون کی توڑنے والی یعنے موت کا بہت ذکر کرتے تو وہ تمکو اُس حالت سے روکتی جسکو مین دیکھتا ہون یعنی
تم ہنسنا چھوڑ دیتے کہ لذتون کی توڑنیوالی یعنی موت کا ذکر بہت کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ وہ یون نہ کہتی ہو وہ کہتی ہے کہ مین غربت
کا گھر ہون اور مین تنہائی کا گھر ہون اور مین مٹی کا گھر ہون اور مین کیڑونکا گھر ہون اور جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اُس
سے قبر کہتی ہے کہ خوب کیا اور اپنے ہی مال مین آیا جان لے کہ تو میرے نزدیک اُن سب لوگون سے زیادہ محبوب تھا جو میری پشت
پر چلتے تھے آج جب تجھکو میرے حوالے کیا اور تو میرے پاس آیا تو تو میرا سلوک اپنے ساتھ دیکھ لینا آپنے فرمایا کہ پھر اُسکے لئے قبر نظر
کی پہنچنے تک فراخ ہو جاتی ہے اور اُسکے لئے ایک دروازہ بہشت کی طرف کھلتا ہے اور اگر بندہ بدکار یا کافر دفن کیا
جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے کہ تجھے مرحبا نہ اہلا جان رکھ کہ تو میرے نزدیک اُن سب سے برا تھا جو میری پشت پر چلتے ہین
آج جو تجھکو میرا حوالہ ہوا اور تو میرے پاس آیا تو میرا کام اپنے ساتھ ابھی دیکھ لینا آپنے فرمایا کہ پھر قبر اُسپر ملتی ہے یہانتک کہ اُسکی
پسلیان ادھر کی اُدھر ہو جاتی ہین راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے ادھر کی اُدھر ہونے
کو بتلایا اسطرح کہ بعض انگلیون کو بعض کے اندر داخل کیا آپنے فرمایا اور اُسکے لئے ستر اژدہے معین کئے جاتے ہین کہ اگر انمین
سے ایک زمین پر پھنکار مارے تو زمین کوئی چیز نہ اگاوے جب تک کہ دنیا باقی رہے تو یہ اژدہے اُسکو کاٹتے اور ڈستے ہین
یہانتک کہ اُسکو حساب کے لئے لایا جاوے راوی کہتے ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغون
مین سے ایک باغ ہے یعنی مومن کے حق مین یا دوزخ کے گڑھون مین سے ایک گڑھا ہے یعنی کافر کے حق مین قالوا یا رسول
الله قد شبت قال شيبتني هود واخواتها صحابہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہو گئے آپنے فرمایا کہ مجھکو
بوڑھا کر دیا سورہ ہود اور اُسکی بہنون نے **ف** یعنی جن سورتون مین قیامت کا احوال ہے جیسے سورہ واقعہ اور مرسلات اور
عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت سید قال انكم لتعملون اعمالا هي ادق في اعينكم من الشعر كنا نعدها
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من الموبقات يعني المهلكات حضرت انس رض کہتے ہین کہ تم وہ
عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک معلوم ہوتے ہین ہم اُن عملون کو زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
مین موبقات یعنی ہلاک کرنے والے گنتے تھے **ف** یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اُنکو مہلکات سمجھتے
تھے سید قال یا عائشة ایاك ومحقرات الذنوب فان لها من الله طالبا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ اے عائشہ رض اپنے آپکو چھوٹے گناہون سے دور رکھ کیونکہ اللہ کیطرف سے اُنکا مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی ملائکہ امرنی
رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَ
اَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ
عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ مجھ کو میرے پروردگار نے نو باتون کا حکم فرمایا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور عدل کی بات کہنی غصہ
خوشی مین اور میانہ روی کرنا فقیری اور تونگری مین اور یہ کہ صلہ رحم کرون ایسے شخص سے جو مجھ سے قطع رحم کرے اور اُس شخص کو
دون جو مجھے محروم رکھے اور اُس شخص کو معاف کرون جو مجھپر ظلم کرے اور یہ کہ میرا سکوت فکر کے طور پر ہو اور میرا بولنا ذکر کے طور پر
اور میرا دیکھنا عبرت کی راہ سے اور یہ کہ مین حکم کرون اچھی بات کا **ف** پہلے نو باتین فرمائین اور دس ذکر کی گویا امر بالمعروف اجمال
ہے تفصیل بالا کے کیونکہ اُسمین سب بھلائیان آگئین۔ سید مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ
کَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ
کوئی بندہ مومن ایسا نہین جسکی آنکھون سے آنسو نکلین اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہون خدا تعالی کے خوف کے سبب پھر یہ آنسو اُسکے
چہرہ مین سے کسی بہتر جگہ پر پہونچ جائین کہ اللہ تعالی اُسکو دوزخ پر حرام نکرے یعنی جو کوئی خوف خدا سے تھوڑا سا بھی روئے اور قطرہ
اشک اُسکے مونہہ پر روان ہون تو دوزخ اُسپر حرام ہوتی ہے **باب ہشتم آدمیون کی حالت بدلنے کا بیان** اِنَّمَا
النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً یہی بات ہے کہ آدمی سو اونٹون کی طرح مین کہ نہین معلوم ہوتا کہ تو
اُنمین سے ایک سواری کے قابل پائے یعنی سو آدمیون مین سے ایک بھی صالح اور واقعی آدمی نہین ملتا جیسے کسی نے شعر کہا
ہے **ع** انچہ من جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست ✱ نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار ست و نیست یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ
الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰہُ بَالَةً اچھے لوگ جاتے رہینگے اول پھر اول
یعنی اپنی اپنی باری سے اور باقی رہینگے نکمے جو کی بھوسی کی طرح یا ردی کھجور کی طرح اللہ تعالی اُنکی کچھ پروا نکریگا **ف** یعنی کچھ قدر
وعزت خدا کے یہان نہ ہوگی۔ سید اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیْ الْمُطَیْطِیَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ
سَلَّطَ اللّٰہُ شِرَارَهَا عَلٰی خِیَارِهَا جب میری امت اکڑ کے چلیگی اور بادشاہزادہ فارس و روم کے اُنکی نوکری کرینگے تو اللہ
تعالی امت کے برون کو اُسکے اچھے لوگون پر مسلط فرمائیگا قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی
الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِیْ هُوَ فِیْهِ الْیَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِیْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰی
وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَکُمْ کَمَا تُسْتَرُ الْکَعْبَةُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مِّنَّا الْیَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَ
نُکْفَی الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ حضرت علی مرتضی کہتے مین کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مسجد مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہمپر مصعب بن عمیر آئے اُنکے بدن پر بجز ایک چادر کے جسمین پوستین کے ٹکڑہ کے پیوند لگے ہوئے تھے

Marfat.com

اور کچھ نہ تھا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو رو پڑے اس وجہ سے کہ مصعب رضؓ پہلے نعمت مین تھے یعنی مکہ مین
اور وہ آج اس حال مین ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم مین سے ایک صبح کو ایک جوڑہ
مین ہوگا اور شام کو دوسرے مین یعنی دو وقتہ کپڑے بدلو گے اور اُسکے سامنے ایک رکابی رکھی جائیگی اور دوسری اٹھائی جائیگی
یعنی کھانے کی کثرت کی وجہ سے اور اپنے گھرون کو چھت بند اور دیوارگیری لگاؤگے جیسے کعبہ شریف ڈھانکا جاتا ہے صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اُس روز اپنی آجکی حالت سے بہتر ہونگے عبادت کے لئے فارغ ہونگے اور مشقت سے بچائے جاوینگے
آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ تم آج بہتر حالت مین ہو بہ نسبت اُسدن کی حالت کے یعنی ناز و نعمت مین پڑکر خدا کم یاد آتا ہے يَأْتِي
زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ایک زمانہ لوگون پر ایسا آئیگا کہ اُنمین اپنے دین
پر صبر کرنے والا چنگاری پکڑنے والے کی مانند ہوگا **ف** یعنی فسق کے ظاہر ہونے اور مددگارون کے کم ہونیکے سبب دین
پر صبر کرنا ایسا مشکل ہوگا جیسے ہاتھ مین چنگاری پکڑنی سید إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَ
أُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ
وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا جب تمہارے سردار تم مین سے بہتر لوگ ہونگے اور تمہارے
دولتمند سخی ہون اور تمہارے کام آپسکے مشورے سے ہون تو زمین پر رہنا تمہارے حق مین بہتر ہے اُسکے اندر رہنے سے اور جبوقت
تمہارے سردار بدلوگ ہون اور تمہارے توانگر بخیل اور تمہارے معاملات تمہاری عورتون کو سپرد ہون تو زمین کے اندر رہنا
تمہارے حق مین بہتر ہے اُسکے اوپر رہنے سے **ف** یعنی اول صورت مین جینا بہتر ہے مرنے سے اور دوسری صورت مین مرنا
بہتر ہے جینے سے قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا
كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ
إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ابن عباس رضؓ کہتے ہین کہ جس قوم مین خیانت
ظاہر ہوئی اللہ تعالی اُنکے دل مین ہیبت ڈالتا ہے یعنی ڈرپوک ہو جاتے ہین اور جس قوم مین زنا ظاہر ہوا تو اُنمین موت بہت
ہوتی ہے اور جس قوم نے ماپ اور تول مین کمی کی اُنسے رزق دور ہوتا ہے یعنی برکت نہین ہوتی اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہے
اُنمین خونریزی پھیلتی ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے اُنپر دشمن مسلط ہوتا ہے لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ
أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا جب
یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین اور ڈرا اپنے کنبے کو جو بہت نزدیک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پکارا وہ
لوگ اکھٹے ہوے اور آپنے عام پکارا اور خاص پکارا یعنی فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی اپنے نفسون کو آگ سے چھڑاؤ اے

Marfat.com

اولاد مرہ بن کعب کی اپنے نفسون کو آگ سے بچاؤ اے عبد شمس کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے چھڑاؤ اے بنی ہاشم اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ رض اپنی جان کو آگ سے بچا کیونکہ مین تمہارے لیئے اللہ کے عذاب سے کسی چیز کا مالک نہین ہون بجز اسکے کہ ایک تمکو قرابت ہے کہ تر کرونگا اسکی تری سے **ف** یعنی قرابت کی جہت سے سلوک اور احسان دنیوی کرونگا اور عذاب کا علاج میرے پاس کچھ نہین **منھم اُمَّتِیْ هٰذِهٖ مَرْحُوْمَةٌ لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ** یہ میری امت رحم کی ہوئی ہے کہ اسپر آخرت مین عذاب نہوگا اسکا عذاب دنیا مین فتنہ اور زلزلہ اور قتل ہے **ف** امت سے مراد صحابہ ہین یا وہ لوگ جنہون نے کبیرہ گناہ نہین کیئے انکے لئے قتل وغیرہ صغیرہ گناہونکا کفارہ ہوجاتا ہے سید

کِتَابُ الْاٰدَابِ یعنی آداب کے مضامین کی حدیثین اور ادب اس عمل کو کہتے ہین جسکا کرنا اچھا ہو قول ہو یا فعل حق **باب اول سلام کا بیان** **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّی الْاٰنَ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر پیدا کیا کہ انکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب انکو پیدا کیا تو فرمایا کہ جا اور ان لوگون پر سلام کر اور وہ جماعت فرشتے بیٹھے ہوے تھے اور انسے جواب سن جو لوگ تجھکو سلام کا جواب دین کیونکہ وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا حضرت آدم ع گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتون نے انکے لیئے لفظ ورحمۃ اللہ بڑھایا نیز آپنے فرمایا کہ جو شخص بہشت مین داخل ہوگا وہ آدم کی صورت پر ساٹھ ہاتھ قد کا ہوگا پھر آدم کے بعد سے برابر مخلوق اب تک کم ہوتی رہی یعنی قد و قامت مین **اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ** ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپنے فرمایا کہ یہہ بہتر ہے کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اس شخص کو جسکو جانتا ہے اور جسکو نہین جانتا یعنی آشنا اور غیر آشنا سبکو سلام کرنا بہتر ہے **لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ** ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھہ حق ہین اسکی خبر پوچھے جب بیمار ہو اور اسکے جنازہ مین شریک ہو جب مر جاوے اور اسکی بلاوا قبول کرے جب وہ بلاوے اور اسپر سلام کرے جب اس سے ملے اور اسکی چھینک کا جواب دے جب وہ چھینکے اور اسکی خیر خواہی کرے جس وقت مین کہ غائب ہو یا حاضر ہو **ف** چھینک کا جواب یہ ہے یعنی یرحمک اللہ کہے مگر یہ کہنا اسوقت ہے کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے

Marfat.com

الحمد لله کہا ہو لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تم جنت مین داخل نہ ہوگے یہانتک کہ ایمان لاؤ اور مؤمن نہ ہوگے یہانتک کہ آپسمین محبت
کرو کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتا دون کہ جب تم اُسکو کرو ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ یہ ہے کہ آپسمین سلام کا چرچا کرو
يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ سلام کرے
بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے آدمی سلام کرین بہت کو **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ فریقین ایک دوسرے سے ملجاوین
لیکن اگر کوئی شخص کسیکے پاس آوے تو اس آنیوالے ہی پر سلام لازم ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یا تھوڑے ہون یا بہت ہون
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکون پر گذرے
تو آپنے انپر سلام کیا لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ
ابتدا سلام نکرو یہود اور نصارٰی سے اور جب تم ملو انمین سے ایک کو راہ مین تو اُسکو تنگ کرو زیادہ تنگ راہ کیطرف **ف** یعنی
کافر کو راہ مین ایسا تنگ کرو اور ہٹاؤ کہ دیوار سے لگجائے تاکہ اسلام کی شوکت ظاہر ہو اور اُسکو ابتدا سلام اسلئے منع ہے کہ پہلے
سلام کرنے مین اُسکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہے اور یہ امر ممنوع ہے اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ
جب تمپر اہل کتاب سلام کرین تو تم جواب مین وعلیکم کہو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے اور انہین دونو کی
ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ لوگ بجائے السلام کے السام کہتے ہین بدون لام کے یعنی تمپر موت ہو اسلئے جواب مین فقط
وعلیکم فرمایا یعنی تمپر بھی جسکے تم مستحق ہو اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ
مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ تم دور رہا ہون پر بیٹھنے سے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ بدون بیٹھے راہون کے ہمارا گذارہ نہین ہم اُنمین آپس مین باتین کرتے ہین آپنے فرمایا کہ جب تم راہ مین بیٹھے
بغیر نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کیا کرو اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ نیچا رکھنا آنکھ کا یعنی
غیر شرع سے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے وغیرہ کا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے
منع کرنا اور ایک روایت مین یہ بھی ہے اور راہ بتانا یعنی ناواقف اور بھولے کو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فریاد رسی کرو
مظلوم کی اور بھولے کو راہ بتاؤ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ
ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ
فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ
ثَلٰثُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ زَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ
وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ ایک آدمی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا السلام علیکم آپنے اُسکو جواب دیا پھر وہ

Marfat.com

بیٹھ گیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئیں پھر دوسرا شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے اُسکو جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو بیس نیکیاں ہوئیں پھر اور شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے اُسکو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اُسکو تیس نیکیاں ہوئیں اور ایک روایت مین زیادہ آیا ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپنے فرمایا کہ اسکو چالیس نیکیاں ہوئیں اور فرمایا کہ ثواب کی زیادتیاں اسیطرح ہوتی ہین یعنی جتنے الفاظ مسلمان زیادہ بولیگا اُسیقدر اُسکو ثواب اور فضیلت ہوگی۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ لوگون مین سے اللہ کی رحمت سے قریب وہ شخص ہے کہ سلام کی ابتدا کرے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِنَّ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کچھ عورتون پر گذرے اور آپنے اُنپر سلام کیا ف یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو درست تھی اور آپکے سوا دوسرا مرد اگر عورت پر سلام کرے یا عورت مرد پر تو اگر ان دونوں مین علاقہ محرمیت یا زوجیت کا ہو تو درست ہے اور جواب کا استحقاق ثابت ہوگا اور اگر کچھ علاقہ نہین تو سلام بھی درست نہین اور نہ استحقاق جواب لیکن اگر عورت بڑھیا ہو کہ گمان فتنہ کا نہو تو درست ہے مفاتیح وحق لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ ہم مین سے نہین وہ شخص جو مشابہت کرے ہمارے غیر کی تم یہود کی مشابہت مت کرو اور نہ نصاری کی کہ یہود کا سلام کرنا انگلیون کا اشارہ ہے اور نصاری کا سلام کرنا ہتیلیونکا اشارہ ف یعنی یہود شہادت کی دونو انگلیاں سلام مین کرنے کے لیئے ملاتے ہین اور نصاری دونو ہتیلیون کو ملاتے ہین سید اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ جب تم مین سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اُسکو سلام کرے اگر دونوں کے بیچ مین درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجاوے پھر اُس سے ملے تو اُسکو سلام کرے یعنی دوبارہ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَھْلَہٗ بِسَلَامٍ جب تم گھر مین داخل ہو تو گھر والونکو سلام کرو اور جب باہر نکلو تو گھر والون کو رخصت کرو سلام سے یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضہ کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب تو اپنے گھر والون پر داخل ہو تو سلام کر یہ سلام تجھپر اور تیرے گھر والون پر موجب برکت ہوگا اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ جب تم مین سے کوئی کسی مجلس مین پہونچے تو چاہیئے کہ سلام کرے پھر اگر اُسکے دل مین بیٹھنا آوے تو بیٹھ جاوے پھر جب مجلس سے اُٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلے مرتبہ کا سلام دوسرے کی نسبت لائق تر نہین ف یعنی دونو سلام حق اور سنت ہونے مین اور ثواب وغیرہ مین برابر ہین۔ سید

باب دوم اذن خواہنے کا بیان۔

ف جب کسیکے گھر مین داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ یون کہے السلام علیکم مین اندر آؤن یا پکارکے سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھے یا کھنکارے یا دستک دے۔ شرح وشرح مسلم قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ کلدہ صحابی رضہ کہتے ہین کہ مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

کی خدمت مین داخل ہوا اور مین نے سلام نہ کیا اور نہ اجازت چاہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جا اور یون کہہ السلام علیکم کیا مین اندر آؤن لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ مت اذن دو ایسے شخص کو جو ابتدا سلام سے نکرے

باب سوم مصافحہ اور معانقہ کا بیان۔ ف مصافحہ کہتے ہین ہاتھ سے ہاتھ ملانا اور معانقہ گلے ملنا مصافحہ مستحب ہے ملاقات کے وقت لیکن امرد لڑکے اور اجنبی جوان عورت سے حرام ہے اور معانقہ سفر سے آنیکے وقت مستحب ہے قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی مرتضیٰ کا بوسہ لیا اور آپکے پاس اقرع بن حابس صحابی موجود تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہین مین نے اُنمین سے کسیکا بوسہ نہین لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرع کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو رحم نہین کرتا اُسپر رحم نہین کیا جاتا مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا کوئی دو مسلمان ایسے نہین کہ آپسمین ملکر ایک دوسرے سے مصافحہ کرین تو ان دونو کے جدا ہونے سے پیشتر اُنکی مغفرت نہو ہو اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ جب دو مسلمان ملین اور باہمدگر مصافحہ کرین اور اللہ کی حمد کرین اور اُس سے بخشش چاہین تو انکی مغفرت ہو جاتی ہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهُ اَيَنْحَنِيْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُهُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے کیا اُسکے لئے جھکے آپنے فرمایا نہین اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکے گلے لگے اور اُسکا بوسہ لے آپنے فرمایا نہین اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکا ہاتھ پکڑکے اُس سے مصافحہ کرے آپنے فرمایا ہان ف سلام وغیرہ کے لئے جھکنا مکروہ ہے بلکہ بعض علمانے اسکو قریب کفر کے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس بات کی ریس نکرے کہ اکثر اہل علم اور صلاح ایسا کرتے ہین کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے برا کرتا ہے اللہ سب کو بچاوے ۔ سید وحق تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ اَوْ عَلٰى يَدِهِ فَيَسْاَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ بیمار کی پوری بیمار پرسی اسطرح ہے کہ تم مین سے ایک اپنا ہاتھ اُسکی پیشانی یا اُسکے ہاتھ پر رکھکر اُس سے پوچھے کہ تو کیسا ہے اور تمہارا پورا سلام علیک باہمدگر مصافحہ کرنا ہے ف یعنی سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو کہ سلام کا تحفہ پورا ادا ہو حق قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ زید بن حارثہ مدینہ منورہ مین آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تھے (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) تو زید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف برہنہ اُٹھے اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے یعنی جلدی کے سبب کپڑا درست نہو سکا بخدا مین نے آپ کو تن برہنہ اُس سے پہلے دیکھا نہ اُس حال کے بعد غرضکہ زید کو آپنے

Marfat.com

گلے لگایا اور اُنکا بوسہ لیا **ف** یعنی کسیکی ملاقات کے وقت مین نے آنکو اسطرح برہنہ نہین دیکھا۔ سید اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اِسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ امام حسن اور امام حسین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے آپنے دونو کو گلے لگایا اور فرمایا کہ اولاد بخل اور نامردی کا سبب ہے **ف** کیونکہ مال دیتے ہوئے آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر یہ مال دوسرے کو دونگا تو بچے بھوکے رہین گے اسلئے بخل کرتا ہے اور جہاد مین خیال کرتا ہے کہ اگر مارا جاؤنگا بچون کو کون پالیگا اسوجہ سے نامردی کرتا ہے۔ سید مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ جو کوئی دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو شب قدر مین پڑھا اور دو مسلمان جب آپسمین مصافحہ کرین تو اُنکے درمیان کوئی گناہ ایسا نہین رہتا جو دور نہو

باب چہارم تعظیم کے لئے اُٹھنے کا بیان

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ جب بنو قریظہ سعد بن معاذؓ کے حکم پر اُترے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کے پاس آدمی بھیجا اور وہ آپ سے قریب ہی تھے غرضکہ وہ ایک گدھے پر سوار آئے اور جب مسجد سے قریب ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کی طرف **ف** اہل فضل کے لئے کھڑا ہونا آنیکے وقت مستحب ہے۔ حق لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا کوئی شخص دوسرے شخصکو اُسکے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھاوے کہ پھر آپ اُس جگہ مین بیٹھے لیکن کہے کہ کھل جاؤ اور فراخ ہو جاؤ **فقیر** کہتا ہے کہ اس حدیث کی ایک روایت مین پچھلا جملہ اسطرح ہے ولکن یقول تفسحوا مترجم نے اُس نسخہ کے موجب ترجمہ کیا لیکن ان الفاظ سے ادا مطلب نہوا اسکا صحیح ترجمہ شیخ عبدالحق نے بدون لفظ یقول کے یہ لکھا ہے کہ لیکن جگہ کو فراخ کرو اور جو شخص کہ آیا ہے اسکی جگہ کر دو تاکہ کسیکو جگہ سے اُٹھانیکی ضرورت نہ پڑے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر صحیح نسخون مین لفظ یقول نہین ہے۔ حق مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ جو شخص کہ اپنی بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھے پھر اُس جگہ لوٹکر آوے تو وہ اُس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ کوئی شخص صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا نہ تھا اور صحابہ کا دستور تھا کہ جب آپکو دیکھتے تو کھڑے نہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکروہ جاننا اس کھڑے ہونیکو **ف** یہ حدیث قیام کے کراہت پر دلالت نہین کرتی بلکہ حضرت اپنی کسر نفسی کی جہت سے قیام کو مکروہ جانتے تھے اور دوسری حدیثون سے قیام ثابت ہوتا ہے [illegible] مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ جس شخص کو اچھا معلوم ہو کہ لوگ کھڑے [illegible] کرین تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ڈھونڈے۔ جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ حضرت ابوبکرہؓ کسی گواہی میں ہمارے پاس آئے ایک شخص اُنکے

Marfat.com

لئے اپنی جگہ سے اُٹھا یعنی تاکہ وہ اُس جگہ بیٹھیں ابو بکرہ رضؓ نے اُس جگہ بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی کسیکی جگہ اُسکو اُٹھا کر بیٹھے اور نیز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ اپنا ہاتھ ایسے شخص کے کپڑے سے پونچھے جسکو اُسنے پہنایا نہیں **ف** یعنی بھرا ہوا ہاتھ ہر کسی کے کپڑے سے نہ پونچھے بلکہ اپنے کپڑے سے یا جسکو کپڑا پہنایا ہے مثلاً اپنے غلام اور بیٹے کے کپڑے سے پونچھے لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا کسی شخص کو یہ بات درست نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بدون اُنکی اجازت کے فاصلہ کرے یعنی خود بیٹھ جائے **ف** یعنی ایسے دو شخصوں میں کہ آپسمیں محبت رکھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں اُنکے درمیان بدون اُنکی اجازت کے نہ بیٹھے دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لئے حرکت کی یعنی جگہ سے سرک گئے اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ جگہ میں گنجائش ہے یعنی سرکنے کی ضرورت نہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا حق ہے کہ جب اُسکو اُسکا بھائی دیکھے تو اُسکے لئے سرک جائے

باب بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اثنا میں کہ ایک شخص دو چادروں میں تکبر کی چال چلتا تھا اور اُسکو اُسکے نفس نے غرور میں ڈال رکھا تھا کہ یکبارگی اُسکو زمین میں دھنسا دیا گیا کہ اُسمیں قیامت تک چلا جاتا ہے یہ حال قارون کا ہے كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اُسی چادر جیسا تھا کہ آپکی قبر میں رکھا گیا اور سونے کے وقت مسجد آپکے سر کے پاس ہوتی **ف** یعنی بچھونا آپکا سرخ چادر کا تھا اور چادر بھی قبر میں رکھی گئی یا اُس جیسی یا یہ معنی کہ بچھونا اسقدر تھا کہ قبر میں مردہ کے نیچے آجائے سید حجرہ مبارک مشرق کی جانب ہے اور مسجد نبوی جنوب کی جانب تو آپ اسطرح آرام فرماتے کہ مسجد سر کی طرف ہوتی اور چہرہ قبلہ کیطرف حق قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ اِذَا رَجُلٌ يُّحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُّبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طخفہ کہتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا یعنی پھیپھڑے کے مرض کے سبب سے کہ ناگاہ دیکھا کہ کوئی شخص مجھکو اپنے پاؤں سے ہلاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ وہ لیٹنا ہے جسکو اللہ بُرا جانتا ہے میں نے جو نظر کی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی ایسی چھت پر سوے جسپر منڈیر نہ ہو مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ وہ شخص لعنت کیا گیا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جو کہ حلقہ کے درمیان بیٹھے **ف** یعنی لوگوں کی گردنوں پر پاؤں رکھتا ہوا حلقہ کے بیچ میں بیٹھ جائے یا نقالوں کی طرح لوگوں کے ہنسانے کو بیٹھے یا بدون اُنکی رضامندی کے بیچ میں جا بیٹھے خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا مجلسوں میں

Marfat.com

سب سے بہتر اُنکی کشادہ تر ہے یعنی مجلس ایسی جا ہونی چاہیئے کہ فراخ ہو۔ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
اَصْحَابُہٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکے اصحاب بیٹھے تھے آپنے
فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ مین تمکو متفرق دیکھتا ہون **ف** اسمین اشارہ ہے کہ اکٹھے بیٹھنا محبت کا باعث ہے ایک مجلس مین
جدا جدا نہ بیٹھے۔ ح اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ
جب تم مین سے ایک شخص سایہ مین ہو اور اُسپر سے سایہ چلا جائے اور وہ شخص کچھ دھوپ مین اور کچھ سایہ مین ہوجاے توچاہیئے کہ
اٹھ کھڑا ہو **ف** اسلئے کہ اسطرح بیٹھنا مضر ہے۔ سید قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا
وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَہْرِیْ وَاتَّکَأْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْہِمْ شرید کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور مین ایسی طرح بیٹھا تھا کہ اپنا بایان ہاتھ اپنے پشت کے
پیچھے رکھکر اپنی ہاتھ کی جڑ پر تکیہ کر لیا تھا آپنے فرمایا کہ کیا تو بیٹھتا ہے اُن لوگون کی سی بیٹھک جنپر غضب ہوا یعنی یہود کی طرح بیٹھنا

باب چھینکنے اور جماہی لینا اور ہنسنے کا بیان اور ناموں کا ذکر

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ
فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ
ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور بُرا جانتا ہے جماہی کو جب کوئی تم مین سے چھینکے اور اللہ کی حمد کرے
تو ہر مسلمان پر جو اُسکی چھینک سُنے یہ حق ہے کہ اُسکو یرحمک اللہ کہے اور جماہی کا یہ حال ہے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے تو جو
کوئی تم مین سے جماہی لے تو جہانتک ہوسکے اُسکو روکے کیونکہ جب کوئی تم مین سے جماہی لیتا ہے تو شیطان اُس سے ہنستا ہے
ف چھینکنے کو اللہ اسلئے چاہتا ہے کہ اُس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے اور آدمی کو نشاط معلوم ہوتی ہے اور عبادت کرنیکی آمادگی ہوتی
ہے اور جماہی کسل کی علامت ہے۔ ح۔ اور شرح مسلم مین لکھا ہے کہ جماہی شیطان کی طرف اسلئے منسوب کیا کہ شیطان خوش ہوتا
کی طرف بلاتا ہے اور جماہی بہت کھانا کھانے سے ہوتی ہے اور بہت کھانا بھی شیطان کا فریب ہے اور حاصل یہ کہ بہت کھانا نہ کھانا
چاہیئے اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ جب تم مین سے کوئی جماہی لے توچاہیئے
کہ اپنا ہاتھ اپنے مونہہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان مونہہ مین گھس جاتا ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ
غَطّٰی وَجْہَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَغَضَّ بِھَا صَوْتَہٗ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرہ کو لپیٹ ہاتھ سے یا اپنے
کپڑے سے ڈھانکتے اور چھینکنے مین اپنی آواز کو پست کرتے اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ
الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ جب تم مین سے کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ
علی کل حال اور جو شخص اُسکو جواب دے وہ یون کہے یرحمک اللہ اور خود چھینکنے والا اس جواب کا جواب یون کہے یہدیکم اللہ
ویصلح بالکم یعنی اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا
ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مونہہ

Marfat.com

پھیلا کر ہنستے ہوے نہین دیکھا کہ اُس ہنسنے مین آپکا کوا دیکھتے بلکہ آپ مسکرایا کرتے تھے مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے کسیکو زیادہ مسکراتے نہین دیکھا بنسبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ھَلْ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَکْتُھُمْ یَشْتَدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَیَضْحَکُ بَعْضُھُمْ اِلَی الْبَعْضِ فَاِذَا کَانَ اللَّیْلُ کَانُوْا رُھْبَانًا حضرت ابن عمر رض سے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی کیا ہنسا کرتے تھے اُنہون نے کہا ہان اور اُنکے دلون مین ایمان پہاڑ سے زیادہ بڑھا ہوا تھا اور بلال بن سعد نے کہا کہ مین نے صحابہ کو پایا کہ نشانون کے درمیان دوڑتے تھے اور ایک دوسرے سے ہنستے تھے اور جب رات ہوتی تو خدا ترس ہو جاتے **ف** یعنی ایسا نہ ہنستے تھے کہ اہل غفلت ہنستے ہین اور دلکو مردہ کر لیتے ہین اور نور ایمان مین تاریکی ڈالتے ہین بلکہ اُنکا یہ حال تھا جو ذکر کیا اور رہبان جمع راہب کی ہے اور راہب وہ ہے جو دنیا کو ترک کرے اور اُس سے بے رغبت ہو کر اُسکو اور دنیا والون کو ترک کرے اور آخرت کا قصد کرے حق دک اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآئِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے اللہ کو یہ نام ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُّسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ نامون مین سے بُرا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اُس شخص کا نام ہے جو شہنشاہ کہلاویگا کیونکہ سب بادشاہونکا بادشاہ سواے خدا کے کوئی نہین تو دوسرے کو شہنشاہ کہنا شرک ہوا لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ یون مت کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلانے نے چاہا بلکہ یون کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلانے نے چاہا لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُّمْ رَبَّکُمْ منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہے تو تمنے غصے کیا اپنے پروردگار کو **ف** یعنی اگر وہ سردار نہین تھا اور تمنے سردار کہا تو جھوٹ بولا اور اگر وہ سردار تھا اور تمنے اُسکو سردار کہا تو اپنے پروردگار کو خفا کیا کیونکہ تمنے اُسکی نافرمانی کی سید ۔

باب ہفتم بیان اور شعر کا ذکر

ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلٰثًا ہلاک ہوے بنا بنا کر باتین کرنے والے ۔ یہ کلمہ آپنے تین بار فرمایا اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ زیادہ سچا قول کہ شاعر نے اُسکو کہا لبید کا یہ قول ہے آگاہ ہو کہ ہر ایک چیز خدا کے سوا بیکار اور فانی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ لبید ایک شاعر کا نام ہے جو اسلام سے پہلے ہوا اور اس شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے ۔ وکل نعیم لامحالۃ زائل + یعنی ہر نعمت کو یقینًا زوال ہے اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مشرکین کی ہجو کر کہ جبرئیل تیرے ساتھ ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسان کو ارشاد فرماتے کہ میری طرف سے جواب دے یا اللہ تو اُسکی تائید کر جبرئیل سے **ف** پہلا جملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن حسان بن ثابت رض سے فرمایا تھا اَلْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ حیا اور کم گوئی ایمان کی دو شاخین ہین اور تیز زبانی اور زیادہ تقریر کرنی نفاق کی دو شاخین ہین **ف** لفظ بیان سے مراد تقریر پر دلیری کرنا اور رد ناحق کی پروا نکرنا ہے اور اسکی یہ وجہ کہ مومن حیا کے سبب اور مسکینی اور شغل عبادت کے باعث

Marfat.com

زبان درازی کی قدرت نہین رکھتا اور منافق اسکے خلاف ہے۔ سیدو شیخ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ
الْمُتَفَيْهِقُونَ تم مین سے مجھکو زیادہ پیارے اور مجھسے زیادہ نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہونگے جو تم مین سے عادتون
مین سب سے اچھے ہین اور تم مین سے مجھے زیادہ نفرت والے اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جنکے تم مین سے اخلاق بُرے
زیادہ گو بیہودہ بکنے والے مونھ بھر بھر باتین کرنے والے ہین فقیر کہتا ہے کہ ثرثارون ثرثرہ سے ہے جسکے معنی بہت بکنے والا اور
متشدقون شدق بکسر شین سے ہے بمعنی باچھ یعنی باچھین چیر کر تکلف سے فصاحت کرنیوالا اور متفیہق تفیہق سے ہے بمعنی
مونھ بھر کر بات کرنے کے اسکا مجرد فہق ہے بمعنی برتن بھرنے کے۔ حق لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ
بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ایک قوم ایسی نکلیگی جو اپنی زبانون سے کھائیگی
جیسی گائین اپنی زبانون سے کھاتی ہین **ف** یعنی زبان کو کھانیکا وسیلہ کرینگے حق و باطل بات مین کچھ تمیز نکرینگے اور نہ حرام و
حلال مین فرق کرینگے حاصل یہ کہ جیسے گائین ہر طرحکا چارہ کھاتی ہین مضر مفید کا خیال نہین کرتین ایسی ہی وہ بھی لیر لبر زبانین
چلائینگے اچھے بُرے کلام کی تمیز نہ کرینگے۔ ط إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ
الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا اللہ دشمن رکھتا ہے آدمیون مین سے کلام کے مبالغہ کرنیوالے کو جو اپنی زبان سے کھاتا ہے جیسے گائے
اپنی زبان سے کھاتی ہے مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا
جِبْرَئِيلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ اپنی شب معراج کو مین ایک
ایسی قوم پر گذرا کہ اُنکے ہونٹھ آگ کی مقراضون سے کترے جاتے تھے مین نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے
کہا کہ یہ تیری امت کے واعظ ہین جو لوگون کو کہتے ہین ایسی بات کہ خود نہین کرتے مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ
الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا جو کوئی کلام کی فصاحت اس غرض سے
سیکھے کہ اُسکے سبب سے مردونکے دل یا فرمایا لوگون کے دل تابعدار کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ نفل قبول کریگا
نہ فرض قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ عمرو بن عاص رض
نے ایک روز کہا ایسے حال مین کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور بہت تقریر کی یعنی وعظ مین لمبی تقریر کی تو عمرو رض نے کہا کہ اگر یہ شخص اپنے
کلام مین میانہ روی کرتا تو اسکے حق مین بہتر ہوتا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مین نے
معلوم کیا یا مجھکو حکم ہوا ہے کہ بات مین اختصار کرون کیونکہ اختصار بہتر ہے یعنی بقدر ضرورت کے کلام کرنا اچھا ہے إِنَّ مِنَ
الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا بعض بیان جادو ہے اور بعض
علم جہالت ہے اور بعض شعر حکمت ہے اور بعض قول وبال ہے **ف** جہالت ایسا علم ہے جسکی احتیاج نہو مثلاً نجوم وغیرہ کہ اسمین
مشغول ہونے سے ضروری اور حاجت کے علم سے باز رہیگا تفسیر و حدیث نہ آویگی یا مراد اُس علم سے ہے کہ جسپر عمل نکرے کذا ذکرہ علی

Marfat.com

فقیر کہتا ہے کہ ایک روایت مین حکما کی جگہ حکمۃ آیا ہے مترجم نے اُسی کے بموجب ترجمہ کیا اور معنی حکما کے یہ ہین کہ بعض شعر حکم ہے یعنی مفید ہین کیونکہ حکم کے معنی علم اور فقہ اور عدل کے موافق حکم کرنے کے ہین اور جس جگہ حکمۃ ہے وہان حکمت سے یہی مراد ہے اور بعض قول وبال ہے اسکے یہ معنی کہ اسکا ضرر کہنے والے کو ہوتا ہے یا سُننے والیکو ملال ہوتا ہے ح ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شعر کا ذکر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر ایک کلام ہے جسکا اچھا اچھا ہے اور بُرا خراب ہے یعنی جیسا مضمون شعر کا ہوگا اُسکا حکم اُسپر لگایا جائیگا قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موضع عرج مین چلتے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کو پکڑو یا فرمایا کہ اس شیطان کو روکو آدمی کا پیپ سے پیٹ بھرنا اُسکے حق مین بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ شعر سے بھرے اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ راگ نفاق اگاتا ہے دل مین جیسے پانی کھیتی اگاتا ہے یعنی اگنے کا سبب ہوتا ہے قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاٰءَ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ھَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ مِنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا نافع کہتے ہین کہ مین حضرت ابن عمر رض کے ساتھ ایک راہ مین تھا کہ اُنھون نے نَے کی آواز سنی اور اپنی دونوا انگلیان اپنے دونو کانون مین رکھ لین اور راہ سے دوسری طرف دور ہو گئے پھر مجھکو دور ہونیکے بعد کہا کہ اے نافع کیا تو کچھ آواز سنتا ہے مین نے کہا نہین پھر اُنہون نے اپنی دونوا انگلیان دونو کانون مین سے اُٹھا کر کہا کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپنے ایک نَے کی آواز سنی اور یہی فعل کیا جیسا مین نے کیا نافع کہتے ہین کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا ف اگر کوئی کہے کہ نافع کو منع کیون نکیا تو اُسکا جواب دیا کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا

باب ہشتم زبان کی محافظت اور غیبت اور گالیون کی برائی کا بیان

ف زبان کی محافظت سے یہ غرض ہے کہ اُسکو اپنے اختیار مین رکھے کیونکہ بعض مرتبہ تھوڑی سی بات مین زیادہ گنہگار ہو جاتا ہے ح قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے لئے ضامن ہو اپنی زبان اور اپنے ستر کا تو مین اُسکے لئے جنت کا ضامن ہونگا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَّرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجٰتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَّھْوِیْ بِھَا فِیْ جَھَنَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَّھْوِیْ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بندہ ایک بات اللہ کی خوشنودی کی بولتا ہے کہ اُسکے انجام کا دھیان نہین کرتا اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے اُسکے درجے بلند فرماتا ہے اور بندہ ایک بات خدا تعالیٰ کی غصہ کی بولتا ہے کہ اُسکے انجام

Marfat.com

کا دھیان نہین کرتا حالانکہ اُسکے سبب سے دوزخ مین گرتا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اُسکے سبب سے دوزخ مین گرتا ہے زیادہ
دور فاصلہ پر بہ نسبت فاصلہ پورب او رپچھم کے **ف** غرض یہ ہے کہ زبان کی محافظت چاہیئے بعض دفعہ کوئی کلمہ بے ساختہ
ایسا کہدیتا ہے کہ اُسکا گناہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ مین نے کیا کہا تھا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ
كُفْرٌ مسلمان کو بُرا کہنا خدا کی نافرمانی ہے اور اُسکو جان سے مارنا کفر ہے اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُ
جو آدمی کہ اپنے بھائی کو کافر کہے تو اُن دونو مین سے ایک اُس قول کا مصداق ہوگا **ف** یعنی جسکو کافر کہا ہے اگر واقع مین
کافر تھا تو کفر اُسی پر پڑا ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے سید لَا يَرْمِيْ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ
عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ کوئی آدمی دوسرے پر تہمت بدکاری کی اور تہمت کفر کی اگر کرتا ہے تو یہ تہمت کہنے
والے پر پھرتی ہے اگر وہ دوسرا ایسا نہو یعنی جسکو کافر یا فاسق کہا اگر وہ واقع مین نہو گا تو کہنے والا ہوگا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى
الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ آپس مین دو گالی دینے والے جو کچھ وہ کہتے ہین اُسکا گناہ شروع کرنیوالے پر ہوتا ہے جب تک
کہ مظلوم زیادتی نکرے **ف** یعنی جب مظلوم حد سے بڑھ جاوے تو گناہ دونو پر ہوگا اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ
وَلَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بہت لعنت کرنے والے نہ گواہ ہونگے اور نہ سفارشی قیامت کے دن اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ
النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ جب آدمی یون کہے کہ لوگ تباہ ہوگئے تو وہ اُنہین کا زیادہ تباہ ہونیوالا ہے **ف** اسلئے کہ اورون
کی غیبت مین مشغول ہوا اور اپنے آپکو اچھا جانا امام مالک نے کہا کہ مکروہ ہے اپنے آپکو اچھا اور دوسرونکو برا جانکر ایسا کہنا اور اگر
غمخواری کی جہت سے یا اُنکے کسی گناہ دیکھنے کے سبب سے کہے تو مضائقہ نہین تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ لوگون مین سب سے بدتر قیامت کے دن دو رُوئے شخص
کو پاؤ گے جو ایک جماعت کے پاس ایک طرح آوے اور دوسرے لوگون مین دوسری طرح جاوے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ
بہشت مین داخل نہو گا چغل خور عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ
وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكَ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ
يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی بہشت کی راہ بتاتی ہے اور آدمی برابر سچ
بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیق کے مرتبہ مین لکھا جاتا ہے اور اپنے آپکو جھوٹ سے بچاؤ
کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ دوزخ کی راہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کی نیت رکھتا ہے
یہانتک کہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا اَوْ يَنْمِيْ خَيْرًا
جھوٹا وہ نہین جو لوگون مین صلح کراتا ہے اور بہتر کہتا ہے اور بہتر پہونچاتا ہے **ف** کیونکہ دو شخصون کے صلح کرانے مین جھوٹ بولنا
درست ہے سیا اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ جب تم تعریف کرنے والونکو دیکھو تو اُنکے مونہہ مین
خاک ڈالو **ف** یعنی اُنکو محروم رکھو اور کچھ نہ دو اور جب تمہاری تعریف کرین تو منع کرو کیونکہ تمکو مغرور اور متکبر کرتے ہین سید

Marfat.com

رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا ایک شخص نے دوسرے پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثنا کہی آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی - یہ کلام تین بار فرمایا اگر کوئی تم مین سے ضرور ہی تعریف کرنے والا ہو تو چاہئے کہ یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان کرتا ہون اور اللہ اسکا حساب لینے والا ہے اگر اُسکے گمان مین وہ شخص ایسا ہی ہے اور خدا پر کسیکو صاف وستھرا نہ بیان کرے **ف** مطلب یہ ہے کہ اگر خواہ مخواہ تعریف ہی کرنی منظور ہو اور اپنے گمان مین ممدوح نیک ہو تب بھی یقینًا نہ کہے کہ فلان شخص نیک ہے بلکہ یون کہے کہ میرے گمان مین فلان شخص ایسا ہے تاکہ علم آلہی پر حکم نہو یقینًا خوبی بیان کرنے مین علم آلہی کا حکم بیان کرنا ہے اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے صحابہ رضنے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتے ہین آپنے فرمایا کہ غیبت تیرا ذکر کرنا اپنے بھائی کو اسطرح کہ وہ برا مانے کسی نے عرض کیا کہ یہ فرمائیے کہ اگر میرے بھائی مین وہ عیب ہو جسے مین کہتا ہون آپنے فرمایا کہ اگر اُسمین وہ بات ہو جسکو تو بیان کرتا ہے تو تونے اُسکی بُرائی کی یہی غیبت ہے اور اگر اُسمین جو عیب تو بیان کرتا ہے نہو تو تونے اُسپر بہتان کیا **ف** یعنی یہ دوسرا گناہ ہے اور غیبت صرف اسیقدر ہے کہ ایسی بات کہے جو اُسکو بری معلوم ہو اگرچہ سچ ہی کہتا ہو مثلًا لنگڑے کو لنگڑا یا کانے کو کانا کہنا حقارت سے غیبت مین داخل ہے - ح اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْہِہٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاہَدْتَنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّہٖ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونیکی اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اجازت دو یہ شخص اس قبیلہ مین بُرا ہے جب وہ شخص بیٹھا تو پیغمبر صلعم نے اُسکے سامنے خوشی ظاہر کی اور اُسکے ساتھ کشادہ پیشانی رہے جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اُسکے حق مین فرمایا تھا کہ یہ برا شخص ہے پھر اُسکے سامنے آپنے خوشی ظاہر کی اور کشادہ پیشانی ہوے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تونے مجھکو فحش کہنے والا کب دیکھا تھا لوگون مین بدتر مرتبہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جسکو آدمی اُسکی بُرائی سے بچنے کے لئے اُسکو چھوڑ دین **ف** اُس شخص کو جو آپنے برا کہا اُس سے یہ غرض تھی کہ لوگ اُسکا حال معلوم کرلین اور اُسکے قریب مین نہ آوین یا وہ شخص کھلم کھلا گناہ کرتا تھا - سید - اور ترکہ الناس اتقاء شرہ کا یہ مطلب کہ اُسکے ضرر رسانی کے خوف سے مونہہ پر اُسکو نصیحت نکر سکین اور اُسکی حرکات بیجا بیان نکر سکین کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاہِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ میری ساری اُمت معاف ہے یعنی کسیکی غیبت نہ کی جائے بجز اُن لوگون کے جو گناہ ظاہر کرین اور یہ بات بیباکی کی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام

قلدر بحنر ١+٣٠ ٩٤

Marfat.com

کرے پھر صبحکو اللہ تعالی اُسکی پردہ پوشی کرے اور وہ یون کہے کہ اے فلان مین نے آجکی رات ایسا ایسا کام کیا اور اُسکے پروردگار نے تو رات بھر اُسکی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی اپنے اوپر سے کھولتا ہے یعنی اپنا پوشیدہ گناہ جسکو اللہ نے چھپایا تھا خود لوگون سے کہتا پھرتا ہے مَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلْقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا جسنے جھوٹ کو چھوڑا اور وہ جھوٹ باطل تھا تو اُسکے لئے جنت کے حوالی مین مکان بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑے حالانکہ وہ حق پر ہو اُسکے لئے جنت کے بیچ مین مکان بنایا جاویگا اور جو کوئی اپنی عادت اچھی کرے اُسکے لئے بہشت برین مین مکان بنایا جائیگا **فقیر** کہتا ہے کہ جھوٹ کہنا باطل ہے اِسکے یہ معنی کہ جھوٹ بولنا ناجائز ہو کیونکہ بعض صورتین ایسی ہین جنمین جھوٹ جائز ہوتا ہے اسلئے باطل کی قید لگائی گئی ۔ حق اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلْقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو جنت مین بہت داخل کرے وہ بات اللہ سے ڈرنا اور اچھی عادت ہے کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو آگ مین زیادہ داخل کرے دو خالی چیزین ہین یعنی مونہہ اور شرمگاہ کہ اُنکی حفاظت نکرنے سے بکثرت دوزخی ہونگے وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ خرابی ہے اُسکو جو بات کرے اور جھوٹ بولے تاکہ اُس سے لوگون کو ہنساوے خرابی ہے اُسکو اور وائے ہے اُسکو اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ بندہ ایک بات بولتا ہے اُسکو اسی لئے کہتا ہے کہ اُس سے لوگون کو ہنساوے تو اُسکے سبب سے آسمان و زمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور گرتا ہے یعنی خدا کی رحمت سے اسقدر دور ہوجاتا ہے اور وہ اپنی زبان سے زیادہ پھسلتا ہے بہ نسبت اُس پھسلنے کے کہ اپنے پاؤن سے پھسلتا ہے **ف** یعنی زبان کا ضرر زیادہ سخت ہے پاؤن سے گرنے کے ضرر سے ۔ سید مَنْ صَمَتَ نَجَا جو کوئی چپکا رہا یعنی بری باتون سے اُسنے نجات پائی قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ عقبہ رض کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا کہ نجات کا سبب کیا ہے آپنے فرمایا کہ تابعدار کر اپنی زبان کو اور بیٹھ رہ اپنے گھر مین اور گریہ کر اپنے گناہون پر اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا جب آدمی صبح کرتا ہے تو سارے اعضا زبان سے عاجزی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے حق مین اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہین اگر تو سیدی رہی تو ہم سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہو تو ہم ٹیڑھے ہوجاوینگے تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ ایک شخص نے صحابہ مین سے وفات پائی تو ایک مرد نے کہا کہ مژدہ ہو جنت کا یعنی حضرت کے تشریف لانے سے تجھے بہشت کا مژدہ ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے اور جانتا نہین یعنی حقیقت حال کو کہ شاید اس شخص نے بے فائدہ

Marfat.com

کلام کیا ہو یا ایسی چیز کا بخل کیا ہو کہ دینے سے اُسکو نقصان نہوتا **ف** کلام بیفائدہ کرنے سے اُسکے سوال اور حساب مین مبتلا ہوا ہو اور بخل سے یہ غرض کہ صدقہ اور علم وغیرہ مین بخل کیا ہو جنکے دینے سے نقصان نہوتا بلکہ برکت ہوتی۔ حق وسید قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا سفیان رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز ہے جسکا خوف آپ مجھ پر کرتے ہین سفیان رض کہتے ہین کہ آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ تمپر مجھکو اسکا زیادہ خوف ہے اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِنْهُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک کوس دور ہوجاتا ہے جھوٹ بولنے کی بدبو کی وجہ سے كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسمین وہ تجھے سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولتا ہے مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ جو کوئی دنیا مین دو رویہ ہو تو قیامت مین اُسکے لئے آگ کی دو زبانین ہونگی لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ مومن نہین ہوتا ہے بہت طعن کرنیوالا نہ بہت لعنت کرنے والا نہ سخت کہنے والا نہ بیہودہ بکنے والا یعنی ایسی باتین کرنی شان مومن کے شایان نہین اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا بندہ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اُسپر بند ہوجاتے ہین پھر وہ زمین کو اُترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اُسپر بند کئے جاتے ہین پھر وہ داہنے بائین پھرتی ہے اور جب گذرنے کی جگہ نہین پاتی تو اُس شخص کی طرف جاتی ہے جسپر لعنت کی گئی اگر وہ اُسکا لایق ہوا تو اُسپر پڑی ورنہ اپنے کہنے والے کے پاس پھر آتی ہے اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ ایک شخص کی چادر ہوا نے اڑا دی اُسنے ہوا کو لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کر کیونکہ وہ حکم کی تابع ہے اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے کہ وہ لعنت کے لایق نہین تو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ مجھکو کوئی نہ پہونچا دے میرے کسی صحابی کی طرف سے یعنی کچھ اقوال و افعال جو کدورت کے باعث ہون کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ تمہارے سامنے نکلون ایسی طرح کہ مین صاف سینہ ہون یعنی کسیکی طرف سے کچھ کدورت نہو قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ تمکو صفیہ ہی کافی ہے ایسی ایسی یعنی ٹھنگنی آپنے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اُسکو دریا مین ملایا جاوے تو اُسے بھی بگاڑ دے **ف** حسبک من صفیتہ کے یہ معنی کہ باوجود اُنکے پست قد ہونے کے تمکو پسند ہین مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ برائی جس چیز مین ہوتی ہے اُسکو عیب دار

Marfat.com

کرتی ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اُسکو زینت دیتی ہے مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ یعنی مِنْ ذَنْبٍ
قَدْ تَابَ مِنْهُ جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلا رہے تو وفات نپائیگا یہانتک کہ اُس گناہ کو کرے یعنی وہ گناہ جس سے
توبہ کی تھی لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ مت ظاہر کر ہنسی کی بات اپنے بھائی کی کہ اللہ اُسپر رحم
کریگا اور تجھکو مبتلا کر دیگا **ف** یعنی اپنے بھائی کے لئے بلا کا آنا اور اُسپر ہنسنا مت چاہ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ
لِيْ كَذَا وَكَذَا مین دوست نہین رکھتا کہ کسیکی نقل بیان کرون اور مجھکو اتنا مال ملے **ف** یعنی کسیکی نقل کرنی اور عیب بیان
کرنے پر مثلاً لنگڑے کی نقل کے لئے لنگڑا بنکر چلنا وغیرہ اگر مجھے مال دنیا کتنا ہی ملے مین اُسکو پسند نہین کرتا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ
غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالی غصے ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے
عرش ہلتا ہے **ف** عرش کی حرکت سے امر عظیم کا واقع ہونا مراد ہے سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ
الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ آیا مومن نامرد ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر عرض کیا گیا کہ آیا مومن بخیل
ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر پوچھا گیا آیا مومن جھوٹا ہوتا ہے آپنے فرمایا نہین اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ
فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ
وَجْهَهُ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ شیطان ایک آدمی کی صورت بنکر ایک قوم مین آتا ہے اور اُنسے ایک جھوٹ
بیان کرتا ہے تو وہ لوگ علحدہ ہوتے ہین اور اُنمین سے ایک شخص یون کہتا ہے کہ مین نے ایک آدمی سے سنا ہے جسکی صورت پہچانتا
ہون اور اُسکا نام نہین جانتا کہ وہ یون بیان کرتا تھا **ف** اسمین یہ اشارہ ہے کہ سننے والے کو چاہئے کہ بیان کرنیوالے کا حال معلوم
کرلے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اُسکی بات دوسرون سے نہ کہے اور اگر سچا ہے تو دوسرون سے کہے بے حال معلوم کئے اُسکی بات
نقل نہ کرے قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ
الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السَّوْءِ وَالْجَلِيْسُ
الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ عمران کہتے ہین
کہ مین حضرت ابوذر کے پاس آیا اور اُنکو مسجد مین ایک سیاہ کمبل کی گوٹ مارے ہوئے تنہا پایا مین نے کہا اے ابوذر یہ تنہائی کیسی
ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یون فرماتے تھے کہ تنہائی بہتر ہے بُرے ہمنشین سے اور
اچھا ہمنشین بہتر ہے تنہا رہنے سے اور بھلائی کا بیان کرنا چپ رہنے سے بہتر ہے اور چپ رہنا بری بات بیان کرنے سے بہتر
ہے مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً آدمی کا مرتبہ چپ رہنے سے افضل ہے ساٹھ برس
کی عبادت سے **ف** یعنی جب چپ رہکر حقائق اور صفات الٰہی کا فکر کرے اور اپنے دل کو اُسکی یاد مین مستغرق کرے اگرچہ
ایک ہی ساعت ہو تو ایسے سکوت کا مرتبہ ساٹھ برسکی عبادت سے افضل ہوگا۔ ح قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ
قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

Marfat.com

عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَّکَ فِی السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ
مَطْرَدَۃٌ لِّلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَّکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ
وَیَذْھَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ
لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِکَ حضرت ابوذر رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا
رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائی آپنے فرمایا کہ تجھ کو نصیحت کرتا ہون خدا سے ڈرنیکی کیونکہ خوف خدا تیرے سب معاملہ کا بہت زینت
دینے والا ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت فرمائی آپنے فرمایا کہ لازم کر اپنے اوپر قرآن کی تلاوت اور خدائے عزوجل کا ذکر کرنا کیونکہ
یہ امر تیرے لئے سبب ذکر کا ہے آسمان میں اور تیرے لئے نور ہے زمین مین یعنی نور و معرفت و یقین تجھکو زیادہ ہوگا مین نے
کہا اور فرمایئے آپنے فرمایا کہ لازم کر اپنے اوپر زیادہ چپ رہنا کیونکہ یہ امر شیطان کے دور کرنیکا سبب اور تیرے لئے تیرے دین
کے معاملہ مین مدد دینے والا ہے مین نے عرض کیا کہ اور نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ بہت ہنسنے سے اپنے آپکو علیحدہ رکھنا کیونکہ
زیادہ ہنسنا دلکو مارتا ہے یعنی آدمی سنگدل ہو جاتا ہے اور مولی کی یاد سے غافل اور چہرہ کا نور دور کرتا ہے مین نے عرض کیا
کچھ زیادہ فرمایئے آپنے فرمایا کہ حق بات کہا کر اگرچہ تلخ ہو مین نے عرض کیا کہ اور کچھ فرمایئے آپنے فرمایا کہ خدا کے معاملہ مین یعنی
دین کے ظاہر کرنے مین کسی ملامت گر کی ملامت سے مت ڈرنا مین نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ لوگو
کی عیب گیری سے تجھکو باز رکھے وہ عیب جو تو اپنے نفس کا جانتا ہے **ف** یعنی امر معروف اور نہی منکر کر لیکن لوگون کی عیب
جوئی مت کر اور نہ انکی غیبت کر بلکہ جو عیب تیرے نفس مین ہو اُسکی اصلاح کا فکر کر کہ اُسکے سبب سے لوگون کی عیب جوئی سے باز
حق قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ
الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
ابوذر رض کیا مین تجھکو ایسی دو خصلتین نہ بتاؤن جو پیٹھ پر ہلکے ہون یعنی اُنکا کرنا سہل ہو اور میزان اعمال مین بھاری ہون ابو ذر
کہتے ہین مین نے عرض کیا کہ بہتر آپ فرمائین آپنے فرمایا کہ وہ دو باتین یہ ہین بہت چپ رہنا اور اچھی عادت ہونا قسم ہے
اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ مخلوق نے عمل نہین کیا ان دونو کے برابر **ف** یعنی کوئی کام ان دونو کاموں
سے بہتر نہین ہے۔حق مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ
لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَکْرٍ یَّوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رض پر گذرے کہ وہ اپنے کسی غلام کو لعنت
کر رہے تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف التفات فرما کر ارشاد فرمایا کہ لعنت والے اور صدیق ہرگز نہین قسم ہے رب
کعبہ کی یعنی یہ دونو صفتین کبھی جمع نہین ہوتین تو تعجب ہے کہ تو صدیق ہو کر لعنت کرتا ہے تو حضرت ابوبکر رض نے اُس روز اپنے
ایک غلام کو آزاد کیا پھر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ دوبارا ایسا نکرونگا یعنی کسیکو لعنت نہ کرونگا اِنَّ
عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ

Marfat.com

نَّ هٰذَا اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ حضرت عمر فاروق رض ایکدن حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس آئے اور حضرت صدیق رض اپنی
بان کھینچ رہے تھے تو حضرت عمر رض نے کہا کہ ایسا مت کیجئے خدا آپکی مغفرت کرے حضرت ابوبکر رض نے اُنسے کہا کہ اس زبان نے
مجھکو بہت سی ہلاکت کی جگہون مین داخل کیا ہے قَالَ اَضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا
اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا
اَیْدِیَکُمْ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی طرف سے میرے سامنے چھ باتون کے ضامن ہو مین تمہارے لئے جنت
کا ضامن ہونگا ایک یہ کہ سچ کہو جب بات کرو دوم پورا کرو جب وعدہ کرو سوم جب تمہارے پاس امانت رکھائی جاوے
تو ادا کرو چہارم اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو یعنی حرام سے پنجم اپنی نگاہین نیچی رکھو یعنی اجنبی عورتون سے ششم اپنے
ہاتھ بند کرو یعنی زیادتی سے خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ
الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ اللہ کے اچھے بندے وہ ہین کہ جب اُنکو کوئی دیکھے تو اللہ کی
یاد آوے اور اللہ کے بُرے بندے وہ ہین جو چغلی لیکر پھرین اور دوستون مین جدائی ڈالین اور بری شخصون مین گناہ تلاش
کرین **ف** یعنی اللہ کے نیک بندے اُس سے ایسی خصوصیت رکھتے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے کیونکہ اُنمین عبادت
کی علامت اور صلاح کی نشانی ہوتی ہے اُسکے دیکھتے ہی خدا یاد آتا ہے اور اچھون مین گناہ ڈھونڈھتے ہین کہ جو لوگ عیب اور
فساد سے پاک و مبرا ہین خراب آدمی اُنکو متہم کرتے ہین کسی خطا اور فساد سے اِنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ وَکَانَا صَائِمَیْنِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِیْدُوْا وُضُوْءَکُمَا
وَصَلٰوتَکُمَا وَامْضِیَا فِیْ صَوْمِکُمَا وَاقْضِیَاهُ یَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا دو
شخصون نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونو روزہ دار تھے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرلی تو اُن دونو سے ارشاد
فرمایا کہ تم دونو اپنا وضو اور اپنی نماز پھیرو اور اپنے روزہ کو پورا کرلو اور اُسکو دوسرے دن قضا کرنا اُنہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہ کس وجہ سے آپنے فرمایا کہ تمنے فلان شخص کی غیبت کی اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ
الْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرُ
لَهٗ حَتّٰی یَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ پیٹھ پیچھے بُرا کہنا زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت کرنا
مین زنا سے بڑھکر کیسے ہے آپنے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اُسکو بخشدیتا ہے اور غیبت کرنے والے
بخشش نہ ہوگی جب تک اُسکو وہ شخص معاف نہ کرے جسکی غیبت کی ہے اِنَّ مِنْ کَفَّارَةِ الْغِیْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ
تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو دعا مغفرت کرے اُس شخص کے حق مین جسکی تونے غیبت کی
یون کہے کہ یا اللہ تو ہمکو اور اُسکو بخش **ف** یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین ضعف ہے اور غیبت اگر غیبت
والے کو پہونچے تو بعضون نے کہا ہے اُسکے بخشوانے مین اُسکا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہی کافی ہے کہ اُس
کہے کہ مین نے تیری غیبت کی تھی اُسکو معاف کر اور اگر مرگیا ہو اسکے وارثون کے ... اعتبار نہین اور اگر غیبت کا حال اُس شخص

Marfat.com

[illegible] پہنچا تو اس صورت میں [illegible] اللہ تعالیٰ سے ہے اور اسکی غرت کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ
فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ [illegible]
[illegible] وسلم سے [illegible] ہونے سے پیشتر کچھ معاملہ خرید و فروخت کا کیا اور اسکی کچھ دام [illegible]
کو آپکے اسی جگہ مین لاتا ہون اور مین بھول گیا [illegible] دن کے بعد یاد ہوا تو دیکھا آپ اپنے اسی جگہ پر بیٹھے [illegible]
تو نے مجھ پر مشقت ڈالی مین تین دن سے اسی جگہ انتظار کر رہا ہون إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ
[illegible] وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ [illegible] آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اسکی نیت وعدہ کے پورے
[illegible] اور پورا نکیے اور وقت پر نہ آوے [illegible] وقت پر [illegible] پورا نہ ہوسکے تو اسپر کچھ گناہ نہ ہوگا قَالَ دَعَتْنِي
أُمِّي [illegible] وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا
إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ عبد اللہ بن عامر کہتے مین کہ ایک دن میری مان نے مجھ کو بلایا اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین بیٹھے تھے تو میری ماں نے کہا کہ ادھر آ تجھے کچھ دون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس
سے فرمایا کہ تونے اُسکو کیا دینا چاہا تھا میری ماں نے عرض کیا کہ مین نے یہ چاہا تھا کہ اسکو ایک چھوارا دونگی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکو ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو اُسکو کچھ نہ دیتی تو تجھ پر ایک جھوٹ لکھا جاتا وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا
إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ جیسے کسی شخص سے وعدہ کیا اور اُنمین کا ایک وقت نماز
تک نہ آیا اور جو آیا تھا وہ نماز پڑھنے چلا گیا تو اُسپر کچھ گناہ نہین **ف** اسکی صورت یہ ہے کہ دو شخصون نے آپسین وعدہ کیا کہ فلان
جگہ ملاقات ہوگی اُنمین سے ایک آیا اور نماز کے وقت تک دوسرے کا انتظار کر کے نماز کو چلا گیا جب دوسرا آیا اور اُسکو نہ پایا تو یہ خلاف
وعدگی نہین کیونکہ نماز کو گیا ہے اور یہ عذر شرعی ہے - قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا
حَقًّا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمسے خوشطبعی کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مین سچ کے سوا اور کوئی بات نہین کہتا - قَالَ لِامْرَأَةٍ
عَجُوزٍ إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا أَمَا تَقْرَئِينَ الْقُرْاٰنَ
إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا عورت سے کہا کہ جنت مین بڑھیا
[illegible] بڑھیا نے کہا کہ اُنکو کیا ہوا ہے اور یہ عورت قرآن پڑھی ہوئی تھی آپنے اُس سے فرمایا تو کیا قرآن نہین
[illegible] فرمایا ہے إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ الآیہ یعنی ہم اُن بیبیون کو نوعمر پیدا کرینگے اور اُنکو کنواری بنائینگے لَا تُمَارِ أَخَاكَ
[illegible] وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ [illegible] اپنے بھائی سے جھگڑا مت کرو نہ اُس سے ٹھٹھا کرو اور نہ اُس [illegible]
[illegible] خلاف کرے

باب [illegible] کرنے اور حمایت کرنیکا بیان - ف [illegible]

تعریف کرنیکے بین تو اگر یہ امر اللہ کے لئے کرے تو درست ہے مثلاً جہاد مین اپنی تعریف کرے اور اگر نفس کیلئے تو برا ہے اور حمایت کے معنی یہ کہ اگر حق بات کی حمایت کرے درست ہے اور ناحق کی درست نہین سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ قَالَ اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگون مین بزرگتر کون ہے آپنے فرمایا کہ انمین بزرگتر اللہ کے نزدیک انکا بڑا پرہیزگار ہے لوگون نے عرض کیا کہ اسکا حال ہم آپسے نہین پوچھتے آپنے فرمایا تو لوگون مین بزرگتر یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی ہین نبی اللہ کے بیٹے نبی اللہ کے پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اسکا حال آپسے نہین پوچھتے آپنے فرمایا کہ کیا عرب کے قبیلون کا حال مجھ سے دریافت کرتے ہو لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ تم مین جو اچھی حالت کفر مین وہ لوگ ہین جو تم مین سے اسلام کی حالت مین بہتر ہین جب دین کو سمجھین **ف** یعنی جو کفر کی حالت مین پسندیدہ اور بزرگ تھے مثلاً سخاوت اور شجاعت اور دوسرے اچھی خصلتین رکھتے تھے وہی لوگ جب مسلمان ہوئے اور علم دین سیکھا اچھے ہوئے ح لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ میری تعریف حد سے زیادہ مت کرو جیسے نصارٰی نے حد سے زیادہ تعریف پسر مریم یعنی حضرت عیسٰی کی کی کیونکہ مین اللہ کا بندہ ہون تو تم یون ہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ اللہ تعالی نے مجھپر وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی حسب مال ہے اور بزرگی پرہیزگاری ہے **ف** یعنی حسب اور فضیلت آدمیون کے نزدیک مال ہی ہے کہ آدمی بدون مال کے عوام کی نظر مین خوار ہے اور کرم تمام اچھی صفتون کا نام ہے لیکن خدا کے نزدیک اُن صفات مین سے عمدہ تر تقوی ہے بدون تقوی کے کوئی فضیلت اعتبار کے قابل نہین ح مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ جو کوئی اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ اُس اونٹ کی مانند ہے جو کنوے مین گرے اور وہ اپنی دُم پکڑکے نکالا جاوے **ف** یعنی جو کوئی اپنے نفس کو بلند کرتا ہے اسطرح کہ اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ گناہ کے کنوے مین گرتا ہے اُسکا حال اُس اونٹ کی مانند ہے جو کنوے مین گرکر مر جاوے کہ دم کے بل نہین کھینچا جاتا ویسا ہی یہ شخص گناہ کے کنوے سے نہین نکل سکتا خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ یَاْثَمْ تم مین کا بہتر وہ ہے جو ظلم دفع کرے اپنے اہل قبیلہ سے جب تک کہ گنہگار نہ ہو یعنی اُس دفع کے سبب سے کسی معصیت مین مبتلا نہ ہو لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ نہین ہے ہم مین سے وہ شخص کہ حمایت ناحق پر بلاوے اور نہ وہ شخص جو ناحق حمایت کی وجہ سے قتال کرے اور نہ وہ شخص کہ حمایت ناحق پر مر جاوے یعنی یہ تینون صفتیں اسلام سے خارج کرنیکی چیزین ہین اُنسے احتراز چاہیئے حُبُّکَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ کسی چیز کو تیرا دوست رکھنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے **ف** مطلب اسکا یہ ہے کہ جس چیز کو

Marfat.com

آدمی پسند کرتا ہے اُسکا عیب نہ خود دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کے کہنے سے سنتا ہے اسیطرح اپنے دوست کی برائی نہین سنتا اور اُسکا ظلم اچھا معلوم ہوتا ہے اور حاصل یہ کہ چیز کی محبت کے باعث امر واقعی اُسکا معلوم نہین ہوتا **باب یازدہم**

ناتے دارون اور غیرون سے سلوک کرنیکا بیان قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کون زیادہ مستحق ہے جسکی مین اچھی رفاقت کرون آپنے فرمایا کہ تیری مان اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیری مان اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیری مان اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیرا باپ اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ حسن رفاقت اپنی مان سے کر پھر اپنی مان سے پھر اپنی مان سے پھر اپنے باپ سے پھر اپنے قریب تر پھر اپنے قریب تر سے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مان کا حق مقدم ہے باپ کے حق پر اور مان ہی زیادہ محبت بھی کرتی ہے رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ خاک آلودہ ہو اُسکی ناک اُسکو تین بار فرمایا یعنی وہ شخص ذلیل ہو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون آپنے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ مین سے ایک کو یا دونو کو بڑھاپے کے وقت پایا پھر جنت مین داخل نہ ہوا یعنی اُنکی خدمت نہ کی کہ جنت مین داخل ہوتا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا اسماء کہتی ہین کہ میرے پاس میری مان آئی اور وہ مشرک تھی قریش کے صلح کے زمانہ مین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مان میری پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے تو کیا مین اُس سے سلوک کرون آپنے فرمایا ہان اُس سے سلوک کر اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ اللہ تعالی نے تمپر حرام کی ماؤن کی نافرمانی اور بیٹیون کو زندہ گاڑنا اور نہ دینے کو اور نہ لینے کو اور مکروہ کیا تمہارے لئے قیل وقال یعنی کثرت کلام کو اور کثرت سوال اور مال کے تلف کرنے کو **ف** اور روکنے کو اور لینے کو حرام کیا یعنی جو چیز دینی چاہئے مثلاً زکوٰۃ وغیرہ تو اُسکا نہ دینا حرام ہے اور جو چیز لینی حرام ہے مثلاً رشوت وغیرہ اسکا لینا حرام ہے اور کثرت سوال کے کئی معنی ہین ایک یہ کہ لوگون کے احوال پوچھا کرے دوسرے سوالات علمی دوسرون کے امتحان کے لئے اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو تیسرے صحابہؓ کا بہت سوال کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چوتھے بدون حاجت کے مانگنا غرض یہ ساری چیزین ممنوع ہین مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ کبیرہ گناہون مین سے ہے آدمی کو گالی دینا اپنے مان باپ کو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے مان باپ کو گالی دیتا ہے آپنے فرمایا ہان شخص کسی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اُسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُسکی مان کو

Marfat.com

گالی دیتا ہے تو دوسرا اُسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کوئی شخص باعث ہوا گالی دلوانے کا تو گویا اُسنے گالی دی ۶
اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ بڑے احسانون کا احسان آدمی کا سلوک کرنا اپنے باپ کے
دوستون کے ساتھ ہے بعد پیٹھ دینے یعنی باپ کے مرنے یا کہین چلے جانے کے بعد ۔ سید مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ
يُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ اُسکے رزق مین وسعت کی جائے اور اُسکی اجل مین تاخیر
کی جائے تو چاہیے کہ اپنے قرابتیون سے سلوک کرے خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ
الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ
وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور جب اُس سے فارغ ہوا تو قرابت
کھڑی ہوئی اُسنے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتی ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونیکی جگہ ہے
جو قطع قرابت سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو راضی نہین ہوتی اس بات سے کہ مین ملاؤن اپنی رحمت سے
اُس شخص کو جو تجھے ملاوے اور مین توڑون اُس شخص سے جو تجھ کو توڑے اُسنے عرض کیا کہ ہان اے میرے رب مین اس سے
راضی ہون اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے لئے یہی ہوگا ف عرب مین دستور ہے کہ جسکی پناہ چاہتے ہین اُسکے دامن پکڑنے کا
کونا پکڑ کر عرض حال کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ کے دامن پکڑنے سے اُسکی پناہ مانگنی مقصود ہے اور یہ جو کہا کہ اُس شخص کے کھڑے
ہونے کی جگہ ہے الخ اسکے یہ معنی کہ مین جو تیری درگاہ مین کھڑی ہوئی اور تیرا دامن عزت پکڑا تو اس بات سے پناہ چاہتی ہون
کہ کوئی مجھے کاٹے اور میری رعایت نکرے ۔ سید وحق لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهٗ وَصَلَهَا صلہ رحم کرنے والا وہ نہین جو بدلہ دے بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اُسکی قرابت قطع کیجائے تو اُسکو
ملاوے ف یعنی جو کوئی ناتہ دارون سے اُنکے سلوک کے عوض مین کچھ سلوک کرے تو یہ سلوک معتبر نہین بلکہ واقعی سلوک وہ ہے
کہ قرابتی اُس سے کاٹتے جاوین اور وہ اُنسے سلوک کرتا رہے ۔ حق اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ
وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ
فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ایک شخص نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ میرے کچھ قرابتی ہین کہ مین اُنسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجھ سے قطع قرابت کرتے ہین اور مین اُنکے ساتھ
[illegible] ہون اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہین اور مین اُنسے بردباری کرتا ہون اور وہ مجھ پر جہالت کرتے ہین یعنی ناحق غصہ ہوتے ہین آپنے
فرمایا کہ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا اُنکے منہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ
مددگار اُنپر رہیگا جب تک تو اس خصلت پر رہیگا ف اُنکے مونہہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اسکے یہ معنی ہین کہ جب وہ لوگ تیرا شکر
ادا نہین کرتے تو تیری عطا اُنپر حرام ہوگی اور اُنکے پیٹون مین آگ ہو جاویگی ۔ سید لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ
فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ تقدیر کو سوا دعا کے کوئی چیز نہین پھیرتی اور عمر مین
سوائے نیکی کے اور کوئی چیز زیادہ نہین کرتی اور آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے گناہ کے سبب سے کہ اُسکا مرتکب ہو ف اگر

Marfat.com

کوئی کہے کہ کافر بھی تو مالدار ہوتے ہین باوجودیکہ کفر کرتے ہین کہ اُس سے بڑا گناہ اور نہین اُسکا جواب یہ ہے کہ رزق سے مراد یہان آخرت کا رزق ہے یا رزق عبرت کے ساتھ کہ کافر اُس سے محروم ہین حق دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ مین جنت مین داخل ہوا اور اُسمین قرآن پڑھنے کی آواز سنی مین نے کہا یہ کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ حارث ابن نعمان ہے نیکی ایسی ہے چنانچہ سلوک ایسی ہی چیز ہے اور وہ شخص اپنی مان کے ساتھ بہت سلوک کرنے والا تھا **ف** گویا صحابہ کرام کی خاطر مین گذرا ہوگا کہ حارثہ کو یہ درجہ کیسے ملا اُسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کذلکم البر یعنی والدین سے سلوک کرنا ایسا ہوتا ہے حق رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رب کی خوشی باپ کی خوشی مین ہے اور رب کی ناخوشی باپ کی ناخوشی مین ہے اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّي تَاْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ ایک شخص حضرت ابودردا کے پاس آیا کہ میری ایک بی بی ہے اور میری مان اُسکے طلاق دینے کا حکم مجھکو کرتی ہے ابودردا نے اُس سے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازونکا افضل دروازہ ہے یعنی اُسکی رضامندی دخول جنت کا افضل سبب ہے تو اگر چاہے تو اُس دروازہ کی محافظت کر یا ضایع کر **ف** یعنی اگر طلاق دیگا تو مان کی رضامندی کا لحاظ رکھیگا ورنہ یہ رعایت نرہیگی اور حدیث مین لفظ والد آیا ہے اور حضرت ابودردا نے والدہ کے باب مین یہ حدیث سنائی اس سے معلوم ہوا کہ دونو کے حق برابر ہین اور اگر والد سے اُسکی لغوی معنی لیئے جائین تو زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہین حق لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رحمت خدا اُس قوم پر نہین اترتی جنمین قرابت کا کاٹنے والا ہو مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ کوئی گناہ باغی ہونا اور قطع قرابت سے بڑھکر اس بات کا لایق نہین کہ خدا اُسکے مرتکب کو دنیا کا عذاب دے اور آخرت کے لئے عذاب علاوہ رکھ چھوڑے **ف** یعنی ان دونو گناہون پر دنیا اور آخرت مین عذاب کا گرفتار ہوتا ہے سید لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ بہشت مین داخل نہوگا یعنی بدون عذاب کے احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ تم اپنے نسب اُسقدر سیکھو جس سے اپنے ناتہ دارون سے سلوک کرو کیونکہ اقربا سے سلوک کرنا قریبون مین محبت مال مین زیادتی اجل مین تاخیر کا سبب ہے اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میرے لئے بھی توبہ ہے آپنے فرمایا کہ تیری مان بھی ہے اُسنے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ تیری کوئی خالہ ہے اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ اُس سے سلوک کر یعنی اُسر

Marfat.com

گناہ کا یہ کفارہ ہو جائیگا اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّھُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِھِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا یکایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا کوئی چیز میرے ماں باپ کے سلوک کرنیکی باقی ہے جس سے مین اُن دونو کے ساتھ اُنکے مرنیکے بعد سلوک کرون آپنے فرمایا ہان یہ باتین ہین اُنکے لئے دعا مانگنا اور اُنکی بخشش چاہنی اور اُنکی وصیت کو اُنکے مرنیکے بعد پورا کرنا اور اُنکے ناتہ دارون سے سلوک کرنا جن سے سلوک کرنیکی وجہ سوا رضاجوئی ماں باپ کے اور اُنکے خالص حق کے اور کچھ نہو اور اُنکے دوستون کی تعظیم کرنا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذَا اَقْبَلَتْ اِمْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَھَا رِدَآءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ھِیَ فَقَالُوْا ھِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ ابو طفیل رضی کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جعرّانہ مین گوشت بانٹتے تھے کہ ایک عورت آئی یہانتک کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی آپنے اُسکے لئے اپنی چادر بچھائی اور وہ اُسپر بیٹھ گئی مین نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ عورت آپکی ماں ہے جسنے آپکو دودھ پلایا ہے **ف** جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے مکہ معظمہ سے ایک منزل۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّہٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَآءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ لَھُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَآءَ قَالَ الثَّانِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْھَا نَفْسَھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُھَا بِھَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْھَا اَللّٰھُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا فَفَرَّجَ لَھُمْ فُرْجَۃً وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ فَتَرَکَہٗ وَرَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَرَاعِیَھَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْھَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَھْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَھْزَاُ بِکَ فَخُذْ ذٰلِکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَھَا فَاَخَذَہٗ فَانْطَلَقَ بِھَا

Marfat.com

فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ اس اثنا مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے اُنپر بارش آئی تو وہ پہاڑ مین ایک غار کی طرف پھرے
یعنی غار مین چلے گئے اور اُنکے غار کے موُنہہ پر پہاڑ سے ایک پتھر گرا کہ اُنپر غار کا موُنہہ ڈھانک لیا اُنہون نے آپسمین کہا کہ اپنے
اُن نیک اعمال کو خیال کرو جنکو تمنے خاص اللہ کے واسطے کیا ہو اور اُنہین اعمال کے ذریعہ سے اللہ سے دعا مانگو شاید
خداوند کریم اس غار کو کھولدے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ خدایا میرے ماں باپ دونو بوڑھے کلان سال تھے اور میرے چھوٹے
بچے تھے کہ اُنکے خرچ کے لئے بکریان چراتا تھا جب مین شام کو ریوڑ اُنکے پاس لاتا اور دودھ نکالتا تو پہلے اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا کہ اپنی بچون سے پہلے اُن دونو کو پلاتا اور ایک بار مجھ سے چراگاہ دور پڑی تو مین نہ آیا یہانتک کہ مجھکو شام ہوگئی
پھر مین نے ماں باپ کو پایا کہ سوگئے اور مین نے دودھ نکالا جیسے نکالا کرتا تھا اور دودھ ہی لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس
کھڑا ہوا کہ اُنکا جگانا بُرا جانتا تھا اور یہ بھی بُرا سمجھتا تھا کہ اُن دونو سے پہلے بچون کو دیدون حالانکہ بچے میرے قدمون
کے پاس بھوک سے چلاتے تھے میرا اور اُنکا یہی حال برابر رہا یہانتک کہ فجر ہوگئی تو خدایا اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری
رضامندی کے طلب کرنیکو کیا ہے تو ہمارے لیے ایک سوراخ کھولدے جسمین سے ہم آسمان کو دیکھین اللہ تعالی نے اُنکے لئے
سوراخ کھولدیا کہ آسمان کو دیکھین دوسرے نے کہا الٰہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جس سے مین نہایت درجہ محبت رکھتا تھا
جیسے مرد عورتون کو چاہتے ہین اور مین نے اُس سے درخواست اُسکے نفس کی یعنی صحبت کی کی اُسنے انکار کیا یہانتک
کہ مین اُسکو سو اشرفیان دون تو مین نے محنت کرکے سو اشرفیان جمع کین اور یہ اشرفیان لیکر اُس عورت سے ملا۔ جب مین
اُسکے ٹانگون کے بیچ مین بیٹھا یعنی بارادۂ صحبت تو اُسنے کہا اے اللہ کے بندے خدا سے ڈر اور مُہر کنوارپنے کی مت توڑ مین
اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری رضاجوئی کو کیا ہے تو ہمارے لئے کشادگی کر اللہ تعالی نے
اُنکے لئے کشادگی کی یعنی وہ پتھر اور سرک گیا۔ اور تیسرے نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور آٹھ سیر چاولون کے عوض لگایا تھا
جب وہ اپنا کام کرچکا تو اُسنے کہا کہ میرا حق مجھے دے مین نے اُسپر اُسکا حق پیش کیا اُسنے اُسکو نہ لیا اور اُس سے بیزار ہوا مین
برابر اُس سے کھیتی کرتا رہا یہانتک کہ اُسکی پیداوار سے گائین اور اُنکے چروائے یعنی غلام جمع کئے پھر وہ شخص میرے پاس آیا
اور کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نکر اور مجھکو میرا حق دیدے مین نے کہا کہ ان گایون اور اُنکے چروایون کے پاس جا یعنی ان
سب کو لیجا اُسنے کہا کہ خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مت کر مین نے کہا کہ مین ہنسی نہین کرتا تو یہ گائین اور اُنکے چروائے لیلے وہ
اُنکو لیکر چلا گیا تو اگر جانتا ہے کہ مین نے یہ بات تیری خوشنودی طلب کرنیکو کی ہے تو تو ہمارے لئے جتنا باقی رہا ہے اُسکو کھولدے
اللہ تعالی نے غار کو اُنکے لئے کھولدیا **ف** فرق ایک پیمانہ ہے جسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر اناج کے آتے ہین اور یہ حدیث
اسپر دلالت کرتی ہے کہ شدت کے وقت اپنے اچھے عملون کو وسیلہ کرکے دعا کرے چنانچہ مصنف حصن حصین نے بھی ابتدا
کتاب مین ایسا ہی بیان کیا ہے۔ سید اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا
جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا حق اُنکے بیٹے کے ذمے کیا ہے آپنے فرمایا کہ ماں باپ تیرے

Marfat.com

جنت اور تیرے دوزخ مین ف یعنی اُنسے سلوک کرنا جنت مین داخل ہونیکا سبب ہے اور اُنکی نافرمانی دوزخ مین جانیکا سبب سید إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللهُ بَارًّا بندہ کے ماں باپ یا ایک اُنمین سے مرجاتا ہے اور وہ اُن دونونکا نافرمان ہوتا ہے اور برابر اُنکے حق مین دعا کرتا ہے اور اُنکی بخشش مانگتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسکو سلوک کرنے والا لکھتا ہے یعنی مرنے کے بعد اگر اُنکے لئے دعا کریگا تو نافرمانی کے عوض اُنکا فرمانبردار لکھا جائیگا مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ جو شخص صبح کرے اللہ کی اطاعت کرنے والا اپنے ماں باپ کے حق مین تو اُسکے لئے دو دروازہ جنت کے کھل جائینگے اور اگر ایک ہو تو ایک یعنی ماں باپ مین سے ایک کی خدمت کریگا تو ایک دروازہ کھلیگا اور جو کوئی شام کرے اللہ کی نافرمانی کرنے والا اپنے والدین کے حق مین تو اُسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جائینگے اور اگر ایک ہو تو ایک - ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ اُسپر ظلم کرین آپنے فرمایا کہ اگرچہ ماں باپ اُسپر ظلم کرین اور اُسکو تین بار فرمایا مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ جو بیٹا ماں باپ سے سلوک کرنیوالا کہ اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول لکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ ہر روز سو دفعہ دیکھے آپنے فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہے اور پاک ہے - ف یعنی اُسکے نزدیک اتنا ثواب دینا کچھ حقیقت نہین رکھتا - سید كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ تمام گناہون مین سے اللہ تعالیٰ جو گناہ چاہتا ہے بخشتا ہے بجز ماں باپ کی نافرمانی کے کہ اُسکے مرتکب کو اللہ تعالیٰ زندگی مین مرنے سے پہلے جلد عذاب دیتا ہے - حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ بڑے بھائیونکا حق چھوٹے بھائیون پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر

باب دوازدہم خلق پر رحمت اور شفقت کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم نہین فرماتا اُس شخص پر جو لوگون پر رحم نکرے جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی یعنی مانگنے والی اور اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیان تھین وہ مجھ سے سوال کرتے تھے اور میرے پاس سوا ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا مین وہ کھجور اُس کو دیدی اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونون بیٹیونکو بانٹ دیا اور اُس مین سے خود نکھائی

Marfat.com

پھر انکو کر نیلے گئے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے مین نے آپکی خدمت مین یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ جو
کوئی ان بیٹیون مین سے کسی چیز مین مبتلا ہو یعنی اگر خدا اُسکو بیٹیان ہی دے اور وہ اُنکے ساتھ نیکی کرے تو وہ لڑکیان اُسکے
لئے آتش دوزخ سے پردہ ہونگے مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ
جو شخص دو لڑکیون کی پرورش کرے یہانتک کہ بالغ ہون تو قیامت کے دن مین اور وہ اسطرح آئینگے اور آپنے اپنی دو
انگلیون کو ملایا یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتایا کہ ایسے آمین گے - ح اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَ
الْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بیوہ کا خرچ کرنے والا
بیوہ اور مسکین پر ایسا ہے جیسا کہ اکا خرچ کرنے والا راہ خدا یعنی جہاد مین راوی کہتا ہے اور مین گمان کرتا ہون آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ فرمایا کہ ایسا ہے جیسا رات کو عبادت کرنے والا کہ سست نہو اور جیسا روزہ دار کہ افطار نکرے اَنَا وَكَافِلُ
الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا اور یتیم کا کفیل وہ یتیم اپنا ہو
یا غیر کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ فرمایا شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اور انمین کچھ فرق رکھا یعنی بہت قریب ہونگے
تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُؤمنون کو آپسمین رحم کرنے اور ایک دوسرے پر محبت کرنے اور باہم مہربانی کرنے مین تو ایسا پائیگا
جیسے جسم کہ جب ایک جوڑ دکھے تو تمام جسم بیداری اور تپ مین اُس جوڑ کا شریک ہو ف یہی مضمون شیخ سعدی نے بیان کیا
ہے ؎ بنی آدم اعضای یکدیگراند ✦ کہ در آفرینش زیک جوہراند ✦ چو عضوے بدرد آورد روزگار ✦ دگر عضوہا را نماند قرار ✦ اور حدیث
کا حاصل یہ ہے کہ مومن کو مومن کی راحت و شفقت مین شریک ہونا چاہیے جیسے بدن کے اعضا کہ ایک کا دکھ سب کے دکھ کا
باعث ہوتا ہے - سد اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ایماندار مومن
کے لئے عمارت کی مثل ہے کہ اُسکا بعض حصہ بعض کو قوت دیتا ہے پھر آپنے اپنی انگلیان ایک دوسری مین ڈالین ف یعنی
صورت بتانیکے لئے کہ اسطرح ملا رہنا چاہئے سد اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا
وَيَقْضِي اللهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپکے پاس سائل یا حاجتمند آتا تو
آپ صحابہ رض کو ارشاد فرماتے کہ سفارش کرو مجھ سے کہ تمکو ثواب ملیگا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہیگا جاری کریگا
ف یعنی یون نہ سمجھو کہ ہماری سفارش آپ مانینگے یا نہین تمکو بہر نوع اُس شخص کی سفارش کا ثواب ملیگا اور سفارش کا
قبول کرانا کرنا میرا اللہ کے حکم پر موقوف ہے چنانچہ فرمایا ویقضی اللہ الخ سد اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ
مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اُسکی مدد مظلومی کی حالت مین کرونگا لیکن
ظالم ہونیکی حالت مین اُسکی مدد کیسے کرون آپنے فرمایا کہ ظالم کو ظلم سے منع کرنا یہی تیری مدد اُسکو ہوئی اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ

Marfat.com

اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ ہلاکی مین ڈالے
اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی حاجت روائی مین رہتا ہے اور جو کوئی مسلمان سے
سختی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے دن سختیون مین سے سختی دور کرتا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کی
پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکی پردہ پوشی کرے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ
وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ اُسکی مدد چھوڑ دے اور
نہ اُسکو ذلیل سمجھے پرہیزگاری یہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے اپنے سینہ کی طرف تین بار فرمایا
آدمی کو برائی سے اسیقدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے سارا مسلمان مسلمان پر حرام ہے یعنی اُسکا خون اور
اُسکا مال اور اُسکی آبرو **ف** سینہ کی طرف اشارہ اس غرض سے ہے کہ تقوے کی جگہ دل ہے اور وہ تجھ سے پوشیدہ ہے
تو اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کیسے جانتا ہے کیونکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہے جسکے باعث وہ اللہ کے نزدیک گرامی تر ہے سے
اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَّحِيْمٌ رَّقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى
وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ
تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَ
لَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ جنتی تین
شخص ہین ایک صاحب حکومت عادل اور خلق پر محسن اور طاعت کی توفیق دیا ہوا ہو اور ایک مرد مہربان نرم دل ہر قرابتی
پر اور ہر مسلمان پر اور ایک پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے اور کنبہ والا اور دوزخی پانچ شخص ہین اول وہ ضعیف جسکو
عقل نہین ہے وہ ہین کہ تمہارے خادم ہین نہ بیوی کی خواہشین رکھین نہ مال کی دوم وہ خائن کہ اُسکی طمع چھپی نرہے اگرچہ کم چیز
ہو مگر اُسمین خیانت کرتا ہے سوم وہ شخص کہ صبح اور شام اُسکا یہی حال ہے کہ تجھکو تیرے گھر والون اور تیرے مال مین فریب دیتا
رہتا ہے اور آپنے ذکر بخل کا یا جھوٹ کا فرمایا یعنی چوتھا بخیل یا جھوٹے کو فرمایا پانچوان بدخلق اور فحش بکنے والا **ف** جسکو عقل
نہو یعنی اُنکو اس بات کی عقل نہین کہ حرام سے بچین اور بی بی اور مال کی خواہش نہین یعنی حلال کی طلب کی پروا نہین
رکھتے بلکہ حرام کی طرف مائل ہین اور لا یخفی الطمع کے یہ معنی کہ طمع کی چیز ڈھونڈھکر نکالتا ہے اور اُسمین سے کچھ نہین چھوڑتا
جسمین خیانت نکرے اور گھر والون اور مال مین فریب دیتا رہتا ہے یعنی ظاہر مین پارسائی اور امانت داری کا کام کرتا ہے
اور باطن مین تیرے اہل و مال مین خیانت کے درپے ہے اور ذکر البخل سے یہ غرض ہے کہ بخیل یا جھوٹے کو دونون سے
فرمایا راوی کو حدیث کے لفظ یاد نہ ہے اسلئے اِن لفظون سے بیان کیا۔ سید وحق وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ
وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخدا کہ مومن نہوگا ان الفاظ کو آپنے
تین بار ارشاد فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون مومن نہوگا آپنے فرمایا کہ وہ شخص کہ جسکے ہمسایہ اُسکے مکرون سے امن نہون

Marfat.com

لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ جنت مین داخل نہ ہوگا وہ شخص جسکا ہمسایہ اُسکے ضررون سے امون
نہوے ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ جبرئیل علیہ السلام مجھکو ہمیشہ ہمسایہ کے
حق مین نصیحت کرتے تھے یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث کردینگے اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی
اثنان دون الاخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ جب تم تین شخص ہو تو تمین سے دو آدمی
بدون تیسرے کے سرگوشی نکرین یہانتک کہ تم لوگون سے ملو کیونکہ دو کا سرگوشی کرنا تیسرے کو غمگین کریگا **ف** یعنی جب
بہت سے آدمی جمع ہوجائین اُسوقت دو کی سرگوشی کا مضائقہ نہین فقط تین مین دو کی سرگوشی نہین چاہئے کہ تیسرے
کو رنج ہوگا الدین النصیحۃ ثلثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم
دین کا ستون خیرخواہی کرنا ہے اسکو آپنے تین بار فرمایا ہمنے عرض کیا کہ کسکی خیرخواہی کرنی آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی اور
اسکی کتاب کی اور اُسکے رسول کی اور مسلمانون کے حاکمون کی یا سب مسلمانون کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُسکی
وحدانیت کا معتقد ہو اور اُسکی عبادت مین نیت خالص رکھے اور قرآن کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُسکو سچ جانے اور اُسکے
بموجب عمل کرے اور رسول کی خیرخواہی یہ ہے کہ انکی نبوت کی تصدیق کرے اور اوامر اور نواہی مین انکی فرمانبرداری
کرے اور احکام کی خیرخواہی یہ ہے کہ حق بات مین انکی اطاعت کرے اور انسے باغی نہو اور عام مسلمانون کی خیرخواہی
یہ ہے کہ انکو اچھی باتون کی ہدایت کرے- نہایہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام
الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم جریر کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی
یعنی آپکے ہاتھ پر عہد کیا نماز کے قائم رکھنے اور زکوۃ کے دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنیکا لا تنزع الرحمۃ الا من
شقی رحمت نہین نکالی جاتی مگر بدبخت کے دل سے یعنی بدبخت ہی رحیم نہین ہوتا الراحمون یرحمہم الرحمن
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رحم کرنے والون پر رحمن رحم فرماتا ہے تم رحم کرو ان لوگون پر جو زمین
مین ہین تمپر وہ رحم کریگا جو آسمان مین ہے یعنی اللہ تعالی لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا و
یأمر بالمعروف وینہ عن المنکر ہمارے تابعین سے نہین ہے وہ شخص جو ہمارے چھوٹون پر رحم نکرے اور ہمارے
بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے ما اکرم شاب شیخا من اجل
سنہ الا قیض اللہ لہ عند سنہ من یکرمہ جو کوئی جوان شخص ایک بوڑھے کی توقیر اسکے بڑھاپے کی جہت
سے کرتا ہے تو اللہ تعالی اُس جوان کے لئے اُسکے بوڑھا ہونے پر ایسے شخص کو معین کرتا ہے جو اُسکی توقیر کرے ان
من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ واکرام
السلطان المقسط خدا کی تعظیم مین سے ہے بوڑھے مسلمان کی توقیر کرنا اور ایسے قرآن جاننے والے کی جو قرآن مین مبالغہ
نہین کرتا اور نہ اُس سے الگ رہتا ہے اور بادشاہ عادل کی توقیر کرنی **ف** مبالغہ نہین کرتا یعنی تجوید مین اور نہ جلدی
پڑھتا ہے کہ معانی مین فکر کرنے سے باز رہے اور الگ نہین رہتا یعنی قرآن کی تلاوت اور اُسپر عمل کرنے سے اعراض

Marfat.com

نہین کرتا۔ سید۔ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ
یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ مسلمانون مین اچھا گھر وہ ہے جس مین یتیم ہو کہ جسکے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانون مین برا گھر
وہ ہے کہ جس گھر مین کوئی یتیم ہوا ور اُسکو ایذا دیجاتی ہو مَنْ مَسَحَ رَأْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ
تَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ
وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ جو کوئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور بجز اللہ کی خوشی کے اور کسی غرض سے نہ پھیرے تو اُسکے لئے
ہر بال کی مقدار جسپر اُسکا ہاتھ پھرتا ہے نیکیان ہونگی اور جو کوئی کسی اپنے پاس کے یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ سلوک
کرے تو مین اور وہ شخص جنت مین اُن دونوا نگلیون کی طرح ہونگے اور آپنے اپنی دونوا نگلیون کو ملایا یعنی کیفیت بتلانے
کے لئے مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ وَ
مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَهُنَّ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ
فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ کَرِیْمَتَیْهِ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا کَرِیْمَتَاهُ قَالَ عَیْنَاهُ جو کوئی بٹھاوے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے پر
تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بیشک جنت واجب کرتا ہے مگر اس صورت مین کہ وہ کوئی گناہ ایسا کرے جو بخشا نجاوے یعنی شرک
کرے اور جو کوئی تین بیٹیون کی یا تین بہنون کی پرورش کرے اور انکو ادب سکھاوے اور اُنپر رحم کرے یہانتک کہ اللہ انکو
بے پروا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت واجب کرتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یا دو بیٹیون کی پرورش
کرے آپنے فرمایا یا دو کی پرورش کرے۔ راوی کہتا ہے کہ یہانتک کہ اگر لوگ کہتے یا ایک کی پرورش کرے تو آپ ایک کے
لئے بھی وجوب جنت کا ارشاد فرماتے اور جس شخص کی دو عزیز چیزین اللہ کھودے تو اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے
کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اُسکی دو عزیز چیزین کیا ہین آپنے فرمایا کہ اُسکی دونو انکھین لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ
خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب دینا اُسکے حق مین بہتر ہے ایک صاع کے صدقہ دینے
سے **ف** صاع ایک پیمانہ ہے جسمین اسی روپیہ کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے قریب گیہون آتے ہین مَا نَحَلَ
وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ باپنے اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہین دیا اچھے ادب سے بہتر یعنی ادب
سکھانا سب عطایا سے بہتر ہے اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوْمَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی
الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی یَتَامَاهَا حَتّٰی
بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا مین اور سیاہ رخسارون والی عورت قیامت کے دن دو انگلیون کی طرح ہونگے اور یزید بن زریع راوی نے
اشارہ کیا بیچ کی اور شہادت کی انگلی سے وہ عورت وہ ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو مرتبہ اور جمال والی تھی اُسنے اپنے نفس
کو اپنے یتیمون پر روکے رکھا یہانتک کہ پرورش سے جدا ہوئی یا مرگئی **ف** یعنی پہلے خوبصورت تھی لیکن اپنے اولاد کی پرورش
اور نکاح نکرنے اور شوہر کے مرنے کے بعد زینت چھوڑنے سے سیاہ پڑگئی۔ سید مَنْ کَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ

Marfat.com

يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ جس شخص کی کوئی بیٹی ہو اور وہ اسکو نہ جیتی گاڑے اور نہ اسکی اہانت کرے اور نہ اپنے فرزند یعنی بیٹون کو اسپر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت مین داخل کریگا مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسی کے پاس اُسکے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُسکے مدد کرنے پر قادر ہے یعنی غیبت سے اسکو منع کرسکتا ہے اور اسنے اُسکی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین اُسکی مدد کریگا اور اگر اُسنے مدد نہ کی اور وہ اُسکی مدد پر قادر تھا

تو اللہ تعالیٰ اُس سے اس بات کا مواخذہ دنیا اور آخرت مین کریگا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ جو کوئی اپنے بھائی کے گوشت سے اُسکے پیٹھ کے پیچھے کسیکو دفع کرے تو اللہ پر حق ہوگا کہ اُسکو آتش دوزخ سے آزاد کرے **ف** یعنی کسی نے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اُسنے اُسکو منع کیا سید مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جو مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی کی ابرو ریزی سے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اُس سے قیامت کے دن دوزخ کی آگ دور کرے پھر آپنے یہ آیت پڑھی وکان حقا علینا نصر المؤمنین یعنی اور ہمپر حق ہے مدد کرنا مومنون کو مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ کوئی مرد مسلمان کہ کسی مسلمان آدمی کو چھوڑے ایسی جگہ مین کہ اُسکی ہتک حرمت ہوتی ہے اور اُسکی آبرو اُسمین کم کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکی مدد ایسی جگہ مین چھوڑیگا جسمین وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے یعنی آخرت مین اور جو مرد مسلمان کہ کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ مین کہ اُسکی آبرو گھٹائی جاتی ہے اور اُسکی حرمت اُسمین ہتک کیجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی مدد ایسی جگہ مین کریگا جس مین وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً جس شخص نے کسی کا عیب دیکھا اور اُسکو چھپایا تو وہ ایسا ہوگا جیسے موؤدہ کو زندہ کیا **ف** موؤدہ اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ زندہ کو گاڑ دین جیسے جاہلیت مین کرتے تھے اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ تم مین سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اُسمین کوئی چیز دیکھے تو چاہئے کہ اُسکو اُس سے دور کرے **ف** یعنی جیسے آئینہ مین چہرہ کا عیب معلوم ہوجاتا ہے ویسے ہی ایک آدمی دوسرے آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہے تو چاہئے کہ اُسکو اُس عیب سے آگاہ کرے تاکہ وہ اُسکو چھوڑ دے۔ سید مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ جو کوئی بچاوے کسی مومن کو کسی منافق کے شر سے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا کہ قیامت کے دن

Marfat.com

اُسکے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان پر کسی بات کی تہمت لگاوے جس سے اُسکا مقصود اُسپر عیب لگانا
ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کے پل پر روکیگا یہانتک کہ اُس بات کے عہدہ سے نکلے جو اُسنے کہی تھی **ف** یعنی اُسقدر عذاب دیگا یا مدعی
کو راضی کریگا تب نجات ہوگی حق خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ
لِجَارِهٖ یارون مین اچھے یار اللہ کے نزدیک وہ ہین جو اچھے ہون اپنے رفیقون کے حق مین اور ہمسایون مین سب سے بہتر اللہ کے نزدیک وہ ہین جو
اپنے ہمسایون کے حق مین بہتر ہون قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا
اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ
اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول
اللہ مین کیسے جانون جب مین نے نیکی کی ہو یا برا کیا ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے ہمسایون سے سنے کہ وہ کہین کہ تو نے اچھا کیا تو
معلوم کر کہ تو نے اچھا کیا اور جب تو اُنسے سنے کہ وہ کہین کہ تو نے برا کیا تو جان لے کہ تو نے برا کیا **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ ہمسایہ
کے لوگ حق اور انصاف والے ہون اور زیادہ محبت اور عداوت نہ رکھتے ہون۔ حق اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ لوگون
کو اُتارو اُنکے مرتبون پر **ف** یعنی ہر ایک شخص کی موافق اُسکے فضل اور شرف کے توقیر کرو اور رذیل اور شریف مین
اور خادم اور مخدوم مین برابری مت کرو۔ سید اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ
يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا تو آپکے اصحاب وضو کا بچا ہوا پانی اپنے مونہہ پر ملنے لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو فرمایا
کہ اس فعل پر تمکو کون چیز باعث ہوئی اُنہون نے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکے رسول کی محبت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جسکو یہ اچھا لگے کہ اللہ اور اُسکے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اُسکا رسول اُس سے محبت کرے تو اُسکو چاہئے کہ
جب بات کرے تو بات مین سچ کہے اور امانت کو ادا کرے جب امانت اُسکے پاس رکھی جائے اور حق ہمسائگی اچھی طرح
ادا کرے اُس شخص سے جو اُسکا ہمسایہ ہو لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ مؤمن کامل
وہ شخص نہین ہے جو خود شکم سیر ہو اور اُسکا ہمسایہ اُسکے پہلو مین بھوکا رہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ
تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَلٰوتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ
مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلان عورت
کا ذکر ہوتا ہے کہ نماز بہت پڑھتی ہے اور روزہ بہت رکھتی ہے اور خیرات بہت دیتی ہے یعنی لوگ کہتے ہین کہ عبادت
بہت کرتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے آپنے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے اُس شخص نے

Marfat.com

عرض کیا یارسول اللہ فلان عورت کا ذکر ہوتا ہے روزہ اور نماز اور خیرات کے کم کرنیکا اور وہ پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی
ہے اور اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو ایذا نہین دیتی آپنے فرمایا کہ وہ جنتی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ
شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوے لوگون پر کھڑے
ہوے اور ارشاد فرمایا کہ کیا نہ بتادون تمکو تم مین سے اچھے کو تم مین سے برے سے۔ راوی کہتا ہے کہ لوگ چپ ہورہے اور
آپنے اس سوال کو تین دفعہ فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ بتا دیجئے ہمکو ہمارے بہتر کو ہمارے برے سے
آپنے فرمایا کہ تم مین سے بہتر وہ ہے جسکی بھلائی کی امید کیجائے اور اسکی برائی سے مامون رہین اور تم مین سے برا وہ ہے کہ
نہ اسکی بھلائی کی توقع ہو اور نہ اسکی برائی سے امن ہو ف مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا یہ ہے کہ تمکو بتادون
کہ بہتر کون ہے اور برا کون ہے تاکہ بہتر آدمی برے سے ممتاز ہوجاوے۔ ح اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ
کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ
اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَ
لِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اللہ تعالی نے تم مین تمہارے اخلاق کو تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق
تم مین تقسیم کئے اللہ تعالی دنیا کو عطا کرتا ہے اس شخص کو جسے دوست رکھتا ہے اور جسے دوست نہین رکھتا اور دین صرف
اسی شخص کو عنایت کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے تو جس کسیکو اللہ نے دین عطا فرمایا تو اسنے اسکو دوست رکھا قسم ہے
اس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ کوئی بندہ مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسکا دل اور زبان مسلمان ہون اور نہ
کوئی مومن ہوتا ہے جب تک کہ اسکا ہمسایہ اسکے نقصانون سے مامون رہے ف دلکا اسلام یہ ہے کہ باطل عقیدون
سے اور برے اخلاق سے پاک ہو اور زبان کا اسلام یہ ہے کہ اسکو ایسی چیزون سے روکے رہے جو اسکی آفتین ہین۔
ح اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ مومن الفت کرنے والا ہوتا ہے اور ایسے شخص مین کچھ بھلائی
نہین جو نہ خود الفت کرے نہ کوئی اس سے الفت کرے مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُّرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ
سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ جو کوئی میری امت مین سے کسیکی حاجت پوری
کرے اس ارادہ سے کہ اس شخص کو اس حاجت روائی سے خوش کرے تو اسنے مجھکو خوش کیا اور جس شخص نے مجھکو خوش کیا اسنے اللہ کو خوش کیا اور جسنے
اللہ کو خوش کیا اللہ اسکو جنت مین داخل کریگا مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ
فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جسنے کسی غمزدہ کی فریادرسی کی اللہ تعالی
اسکے لئے تہتر بخششین لکھتا ہے ایک مین اسکو سب کامون کی درستی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر اسکے
لئے قیامت کے دن درجات کے باعث ہونگی اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

Marfat.com

مخلوق خدا کی عیال ہے تو مخلوق مین سے خدا کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُسکے عیال سے سلوک کرے **ف** اللہ
تعالیٰ عیال سے پاک ہے مگر یہان مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہے ویسے ہی اللہ بھی مخلوق کو پرورش
کرتا ہے اِنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ
ایک آدمی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا آپنے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا
کھلا یعنی ان باتون سے سنگدلی جاتی رہیگی اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ ابْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا
کَاسِبٌ غَیْرُکَ کیا مین تمکو نہ بتاؤن افضل صدقہ کو وہ صدقہ تیری بیٹی کا خرچ ہے جو تیرے ذمے آپڑی ہو یعنی بعد طلاق دینے
اُسکے شوہر کے کہ کوئی اُسکے لئے کمانے والا تیرے سوا نہو

باب سیزدہم خدا کی محبت اور اُسکی خوشنودی کے لئے کسی سے محبت کرنیکا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ
فَمَنْ تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحین لشکر کی طرح
اکھٹی تھین یعنی بدن کے پیدا ہونے سے پہلے تو جو آپسمین اُنمین سے جان پہچان رکھتی تھین وہ باہم الفت رکھتی ہین
اور جو اُنمین سے انجان تھین وہ اختلاف رکھتی ہین **ف** یعنی جن روحون مین ازل کے روز صفات مین مناسبت تھی
اُنمین یہان بھی محبت ہوتی ہے اور جنمین وہان اختلاف تھا یہان بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکون کو باہم موافقت
ہوتی ہے اور فاسقون کو فاسقون سے اور وہان انکا تعارف خدا کے الہام سے ہوتا ہے کہ لوگون کے دلون مین وہان
کی محبت کے سبب سے یہان بھی محبت ڈال دیتا ہے۔ ط۔ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ
اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ قَالَ فَیُحِبُّہٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ
فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ
اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ قَالَ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا
فَاَبْغِضُوْہُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے
تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین فلان شخص کو دوست رکھتا ہون تو بھی اُسکو دوست رکھ آپنے فرمایا
کہ جبرئیل اُسکو دوست رکھتا ہے پھر آسمان مین پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلان شخص کو دوست رکھتا ہے تم اُسکو
دوست رکھو اسپر آسمان والے اُسکو دوست رکھتے ہین پھر اُسکے لئے زمین مین قبولیت رکھی جاتی ہے اور جب کسی بندہ
کو اللہ دشمن رکھتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلا کر فرماتا ہے کہ مین فلان شخص سے نفرت رکھتا ہون تو بھی اُس سے نفرت کر آپنے
فرمایا کہ جبرئیل اُس سے نفرت کرتا ہے پھر آسمان والون مین پکار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلان شخص سے نفرت رکھتا ہے تم
اُس سے نفرت کرو آپنے فرمایا کہ فرشتے اُس سے نفرت کرتے ہین پھر اُسکے لئے نفرت زمین مین رکھی جاتی ہے یعنی سب لوگ
نفرت کرنے لگتے ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لوگون کی محبت خدا کی محبت کی نشانی ہے لیکن محبت اور نفرت اچھے لوگون
کی معتبر ہے سید اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

Marfat.com

ظلی اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائیگا کہان ہین میری بزرگی کے سبب سے باہم محبت کرنے والے مین انکو آج اپنے سایہ مین کرونگا یہ وہ دن ہے کہ کوئی سایہ بجز میرے عرش کے سایہ کے نہین اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ ایک آدمی نے اپنے کسی بھائی کے دیکھنے کا دوسرے گاؤن مین ارادہ کیا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو اُسکے راہ پر معین کیا کہ تو کہانکا ارادہ کرتا ہے اُسنے کہاکہ مین اپنے ایک بھائیکا اس گاؤن مین ارادہ کرتا ہون فرشتہ نے کہاکہ تیرا اُسپر کچھ احسان ہے کہ تو اُسکا بدلہ لیگا یعنی تونے اُسکو کچھ دیا ہے جسکا بدلہ لینے جاتا ہے اُس شخص نے کہاکہ کوئی غرض نہین بجز اسکے کہ مین نے اُسکو للہ دوست رکھا ہے فرشتہ نے کہاکہ تو مین اللہ تعالی کا ایلچی تیری طرف ہون یہ پیام لیکر کہ اللہ نے تجھکو دوست رکھا جیسے تونے اُس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکھا۔ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَیْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا کہ واے ہے تجھ پر تونے اُسکے لئے کیا تیار کیا یعنی قیامت اپنے وقت پر آئیگی اُسکا کیا پوچھنا عمل اچھے کر اُسنے عرض کیا کہ مین نے اُسکے لئے کچھ سامان نہین کیا بجز اسکے کہ مین اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ تو اُنہین کے ساتھ ہوگا جنکو تونے دوست رکھا حضرت انس رض کہتے ہین کہ مین نے مسلمانونکو نہیں دیکھا کہ بعد اسلام کے کسی چیز سے اتنا خوش ہوے ہون جسقدر اس ارشاد سے خوش ہوے۔ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً نیک ہمنشین اور برے ہمنشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک کا اُٹھانے والا اور بھٹی دہونکنے والا کہ مشک والا یا تجھے مشک مفت دیگا یا تو اُس سے خریدیگا یا اُس سے خوشبو سونگھیگا یعنی مثلاً کسی نیک آدمی کی خدمت اور صحبت کی تو اُس سے کچھ نہ کچھ فیض حاصل ہوگا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے پھونکیگا یا تو اُس سے بدبو سونگھیگا **ف** پہلی صورت مین اگر مشک نہ ملیگی تو خوشبو ہی پہونچیگی ایسے ہی جب نیک آدمی سے فیض نہ ملیگا تو یہی کافی ہے کہ ایک ساعت اسکی صحبت مین خوش حال اور فارغ بیٹھیگا اور برا ہمنشین وقت کو ضائع کریگا اور پرہیزگاری مین خلل ڈالیگا اور یہ نہو تو بدحالی اور وقت کی ناخوشی بالفعل موجود ہے۔ حق قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَّغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری محبت واجب ہوئی آپسمین بیٹھنے والون کو میری خاطر اور باہم ملاقات کرنیوالون کو میری خاطر ایک دوسرے پر مال صرف کرنیوالون کو میرے ثواب کے خاطر یعنی بدون شائبہ نمود و شہرت کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپسمین محبت کرنے

Marfat.com

والون کو میری بزرگی کے سبب سے نور کے منبر ہونگے کہ اُنپر انبیا اور شہداء رشک کرینگے یعنی اُنکی تعریف کرینگے اور اُنکے درجہ کو
اچھا سمجھینگے - یہان رشک سے یہی معنی مراد ہین ورنہ انبیا اور شہدا مدارج مین سب سے زیادہ ہین یَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ
اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاتُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر ایمان کی زیادہ مضبوط رسی کونسی ہے ابوذر نے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکا رسول زیادہ جانتے
ہین آپنے فرمایا کہ موالات اللہ کے واسطے اور دوستی اللہ کے واسطے اور بغض اللہ کے واسطے **ف** سوال کا مطلب ہے کہ کونسا رکن اور ایمان کی
صفت زیادہ مضبوط ہے کہ نجات آخرت اور حصول ثواب کے لیئے اُسپر تمسک کیا جاوے اور موالات کے یہ معنی کہ ایسی محبت
رکھنی جو ایک دوسرے کی مہم کو کفایت کرے حق وط اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْزَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَ
طَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا جب مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اُسکی ملاقات کرتا ہے
تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تیری زندگی خوب ہوئی یعنی دنیا اور آخرت مین اور تیرا چلنا اچھا ہوا اور تو نے جگہ لی جنت کے
ایک مکان مین **ف** چلنا اچھا اسلیئے ہوا کہ ہر قدم پر گناہ دور ہوتے ہین اور نیکی لکھی جاتی ہے - سید اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ
اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو دوست رکھے تو چاہیئے کہ اُس سے کہدے کہ مین تجھ کو دوست
رکھتا ہون **ف** اسلیئے اُس سے کہنا چاہیئے کہ وہ بھی دعا وغیرہ مین محبت کی رعایت کرے - حق لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا
وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ یارانہ مت کر بجز مومن صالح کے اور تیرا کھانا کوئی نہ کھاوے بجز پرہیزگار کے **ف** کھانے
سے یہان مقصود دعوت کا کھانا ہے ورنہ بھوک کی حالت مین سب کو کھانا دینا درست ہے - ط اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ
فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہیئے کہ تم مین سے ایک دیکھ بھال لے جسکو دوست
رکھتا ہے تو اُسکی تاثیر ہوا کرتی ہے اسلیئے چاہیئے کہ نیک شخص کی دوستی کرے اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ فَلْیَسْأَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ
وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ جب کوئی کسی سے بھائی چارہ کرے تو چاہیئے کہ اُس سے اُ...
اُسکے باپ کا نام اور اُس قبیلہ کا نام جس سے وہ ہے پوچھے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ بڑھاتی ہے لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا
فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ
كُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اگر دو بندے خداے عزوجل کی راہ مین باہم محبت کرین اور ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو
قیامت کے دن اُن دونو کو جمع کرکے فرمائیگا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو تو میری راہ مین دوست رکھتا تھا اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی
مِلَاكِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَیْكَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ
فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ
اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْكَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِیْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ کیا مین نہ بتاؤن تجھ کو اس کام
یعنی دین کا مدار کہ جس سے تجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی ملے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر لازم کر ذکر والون کی بیٹھکین اور جب تو اکیلا ہو

Marfat.com

تو اپنی زبان کو جسقدر تجھ سے ہو سکے اللہ کے ذکر سے ہلا اور اللہ کی راہ مین دوستی کر اور اللہ کی راہ مین دشمنی کر اے
ابو رزین کیا تجھ کو معلوم ہے کہ آدمی جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کی نیت سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے
اُسکے پیچھے ہوتے ہین کہ سب کے سب اُسکے حق مین دعا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے
تیری راہ مین ملاقات کی تو تو اُسکو اپنی رحمت سے ملا تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اپنے بدن کو اس باب مین مشقت مین
ڈالے تو کر **ف** مجالس اہل ذکر سے یہ مراد ہے کہ تو بھی ذکر کرنے مین اُنکا شریک ہو اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ
یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَّهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ یَّسْکُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ
جنت مین یاقوت کے ستون مین جنپر زبرجد کے بالاخانہ ہین اُنکے دروازہ کھلے ہوے ایسے چمکتے ہین جیسے روشن
ستارہ چمکتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنمین کون شخص رہیگا آپنے فرمایا کہ باہم محبت رکھنے والے للہ اور آپس
مین بیٹھنے والے للہ اور ایک دوسرے سے ملنے والے للہ اُنمین رہین گے

باب چہاردہم ملاقات کے چھوڑنے اور عیب چینی کے ممنوع ہونے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ
یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو حلال نہین کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ
چھوڑے اسطرح کہ دونو ملین تو یہ موںہہ پھیر لے اور ان دونو مین بہتر وہ ہے جو پہلے سلام علیک کرے **ف** مقصود
یہ ہے کہ دشمنی کی راہ سے ملنا چھوڑ کر غیبت وغیرہ دوسرے کی کرنی حرام ہے اور اگر دین و مذہب کے سبب سے ترک
ملاقات کرے تو جائز ہے پس اہل بدعت اور اہل اہوا مثلاً رافضیون اور خارجیون وغیرہم سے ترک ملاقات واجب
ہے جب تک توبہ نکرین اور اگر کوئی شخص کسیکے ساتھ کلام اور محبت کرنے سے اپنے دین کے فساد یا دنیا کی مضرت
کا خوف کرے تو اُس سے یکسوئی جائز ہے - حق اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا
بچاؤ اپنے آپکو بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات دلکی ہے اور نہ ٹٹولو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑھاؤ اور نہ
حسد کرو اور نہ باہم دشمنی کرو اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی **ف** لاتحسسوا بحاء مہملہ یعنی آنکھ اور کان
سے کسی کے عیب نہ ٹٹولو اور لاتجسسوا بجیم کے یہ معنی کہ کسیکا حال نرمی سے مت دریافت کرو جیسے جاسوس کرتے
ہین اور لاتناجشوا کے یہ معنی کہ اگر کوئی ایک چیز خریدتا ہے اور دوسرے کو لینا منظور نہین مگر کہتا ہے کہ ہم زیادہ کو
لینگے تو ناحق مول مت بڑھاؤ اور لاتحاسدوا کے یہ معنی کہ کسیکی نعمت کا زوال مت چاہو - سید تُفْتَحُ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَّا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ
بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا جنت کے دروازہ پیر اور جمعرات کے

Marfat.com

دن کھولے جاتے ہین اور ہر بندہ کی بخشش کیجاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نکرتا ہو مگر ایسے آدمی کی بخشش
نہین ہوتی کہ اُسمین اور اُسکے بھائی مین عداوت ہو تو حکم ہوتا ہے فرشتون کو کہ ان دونو کو مہلت دو یہانتک کہ آپسمین
صلح کرین لَا یَحِلُّ الْکَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ کَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیَھَا وَالْکَذِبُ فِی الْحَرْبِ وَالْکَذِبُ
لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ جھوٹھ بولنا درست نہین مگر تین جگہ مین اول آدمی کا جھوٹھ بولنا اپنی بی بی سے کہ اُسکو خوش
کرے دوسرے جھوٹھ بولنا لڑائی مین تیسرے جھوٹھ بولنا کہ لوگون مین صلح کروادے **ف** عورت سے جھوٹھ بولنا مثلاً
اُس سے کہے کہ تجھ کو سب سے زیادہ چاہتا ہون اور ایسا ہی ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورت کو اجازت اپنے شوہر سے جھوٹھ بولنے کی دی جیسے یہان شوہر کو عورت کے لئے فرمایا مشکوٰۃ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ
اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِاِثْمِہٖ
کسی مسلمان کو لائق نہین کہ ملنا چھوڑے مسلمان سے تین دن سے زیادہ اور جب اُس سے ملے اُسپر سلام کرے تین بار
ہر دفعہ اُسکے سلام کا جواب ندے تو یہ جواب نہ دینے والا نہ ملنے کا گناہ اپنے ذمہ لیکر پھریگا لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ
فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ کسی مسلمان کو درست نہین کہ اپنے بھائی سے تین دن
سے زیادہ ملنا چھوڑے تو جو کوئی تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے وہ دوزخ مین داخل ہوگا **ف** یعنی دوزخ مین جانے
کے لائق ہوا اب چاہے اللہ اُسکو عذاب کرے چاہے معاف کرے۔ سید مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ
جو کوئی اپنے بھائی سے ایک برس کو ملنا چھوڑے تو وہ گناہ مین اُسکی خونریزی کے برابر ہے لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ
یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ
اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ کسی مومن کو درست نہین
کہ دوسرے مومن سے تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے تو اگر تین دن اُسپر گذرین اور وہ اُس سے ملے تو چاہئے کہ اُسپر
سلام کرے اور اگر وہ اُسکے سلام کا جواب دے تو دونو ثواب مین شریک ہوے اور اگر اُسکے سلام کا جواب ندے تو جواب
نہ دینے والا گناہ لیکر پھرا اور سلام کرنے والا ملنا چھوڑنے کے گناہ سے باہر ہوا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ
الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ہِیَ
الْحَالِقَۃُ کیا مین تمکو نہ بتاؤن وہ عمل جو روزہ اور صدقہ اور نماز سے افضل ہے راوی کہتا ہے کہ ہمنے عرض کیا کہ ہان تب
آپنے فرمایا کہ صلح کرانا آپسمین فساد ڈالنا یہ خصلت دین کی جڑ اکھاڑنے والی ہے دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ
اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ ہِیَ الْحَالِقَۃُ لَآ اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ تم مین تم سے پہلے کی امتون کا
روگ آگیا ہے یعنی حسد اور بغض اور یہ مونڈنے والی ہے میری یہ غرض نہین کہ بال مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے
یعنی تم اپنے آپکو اِس سے بچاؤ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ تم
اپنے آپکو حسد سے دور رکھو کیونکہ حسد نیکیون کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑیون کو کھاتی ہے اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ

Marfat.com

الدِّینِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ اپنے آپ کو بچاؤ آپس مین برائی کرنے سے کیونکہ یہ خصلت دین کو جڑ سے اکھاڑتی ہے مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ جو شخص کسیکو ضرر پہونچاوے اللہ تعالیٰ اُسکو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی کسی سے دشمنی کرے اللہ تعالیٰ اُس سے دشمنی کرتا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ لعنت کیا گیا ہے وہ شخص جو کسی مومن کو ضرر پہونچاوے یا اُسکے ساتھ مکر کرے صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَتَبَّعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَتَبَّعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آواز بلند سے پکارا اور فرمایا کہ اے وہ لوگو جو اپنی زبان سے اسلام لائے اور ایمان اُنکے دل تک نہین پہونچا ایذا نہ دو مسلمانون کو اور نہ اُنکو عار لگاؤ اور نہ اُنکے عیب ڈھونڈو کیونکہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کے عیب ڈھونڈھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے عیب ڈھونڈھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسکے عیب ڈھونڈھتا ہے اُسکو رسوا کرتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے گھر مین ہو اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ سب بیاجون کا بڑا بیاج زبان درازی ہے مسلمان کی آبرو مین ناحق **ف** یعنی غیبت کرنے اور گالیان دینے اور دوسری باتون مین کہ جن مین ناحق کسی مسلمان کی آبروریزی ہو سود سے بھی زیادہ گناہ ہے۔ح لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ جب مجھ کو میرا پروردگار اوپر لیگیا یعنی معراج مین تو مین ایک قوم پر گذرا جنکے تانبے کے ناخن تھے وہ اپنے چہرون اور سینون کو نوچتے تھے یعنی اُنہین ناخونوں سے مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا کہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کھاتے ہین یعنی اُنکی غیبت کرتے ہین اور اُنکی آبروریزی مین پڑتے ہین یعنی اُنکو ناحق عیب کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُکْلَةً فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُہٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ کُسِیَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَکْسُوْهُ مِثْلَہٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِیَاءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ لَہٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِیَاءٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جو کوئی کسی مرد مسلمان کی غیبت کی وجہ سے ایک نوالہ کھاوے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسیقدر دوزخ کی آگ سے کھلائیگا اور جو کوئی کسی مسلمان کی غیبت کے سبب سے کپڑا پہنے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسی جیسا دوزخ کی آگ سے پہنائیگا اور جو کوئی قائم کرتا ہے کسیکو سنانے اور دکھانے کی جگہ مین تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیئے قائم ہوگا قیامت کے سنانے اور دکھانے کی جگہ مین **ف** یعنی جو کوئی کریگا صلاح و تقوی ظاہر کرے تاکہ لوگ اسکے معتقد ہون اور کمائی کا وسیلہ ہو جیسے ہمارے زمانہ مین بعضے درویشون کے مرید اُسکے لئے کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو حکم کریگا کہ اُسکو فضیحت اور رسوا کرین کہ یہ شخص جھوٹا تھا۔ط حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت مین سے ہے یعنی کسیکے ساتھ اچھا گمان رکھنے سے اچھی عبادت کا ثواب ملتا ہے اِعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْهَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ

Marfat.com

تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ الصَّفَرِ
ایک اونٹ حضرت صفیہؓ کا بیمار ہوا اور حضرت زینب کے پاس سواری زیادہ تھی صفیہؓ اور زینبؓ دونوں ام المومنین ہیں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو فرمایا کہ صفیہ کو ایک اونٹ دیدے زینبؓ نے کہا کہ اس یہودی عورت
کو میں دونگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خفا ہوے اور زینب سے ملنا چھوڑا ماہ ذی الحجہ اور محرم اور کچھ ماہ صفر تک رَأَى عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ
بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ کچھ چراتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے
اُس سے کہا کہ تو نے چوری کی اُسنے کہا ہرگز نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین حضرت عیسی علیہ
السلام نے فرمایا کہ مین اللہ پر ایمان لایا اور مینے اپنے نفس کو جھٹلایا **ف** یعنی تیری قسم کو سچا جانا اور اپنے نفس کو جھوٹا کیا اس
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایک بات پر قسم کھاوے اور سُننے والے کو اُسکے خلاف معلوم ہو تو اپنے علم کو متہم جانے اور
قسم کے موافق معاملہ کو تصور کرے بوجہ حق کے نام کی تعظیم کے۔ حق كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ
يَّغْلِبَ الْقَدَرَ قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے اور قریب ہے حسد کہ تقدیر پر غالب ہو **ف** یعنی اکثر محتاجی کے سبب کفر
کے کلمات سرزد ہوتے ہین اور اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو وہ حسد ہی ہوتی۔ حق مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ
فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ جو کوئی اپنے بھائی کے آگے عذر
بیان کرے اور وہ اُسکو معذور نرکھے یا اُسکا عذر نہ مانے تو اُسپر ایسا گناہ ہوگا جیسا ظلم سے محصول لینے والے پر ہوتا ہے
۱۵ **ف** معذور نرکھا یعنی اُسکے عذر کا انکار کیا اور کہا کہ تیرے پاس کوئی عذر نہین اور عذر نہ مانا یعنی کہا کہ اگرچہ تو عذر رکھتا
ہے لیکن مین نہین مانتا۔ حق **باب پانزدہم معاملات مین احتیاط اور آہستگی کرنیکا بیان۔**
ف یعنی آدمی کو چاہئے کہ لوگون کے شر سے اور زمانہ کی آفتون سے احتیاط اور ہوشیاری کرے اور انجام کار کا خیال
رکھے اور معاملات مین جلدی نکرے سوچ سمجھ کر کام کرے۔ حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہین
کاٹا جاتا **ف** ایک شاعر ابوعزہ نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین قید کیا پھر احسان رکھکر چھوڑ دیا اور عہد
لیا کہ ہماری ہجو کرکے اپنے قوم کو لڑائی کی رغبت نہ دلانا اُسنے اپنی قوم مین جاکر پھر ہجو کی اور لڑائی کی رغبت دلائی جنگ
احد مین وہ شاعر پھر قید ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے احسان چاہا اُسوقت آپنے یہ ارشاد فرمایا اور اُسکی گردن
مارنیکا حکم دیا یس مومن کی شان یہ ہے کہ اگر ایک بار دین یا دنیا کے امور مین فریب کھاوے تو پھر ہوشیار رہے دوبارہ
فریب مین نہ آوے قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس کو ارشاد فرمایا کہ تجھ مین دو خصلتین ایسی ہین جنکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک
بردباری اور دوسری آہستگی **ف** عبد القیس ایک قبیلہ کا نام ہے جسکے سردار اشج تھے جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو سب لوگ شوق کے مارے سواریون سے کود کر دوڑے اور اشج نے اُتر کر غسل کیا اور لباس
پہنا اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑھے اُسوقت حاضر ہوے آپنے اُنکو یہ ارشاد فرمایا - حق اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ
الشَّیْطَانِ آہستگی اللہ کی طرف سے ہے یعنی اُسکی خوشی کا باعث ہے اور جلدی کرنی شیطان کی طرف سے ہے لَا حَلِیْمَ اِلَّا
ذُوْ عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ کوئی بردبار کامل نہین سوائے گنہگار کے اور کوئی دانا نہین سوائے تجربہ کار کے ف
بردباری گناہ کے سبب سے اسلئے فرمایا کہ وہ اپنے گناہ کے معاف ہونے اور پردہ پوشی کو دوست رکھتا ہے اسلئے دوسرون
کے گناہ معاف کرتا ہے اور اُنسے بردباری کرتا ہے - سید - اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ
خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ فَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِکْ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ کام کو سوچ بچار کے کر اگر تو اُسکے انجام مین بھلائی دیکھے تو اُسپر کاربند
ہو اور اگر گمراہی سے ڈرے تو اُس سے رک جا - اَلتُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ آہستگی ہر
چیز مین اچھی ہے مگر آخرت کے کام مین اچھی نہین اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَّ
عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ روش نیک اور آہستگی اور میانہ روی چوبیسوان حصہ ہے نبوت کا اِنَّ الْہَدْیَ الصَّالِحَ
وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ سیرت نیک اور طریق نیک اور
میانہ روی پچیسوان حصہ نبوت کا ہے فقیر کہتا ہے پہلی حدیث مین ان چیزون کو چوبیسوان حصہ اور اس حدیث مین
پچیسوان حصہ بیان فرمایا تو یہ فرق راوی کے وہم کے باعث ہے یا کسی اور راز کی وجہ سے اور مقصود یہ ہے کہ یہ باتین انبیا
کی خصلتون سے ہین اور عدد کی تعیین بجز شارع علیہ السلام کے اور کسیکو معلوم نہین کیونکہ یہ حکمتین بجز نور نبوت کے دریافت
نہین ہوتین سچے خواب کے بیان مین فرمایا کہ وہ چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہے واللہ اعلم - حق اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ
ثُمَّ الْتَفَتَ فَہِیَ اَمَانَۃٌ جب کوئی آدمی کوئی بات کہے پھر چلا جاوے تو وہ امانت ہوگی یعنی اُسکا افشا کرنا سننے والے کو
نہین چاہئے اگر افشا کریگا تو خیانت ہوگی اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلٰثَۃَ مَجَالِسَ سَفْکُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ
حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ مجلسین امانت سے متعلق ہین یعنی ہمنشین نے جو بات کہی وہ دوسرے سے نہ
کہنی چاہئے مگر تین مجلسین اول ناحق خونریزی کرنی دوم زنا کرنا سوم کسیکا مال ناحق لینا ف یعنی اگر کوئی کسی سے کہے
کہ مین فلان شخص کے قتل کا ارادہ کرتا ہون یا فلان عورت سے زنا کیا چاہتا ہون یا کسیکا مال چاہتا
ہون تو سننے والے پر واجب ہے کہ اُن لوگون کو خبر کردے اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَہْلِ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ
وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ حَتّٰی ذَکَرَ سِہَامَ الْخَیْرِ کُلَّہَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ آدمی نمازیون مین
ہوتا ہے اور روزہ دارون اور زکوۃ والون اور حج والون اور عمرہ والون مین سے ہوتا ہے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھلائی کی سب قسمین ذکر فرمائین اور قیامت کے دن جزا نہ دیا جائیگا مگر اپنی عقل کی مقدار پر ف اسلئے کہ عاقل شخص
[illegible]

Marfat.com

كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ کوئی عقل مثل تدبیر کے نہین اور نہ کوئی پرہیزگاری باز رہنے ایسی برائی سے
نہ کوئی شرافت اچھی عادت کی مثل **ف** تدبیر سے غرض انجام کار کے سوچنے سے ہے اور باز رہنے سے غرض مسلمانوں
کی ایذا سے یا زبان کو بے معنی باتون سے بند رکھنے سے - سید اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ
اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ خرچ کرنے مین میانہ روی آدھی معیشت ہے اور
لوگون سے محبت کرنی آدھی عقل ہے اور سوال اچھی طرح کرنا آدھا علم ہے **باب شانزدہم نرمی اور حیا اور اچھی
عادت کے بیان مین** اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ
وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ
بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی پر وہ چیز عنایت
کرتا ہے جو سختی پر نہین دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر دے اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے حضرت عائشہ رضہ کو
فرمایا کہ اپنے اوپر نرمی کو لازم کر اور اپنے آپکو سختی اور بدزبانی سے دور رکھ کیونکہ نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اسکو سنوار دیتی ہے
اور جس چیز سے دور کی جاتی ہے اسکو بگاڑ دیتی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ
الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ
الْاِيْمَانِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص انصاری پر گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو شرم کرنے پر ڈانٹتا تھا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہے اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ
كُلُّهُ حیا خیر کے سوا کچھ نہین لاتی اور ایک روایت مین یون ہے کہ حیا بالکل اچھی ہے اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ
الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جو بات کہ آدمیون نے اگلے انبیاء کے کلام سے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب
حیا نکرے تو کر جو چاہے **ف** یعنی آدمی کو بری باتون سے حیا روکتی ہے جب حیا نرہی تو جو چاہے گا کریگا - سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي
صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ نواس بن سمعان رضہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
نیکی اور گناہ کا حال پوچھا آپنے ارشاد فرمایا کہ نیکی اچھی عادت ہے اور گناہ وہ بات ہے کہ تیرے دل مین چبھے اور تو اسکو
کو اچھا نہ جانے کہ لوگ اُسپر مطلع ہون **ف** دل مین چبھے یعنی دلکو اسپر اطمینان نہو اور یہ بات اچھے لوگون کے
حق اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا تم مین سے مجھکو زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اخلاق مین تم سب سے اچھا
مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ
حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسیکو نرمی مین سے حصہ ملا اسکو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ ملا اور جو کوئی
نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصہ سے محروم رہا اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

Marfat.com

وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ حیا ایمان کی شاخ ہے اور ایمان والے جنت مین رہینگے اور بد زبانی برائی
کی شاخ ہے اور برے لوگ دوزخ مین ہونگے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ جنت مین داخل نہ ہونگے
بد خلق اور نہ متکبر **فقیر** کہتا ہے کہ جواظ بفتح جیم وتشدید واو وظاء معجمہ ہے اور جعظری بیاء نسبت بروزن جعفری ہے ان دونو
لفظون کے معنون مین دو قول ہین ایک یہ کہ دونو کے ایک ہی معنی ہین یعنی سخت گو اور بدخو اور دوسرے یہ کہ جواظ وہ
شخص ہے کہ مال جمع کرے بخل کرے اور جعظری بدگو اور بدخو غرضکہ دونو کے معنی قریب قریب ہین۔ حق۔ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوضَعُ
فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ بہت بھاری چیز کہ
مؤمن کی ترازو مین قیامت کے دن رکھی جائیگی اچھی عادت ہوگی اور اللہ تعالی بد زبان بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہے إِنَّ
الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ مؤمن اپنی اچھی عادت کے سبب سے اس
شخص کا درجہ پاتا ہے جو رات کو نماز اور دن کا روزہ دار ہو اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ
تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ اللہ سے ڈرجہان کہین تو ہو یعنی تنہائی اور مجمع اور سفر اور وطن مین اور برائی کے پیچھے
بھلائی کر کہ یہ بھلائی اس برائی کو مٹا دیگی اور لوگون کے ساتھ اچھی عادت سے معاملہ کر أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى
النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ کیا مین تمکو نہ بتاؤن اس شخص کو کہ وہ آگ پر حرام ہوا اور
آگ اسپر حرام ہو وہ شخص ہر بردبار لوگون سے قریب خو کا نرم ہے **ف** یعنی لوگون مین ملا رہتا ہے اور معاملات میں
نرمی کرتا ہے اور باوجود ملے رہنے کے لوگون کے ایذا پر صبر کرنا اور نرمی کرنا بڑا کام ہے۔ سد الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ
خَبٌّ لَئِيمٌ مؤمن فریب کھانے والا بزرگ ہے اور فاجر فریب دینے والا پاجی ہے **ف** یعنی مؤمن اپنے گمان نیک کی جہت
سے دھوکا کھاتا ہے اور لوگون کو اچھا سمجھتا ہے اسلئے دنیا کے کامون مین دھوکا کھا جاتا ہے اور امور آخرت مین مشغول ہونے
اور اپنے نفس کے سنوارنے مین ہوشیار رہتا ہے حق الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِنْ قِيدَ
انْقَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ ایماندار آسانی کرنے والے نرمی کرنے والے ہوتے ہین جیسے مہار والا اونٹ
کہ اگر کھینچا جاوے تو کھنچ جاتا ہے اور اگر پتھر پر بٹھلایا جاوے تو بیٹھ جاتا ہے **ف** یعنی مؤمن اللہ تعالی کے اوامر ونواہی کا نہایت
فرمانبردار ہوتا ہے حق الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ
وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ مسلمان کہ لوگون مین ملا ہے اور انکی ایذا پر صبر کرے وہ ثواب مین اس شخص سے افضل ہے جو
انمین نہ ملے اور انکی ایذا پر صبر نہ کرے مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوسِ
الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ جو کوئی غصہ پیوے اور وہ اسکے جاری کرنے پر قادر ہو اللہ
تعالی اسکو مخلوقات کے روبرو قیامت کے دن بلائیگا یہانتک کہ اسکو مختار کر دیگا جس حور کے پسند کرنے مین کہ وہ چاہے ٭
إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ حیا اور ایمان دونو ملے ہوئے ہین جب انمین
سے ایک اٹھ جاوے تو دوسرا بھی اٹھ جاتی ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ

Marfat.com

خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آئینہ دیکھ کر فرماتے اللّٰھم حسنت الخ یعنی یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری عادت کو اچھا کر اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا کیا مین تمکو خبر ندون تم مین سے بہتر لوگون کی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمائیے آپنے فرمایا کہ تم مین سے بہتر تمہارے بڑی عمر والے اور اچھی عادتون والے ہین اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَکْرٍ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَّقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَیْہِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثٌ کُلُّھُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَۃٍ فَیُغْضِیْ عَنْھَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰہُ بِھَا نَصْرَہٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّۃٍ یُّرِیْدُ بِھَا صِلَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا کَثْرَۃً وَّمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ یُّرِیْدُ بِھَا کَثْرَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا قِلَّۃً ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو برا کہا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے جب اس شخص نے بہت برا کہا تو حضرت ابوبکر رض نے اُسکی بعض بات کا جواب کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم غصہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوے حضرت ابوبکر رض آپ کے پاس پہونچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ شخص مجھ کو برا کہتا تھا اور آپ بیٹھے تھے اور جب مین نے اُسکی بعض بات کا جواب دیا تو آپ خفا ہوکر اُٹھ کھڑے ہوے آپنے فرمایا کہ تیرے ساتھ ایک فرشتہ اُسکا جواب دے رہا تھا یعنی جب تک تو خاموش تھا اور جب تو نے اُسکو جواب دیا تو شیطان آپڑا پھر آپنے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین اول یہ کہ جو بندہ کہ اُسپر کوئی کسی حق کا ظلم کرے اور وہ اپنے حق سے خدائے عزوجل کے واسطے چشم پوشی کرے یعنی معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس حق کے سبب سے اُسکی مدد قوی کرتا ہے اور جو آدمی بخشش کا دروازہ کھولتا ہے کہ اُس سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مانگنے سے اُسکی مال کی کمی زیادہ کرتا ہے لَا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِاَھْلِ بَیْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَھُمْ وَلَا یَحْرِمُھُمْ اِیَّاہُ اِلَّا ضَرَّھُمْ اللہ تعالیٰ جس گھر والون کے ساتھ نرمی چاہتا ہے تو انکو نفع دیتی ہے اور جن لوگون کو نرمی سے محروم کرتا ہے انکو محرومی ضرر پہونچاتی ہے

باب مذمت غضب اور تکبر کے بیان میں

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر اُسنے یہی سوال کئی دفعہ کیا آپنے یہی جواب فرمایا کہ غصہ مت کیا کر **ف** اُس شخص کو غصہ بہت آتا ہوگا اسلیئے بار بار یہی فرمایا کیونکہ آپکا معمول شریف یہی تھا کہ جسکو جیسا مرض دیکھتے اُسکو ویسا ہی علاج فرماتے لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ پہلوان وہ شخص نہین جو پٹک دیتا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت قابو رکھتا ہو اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ کیا مین تمکو نہ بتاؤن جنتی آدمی کو وہ ضعیف

Marfat.com

اُسکو حقیر جانتے ہین اور اُسپر جبر اور قہر کرتے ہین یہ شخص ایسا ہوتا ہے کہ اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو اللہ اُسکو سچا کرے کیا مین تمکو نہ بتاؤن دوزخی کو وہ ہر جھگڑالو متکبر ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ بہشت مین داخل نہوگا وہ شخص جسکے دل مین ذرہ کے برابر تکبر ہے ایک آدمی نے عرض کیا کہ آدمی دوست رکھتا ہے کہ اُسکا کپڑا اچھا ہو اُسکا جوتا اچھا ہو آپنے فرمایا کہ اللہ زینت والا ہے زینت کو دوست رکھتا ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے اور لوگون کو حقیر جانے **ف** سائل نے سمجھا کہ متکبرون کی عادت ہے کہ نفیس لباس پہنتے ہین اسلئے یہ جانا کہ یہ مطلق علامت متکبرون کی ہے اُسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ زینت کی بات ہے اور خدا کے نزدیک محبوب ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے یعنی توحید اور عبادت نکرے اور حق سے سرکشی کرے اور امر حق کو قبول نکرے ح ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ کَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ تین شخص ہین جنسے اللہ قیامت کے دن کلام نکریگا اور نہ انکی تعریف کریگا اور ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ نہ انکی طرف دیکھیگا اور اُنکو عذاب دردوالا ہوگا۔ وہ لوگ یہ ہین اول بوڑھا زناکار دوم بادشاہ جھوٹا سوم فقیر تکبر کرنے والا **ف** کلام کا نکرنا اور تعریف نہ کرنی اور نظر رحمت سے نہ دیکھنا یہ سب باتین اُنکی ناخوشی اور غضب سے کنایہ ہین۔ ح یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاۤءُ رِدَاۤئِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ذاتی بزرگی میری چادر ہے اور صفاتی بزرگی میرا تہ بند ہے جو کوئی انمین سے ایک کو مجھ سے چھینے اُسکو مین آگ مین ہمیشہ کے لئے داخل کرونگا **ف** یعنی کبریا اور عظمت میری خاص صفتین ہین دوسرون کو انکے ساتھ مجازاً متصف ہونا اور صفتون کی مانند جائز نہین لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ آدمی اپنے نفس کو برابر دور کھینچا رہتا ہے یہانتک کہ متکبرون مین لکھا جاتا ہے تو اُسکو وہی بدبختی پہونچتی ہے جو انکو پہونچی یعنی آفات وبلیات دنیا اور آخرت مین۔ سید یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةِ الْخَبَالِ تکبر قیامت کے دن چیونٹیون کی طرح اٹھائے جائینگے آدمیون کی صورت مین کہ ذلت اُنکو ہر جگہ سے ڈھانکیگی اور ہانکے جائینگے دوزخ کے اُس محبس مین جسکا نام بولس ہے غالب ہوگی اُنپر آگون کی آگ پلائے جائینگے دوزخیون کے عصارہ سے یعنی دوزخیون کے پیپ لہو کا تلچھٹ **ف** چیونٹیون کی طرح اٹھائے جائینگے کنایہ اُنکے خوار اور پامال ہونے سے ہے یعنی جیسے چیونٹیان پامال ہوتی ہین ویسے ہی یہ لوگ محشر مین ہونگے اور بولس بفتح باء موحدہ ولام مفتوح بمعنی تحیر اور ناامیدی کے ہے اور آگون کی آگ سے یہ غرض کہ وہ آگ دوسری آگون کو ایسا جلاتی ہے جیسے دنیا کی آگ لکڑیون کو معاذ اللہ منہا۔ ح اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاۤءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ غصہ شیطان کی طرف

Marfat.com

سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی ہی سے بجھاتے ہین تو جب تم مین سے کوئی غصہ ہو تو اُسکو چاہئے کہ وضو کرے یعنی وضو کرنے سے غصہ جاتا رہتا ہے اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ جب کوئی تم مین سے غصہ ہو اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جاوے اور اگر اُسکا غصہ جاتا رہے تو بہتر ورنہ لیٹ جاوے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰى وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے آپکو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کو بھولگیا برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے لوگون پر قہر کیا اور حد سے بڑھا اور خدا برتر کو بھولگیا برا بندہ وہ بندہ ہے جو امور دین کو بھولا اور بیفائدہ باتون مین مشغول ہوا اور قبرون اور بوسیدہ ہونیکو جو خاک مین بھولگیا۔ برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے تکبر کیا اور سرکشی کی اور اپنے آغاز اور انجام کو بھولا کہ اُسکا آغاز نطفہ سے ہوا اور انجام کو خاک مین جائیگا برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین کے بدلہ مین دنیا طلب کرے برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین والون کو فریب دیتا ہے شبہون سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ طمع اُسکو لیجاتی ہے یعنی اہل دنیا کے دروازہ پر برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خواہش نفسانی اُسکو گمراہ کرتی ہے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ دنیا کی حرص اُسکو ذلیل کرتی ہے **ف** شبہات سے فریب دیتا ہے یعنی شبہات کا مرتکب ہوکر اُسکی تاویل کرتا ہے تاکہ اس فریب سے اپنے آپکو دیندار ظاہر کرے اور حرام صریح کا مرتکب اسلیے نہین ہوتا کہ اہل دین اُسکو دین سے صریح نکال دین۔ ط د ق مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ کسی بندہ نے خدائے عزوجل کے نزدیک کوئی گھونٹ نہین پیا جو افضل ہو بہ نسبت غصہ کے گھونٹ کے جسکو اللہ کی مرضی ڈھونڈنے کے لیے پیوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر مین کہ ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر بری کو اُس خصلت سے جو بہت اچھی ہے مقصود یہ ہے کہ اگر کوئی برائی کرے تو تو اُس سے بھلائی کر ابن عباس رض نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا اور کسیکی برائی کرنیکے وقت معاف کرنا تو جب لوگ یہ باتین کرینگے اللہ تعالیٰ اُنکو نفس اور خلق کی آفات سے بچائیگا اور اُنکے سامنے اُنکا دشمن عاجزی کریگا گویا وہ دلی دوست یعنی قرابتی ہے **ف** یعنی برائی کے دفع کرنے سے بھلائی کے ساتھ یہ مراد ہے کہ اگر غصہ آوے تو صبر کرے اور اگر کسی سے اپنی نسبت برائی دیکھے تو معاف کرے۔ حق اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ غصہ ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

Marfat.com

رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ حضرت عمرؓ نے فرمایا جس وقت وہ منبر پر تھے کہ اے لوگو فروتنی کرو کیونکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی لوگون سے اللہ کے لئے فروتنی کرتا ہے تو وہ اپنے دل مین حقیر ہوتا ہے اور لوگون کی نظرون مین بڑا ہوتا ہے یعنی حب اللہ نے اُسکا مرتبہ بلند کیا اور لوگ بھی اُسکو بڑا جاننے مین ـ سید ـ اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو پست کرتا ہے تو وہ لوگون کی آنکھ مین حقیر ہوتا ہے اور اپنے دل مین بڑا یہانتک کہ وہ اُنکے نزدیک زیادہ خوار ہوتا ہے کُتے سے یا فرمایا سور سے قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ موسی بن عمران علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ یارب تیرے نزدیک تیرے بندون مین سے کونسا بہت عزیز ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ شخص زیادہ عزیز ہے کہ جب ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہو تو بخشدے مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے یعنی لوگون کے عیب نہ کہے تو اللہ اُسکے عیب ڈھانکیگا اور جو کوئی اپنا غصہ روکے تو اللہ اُس سے اپنا عذاب قیامت کے دن روکیگا اور جو کوئی اللہ کے سامنے عذر کرے یعنی اپنی خطاؤن سے توبہ کرے تو اللہ تعالی اُسکا عذر قبول کریگا ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ تین چیزین عذاب سے نجات دینے والی ہین اور تین چیزین آخرت مین ہلاک کرنے والی نجات دینے والی تو یہ ہین اللہ سے ڈرنا باطن اور ظاہر مین یعنی لوگون کے سامنے اور غائبانہ یا ہر شخص کا باطن وظاہر مراد ہے اور سچ بات کہنا خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور درویشی مین ـ اور ہلاک کرنے والی چیزین یہ ہین کہ خواہش نفسانی جسکی پیروی کیجاے اور بخل جسکی اطاعت کیجاے اور آدمی کا خوش ہونا اپنے نفس سے اور یہ خصلت ان سب سے بُری ہے **ف** خواہش نفس کا اتباع اسطرح کہ مثلاً ظالم سے نفع پہونچا تو اُسکی تعریف کرنے لگا اور نیک آدمی سے خفا ہوا تو اُسکو برا کہنے لگا ایسا نکرے ہر حال مین سچ اور حق کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل مین اطاعت کی قید اسلئے لگائی کہ اگر بخل کی اطاعت نکریگا تو مضر نہین کیونکہ آدمی بخل اور حرص سے خالی نہین ہوتا لیکن جب اُسکے موجب کاربند ہوگا تو ہلاک ہوگا اور اپنے نفس سے خوش ہونا یہ معنی کہ اپنے آپ کو اچھا جانے اور اپنی ہی صفتین اچھی معلوم ہون تو اس سے عجب اور شیخی پیدا ہوتی ہے اور شیخی سے تکبر ہوتا ہے ـ حق

باب ہیجدہم ظلم کے بیان مین

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیون کا سبب ہوگا اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰيَةَ اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب اُسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر آپنے یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک الخ یعنی اسیطرح ہے تیرے رب کا پکڑنا جب پکڑتا

Marfat.com

ہے گانووالون کو اُس حال مین کہ وہ ظالم ہون آخر آیت تک اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ
لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَّآ اَصَابَہُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ
رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب حجر پر گذرے یعنی زمین ثمود قوم صالح علیہ
السلام پر تو فرمایا کہ داخل مت ہو اُن لوگون کے مکانون مین جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا یعنی کفر اور شرک کیا بجز اسی
حالت کے کہ تم روتے ہوے ہو اس بات پر کہ تمکو وہ کیفیت پہونچے جو اُنکو پہونچی پھر آپنے اپنے سر مبارک پر کپڑا ڈالا اور جلد چلے
یہانتک کہ اُس میدان سے گذر گئے مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ
قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْہَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ
لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ جس شخص کے ذمہ کوئی حق اُسکے بھائی کا ہو خواہ اسکی آبرو
سے یا کسی اور چیز سے تو چاہیئے کہ اُس سے آج وہ حق معاف کرالے اس سے پیشتر کہ دینار و درم نہ ہونگے یعنی قیامت مین اگر ظالم کا
کوئی نیک عمل ہوگا تو اُس عمل مین سے حقدار کے حق کی مقدار لے لی جائیگی اور اگر اُسکے پاس نیکیان نہوئین تو مظلوم کی برائیان
لیکر ظالم پر رکھدی جائینگی۔ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ
الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ہٰذَا وَقَذَفَ ہٰذَا
وَاَکَلَ مَالَ ہٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ہٰذَا وَضَرَبَ ہٰذَا فَیُعْطٰی ہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ
فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاہُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ
کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم مین مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ روپیہ ہو نہ اسباب آپنے فرمایا کہ میری
امت مین سے مفلس وہ ہے جو قیامت مین آویگا نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ یعنی اُسنے طرح طرح کی عبادتین کی ہونگی اور اس
حال مین آویگا کہ ایک کو برا کہا ہوگا ایک پر زنا کی تہمت کی ہوگی اور ایک کا مال کھایا ہوگا اور ایک کا خون کیا ہوگا ایک کو مارا
ہوگا یعنی طرح طرح کے ظلم کئے ہونگے تو ان مظلومون مین سے کسیکو اسکی بعض نیکیان دیجائینگی اور کسیکو بعض
جب اسکی نیکیان ہوچکین گی پیشتر اس سے کہ اُسپر سزا ے گناہ کا حکم کیا جاے یعنی نیکیان ہوچکین اور حقوق
باقی رہگیا تو اُن مظلومون کی خطائین لیکر اُس شخص پر ڈالی جائینگی پھر وہ آگ مین ڈالا جائیگا لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَہْلِہَا
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ حقوق قیامت کے دن حقوالون کو ادا
یہانتک کہ منڈی بکری کا بدلا لیا جائیگا سینگ والی بکری سے ف یعنی اُس روز بدالت اس قدر ہوگی کہ جانور وں سے
لیا جائیگا آدمی کا تو کیا ذکر ہے لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا
لٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا تم مت ہو کیون کہو اگر لوگ ہم
نیکی کرینگے تو ہم نیکی کرینگے اور اگر لوگ ظلم کرینگے تو ہم ظلم کرینگے بلکہ اپنے نفسون مین یہ عادت ڈالو کہ اگر لوگ نیکی کرین تو تم نیکی کرو
اور اگر برائی کرین تو تم ظلم نکرو ف امعہ کہتا ہے امعہ بکسر ہمزہ و تشدید میم مفتوحہ و فتح عین مہملہ اُس آدمی کو کہتے ہین جو اپنے میں

Marfat.com

لوگونکا تابع ہوا اپنی رائے پر قایم نہوا اُسکی تفسیر فرمائی ان احسن الناس الخ۔ حق اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رض اَنِ اكْتُبِي اِلَيَّ
كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ
وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حضرت امیر معاویہ رض نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کو لکھا کہ آپ مجھکو ایک خط لکھین جسمین آپ مجھکو نصیحت کرین
اور بہت نہ لکھین یعنی نصیحت مختصر ہو حضرت عائشہ رض نے لکھا کہ سلام علیک بعد سلام کے یہ معلوم کرو کہ مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ کی خوشی لوگون کے غصہ سے ڈھونڈھے اُسکو اللہ تعالے
لوگون کی مشقت سے بچاتا ہے اور جو کوئی لوگون کی خوشی اللہ کی خفگی مین ڈھونڈھے اللہ تعالی اُسکو لوگون کے حوالے
کرتا ہے یعنی لوگون کے شر اُس سے دور نہین کرتا والسلام علیک **ف** یعنی اگر خدا تعالی کی رضا چاہی اور لوگ ناراض
ہین تو اللہ تعالی اُنکی ایذا اُس سے دور رکھیگا یعنی وہ بھی اُس سے راضی ہو جائینگے مثلا اگر بری رسمین اللہ تعالی کی
خوشی کے لئے چھوڑین اور لوگون کو ناگوار ہوا تو آخر کو وہ لوگ بھی راضی ہو جائین گے غرضکہ اللہ کی خوشی ہر حال مین
اور ونکی خوشی پر مقدم رکھے کہ اسمین دارین کا فائدہ ہے اور اگر لوگونکی خوشی کے لئے خدا کو ناراض کیا تو دارین کا نقصان
ہے۔ حق مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ لوگون
سے مرتبہ مین برا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہوگا کہ اپنی آخرت کو غیر کے دنیا کے سبب سے برباد کرے
یعنی لوگون پر ظلم کیا تاکہ اُسکے سبب سے دوسرے کو دنیا ملے جیسے عامل اور ظالمون کے مصاحب اور جھوٹے گواہ بھی کرتے
ہین۔ حق اَلدَّوَاوِينُ ثَلٰثَةٌ دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَ
لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْ
اعمالنامے تین ہین ایک ایسا اعمالنامہ ہے کہ اللہ اُسکو نہین بخشتا وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے کیونکہ خدائے عزوجل
فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ یعنی اللہ تعالی نہین بخشتا اس بات کو کہ اُسکے ساتھ شرک کیا جاوے اور دوسرا
اعمالنامہ وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی رائیگان نہین چھوڑتا یعنی بموجب اُسکے عمل کے ضرور حکم فرماتا ہے وہ بندونکا ظلم ہے
آپسمین یہانتک کہ بعض اُنکا بعض سے بدلا لیگا یعنی خدا کے حکم سے اور تیسرا اعمالنامہ وہ ہے جسکے اللہ تعالی پروا نہین
کرتا وہ بندونکا ظلم کرنا ہے اپنے اور اللہ کے درمیان تو یہ اعمالنامہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے اُسکو عذاب دے اور اگر
چاہے اُس سے درگذر کرے **فقیر** کہتا ہے کہ مراد اس تیسرے سے حقوق آلہی مین قصور کرنا ہے تو حقوق خداوندی کا
معاملہ خدا کی مشیت پر ہے اور حاصل حدیث یہ ہے کہ بندون کے حقوق مین مواخذہ ضروری ہے باقی رہے اللہ کے
حقوق اُنمین سے شرک کی مغفرت نہوگی اور باقی حقوق مین انحصار اُسکی مشیت پر ہے۔ حق اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ
فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ اپنے آپکو مظلوم کی بددعا سے بچا کیونکہ وہ اللہ تعالی سے

Marfat.com

اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو اُسکے حق سے منع نہین کرتا مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو کوئی ظالم کے ساتھ چلے اس غرض سے کہ اُسکی تقویت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ شخص طریقۂ اسلام سے باہر ہوگا اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے ایک شخص کو سنا کہ یون کہتا ہے کہ ظالم صرف اپنی جان کا ضرر کرتا ہے ابوہریرہ رضؓ نے کہا ہان بخدا یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہے یہانتک کہ حباری اپنے گھونسلے مین دبلے پن سے ظالم کے ظلم کی وجہ سے مرجاتا ہے **ف** حباری ایک پرند تیز پر ہے کہ آب ودانہ کے لئے چند روز کی راہ پر جاتا ہے اُسپر بھی ظالم کا ظلم کام کرتا ہے کہ ظالم کی شامتِ اعمال سے مینہ نہین برستا اور حباری بھوک سے ہلاک ہوجاتا ہے توجب ظلم کا اثر حیوانون تک ہو تو لوگون پر تاثیر کیون نہ کریگا۔

باب نوزدہم امر بالمعروف کے بیان مین

ف جو چیز شرع مین پسندیدہ ہے اُسکو معروف کہتے ہین اور ناپسند شرعی کو منکر کہتے مین اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا واجب ہے چنانچہ حدیث مین مذکور ہے اور جس شخص نے اس واجب کو ادا کیا اور منکر سے منع کیا تو اُسکے ذمہ سے واجب ساقط ہوا اور اگر باوجود قدرت کے امر ونہی نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اسکی فرضیت کفایہ ہے یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمہ سے گناہ جاتا رہتا ہے لیکن اُس صورت مین فرض عین ہے کہ ایک جگہ بُری بات ہوئی ہے اور ایک شخص کے سوا اُسکی بُرائی کوئی نہین جانتا تو اُس شخص پر اُس بُرائی سے منع کرنا فرضِ عین ہے نہ دوسرے پر اور امر معروف مین یہ شرط نہین کہ کہنے والا خود بھی کرے اور اُسکے بدون جائز نہو کیونکہ خود کرنا ایک واجب ہے اور دوسرے کو کہنا دوسرا واجب توجب ایک واجب ترک ہو دوسرے واجب کا ترک کرنا جائز نہین۔ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو کوئی تم مین سے خلاف شرع بات دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو اپنی زبان سے بگاڑے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اپنے دل سے اور دل سے بُرا جاننا علامت بہت ضعیف ایمان کی ہے **ف** زبان سے بگاڑنا یہ کہ بُرا کہے اور منع کرے اور دل سے بگاڑنا یہ کہ دل مین اُسکو بُرا جانے اور اُسکے بگاڑنے کا بشرطِ قدرت ارادہ رکھے۔ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ مثال سستی کرنے والے کی اللہ کی منع کی ہوئی چیزون سے اور اُنمین پڑنے والے کی ایسی ہے جیسے کچھ لوگ ایک جہاز مین بیٹھنے کے لئے قرعہ ڈالین اور اُسمین سے کچھ نیچے کے درجہ مین ہون اور کچھ اوپر کے درجہ مین اور جو شخص کہ نیچے کے درجہ مین ہے وہ پانی لیکر اوپر کے درجے والون پر گذرتا ہے اور وہ لوگ اُس سے ایذا

Marfat.com

پانے مین تو اُس شخص نے ایک تبر لیا اور جہاز کے نیچے کے درجہ مین چھید کرنا شروع کیا اوپر والے اُسکے پاس آئے اور کہا
کہ یہ کیا کرتا ہے اُسنے کہا کہ تمنے مجھسے ایذا پائی اور مجھکو پانی کی ضرورت ہے یعنی اسلیئے چھید کرتا ہون تو اگر اوپر والے اُسکے
دونون ہاتھ تھام لینگے تو اُسکو بھی بچا دینگے اور اپنے آپکو بھی بچاینگے اور اگر اُسکو چھوڑ دینگے یعنی چھید کرنے دینگے تو اُسکو بھی ہلاک
کرینگے اور اپنی جانون کو بھی ہلاک کرینگے **ف** تا دوابہ کے یہ معنی کہ جب نیچے والا اوپر آتا ہے اور اپنی جگہ مین پانی لیجاتا ہے
تو پانی ایکا آنے مین جو اوپر والون پر گذرتا ہے وہ لوگ اُس سے ایذا پاتے ہین اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسیطرح اگر لوگ
فاسق کو گناہ سے منع کرینگے تو خود بھی نجات پائینگے اور اُسکو بھی نجات ملیگی اور اگر اُسکے گناہ پر سستی کرینگے تو وہ بھی ہلاک ہوگا
اور اُسکے گناہ کی شامت سے وہ لوگ بھی ہلاک ہونگے - ح و سید یُجَاۓُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
اَقْتَابُهٗ فِی النَّارِ فَیَطْحَنُ فِیْهَا کَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَیَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَیْهِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَیْسَ
کُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ کُنْتُ اٰمُرُکُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْهِ قیامت
کے دن ایک شخص لایا جاویگا اور آگ مین ڈالا جاویگا اُسکی آنتین آگ مین نکل پڑینگی تو وہ اُس مین ایسے پھریگا جیسے گدھا چکی
لیکے پھرتا ہے تو دوزخ والے اُسپر جمع ہونگے اور کہینگے کہ اے فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو اچھی بات کا حکم اور بُری بات
سے منع کرتا تھا وہ جواب دیگا کہ مین تمکو اچھی بات کا حکم کرتا تھا اور خود اُسکو نکرتا تھا اور مین تمکو بُری بات سے منع کرتا تھا اور خود بُری
بات کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اورونکو امر و نہی کرنا اور آپ اُسپر عمل نکرنا عذاب کا موجب ہے لیکن یہ عذاب عمل نکرنیکے
سبب سے ہے نہ امر و نہی کے کرنے سے کیونکہ اگر امر و نہی نکریگا تو اُس سے زیادہ عذاب کے لائق ہوگا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا
یُسْتَجَابُ لَکُمْ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے کہ تم اچھی بات کا حکم کرو اور بُری بات سے منع کرو ورنہ
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمپر ایک عذاب اپنے پاس سے بھیجیگا پھر تم اُس سے دعا مانگوگے اور تمہاری دعا مقبول نہوگی **ف**
یعنی دوسرے عذاب اور بلائین دعا سے دور ہو جانے کا احتمال رکھتی ہین لیکن امر معروف اور نہی منکر کے چھوڑنے سے
جو عذاب نازل ہوتا ہے دور ہونیکا احتمال نہین رکھتا اور اس مین دعا مقبول نہین ہوتی - ع اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِیْئَةُ فِی
الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَاَنْکَرَهَا کَانَ کَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِیَهَا کَانَ کَمَنْ شَهِدَهَا جب
زمین مین گناہ کیا جاوے تو جو کوئی اُس گناہ مین حاضر ہو اور اُسکو بُرا جانے تو وہ ایسا ہوگا کہ گویا اُس سے غائب تھا اور جو کوئی
اُس گناہ سے غائب ہو اور اُس سے راضی ہو تو وہ ایسا ہوگا گویا اُسمین حاضر تھا **ف** یعنی گناہگارونکا سا گناہ اُسکو بھی ہوگا
کیونکہ حرام سے راضی ہونا حرام ہے - سید مَا مِنْ رَّجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَّعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ
یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا جو آدمی کہ ایسی قوم مین ہو کہ
جن مین وہ گناہ کرتا ہو حالانکہ وہ لوگ اُسکو منع کرنے پر قادر ہون اور اُسکو منع نکرین تو اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے اُنکو عذاب اُنکے
مرنے سے پہلے پہونچاویگا عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ

Marfat.com

فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَابُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ ابو ثعلبہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر مین علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم یعنی لازم کرو اپنے اوپر اپنے جانون کے فکر کو تمکو ضرر نکریگا وہ شخص کہ بہکا ہو جب تمنے راہ پائی۔ ابو ثعلبہ نے کہا کہ آگاہ ہو بخدا مین نے اسکا حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یعنی یہ دریافت کیا کہ اس آیت کے ظاہر مضمون کے موافق ہم امر معروف اور نہی منکر کو کیا چھوڑ دین تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ معروف کا حکم کرو اور بُری باتون سے منع کرو یہانتک کہ جب تو دیکھے بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی پیروی کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی یعنی آخرت پر اور اچھا جاننا ہر عقل والیکا اپنی عقل کو اور تو کسی کام کو ایسا دیکھے کہ اُس سے تجھ کو چارہ نہ ہو تو اپنے اوپر اپنی ذات کو لازم کر اور عوام کا معاملہ ترک کر کیونکہ تمہارے سامنے صبر کے دن ہین کہ جو کوئی انمین صبر کریگا گویا چنگاری کو ہاتھ مین لیگا شریعت پر عمل کرنیوالے کو اُن دنون مین پچاس آدمیونکا ثواب ہوگا جو اُسی کی طرح عمل کرتے ہون صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انمین پچاس آدمیونکا ثواب آپنے فرمایا کہ تم مین سے پچاس آدمیونکا ثواب **ف** رایت امرا لابد لک منہ کے یہ معنی کہ ایسا کام دیکھے کہ تیری خواہش نفسانی اُسکے کرنیکا میل کرے مثل غیبت وغیرہ کہ اگر لوگون کے مجمع مین آئیگا اور اُنمین رہیگا بے اختیار طبیعت کے مقتضی سے بُری صفات مین مبتلا ہوگا تو جب ایسا حال دیکھے اپنے آپکو بچا اور عوام کا معاملہ چھوڑ اور ایسے دنون مین صبر کرنا چاہیئے اِن ایام کی ابتدا خلفاء راشدین کے بعد ظاہر ہوئی آخر تک وہی حال رہیگا اور پچاس مردون سے یہ مراد ہے کہ جو اُس زمانہ مین نہین ہین اور اُسکی بلا مین مبتلا نہین ہوے یہان ایک اعتراض ہے اس حدیث سے آخر امت کی فضیلت صحابہ پر اس صفت مین لازم آتی ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ فضل جزئی فضل کلی نہین ہے اگر اس بات مین افضل ہوے تو صحابہ طرح طرح کی بزرگیان رکھتے ہین۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک حق ہے

قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ اَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ حضرت ابو سعید کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم مین وعظ کہنے کو بعد عصر کے کھڑے ہوے تو کوئی چیز نہ چھوڑی کہ قیامت کے ہونے تک ہوگی یعنی دین کے امور ضروری کہ اُسکو آپنے بیان نہ فرمایا ہو اُسکو یاد رکھا جسنے اُسکو یاد کیا اور اُسکو بھولا جسنے بھلا دیا یعنی وہ چیزین بہت تھین بعضون کو یاد رہین اور بعض

Marfat.com

بھول گئے اور اُن باتون مین یہ تھا کہ آپنے فرمایا کہ دنیا شیرین یا سبز ہے یعنی لوگون کے دلون مین عزیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین
خلیفہ بنانے والا ہے اِسمین اشارہ ہے کہ تمہارے مال وغیرہ اُسکی ملک ہین اور تم اُنکے صرف کرنے مین اُسکے وکیل ہو تو دیکھنے والا
ہے کہ تم کیسے عمل کروگے آگاہ ہو کہ دنیا سے بچو اور عورتون سے بچو اور یہ بیان فرمایا کہ ہر عہد توڑنیوالے کو قیامت کے دن ایک نیزہ ہوگا بقدر اُسکے
عہد شکنی کے دنیا مین یعنی جتنی عہد شکنی زیادہ ہوگی اُسکا نیزہ بھی اُسیقدر بلند ہوگا کہ اُس سے پہچانا جاوے اور کوئی عہد شکنی
عوام کے حاکم کی عہد شکنی سے بڑھکر نہین اُسکا نیزہ اُسکے سرین کے پاس گاڑا جاویگا یعنی فضیحت کے لئے آپنے فرمایا کہ کسیکو
تم مین سے لوگون کا خوف اسبات سے نروکے کہ حق بات کہے جب اُسکو جانتا ہو وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ تُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ
وَقَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ اور ایک روایت مین ان یقول بحق کی جگہ یہ ہے کہ اگر خلاف
شرع دیکھے تو اُسکو بگاڑے یعنی لوگون کی ہیبت سے خلاف شرع چیزون کے بگاڑنے سے باز نرہے پھر ابو سعید رض روئے اور
کہا کہ ہمنے خلاف شرع بات دیکھی اور لوگون کی ہیبت نے ہمکو روکدیا کہ ہم اُسمین کچھ بولین ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا
عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَ
يَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ
كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا پھر آپنے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی آدم مختلف مراتب پر پیدا ہوئے ہین اُنمین سے بعض
وہ ہین کہ مومن پیدا ہوتے ہین اور مومن ہی جیتے ہین اور مومن ہی مرتے ہین اور اُنمین سے کچھ ایسے ہین کہ کافر ہی پیدا ہوتے
ہین اور کافر ہی جیتے ہین اور کافر ہی مرتے ہین اور اُنمین سے کچھ ایسے ہین کہ مومن ہی پیدا ہوتے ہین اور مومن ہی جیتے ہین اور
کافر ہو کر مرتے ہین اور اُنمین سے بعض ایسے ہین کہ کافر پیدا ہوتے ہین اور کافر ہی جیتے رہتے ہین اور مومن ہو کر مرتے ہین
قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ
الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ ابو سعید
راوی کہتے ہین کہ آپنے غصہ کو بیان فرمایا کہ بعض آدمی جلد غصہ لانیوالے اور جلد غصہ سے پھرنیوالے ہوتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور اُنمین
بعض ایسے ہین کہ غصہ دیر مین کرتے ہین اور دیر ہی مین اُس سے پھرتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے یعنی نہ لائق تعریف کے ہے نہ لائق مذمت کے اور تم مین
سے بہتر وہ لوگ ہین کہ دیر کر غصہ کرین اور جلد غصہ سے پھرین اور تم مین سے برے وہ ہین کہ جلد غصہ کرین اور اُس سے دیر کر پھرین قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ
جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ
بِالْأَرْضِ آپنے فرمایا کہ غصہ سے بچو کیونکہ وہ آدمی کے دل پر ایک چنگاری ہے کیا نہین دیکھتے ہو غصہ والے کی گردن کی رگونکے پھولنے اور اُسکی آنکھون کے سرخ
ہونے کو یعنی گرمی کے سبب سے یہ حال ہوتا ہے اور جو کوئی کچھ غصہ معلوم کرے تو چاہئے کہ کروٹ سے لیٹ جاوے اور زمین سے چمٹ جاوے اس سے غصہ فرو ہو جاتا ہے قَالَ وَ
ذَكَرَ الدَّيْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ
أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ

Marfat.com

كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ ابوسعید رض کہتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا ذکر فرمایا اور کہا کہ تم مین
بعض ایسے ہین کہ قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہین اور جب اُنکا قرض کسی پر ہوتا ہے تو مانگنے مین سختی کرتے ہین تو یہ ایک
صفت دوسری کے مقابل ہے اور اُنمین سے بعض وہ ہین کہ بُری طرح ادا کرتے ہین اور اُنکا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اُسکے مانگنے
مین سہولت کرتے ہین تو یہ ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور تم مین سے بہتر وہ ہین کہ جب اُنپر قرض ہو تو ادا
اچھی طرح کرین اور جب اُنکا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین نرمی کرین اور تم مین سے بُرے وہ ہین کہ جب اُنپر کسی کا قرض
ہو تو بُری طرح ادا کرین اور اُنکا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین سختی کرین حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُسِ النَّخْلِ
وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِيمَا مَضَى مِنْهُ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا یہانتک کہ جب آفتاب کھجورون کی چوٹیون پر اور دیوارون کی منڈیرون
پر ہوا یعنی تھوڑا ہی دن باقی رہگیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو کہ دنیا مین سے زمانہ آیندہ بہ نسبت اُس زمانہ کے جو اُسمین گذر گیا
اتنا ہی باقی رہا ہے جیسا کہ تمہارے اس دن مین سے بہ نسبت اُسوقت کے کہ گذر گیا باقی رہا ہے۔ یعنی جیسا یہ وقت کہ آفتاب
منڈیرون پر چلا گیا سارے دن کی نسبت بہت تھوڑا ہے اسیطرح دنیا کی عمر زمانہ گذشتہ کے نسبت بہت تھوڑی ہے **فقیر**
کہتا ہے کہ یہ حدیث قام فینا رسول اللہ سے لیکر یہانتک تھی اسکی طوالت کی وجہ سے ہر مضمون کے ٹکڑے جدا جدا لکھ دیے گئے
ہین لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ آدمی ہرگز ہلاک نہ ہونگے جب تک کہ عذر بیان کرین اپنے نفسون
کی طرف سے **ف** یعنی جب گناہون کے مرتکب ہونگے اور بیکار عذر اور باطل تاویلین اپنے گناہون کی بیان کرینگے تب ہلاک
ہونگے سید إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ
فَلَا يُنْكِرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ اللہ تعالی عذاب نہین کرتا ہے عوام کو خاص
لوگون کے عملون سے یہانتک کہ وہ اکثر باتین خلاف شرع اپنے درمیان دیکھین یعنی جنکے مرتکب بعض شخص ہون اور وہ اُنکے
بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہون اور اُسکو نہ بگاڑین تو جب ایسا کرتے ہین تب اللہ تعالی عام اور خاص سب کو عذاب کرتا ہے
یعنی گناہ سے سکوت اور سُستی کرنے مین عذاب سب کو ہوتا ہے گناہگارون کو گناہ کی وجہ سے اور دیکھنے والون کو
کی جہت سے۔ حق لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ
وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا
لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا جب بنی اسرائیل گناہون مین پڑے اُنکے علما نے اُنکو منع کیا
نہ آئے عالمون نے اُنکی ہمنشینی اُنکی مجلسون مین کی اور کھانے اور پینے مین اُنکے شریک رہے یعنی منع مین سستی کر کے اُنسے
اختلاط کیا تو اللہ تعالی نے اُنمین سے بعض کے دل بعض کی وجہ سے سیاہ کئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسی ابن مریم علیہما
السلام کی زبان پر اُنکو لعنت کی اور یہ اس سبب سے ہوا کہ اُنہون نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ ابن مسعود راوی کہتے

Marfat.com

پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم اُٹھ بیٹھے اور پہلے تکیہ لگائے تھے اور فرمایا کہ عذاب سے نجات نپاؤ گے قسم ہے اُس ذات کی
کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے یہانتک کہ تم گناہون سے منع کرو **ف** ضرب اللہ قلوب الخ کے یہ معنی کہ جو لوگ گناہون
سے منع کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بھی گناہگارون کے شامت اور اُنکے ساتھ اختلاط کرنے سے سنگدل کردیا تو سب
کے سب سنگدل ہوگئے اور قبول خیر اور رحمت سے دور پڑے مظہر اور تکیہ سے اُٹھ بیٹھنا بغرض اہتمام اور اظہار حکم کے تھا
رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ مین نے شب معراج مین کچھ لوگون کو دیکھا کہ اُنکے ہونٹ
آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے تھے مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انہون نے کہا کہ یہ تمہاری امت کے واعظ
ہیں جو لوگون کو بھلائی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپکو بھولتے تھے یعنی آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے
تھے اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَ
رَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ حضرت عیسے علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان اُتارا گیا اور
حکم کیا گیا کہ امانت میں خیانت نہ کرین اور نہ کل کے لئے ذخیرہ رکھین اُن لوگون نے خیانت کی یعنی کسی نے انکو اس فعل سے منع نہ کیا اور
کل کے لئے ذخیرہ کیا اسلئے وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے اِنَّهٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ
لَا یَنْجُوْا مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَیْهِ بِلِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَهُ
السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَیْهِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّهٗ عَلَیْهِ
وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَیْهِ فَذٰلِكَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ میری امت کو اخیر زمانہ مین انکی بادشاہت
سے سخت بلائین پہونچین گی یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین سنینگے نجات نپائیگا اُس سے مگر وہ شخص جو اللہ کے
دین کو پہچانے اور اُس دین کی بات پر اپنی زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے یہ وہ شخص ہے کہ اُسکے لئے پہلے سے دارین
کی سعادتین تیار ہین اور وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اُسکی تصدیق کرے یعنی دل سے اور ہاتھ سے جہاد نکرے اور
ایک وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اُسپر سکوت کرے یعنی صرف دل سے جہاد کرے کہ اگر کسیکو بھلائی کرتے دیکھے تو اُسکو
اُس بات پر محبوب رکھے اور جسکو باطل کرتے دیکھے اُسکو اُسپر دشمن رکھے تو یہ شخص نجات پائیگا اپنی خفیہ محبت اور بغض کی
وجہ سے اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ
یَا رَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ
یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ خدائے عزوجل نے جبرئیل علیہ سلام کو وحی فرمائی کہ شہر فلان وفلان کو مع اسکے باشندون کے
اُلٹ دے یعنی اُس شہر کو جسکے صفت ایسی اور ایسی ہے جبرئیل نے عرض کیا کہ یارب اُن لوگون مین تیرا فلان بندہ ہے جسنے
ایک پلک جھپکنے تک بھی تیری نافرمانی نہین کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اُس شہر کو اُس
شخص اور سب پر اُلٹ دے کیونکہ اُس شخص کا چہرہ کبھی ایک ساعت میری راہ مین متغیر نہین ہوا **ف** تمعر کہتے ہین غصہ

Marfat.com

سے رنگ بدل جانے کو۔ تو مقصود یہ ہے کہ بُری بات کے دیکھنے سے اُسکے چہرہ کا رنگ نہ بدلتا تھا یعنی اُسکو ناگوار
نہ تھا۔ سید وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ
وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ اچھی بات اور بُری بات آدمی
کی صورت پیدا ہوکر لوگون کے لئے قیامت کے دن قایم کی جائینگی۔ اچھی بات اپنے کرنے والون کو مژدہ دیگی
اور اُنسے بھلائی کا وعدہ کریگی اور بُری بات یون کہیگی کہ مجھ سے دور رہو مجھ سے دور رہو اور وہ لوگ اُس سے چمٹنے کے
سوا اور کچھ نکر سکینگے یعنی اُس سے جدا نہ ہو سکین گے

باب بستم متفرقات حدیثون کے بیان مین مشکوٰۃ اور جامع صغیر سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام پانچ چیزون پر بنایا گیا ہے اول گواہی دینی اس بات کی کہ کوئی معبود سوا
خدا کے نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین دوم نماز کا قایم کرنا سوم زکوٰۃ کا دینا چہارم
حج کرنا پنجم ماہ رمضان کے روزے رکھنے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ تو کہہ مین ایمان لایا اللہ پر پھر اُسپر مستقیم رہ
یعنی اُسکے احکام بجالا اور ممنوع باتون سے بازرہ دل سے بھی اور جسم سے بھی جب استقامت حاصل ہوگی۔ سید۔ یَا
مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ
تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ
وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَہَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی
قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ
مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا اے عورتون کے گروہ صدقہ دو کہ مجھے تمہارا حال دکھایا گیا کہ تم اکثر دوزخی ہو عورتون نے عرض کیا
کہ کس سبب سے یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو مین نے کسی عقل اور دین کے گھٹانے
والیون کو تم مین سے ایک کی نسبت زیادہ لیجانیوالی دانا آدمی کی عقل کو نہین دیکھا اُنہون نے عرض کیا کہ ہمارے دین اور عقل
کا نقصان کیا ہے آپنے فرمایا کہ کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہین اُنہون نے عرض کیا
ہان آدھی کے برابر ہے آپنے فرمایا کہ یہ بات اُسکی عقل کے نقصان کے سبب سے ہے آپنے فرمایا کہ کیا یہ بات نہین ہے کہ
جب حائض ہوتی ہے تو نماز نہین پڑھتی اور روزہ نہین رکھتی اُنہون نے عرض کیا کہ ہان ایسا ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ
یہ بات اُسکے دین کے نقصان کی وجہ سے ہے۔ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ
وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُ
اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا

Marfat.com

اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ
الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ
بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ
الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ
بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ یَا
مُعَاذُ وَهَلْ یَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ حضرت معاذ
کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتائیے کہ مجھ کو جنت مین داخل کرے اور دوزخ سے دور کرے آپنے
فرمایا کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے اُس شخص پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرے اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج
کرے پھر آپنے فرمایا کہ کیا مین نہ بتاؤن تجھ کو خیر کی راہین وہ یہ ہین کہ روزہ رکھنا سپر ہے یعنی آگ سے اور صدقہ دینا گناہون کو
دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے اندر یعنی یہ بھی خطاؤن کو دور کرتا ہے پھر آپنے پڑھا
تتجافی جنوبهم عن المضاجع یہانتک کہ پہونچے یعملون تک یعنی اُنکے پہلو خوابگاہون سے جدا ہوتے ہین الآیۃ (اس آیت
مین فضیلت تہجد گذارون کی ہے) پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجھ کو امر دین کا سردار اور ستون اور اُسکے کوہان کی چوٹی
یعنی سب باتون سے اعلیٰ چیز مین نے عرض کیا کہ ہان فرمائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ دین کا سردار مسلمان ہونا ہے
یعنی کلمۂ شہادت اور اُسکا ستون نماز ہے اور اُسکے کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپنے فرمایا کہ کیا خبر دون مین تجھ کو اس سب
کی جڑ سے مین نے عرض کیا کہ ہان اے پیغمبر خدا آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ اسکو بند رکھا اپنے اوپر مین نے عرض کیا کہ
اے پیغمبر خدا اور ہم پکڑے جائینگے اُس بات سے کہ جسکو بولتے ہین آپنے فرمایا اے معاذ تجھ کو [illegible] مان روئے آدمیون کو دوزخ
مین اُنکے چہرہ کے بل یا فرمایا کہ ناک کے نتھنون کے بل کوئی چیز نہین گراتی سوا اُنکی زبانون کی باتون کے قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ
وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوۃً مَّكْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ
تَرَكَ صَلٰوۃً مَّكْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّۃُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَۃٍ
وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا
اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّ
اَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ حضرت معاذ رض کہتے ہین کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی نصیحت کی فرمایا کہ اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو شریک مت کر اگرچہ تو مارا جاوے اور جلایا جاوے دوم یہ کہ اپنے والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ دونون تجھ کو حکم
کرین کہ اپنے اہل اور مال سے باہر ہو سوم یہ کہ فرض نماز کو جانکر مت چھوڑ کیونکہ جو کوئی فرض نماز دانستہ چھوڑتا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کا عہد بری ہوتا ہے چہارم شراب مت پی کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے پنجم آپنے اپنے آنکے نافرمانی سے دور رکھ کیونکہ نافرمانی سے خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے ششم کفار کی لڑائی سے بھاگنے سے اپنے آپکو بچا اگرچہ لوگ ہلاک ہوجائین یہ بات اولی ہے اور جب کافر دو چند سے زیادہ ہون تو بھاگنا جائز ہے کذا ذکر علی ہفتم جب لوگون کو موت پہونچے یعنی وبا یا قحط پڑے اور تو انمین ہو تو ثابت رہ ہشتم اپنے عیال پر اپنے ال سے خرچ کر نہم اُنسے لاٹھی ادب دینے کی مت اُٹھا یعنی ادب کے لئے انکو مارا کر دہم انکو اللہ کی نافرمانی مین ڈرا كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی میری تمام امت بہشت مین داخل ہوگی بجز اُس شخص کے جسنے انکار کیا کسی نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے آپنے فرمایا جسنے میری اطاعت کی بہشت مین داخل ہوا اور جسنے میری نافرمانی کی اُسنے انکار کیا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ تم مین سے کوئی مومن کامل نہوگا یہانتک کہ ہوجاوے اُسکی خواہش نفس تابع میری شریعت کی یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ حضرت انس رض کو ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے دل مین کسی سے کدورت نہو تو ایسا کر پھر فرمایا اے بیٹے صاف دل رہنا میری سنت ہے اور جو کوئی میری سنت کو دوست رکھے وہ مجھکو دوست رکھے اور جسنے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت مین میرے ساتھ ہوگا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ جو کوئی میری سنت کو تھامے میری امت کے بگڑنے کے وقت اُسکو سو شہید کا ثواب ہے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ جب آدمی مرتا ہے تو اُس سے اُسکے عمل کا ثواب موقوف ہوجاتا ہے مگر تین چیز کا ثواب باقی رہتا ہے اول صدقہ جاری دوم علم کہ اُس سے نفع اُٹھایا جاوے سوم نیک اولاد کہ اُسکے حق مین دعا کرے ف صدقہ جاری جیسے زمین کو وقف کرنا یا کنوان یا پل بنانا یا اور کوئی دوسری ایسی ہی بات اور علم جس سے لوگون کو نفع ہو مثلاً انکو علم دین پڑھایا اور اُنکے اور شاگرد ہوے یا کوئی کتاب دین کی تصنیف کی اور نیک اولاد کے ارشاد سے اولاد کو دعا کی رغبت دلائی یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ باپ کو اولاد کے نیک اعمال کا ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ اولاد دعا کرے یا نکرے سبحان حق وع مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ جو کوئی چلے ایسا رستہ کہ اُسمین علم کو طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکو ایک راہ مین جنت کی راہون سے لیجائیگا اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے بازو بچھاتے ہین اور عالم کے لئے بخشش مانگتے ہین آسمانون

Marfat.com

اور زمین کے لوگ اور پانی کے بیچ مین مچھلیان اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھوین رات کے چاند کی فضیلت
سب ستارون پر اور علما انبیاء کے وارث ہین اور انبیاء نے اشرفی او روپیہ کہ نہین چھوڑا ہی بلکہ علم کو چھوڑا ہے جسنے علم کو حاصل کیا اُسنے
پورا حصہ لیا **ف** فرشتون کا بازو بچھانا کنایہ ہے تواضع اور فرمانبرداری اور رجوع رحمت اور مہربانی سے اور یہ بھی ہوسکتا
ہے کہ معنی حقیقی ظاہری مراد ہون طالب علم کی خوشنودی کے لئے اور آسمانون اور زمین کے لوگون سے مراد فرشتہ اور
آدمی اور جنات وغیرہ ہین اور عالم کی فضیلت عابد پر اس سے یہ غرض ہے کہ جو عالم فرائض اور سنن مؤکدہ ادا کرکے علم
پھیلانے مین مشغول رہتا ہے وہ اُس عابد سے بہتر ہے کہ اتنا علم رکھتا ہے جس سے عبادت صحیح ہو لیکن اپنی اوقات
کو نوافل مین مشغول رکھتا ہے تو ایسا عالم ایسے عابد سے اسطرح کی فضیلت رکھتا ہے۔ حق ۔ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا
يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ
الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی چیز جس سے اللہ
گناہ کو مٹا دے اور جس سے درجے جنت مین بلند کرے صحابہ نے عرض کیا کہ ہان بتائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ یہ ہین پورا
کرنا وضو کا شقتون کے وقت یعنی سردی اور بیماری مین اور قدمون کی کثرت مسجدون کی طرف۔ اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے
بعد تو یہی رباط ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو حکم ہے یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا یعنی اے ایمان والو صبر
کرو اور بہ تکلیف صبر کرو اور کافرون کی ناکہ بندی کرو جسکو رباط کہتے ہین تو یہان رباط حقیقی یہ باتین ہین کیونکہ شیطان انسے
زک پاتا ہے۔ ۔ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا وہ نماز
جسکے لئے مسواک کیجاتی ہے ستر حصہ افضل ہے اُس نماز سے جس مین مسواک نہین کیجاتی اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ
اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ پانچون نمازین اور جمعہ
دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اُن گناہون کو دور کرنے والے ہین جو اُنکے درمیان ہون بشرطیکہ
کبیرہ گناہون سے پرہیز کیا جائے **ف** یعنی اگر کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھا تو یہ چیزین اپنے درمیان کے صغیرہ گناہون
کو مٹا دینگے اور اگر کبیرہ سے پرہیز نہ کیا تو یہ بات نہوگی سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپنے فرمایا کہ وہ نماز ہے اُسکے وقت پر
مین نے عرض کیا کہ پھر کونسا ہے آپنے فرمایا کہ سلوک کرنا ماں باپ سے مین نے عرض کیا پھر کونسا آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی
راہ مین مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ
سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ اپنی اولاد کو حکم کرو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے
ہون اور اُنکو نماز پر مارو جب وہ دس برس کے ہون اور جدائی کرو اُنہین خوابگاہون مین **ف** یعنی بہن اور بھائی جدا جدا
سوئین تو اُنکے دا دوسرے سے علحدہ سونا بطریق اولی چاہیے۔ حق اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا

Marfat.com

فَقَدْ كَفَرَ جو عہد کہ ہم مین اور منافقون مین ہے وہ نماز ہے جسنے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوا ف یعنی منافق نماز پڑھنے کے
سبب سے اہل اسلام کی مشابہت رکھتے ہین اسی لئے ہم انکو قتل نہین کرتے امن دے رکھا ہے تو اگر کسی نے نماز چھوڑ دی
اُسکو کافر کہنا درست ہوا کیونکہ دل مین تو نفاق تھا ہی ظاہری علامت بھی اسلام کی کوئی نرہی۔ حق مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ
لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً
وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ جو کوئی نماز کی نگہبانی کرے تو نماز اُسکے حق مین نور
اور ایمان کی دلیل اور نجات کا سبب قیامت کے دن ہوگی اور جو کوئی اُسپر نگہبانی نہ کرے تو اُسکے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل
نہ نجات کا سبب اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا ف
نماز کی نگہبانی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اور اُسکے واجبات اور فرائض اور آداب بجالاوے۔ حق يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْ
الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا اے علی تین چیزون مین دیر نہ کر
درست کرنا اول نماز جب وقت ہو جاوے دوم جنازہ جب موجود ہو یعنی اُسکی نماز پڑھکر جلد دفن کیا جاوے سوم بیوہ عورت
جب تجھ کو اُسکا ہمسر ملے یعنی اُس عورت کا نکاح اُس سے کر دینا چاہئے اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ نماز کا اول وقت ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے اور آخر وقت مین
ادا کرنا خدا کے معاف کرنیکا سبب ہے یعنی اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے مگر خوشنودی خدا کی حاصل نہین ہوتی اَحَبُّ
الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا شہرون مین سے زیادہ محبوب اللہ کو انکی
مسجدین ہین اور شہرون مین سے زیادہ بُرے اللہ کے نزدیک اُنکے بازار ہین سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ
لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ
بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے سایۂ رحمت
مین رکھیگا اُسدن کہ کوئی سایہ سوا اُسکے عرش کے سایہ کے نہوگا اول بادشاہ عدل کرنیوالا دوم وہ جوان جسنے اللہ کی
عبادت مین ہوش سنبھالا سوم وہ شخص جسکا دل مسجد مین لگا رہے جب اُس سے نکلے یہانتک کہ پھر مسجد مین آوے
چہارم وہ دو شخص جو باہم اللہ کی راہ مین محبت رکھتے ہین کہ اُسی پر جمع ہوے اور اُسی پر جدا ہوے یعنی حاضر غائب محبت
خالص رکھتے ہین پنجم وہ شخص جسنے اللہ کو خلوت مین یاد کیا اور اُسکی دونو آنکھین آنسوؤن سے بہ نکلین ششم وہ شخص کہ
کسی عورت حسب وجمال والی نے بلایا یعنی بدکاری کے لئے تو اُسنے جواب دیا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون ہفتم وہ شخص
جسنے کوئی خیرات دی اور اُسکو یہانتک چھپایا کہ اُسکا بایان ہاتھ نہ جانے کہ داہنا کیا دے رہا ہے مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ

Marfat.com

الا انا ہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین جو کوئی اپنے گھر سے
باوضو نکلے نماز فرض کے لئے تو اسکا ثواب احرام والے حاجی کا سا ثواب ہوگا اور جو کوئی نماز چاشت کے لئے نکلے کہ اُسکو بجز اُس
نماز کے کوئی چیز مشقت مین نہ ڈالے تو اسکا ثواب عمرہ کرنیوالے کا سا ثواب ہوگا اور نماز ادا کرنا دوسری نماز کے پیچھے کہ دونو کے
بیچ مین لغویات دنیا کی نہو لکھی جاتی ہے علیین مین **ف** علیین ایک جگہ کا نام ہے ساتوین آسمان مین جہان نیکون کے
اعمال لکھے جاتے ہین - علی صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ جماعت کی نماز اکیلے
کی نماز سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان امر بحطب فیحطب ثم
امر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال لا یشہدون الصلوۃ فاحرق
علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین
لشہد العشاء قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ مین قصد کرتا ہون کہ لکڑیون کے جمع کرنیکا حکم کرون
اور وہ اکٹھی جائین پھر نماز کا حکم کرون یعنی عشا کا تو اُسکے لئے اذان دیجائے پھر کسی شخص کو حکم کرون کہ وہ لوگون کی امامت
کرے پھر مین اُن لوگون کی طرف جاؤن جو نماز عشا مین حاضر نہین ہوتے اور اُنپر اُنکے گھرون کو پھونک دون قسم ہے اُس
ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے کہ اگر اُنمین سے کوئی یہ جانے کہ مجھکو فربہ گوشت کی ہڈی ملیگی یا بکری کی دو اچھی
کھریان ملینگی تو ضرور عشا مین حاضر ہو **ف** یعنی دنیا کے فائدہ پر اگرچہ تھوڑا سا ہو دوڑتے ہین اور دین کی کچھ پروا نہین
کرتے - من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدہا و
رکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلوۃ الفجر جو کوئی ایک دن اور رات مین بارہ رکعتین
پڑھے تو اُسکے لئے جنت مین ایک گھر بنایا جائیگا وہ بارہ رکعتین یہ ہین چار ظہر سے پہلے اور دو اُسکے بعد اور دو مغرب کے بعد اور
دو عشا کے بعد اور دو نماز فجر سے پہلے ان فی الجنۃ غرفا یری ظاہرہا من باطنہا وباطنہا من ظاہرہا
اعدہا اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام بہشت مین
کچھ بالاخانے ہین جنکے باہر کا رخ اُنکے اندر سے معلوم ہوتا ہے اور اندر کا رخ باہر کی جانب سے اللہ تعالی نے اُنکو ایسے لوگون
کے لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرین اور کھانا کھلائین اور بیاپے روزہ رکھین یعنی اکثر روزہ سے ہون اور رات کو نماز پڑھین اُس وقت
کہ لوگ سوتے ہون ما اذن اللہ لعبد فی شیء افضل من رکعتین یصلیہما وان البر لیذر علی راس العبد
ما دام فی صلوتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منہ یعنی القران اللہ تعالی بندہ پر کسی چیز مین
متوجہ نہین ہوتا دو رکعتون سے بڑھکر جنکو بندہ پڑھے اور اللہ کی رحمت بندہ کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جب تک وہ اپنی نماز مین
رہے اور بندے خدا کی نزدیکی حاصل نہین کرتے برابر اُس تقرب کے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے یعنی قرآن سے **ف** مقصود ما اذن اللہ
سے یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالی نمازی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور عبادت والے پر ایسا نہین ہوتا اور آخر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ
تلاوت قرآن کے برابر دوسری عبادت مین خدا کا قرب میسر نہین ہوتا - حق اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن

Marfat.com

اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ
قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ چار چیزین میری امت مین
جاہلیت کی باتون سے ہین جنکو لوگ نہین چھوڑتے اول فخر کرنا حسب مین دوم طعن کرنا نسب مین سوم مینہ مانگنا ستارون
سے چہارم نوحہ کرنا اور آپنے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو قیامت کے دن ایسے
حال سے کھڑی کیجائیگی کہ اُسپر قطران کا کُرتہ اور کھجلی کا قمیص ہوگا **ف** ستارون سے مینہ مانگنا اسطرح کہ ایک ستارہ
ڈوبے گا اور دوسرا نکلیگا تو مینہ برسے گا۔ اور قطران ایک دوا سیاہ بودار ہے کہ خارشتی اونٹون پر اسکو ملتے مین غرض
یہ ہے کہ اُسکے بدن پر خارش مسلّط ہوگی کہ اُسپر قطران ملی جائیگی تاکہ اور زیادہ تکلیف ہو۔ مولانا و قاموس وحن مَنْ
اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ جس کسیکو اللہ مال دے اور وہ اُسکی زکوٰۃ ادا نکرے تو اُسکا مال قیامت کے دن اُسکے لئے ایک گنجا
سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھون پر دو سیاہ نقطے ہونگے یہ سانپ قیامت کے دن اُسکی گردن مین طوق کی طرح ہوگا
پھر اُسکے دونو مونہہ کے کنارے یعنی دونو باچھین پکڑیگا پھر کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون پھر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ ساری آیت پڑھی ولایحسبن الذین یبخلون آخر تک **ف** باقی آیت یہ ہے بما آتٰھم اللہ من فضلہ
ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی گمان نکرین وہ لوگ جو بخل کرتے ہین اُس مال کا جو اللہ
تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے دیا کہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہے بلکہ اُنکے لئے برا ہے قریب ہے کہ طوق ڈالے جائینگے اُس مال
کا جس سے بخل کرتے تھے قیامت کے دن مین مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالاً قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ نہین ملتی ہے زکوٰۃ کبھی
کسی مال مین کہ اُسکو ہلاک نکرے **ف** یعنی جو شخص غنی ہوکر زکوٰۃ لیتا ہے تو اُسکا مال برباد ہوجاتا ہے اور یا یہ ہے جو مال
کہ اُسکی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو اور زکوٰۃ مال ہی مین ملی رہے تو وہ مال ہی تلف ہوجاتا ہے۔ حق مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ
تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ جوکوئی لوگون سے اُنکے مال جمع کرنیکی غرض سے مانگے تو وہ صرف
انگارا ہی مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا بہت **ف** یعنی اگر کم مانگیگا تو آگ کے لائق کم ہوگا اور زیادہ مانگنے سے زیادہ
لائق ہوگا مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ آدمی برابر لوگون
سے مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن آویگا کہ اُسکے چہرہ مین گوشت کی بوٹی نہ ہوگی قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ
اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَاْخُذَهٗ حضرت ابوذر رض کہتے ہین کہ مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا
اور آپ مجھ سے یہ شرط کرتے تھے کہ لوگون سے کچھ مت مانگنا مین نے عرض کیا بہتر یعنی یہ شرط قبول ہے آپنے فرمایا کہ اپنا کوڑا
مانگنا اگر تیرے پاس سے گرجاوے یہانتک کہ تو اُسکے پاس اُترے اور اُسکو خود اُٹھالے **ف** اِس مین کمال مبالغہ ہے سوال

Marfat.com

[illegible] مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ
يَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا کوئی دن جسمین بندے صبح کرتے ہین ایسا نہین کہ دو فرشتہ نہ اُترتے ہون انمین
سے ایک کہتا ہے کہ خدایا خرچ کرنیوالے کو اچھا عوض عنایت فرما اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ ممسک کو تلف عطا کر قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو خرچ کر مین تجھپر خرچ کرونگا اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ
مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ
قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ [illegible] سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ سخی آدمی اللہ سے قریب جنت سے قریب لوگون
[illegible] اور بخیل شخص اللہ سے [illegible] جنت سے دور لوگون سے دور دوزخ سے قریب ہے اور البتہ جاہل سخی اللہ
[illegible] بخیل عابد [illegible] شخص جو عابد ہو صرف فرض ادا کرتا ہو اور نوافل نہ پڑھتا
[illegible] نہین ہوتین بخل اور
[illegible] اور بخیل اور بدخو شخص کہ دیکر
[illegible] اِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ
[illegible] الْجَبَلِ [illegible] حلال کمائی سے خیرات
[illegible] قبول کرتا ہے یعنی کمال
[illegible] اپنی بچھیری کو پالتا ہے یہانتک
[illegible] عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ
[illegible] وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ
[illegible] قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ
الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ [illegible] یعنی شکرانہ نعمت کرنا اوسکے لیے صحابہ نے عرض کیا کہ اگر دینے
کو کچھ نہ پاوے آپنے فرمایا کہ اپنے ہاتھون سے کوئی کام کرے اور اپنے نفس کو نفع دے اور خیرات بھی کرے اُنہون نے
عرض کیا کہ اگر کام نہ کرسکے یا یون عرض کیا کہ نہ کرے آپنے فرمایا کہ تو حاجتمند حیران کی مدد کرے اُنہون نے عرض کیا کہ
اگر مدد بھی نہ کرے آپنے فرمایا کہ اچھی بات کا حکم کرے اُنہون نے عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرے آپنے فرمایا کہ برائی سے
باز رہے کہ یہی اُسکے حق مین صدقہ ہوگا اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ
وَّصِلَةٌ صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے اور قرابتی کو دینا دو ہین ایک صدقہ دوسرے صلہ رحم جَاءَ رَجُلٌ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ
اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ
ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنے نفس پر

Marfat.com

خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس دوسرا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنی اولاد پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنے گھر والوں پر
خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنے خادم پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ تو اُسکا خرچ خوب جانتا
ہے یعنی جسکو مناسب جانے اُسکو دے أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ
فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ تیرا ماہ رمضان آیا یہ مہینا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ نے تیرا اُسکا روزہ
رکھنا فرض کیا اُسمین آسمان کے دروازے کھلتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہین اور اُسمین شیطان سرکش
طوق ڈالے جاتے ہین اُسمین اللہ کے لئے ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنی شب قدر جو کوئی اُسکی بھلائی یعنی
عبادت سے محروم رہا وہ سب بھلائیون سے محروم رہا مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ
فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا جو کوئی خرچ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اُسکو خانہ کعبہ تک پہونچا دے اور حج نکرے تو اُسپر
کچھ تفاوت نہین کہ یہودی مرے یا نصرانی اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وللہ علی الناس الآیۃ یعنی اللہ کا
فرض لوگون پر ہے بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے حق مین جو اُسکی راہ کی طاقت رکھے كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ
لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ ابن آدم کا جو کلام ہو اُسکے حق مین مضر ہے اُسکو مفید نہین
بجز اچھی بات کے حکم کرنے یا بری بات سے منع کرنے یا خدا کے ذکر کے یعنی یہ باتین مفید ہین لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ
ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي کلام بدون ذکر
الٰہی کے بہت مت کرو کیونکہ بدون ذکر الٰہی کے کلام کی کثرت سنگدلی کا سبب ہے اور اللہ سے زیادہ دور لوگون مین آدمی
ہے جو سنگدل ہو اَلرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ سود کے گناہ ستر جزو ہین جنمین
ادنیٰ یہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے صحبت کرے دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ
وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً سود کا ایکدرم کہ آدمی اُسکو کھاوے جان بوجھکر گناہ مین زیادہ ہے چھتیس زنا سے قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ
لِأَصْحَابِهِ اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ
ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا
حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا
مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اللہ سے حیا کرو جیسا حق حیا کا ہے
صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہین اے پیغمبر خدا اور خدا کا شکر ہے اس بات پر آپنے فرمایا کہ یہ نہین بلکہ جو کوئی
اللہ سے حیا کرنیکے حق کے موافق حیا کرے اُسکو چاہئے کہ سر کی حفاظت کرے اور جسکو سر نے جمع کیا ہے اور پیٹ کی حفاظت
کرے اور جس چیز کو پیٹ نے جمع کیا ہے اور موت کو اور قبر مین بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو کوئی آخرت کو چاہتے دنیا کی زینت

Marfat.com

ترک کرے تو جو کوئی یہ باتین کریگا وہ اللہ سے حیا کریگا جتنا حیا کا حق ہے **ف** یعنی حیا کا حق یہ نہین کہ تم کہتے ہو کہ
ہم حیا کرتے ہین بلکہ حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان اور سب اعضا کو غیر خدا سے اور بدی سے بچاوے کہ سر مین فکر
غیر خدا کا اور پیٹ مین حرام کھانیکا اور دوسرے اعضا مین برائی کا اثر نہونے پاوے۔ سیدا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
بات یہی ہے کہ عملون کا اعتبار نیتون پر ہے یعنی اُنکا ثواب نیتون کے موجب ہوگا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ
مَا لَا يَعْنِيهِ آدمی کے اسلام کی خوبی مین سے ہے اُسکا ترک کرنا بیفائدہ بات کو **ف** امام غزالی رح نے کہا کہ بیفائدہ بات
یہ ہے جسکے بولنے مین گنہگار نہو اور اُس سے کچھ ضرر نہ اُسوقت ہو نہ آیندہ کو۔ حق اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ
وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور اِن دونو کے بیچ مین شبہ کی چیزین ہین وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے
قبضہ مین ہے کہ بندہ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لئے وہ بات کہ اپنے لئے دوست
رکھتا ہے **ف** ابو داود نے کہا ہے کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پانچ لاکھ حدیثین لکھین اور اُنمین سے چار ہزار
آٹھ سو حدیثین اپنی کتاب سنن ابو داود مین جمع کین پھر اس کلام کے بعد کہا کہ آدمی کو اُنمین سے یہ چار حدیثین کافی
ہین انما الاعمال بالنیات سے یحب لنفسہ تک لیکن ابو داود نے چوتھی حدیث یون روایت کی ہے لایکون المومن مومنا
حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ مطلب ایک سا ہے صرف لفظون کا فرق ہے۔ حق ثَلٰثٌ خِلَالٍ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ
وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْكَلْبُ خَيْرًا مِنْهُ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ حِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ
جَاهِلٍ اَوْ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ تین خصلتین ہین کہ جس کسی مین اُنمین سے ایک بھی نہو تو کتا اُس سے
بہتر ہوگا اول پرہیزگاری کہ اُسکو خدا کی حرام کی چیزون سے باز رکھے یا حلم جسکے سبب سے جاہل کا جہل دفع کرے یا اچھی عادت
کہ اُس سے لوگون مین زندگانی بسر کرے قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ اَهْلِهِ لَسَادُوا
بِهِ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ
وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ حضرت ابن مسعود رض نے
کہا ہے کہ اگر علما یعنی علم کے قدرشناس دیندار علم کو محفوظ رکھتے اور اُسکو اہل کے پاس رکھتے یعنی دنیاداروں کی مصاحبت
اور مال کی طمع مین نکرتے اور قدر والون کو علم سکھاتے تو اُسکے سبب سے اپنے وقت کے سردار ہوتے لیکن اُنہون نے علم کو دنیا داروں
کے لئے خرچ کیا تا کہ اُسکے ذریعہ سے اُنکی دنیا سے حاصل کرین اسلئے وہ اُنکے نزدیک ذلیل ہوے مین نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنے سب فکرون کو ایک فکر یعنی آخرت کا فکر کردے اور سوا آخرت کے کچھ مقصود نرکھے تو اللہ تعالی اُسکو
اُسکے فکر دنیوی سے کفایت کریگا اور جسکو فکر شاخ در شاخ ہون یعنی دنیا کی پریشانیان کہ کبھی ایک بات کا فکر ہو کبھی دوسری کا اسیطرح سوچ بچار مین ہاتھ
پانو مارا کریگا کہ وہ خیال کرے کہ بیدلونمین سے کونسے مین ہلاک ہو۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

Marfat.com

فہرست مطالب کتاب مستطاب خیر متین ترجمہ اردو حصن حصین

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
دیباچہ مصنف	۲	وظیفہ فقط شام کا	۷۲
دیباچہ مترجم	۵	وظیفہ فقط صبح کا	″
منزل اول پنجشنبہ از ابتدائے کتاب		سورج نکلنے کی دعا	۷۴
		دن کا وظیفہ	۷۵
لفظ لاالٰہ عدۃ الخ ابتداء ترجمہ کتاب	۸	مغرب کے اذان کے وقت کی دعا	۷۶
رموز اسماء کتب حدیث	۱۱	وظیفہ رات کا۔	″
مقدمہ۔	۱۳	دن رات کے پڑھنے کا وظیفہ۔	۷۷
دعا کی فضیلتون کا بیان۔	۱۴	گھر مین جانے کی دعائین۔	۷۸
ذکر کی فضیلت کا بیان۔	۱۷	شام ہونے کا بیان	۷۹
دعا کے آداب کے بیان مین۔	۲۹	سونے کے وقت کی دعائین	″
ذکر کے آداب۔	۳۴	خواب دیکھنے کا بیان	۸۷
دعا کے قبول ہونے کے اوقات	۳۶	ڈر نیکا اور نیند اُچٹ جانے کا بیان	۸۸
دعا کے قبول ہونے کے احوال	۳۹	نیند اُچٹنے کا بیان	″
دعا کے قبول ہونے کے مکانات	۴۱		
اُن لوگون کا بیان جنکی دعا قبول ہوتی ہے	۴۲	جاگنے کا بیان	۸۹
اسم اعظم کا بیان	۴۴	رات کو آنکھ کھلنے کا بیان	۹۰
اسماء حسنیٰ کے خواص	۴۷	پاخانے مین جانے اور نکلنے کا بیان	۹۱
دعا قبول ہونے پر الحمد للہ کہنے کا بیان	۶۰	وضو کی دعائین	۹۲
منزل دوم جمعہ از لفظ الذی یقال بحساب منازل ہفتگانہ	″	نماز تہجد کا بیان	۹۵
		وتر کا بیان	۹۶
		فجر کی سُنتون کا بیان	۱۰۲
صبح وشام کے وظیفے۔	″	گھر سے نکلنے کا بیان	۱۰۳
ادائے قرض کی دعا	۷۱	مسجد مین آنیکا بیان	۱۰۵

Marfat.com

مطالب	صفحہ
مسجد سے نکلنے کا بیان	۱۰۷
مسجد میں گمی چیز ڈھونڈھنے کا بیان	۱۰۷
مسجد میں خرید و فروخت کا بیان	″
منزل پنجشنبہ از منازل ہفتگانہ از لفظ والاذان الخ	
اذان کا بیان	۱۰۸
تثویب کا بیان	۱۱۰
تکبیر کا بیان	۱۱۱
تکبیر تحریمہ کا بیان	۱۱۵
قرأت کا بیان	۱۱۶
رکوع کا بیان	۱۱۷
سجدہ تلاوت کا بیان	۱۱۹
جلسہ استراحت کی دعا	۱۲۰
قنوت فجر کا بیان	″
التحیات کا بیان	″
ابتدائے منزل پنجم روز پنجشنبہ از مہمات جزو شانزدہم تا چہاردہم از لفظ وکیفیۃ الصلوٰۃ	۱۲۳
التحیات کے بعد درود پڑھنے کا بیان	″
التحیات کے بعد کی دعائیں	۱۲۶
سید الاستغفار	۱۲۹
سلام کے بعد کا وظیفہ	″
وظیفہ بعد نماز صبح	۱۳۶
صبح اور مغرب کے بعد کا وظیفہ	″
نماز چاشت کے بعد کا وظیفہ	۱۳۷

مطالب	صفحہ
دعوت کا بیان	۱۳۷
روزہ کے افطار کا بیان	″
کھانا شروع کرنے کا بیان	۱۳۸
کھانے کے بعد کی دعا	۱۴۲
کپڑے پہننے کی دعا	۱۴۳
منزل یکشنبہ از منازل ہفتگانہ از لفظ واذا ہم بامر	۱۴۴
استخارہ کی دعا	″
استخارۂ نکاح	۱۴۶
خطبہ نکاح کا	″
دولہا کو مبارکباد دینے کا بیان	۱۴۸
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر	۱۴۹
میاں بی بی کے اجتماع کا بیان	۱۵۰
لونڈی غلام خریدنے کا بیان	″
جماع کرنے کا بیان	″
منزل ہونے کا بیان	″
بچہ کے کان میں اذان وغیرہ کہنے کا بیان	۱۵۱
بچہ کے نام رکھنے اور عقیقہ کا بیان	″
لڑکے کے تعویذ کا بیان	″
تعلیم طفل کا بیان جب بولنے لگے	″
مسافر کے رخصت کرنے کا بیان	۱۵۲
لشکر پر امیر کرنیکا بیان	۱۵۳
سوار ہونے کا بیان	۱۵۴
بلندی پر چڑھنے اترنے کا بیان	۱۵۶

Marfat.com

مطالب	صفحہ
جانور سے گرنے کا بیان	۱۵۶
کشتی پر سوار ہونیکا بیان	″
جانور کے بھاگنے کا بیان	۱۵۷
مدد چاہنے کا بیان	″
اونچائی پر چڑھنے کا بیان	۱۶۴
شہر کے دیکھنے کا بیان	″
مسافر کے منزل پر اُترنے اور شام کرنے کا بیان	″
سفرِ حج کا بیان	۱۶۶
طواف اور اُس سے فراغ کا بیان	۱۶۸
کوہِ صفا پر جانے کا ذکر	۱۶۹
عرفات کا ذکر	۱۷۰
رمی جمار کا بیان	۱۷۲
دعائے قربانی	۱۷۳
دخولِ کعبہ اور اُسمیں نماز کا بیان	۱۷۵
آبِ زمزم کا بیان	″
سفرِ جہاد کا بیان	۱۷۶
نومسلم کی تعلیم کا بیان	۱۷۹
سفر سے پھرنے کا بیان	″
دفع غم کا بیان	۱۹۰
منزلِ دوشنبہ از منازل ہفتگانہ از لفظ ہو ماقال عبد الخ	۱۸۲
دعائے وقت مصیبت	″
ظالم سے ڈرنیکا بیان	۱۸۴
شیطان سے ڈرنے کا بیان	۱۸۶

مطالب	صفحہ
نماز حاجت کا بیان	۱۱۷
دعائے حفظِ قرآن	۱۸۹
توبہ اور نماز توبہ کا بیان	۱۹۱
دعائے طلب باران	۱۹۲
ابروباران دیکھنے کا بیان	۱۹۵
گرجنے کا بیان	۱۹۶
آندھی چلنے کا بیان	″
تاریک آندھی کا بیان	″
مرغوں کی آواز کا بیان	۱۹۷
گدھے کی آواز کا بیان	″
کُتے کی آواز کا بیان	″
سورج یا چاندگہن کا بیان	″
چاند دیکھنے کا بیان	″
لیلۃ القدر کا بیان	۱۹۸
آئینہ دیکھنے کا بیان	″
سلام کرنیکا بیان	″
چھینکنے کا بیان	۲۰۱
کان بولنے کا بیان	۲۰۲
خوشخبری سُننے کا بیان	″
اچھی چیز دیکھنے کا بیان	″
فال بڑھنے کا بیان	″
ہنسنے والے کو دیکھنے اور کسی سے محبت رکھنے اور اُسکو خبر کردینے کا بیان	″
کسی کام سے تھک جانے کا بیان	۲۰۵
وسوسہ کا بیان	″

Marfat.com

مطالب	صفحہ
دفع غصہ کا بیان	۲۰۶
بدزبانی کا بیان	״
مجلس میں آنے کا بیان	۲۰۷
[illegible] کی دعاؤں کا بیان	۲۰۸
[illegible] شنبہ برائے [illegible] باکورۃ ثمر	״
[illegible] چھینکنے کا بیان	״
مبتلا کے دیکھنے کا بیان	۲۰۹
بدفالی کا بیان	״
نظر بد لگنے کا بیان	۲۱۰
آسیب کا بیان	۲۱۱
حرز ابو دجانہ	۲۱۲
بچھو کاٹنے کا عمل	۲۱۳
جلے ہوئے کی دعا	۲۱۴
آگ بجھانے کی دعا	״
پیشاب بند ہونے کی دعا	״
پاؤں سو جانے کی دعا	״
درد کی دعا	۲۱۵
آنکھ دکھنے کی دعا	״
ضرر پہنچنے سے موت کی آرزو نہ کرے	۲۱۶
بیمار پرسی کا بیان اور بیماری میں دعائیں پڑھنے کی	״
شہادت مانگنے کا بیان	۲۱۹
مرنے کا اور میت کے پس ماندوں کا بیان	۲۲۰
بیٹے کے مرنے کا بیان	۲۲۱

مطالب	صفحہ
جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ کا بیان	۲۲۶
دفن کرنے اور زیارت قبور کا بیان	۲۲۸
منزل ۶ سہ شنبہ از منازل ہفتگانہ ازلفظ الذکر الذی الخ	۲۳۰
منزل چہارم بحساب ختم چہار روزہ ازلفظ مذکور	״
بیان اذکار جو کسی وقت وسبب پر مخصوص ہیں	״
صلوۃ التسبیح کا بیان	۲۴۰
استغفار کا بیان	۲۴۷
الفاظ استغفار کا بیان	۲۵۱
منزل ۷ چہار شنبہ از منازل ہفتگانہ ازلفظ فضل القرآن	۲۵۴
قرآن شریف کی فضیلت اور اسکی بعض سورتوں اور آیتوں کی	״
حصول غنا کی دعا	۲۶۲
دعائیں جو کسی وقت اور سبب پر موقوف نہیں	۲۶۴
درود شریف کی فضیلت کا بیان	۲۸۳
خاتمۂ کتاب جسمیں عمدہ عمدہ مضامین کی حدیثیں ہیں	۱۹۲
کتاب الرقاق - باب ۱	״
باب ۲ درویشوں کی فضیلت کے بیان میں	۳۰۳
باب ۳ - امل اور حرص کا بیان	۳۰۷

Marfat.com

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
باب ۴ ال وعمر کو طاعت کے لئے دوست رکھنا	۳۰۸	باب ۷ بیان اور شعر کا ذکر	۳۳۰
باب ۵ توکل اور صبر کا بیان	۳۰۹	باب ۸ محافظت زبان اور غیبت وگالیونکی	۳۳۲
باب ۶ نمود اور شہرت کا بیان	۳۱۳	برائی کا بیان	
باب ۷ رونے اور ڈرنے کا بیان	۳۱۷	باب ۹ وعدہ اور خوشطبعی کا بیان	۳۴۰
باب ۸ آدمیونکی حالت بدلنے کا بیان	۳۲۱	باب ۱۰ فخر کرنے اور حمایت کرنے کا بیان	״
کتاب الاداب باب ۱ اسلام کا بیان	۳۲۳	باب ۱۱ ناتے دارون اور غیرون سے سلوک کرنا	۳۴۲
		باب ۱۲ خلق پر رحمت و شفقت کا بیان	۳۴۷
باب ۲ اذن چاہنے کا بیان-	۳۲۵	باب ۱۳ خدا کی محبت اور اسکی خوشنودی کیلئے کسی سے محبت کرنا	۳۵۵
باب ۳ مصافحہ و معانقہ کا بیان	۳۲۶	باب ۱۴ ملاقات کے چھوڑنے اور عیب جینی کے ممنوع ہونے کا بیان	۳۵۸
باب ۴ تعظیم کے لئے اٹھنے کا بیان	۳۲۷	باب ۱۵ معاملا مین احتیاط اور آہستگی کرنے کا بیان	۳۶۱
باب ۵ بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا بیان	۳۲۸	باب ۱۶ نرمی اور اچھی عادت کا بیان	۳۶۳
باب ۶ چھینکنے اور جماہی لینے اور ہنسنے کا بیان اور ناموں کا ذکر	۳۲۹	باب ۱۷ غضب و تکبر کا بیان	۳۶۵
		باب ۱۸ ظلم کا بیان	۳۶۸
		باب ۱۹ امر بالمعروف کا بیان	۳۷۱
		باب ۲۰ متفرقات حدیثون کا بیان	۳۷۷

خاتمة الکاتبه

سبحان اللہ یہ عجیب اور لاجواب کتاب ہے اگر اسکی کوئی مثال تلاش کیجائے تو قطعاً عالم مین نہین ملی اگر سر صدق سے اسکی شان مین کِتَابًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ کہین تو بیشک بجا ہوگا اور جو اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِهًا اسکی صفت مین پڑھین تو لاریب سزا ہوگا- اگر از راہ عجب یہ کہین کہ مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا تو کچھ مبالغہ نہوگا اور جو تَفْصِيْلَ لِكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اسکی توصیف مین لائین تو کلام حد سے متجاوز نہوگا- کیون نہو کہ اذکار پُر انوار اور ادعیات ماثورہ پُر اسرار کی جامع اور مخزن یہی کتاب ہے اسمین جو اذکار ہین یا جو تسبیحات یا تکبیرات یا تہلیلات یا ادعیۂ حاجات یا اوراد شکر یا وظائف آداء حقوق ہر موضع و حال یا اذکار ہر شان و احوال ہین (جیسے کھانے پینے سے تمتع لینے کے وقت یا سواری یا مکان یا عورت یا سفر یا حضر یا نئے پھل وغیرہ وغیرہ سے مستفید ہونے کے موقع پر کیا کیا عمدہ مضامین کی دعائین اسمین تعلیم فرمائی گئی ہین) اُن سب کی سند صحاح سے ہے جسکے واجب الایمان اور لازم الیقین ہونےمین شبہ ہی نہین کیونکہ جناب سرور کائنات علیہ الف الف التحیات کا جو فرمودہ ہے وہ بطور تبلیغ رسالت ہے نہ قیاسی وتخمینی جیسے کہ وما

Marfat.com

مولفہ یا مصنفہ اہل دعوات وحضرات مشائخ علیہم الرحمہ ہین - میرا یہ مقولہ حاشا نہین ہے کہ اذکار و اوراد مشائخ ؒ کچھ مرتبہ نہین رکھتے یا بیکار ہین نعوذ باللہ بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ جن اوراد کی سند حضور کی حدیث سے ہو وہ پیام اور وعدہ الٰہی ہے کہ آیہ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰى اسکی شاہد ہے یہ بات تالیفی اوراد مین (جنکی تاثیرات قیاسی وتخمینی ہین) کب میسر ہو سکتی ہے - لوگون کے علد آمد سے تعجب ہے کہ ایسی کیمیائے سعادت ابدی و اکسیر دولت سرمدی سراپا وصف ہونے سہل الحصول اور کثیر النفع اور جزیل الثواب کے) مہجور رکھکر منتر یا انجھر (یعنی اکسر) یا الفاظ مجہول المعانی کی تلاش مین سرگردان رہتے ہین جنکے اگر معنی کئے جائین تو اصول شرع کے خلاف یا قریب بہ سحر یا منجر باستعانت غیر اللہ ہوجائین (جیسے - اجب یا جبرئیل یا میکائیل یا رفتائیل وغیرہ وغیرہ یا جیسے اقتل یا مریخ) اور گو بعض ادعیات ان مقام سے خالی بھی ہون تاہم انمین ایسے کامل اثرون کی کب توقع ہوسکتی ہے جیسکہ وظائف مسنونہ اور حضور کے بتائے ہوے اوراد مین ہے - ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی کتاب کو حرز جان اور تعویذ دین وایمان بنائے - اور حق بھی یہی ہے کہ اگر فضائل ذکر کے مضامین اس کتاب مین دیکھے جائین تو شاید کسی وظائف کی کتاب مین نہین پائے جائینگے اور جو عجیب عجیب تسبیحات یا جو عالی مضامین اور پُر اثر الفاظ اور جامع کلمات کی دعائین اسمین ملینگی کسی مجموعۂ اوراد مین نہونگی کیونکہ ان کلمات کے روشن موتی ایسے شخص کے صدف دہن سے اپنی امت کے حلیۂ حال کی زینت کے لئے نکلے ہین جو جامع بنی آدم اور فطرت وشیون انسانی پر کامل اطلاع دیا گیا اور حجۃ اللہ اور نور من انوار اللہ اور مظہر قدرت اور ہادی کافۂ خلائق اور حکیم مرضات و شقاوت تھا بھلا اُسکے تعلیمی الفاظ سے دوسرون کے لفظ کب برابری کرسکتے ہین - غرضکہ جو لوگ اپنے مولیٰ کے عشق یا نعمت شناسی مین سرشار ہین اُنکے لئے یہ عجیب راز دنیاز کی کتاب ہے - یہ کتاب بتاتی ہے کہ رب کے محبت رکھنے والے اگر صبح کرین یا شام یا سوئین یا جاگین یا اُٹھین یا بیٹھین یا ایک حالت سے دوسری حالت مدلین تو اسطرح اپنے رب سے مناجات اور مکالمہ مین رہین تا کثرت مناجات اور اذکار سے اس حدیث کے مصداق بنجائین کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ - اور اس حُبّ عشقی کے غلبہ سے فوز عظیم اور مدارج مقیم پر پہونچ جائین ؀

آگاہ ہو اب یہ دولت اور بھی ارزان بلکہ رائیگان (مفت) ملتی ہے کیونکہ یہ کتاب اب دوبارہ بامحاورہ اردو مین ترجمہ ہوئی ہے - سابق مین جو نواب قطب الدینخانصاحب مرحوم نے اسکا ترجمہ شائع کیا تھا وہ عربی ترکیب کا ترجمہ تھا یعنی جیسے کہ عربی مین مضاف پہلے ہوتا ہے اور مضاف الیہ پیچھے یا بعض جملہ مقدم اور بعض موخر اسیطرح ترجمہ مین تھا حالانکہ اردو کی ترکیب اسکے بالعکس ہے اگر اس ترکیب پر ترجمہ ہو تو سوائے اُن لوگون کے جو زبان عربی سے ماہر ہون دوسرا شخص اُس سے پورا فائدہ نہین اُٹھا سکتا - اب صاحب مطبع **مجتبائی دہلی** مولانا مولوی **محمد عبد الاحد صاحب** نے اسکا ترجمہ بامحاورہ اُردو مین ازسرنو کراکے مع اضافہ عمدہ فوائد وتحقیق لغات اصل زبان بعد کمال التصحیح طبع کیا ہے ؀

اسکے مشتاقین یقین ہے کہ سابقین بالخیرات جلد دوڑو اور اس یوسف خوبی کو کگڑیان سوت کی دیکر خرید لو ورنہ پچتاؤگے اور وقت نکلے پیچھے ہاتھ ملتے رہ جاؤگے ۵۰ بر رسولان بلاغ باشد وبس - **محمد نیاز علی کاتب** دہلوی ۵ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ

[illegible] کثر کاغذ [illegible]

[illegible] ان کی بہت ہوئی [illegible]

[illegible] نام سے کرا ! اور

[illegible]

یہ دو لفظ [illegible] کی آفادہ عظیم

الشان عثمان سے [illegible] مسلمان [illegible] بادشاہ جلال الدین

اکبر ہوتا ہے اسلام [illegible] کے حصون سے اسکو اپنے خاص

کیا ہے کہ موجودہ زمانے مین اسلام کی اکثر خوشیان اسی کے ساتہہ

وابستہ ہین حرمین شریفین زادہا اللہ کرامۃ اور مشاہد کی خدمت کا فخر انہین

کو حاصل ہے اور [illegible] اکثر مسلمانون کے خون مین عثمانیون کے ساتہہ

ایک لازوال گرم جوشی اور عام ہمدردی ہے۔ ہماری نکبت اور پستی کا

ایک یہ بہی بڑا سبب ہے کہ ہم لوگ اپنی اور بیگانون کی تاریخ سے محض ناواقف

ہین اور اگر اپنے آپکو کسیقدر اس کی واقفیت کے قریب بہی کرتے ہیں تو

صرف افسانہ سمجہکر اور یہی علم یورپ کے ہاتہہ مین ہے جس کا کہ انسانی تحریکات

کے اعلی اور اکمل حصون پر پورا قبضہ ہے اِس علم کا یہ فرض ہے کہ وہ انسانی

زندگی کے شخصی اور نوعی اصولون کو مہذب کرتا ہے ملکی ترقیات علمی

فضائل اخلاقی خوبیون اور تمام امور قومی کے دنیا میں ایسے نظارے

پیش کرتا ہے جنسے انسانی کوششون میں از سر نو زندگی پیدا ہو جاتی ہے

یہ ایک مشہور تصنیف اشن ترک کا ترجمہ ہے جو کہ ایک قیمتی قابلیت اور وقت

کے صرف کرنیسے مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی مدرس عربی مدرسۃ العلوم

نے اِس کالج کے قابلیت نما اور بامزہ دماغون کی امداد سے مرتب کیا ہے

مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ اِسکو دیکہیں اور اپنے سُبک کامون و بیکار

زندگیون کا اپنے پچھلے ہم مذہبون کی اولو العزمی سے معائنہ کرین۔ ایسا

کون مسلمان ہو گا جو اپنی شوکت اصلی کو دیکہنا نہ چاہے گا وہ شوکت کہ

جسکو اہل مذہب کی غیر قومون نے بھی تسلیم کیا ہو اور حالانکہ یہی سبب ہے کہ

مورخین یورپ کے رگ و پے میں بہت قوی حسد کے جوش سے یہ سرایت کر گیا ہے

کہ پچہلے زوال کی تصویر کو بہی نہایت خوشنما پیرایہ مین ظاہر کرتے ہین اور بیگانگی

عظمتون کو اپنے ہاتہہ کے کسی زندگی بنانے ہوئے داغ سے ناز پیا کرنا

چاہتے ہیں [illegible] جلوہ افروز ہوتی

اہی ہین۔ اِس مطبع نے قومی خدمت سمجہکر اس حصہ کی

[illegible] صرف کی ہے۔ اب اسکو قدردان قوم کی توجہ کا انتظار ہے

مطبع کی ہمتون کو ایسے مفید کامون میں مدد دیکر کیسا قوی اور بلند کرتے ہین

(خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ)

جس میں حالات بنائے کعبہ اور نیز دیگر حالات اور مقامات بالتفصیل ابتدا سے اسوقت تک مندرج ہین۔ یہ ایسی تاریخ ہے کہ ابتک اِس قسم کی تاریخ جامع اور مختصر دیکہنے میں نہیں آئی۔ مطبع نے بنظر مفاد دین و دنیا و استفادۂ طالبان عقبی نہایت صفائی کے ساتہہ عمدہ کاغذ پر چہاپی ہے طالبان صادق اور زائران حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کہان ہین ؟ تشریف لائیں اور اس نعمت عظمی سے دامن شوق کو مالا مال فرمائین

(قرآن شریف چہار ترجمہ مجتبائی)

شائقان قرآن مجید و مشتاقان فرقان حمید کو مژدہ ہو کہ ان دنون اِس مطبع مین قرآن مجید چار ترجمہ کا بکمال صحت و اہتمام طبع کیا گیا ترجمہ اول فارسی مسمی بہ فتح الرحمن شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مغفور کا ہے اور دوسرا ترجمہ فارسی شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا ہے تیسرا ترجمہ اُردو شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا اور چوتھا ترجمہ اُردو مسمی بہ موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب کا ہے اور یہ سب ترجمے داخل متن ہین اور فوائد ترجمہ اول بہ نشان ۔ مترجم کو دیا اور شان نزول متعلق ترجمہ دوم اور فوائد ترجمہ چہارم بعلامت (ف) حاشیہ پر لکھے گئے ہین۔ عرصہ قریب چار سال کا ہوا کہ یہ قرآن مجید اِسی مطبع مین طبع ہوا تہا اور چونکہ اسوقت ترجمہ فارسی شیخ سعدی نسخہ قلمی سے کاتب نے نقل کیا تہا اِسوجہ سے اکثر غلطیان خود ترجمہ اور نیز شان نزول میں واقع ہوئین حتی کہ بعض جگہ لکہا کہ اس آیت کا نسخ حاشیہ پر لکہا جاویگا یا یہ کہ فلان سورۃ میں فلان مضمون کا بیان ہے حالانکہ حاشیہ میں ذکر کیا نہ اُس سورۃ مین کچہہ بیان کیا۔ کہین نامون اور [illegible] غلطی ہو گئی کہین ترجمہ زیر متن مین ایک لفظ کا ترجمہ دوسری سطر میں [illegible] غرضکہ باوجود اِس طرح کی غلطیون کے متن قرآن مین ہی [illegible] اب [illegible] ان سب ترجمون کو علما حقانی کی نظر سے گذران کر سب غلطیان حائل [illegible] اور شان نزول کو کتب تفسیر سے مطابق کر کے بہت سا محو و اثبات کیا گیا اور الفاظ متن اور اعراب کو سات حافظون نے بتوجہ کامل دیکہا جنکی مہر [illegible] خیمت مین بکمال صحت و خوبی اِس مطبع میں طبع ہوا۔ شائقین مطبع [illegible]

Marfat.com

۱۳۰۹

ظفر جلیل نو

۱۳۱۰

یعنی ترجمہ اردو حصن حصین

عاملان سنت نبوی و

پیروان طریقت مصطفوی پر مخفی نہین ہے

کہ کوئی ورد اور کوئی وظیفہ اور کوئی حرز آیات قرآنی و احادیث

رسول ربانی سے بڑھکر نہین ہے اور جو فوائد و منافع اور خیر و برکات و اتباع

سنت سنیہ اور دین و دنیا کی بھلائی انسے حاصل و سرے سے نہین پس یہ نادر کتاب تمامی

کتب صحاح اور کتب احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب ہے اسمین کوئی ورد اور وظیفہ اور

عمل ایسا نہین ہے کہ جسکی قوی سند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو تمام مومنین و مومنات

کیلیے اس سے بڑھکر کوئی کتاب پائی نہین جاتی جس کے دیکھنے سے انسان و خل حسنات ہوتا ہے اور

عمل کرنے سے نجات پاتا ہے چونکہ یہ کتاب زبان عربی مین تھی اور ترجمہ اسکا زمانہ حال کے موافق نہ تھا اسلیے

راقم نے بنظر فائدہ عام اور خیر خواہی اہل اسلام اس کتاب کو مولانا محمد احسن صاحب مدظلہ العالی کی خدمت

مین بھیجا اُنھون نے سارا ترجمہ محاورہ حال کے موافق مرتب کیا اور جا بجا الفاظ دقیق کے

معانی بھی بقید اعراب بیان کیے اور جس مطلب مین کچھ اجمال تھا اُسکو شرح و بسط سے

واضح کیا اور بعض اعمال مجربہ کو اُنکے موقعون پر

اضافہ فرمایا جس کا حال مطالعہ

سے معلوم ہوگا نہ کہ چھاپی

رائٹ اس کتاب کا بذریعہ رجسٹری محفوظ ہے کوئی

صاحب بلا اجازت صریح

راقم الحروف بقصد طبع

نفع اُٹھائین

مالک و مہتمم مطبع

Marfat.com

خیر متین معہ ترجمہ بزبان اردو

دہلی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

سلسلۂ تصوف نمبر ۲۰

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جملہ حقوق بذریعہ جسٹری محفوظ

جذب الاصفیا

الیٰ

فضائل المصطفیٰ

یعنی

جناب نبی عربی فداہ روحی اُمّی وابی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر فضائل پر

ایک صوفیانہ قرآن و حدیث سے تلخیص

جسکو

حافظ محمد امیر صاحب اندرابی مختار عدالت

نے تالیف کیا اور

ملک فضل الدین محمد تاجر کتب قومی لاہور نے اپنے

[illegible] شائع کیا

[illegible]

Marfat.com